تحریکِ ختمِ نبوّت

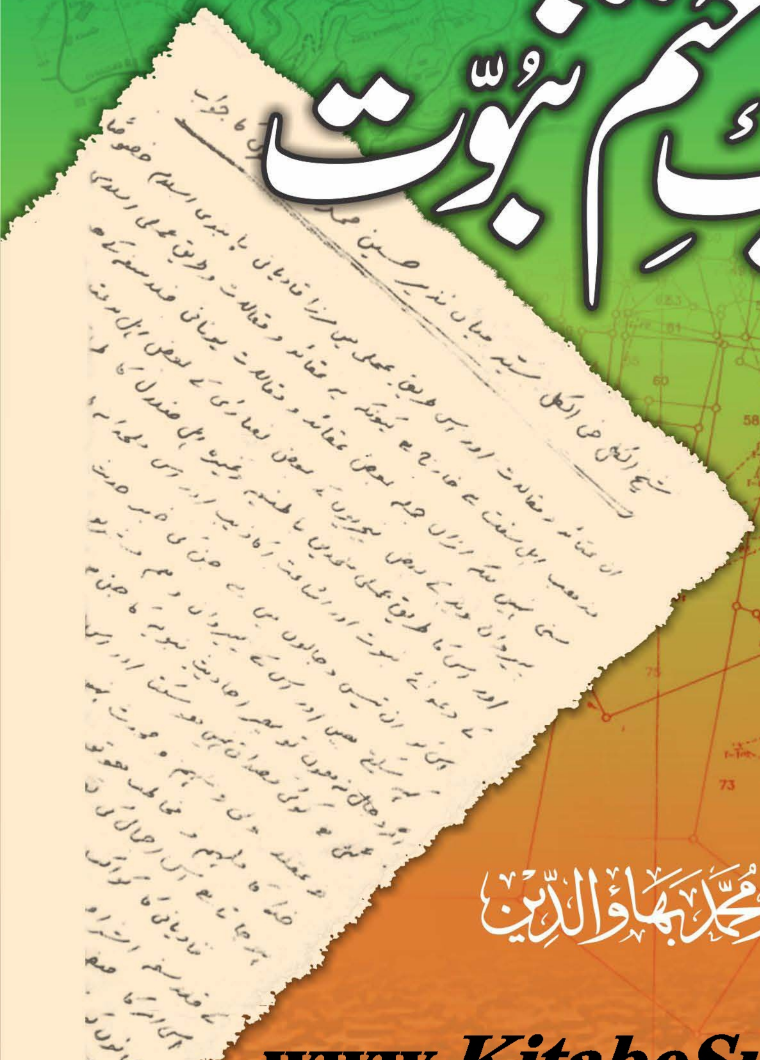

ڈاکٹر محمد بہاؤالدین

www.KitaboSunnat.com

احیاء التراث پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

انه من سلیما ن و انه بسم الله الرحمن الر حیم

تحریک ختم نبوت

حصہ پنجاہ و ششم (۵۶)

سراج الاخبار جہلم

قادیانی مشن اہل حدیث امرتسر ۱۹۲۹ء (۱۷)

تاریخ مرزا

ڈاکٹر محمد بہاء الدین

احیاء التراث پبلی کیشنز

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب	تحریک ختم نبوت حصہ پنجاہ و ششم (۵۶)
	سراج الاخبار جہلم
	قادیانی مشن اہل حدیث امرتسر ۱۹۲۹ء (۱۷)
	تاریخ مرزا
مولف	ڈاکٹر محمد بہاء الدین حفظہ اللہ
صفحات	۳۲۶
ویب سائٹ اڈیشن	مئی ۲۰۲۰ء
زیر اہتمام	احیاء التراث پبلی کیشنز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست عناوین

فاتحۃ الکتاب	۱۰
سراج الاخبار جہلم	۱۲
بشارت عظیمہ	۱۲
مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان کی پیش گوئی	۱۳
لاہور کی انجمن حمایت اسلام کا سالانہ جلسہ	۱۵
مسیح کہیں نہ کہیں جنم دھارتا ہی رہتا ہے	۱۶
مباحثہ کھاریاں میں مرزا قادیانی کے ایک حواری کو شکست	۱۷
مسیح موعود اپنی صداقت پر کیسے ناقابل تردید دلائل دیتا ہے	۲۰
الحق یعلو و لا یعلی	۲۲
مفتی غلام دستگیر قصوری کی دعوت مباحثہ اور مرزا کا فرار	۲۲
مولوی خیر الدین کی پیش گوئی	۲۳
چھاؤنی فیروز پور	۲۳
مرزا قادیانی کی پیشین گوئی کا جھوٹا ثابت ہونا	۲۴
مرزا کی پیش گوئی غلط ثابت ہونے پر عیسائیوں کا اشتہار	۲۵
سیالکوٹ	۲۶
مرزا قادیانی اور ان کی پیشین گوئی کی مٹی خراب	۲۶
مرزا قادیانی کو ایک پنڈت کا چیلنج	۳۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گدھا، سیاہی، رسی، بھیجوں	۳۲
مرزا صاحب قادیانی کا تازہ الہام	۳۳
مرزا قادیانی کی دوسری پیش گوئی بھی غلط نکلی	۳۸
خانقاہ پیر غازی ضلع گجرات کے مجاور کا دعوی مہدویت	۳۹
رسالہ گوہر بار	۳۹
انجمن اسلامیہ کی مکروہ کاروائی	۴۱
ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور	۴۳
طاعون سے مرزائی کنبہ کی ہلاکت	۴۴
قادیان میں طاعون جارف	۴۵
دارالایمان قادیان سے مرزا کا فرار	۴۶
مولا بخش مرزائی کا طاعون سے انتقال	۴۶
طاعون	۴۷
قادیانی مرزا جی کے انوکھے الہام	۴۹
الہامی شگوفہ	۵۱
لڑکے سے لڑکی ہوگئی	۵۳
مولوی ابراہیم سیالکوٹی کا وعظ	۵۴
لاہور میں مرزا قادیانی کا تحریری لیکچر	۵۴
مرزا قادیانی کے رد میں اہلیان لاہور کا جلسہ	۵۵
مسیح قادیانی کی تردید میں اہل اسلام لاہور کا جلسہ	۵۶
انجمن اہل حدیث جہلم کا سالانہ جلسہ	۵۸
انگلینڈ میں اسلام	۶۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی خلافت کا جھگڑا	۶۰
لاہوری مرزائیوں کا نیا امیر اور اڈیٹر وطن	۶۳
مرزائیوں کا اپیل خارج	۶۶
ریویو: افادة الافہام	۶۸
قادیانی	۶۹
مرزا جی کے الہامات	۷۱
مرزا جی کی پیش گوئی	۷۷
ولی را ولی مے شناسد	۷۹
ولی نعمت اللہ قدس سرہ اور مرزا غلام احمد قادیانی	۸۱
مقدمہ اول کی روداد	۸۳
قادیانی مشن۔ اہل حدیث امرتسر ۱۹۲۹ء سے	۸۶
حرام زادے کی رسی دراز ہے	۸۶
تثلیث قادیانی	۸۳
قادیانی خدمت اسلام	۹۱
کیا مرزا قادیانی مسیح موعود تھے	۹۳
قادیانی خلق	۹۵
ڈاکٹر بشارت احمد اور سہ صدی دوست	۹۷
احمدیوں سے بات چیت	۱۰۴
مرزا اور بہاء	۱۰۶
مناظرہ پٹھان کوٹ	۱۱۴
تقابل ریفارمران آریہ مرزائیہ با آئمہ رافضہ۔۲	۱۱۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی اور دیانند سوامی سب سے بڑھ کر ہیں	۱۲۳
قادیانی وفد گورنر کے حضور	۱۳۰
مرزا اور بہاء	۱۳۳
مرزا صاحب قادیانی آریہ تھے؟	۱۳۵
خلیفہ قادیانی اور اللہ دتہ جالندھری	۱۳۸
مولوی اللہ دتا مرزائی تیار ہو جائیں	۱۳۹
رسول قادیان اور اس کا عمل بالقرآن	۱۴۲
خلیفہ صاحب قادیان کی دورخی	۱۴۴
عیسائی اشاعت اور مرزا قادیانی	۱۴۶
امرتسر میں مرزائی جلسہ	۱۴۹
آخر انتظار کب تک؟	۱۵۰
قادیان میں دفعہ ۱۴۴	۱۵۴
افغانستان میں مرزائی غضب کا نزول	۱۵۷
الفضل کی ناراضگی پر ہمارا جواب	۱۵۸
کیا یہ بہائیت کی نقل نہیں	۱۶۲
قرآن اور انجیل کا رشتہ	۱۶۴
انتظار کب تک۔۲	۱۶۷
آخر یہ اس قدر جلدی کیوں ہے؟	۱۷۱
ایک متلاشیء احمدیت کو جواب	۱۷۵
مرزائیوں کو احمدی نہ لکھا جائے	۱۸۰
شرابی اور افیونی مسیح	۱۸۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلیفہ قادیان اب بھی مباہلہ نہ کرے گا؟	۱۸۴
جلدی مت کرو	۱۸۶
ایک جنازہ پر جھگڑا	۱۸۹
تمام روئے زمین کے مرزائیوں کو چیلنج	۱۹۱
مباہلہ مرزائیہ	۱۹۲
انعام نہ لے سکے	۱۹۴
مولانا ابراہیم سیالکوٹی پر افتراء	۱۹۶
قادیانی کی تکذیب، واقعات سے	۱۹۹
قادیانی اور بابی	۲۰۰
مرزا صاحب کے اخلاق	۲۰۷
قادیانی امت کے اخلاق	۲۱۰
خلیفہ قادیان کی بابیت	۲۱۲
بہاء اللہ کو مدعی الوہیت کہنا بے عقلی ہے	۲۱۷
تردید حکیم نورالدین قادیانی	۲۲۱
راولپنڈی میں مباحثہ	۲۲۸
مرزا صاحب پر حج فرض نہ تھا	۲۳۲
مباحثہ راولپنڈی: ایک وضاحت	۲۳۴
بہاء اللہ کو مرزا کے مقابل کیوں پیش کرتے ہیں	۲۳۶
راولپنڈی کے مباحثہ کی روداد: سچا کون ہے	۲۴۰
قادیانی اور بہائی	۲۴۳
قادیانی کے اقوال میں اختلاف کوئی نئی بات ہے؟	۲۴۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبوت کا دروازہ کھل گیا	۲۴۵
دانیال کی پیش گوئی اور قادیانی نقل باز	۲۴۹
لالہ موسیٰ میں احمدیوں اور اہل حدیثوں کا مناظرہ	۲۵۳
حضرت عیسیٰ آسمان سے اتریں گے	۲۵۵
تاریخ مرزا	۲۵۷
پہلے مجھے دیکھئے	۲۵۷
تمہید	۲۵۸
باب اول: قبل دعویٰ مسیحیت	۲۵۸
اشتہار انعامی پانسو روپیہ	۲۵۹
اعلان	۲۶۱
اشتہار بغرض استعانت واستظہار از انصار دین محمد مختار	۲۶۲
پیش گوئی	۲۶۵
اشتہار واجب الاظہار	۲۶۷
اشتہار صداقت آثار	۲۷۰
خوش خبری	۲۷۱
حقانی تقریر بر واقعہ وفات بشیر	۲۷۳
باب دوم: براہین احمدیہ کے بعد	۲۷۹
لیکھ رام پشاوری کی نسبت ایک پیشین گوئی	۲۸۳
مولوی عبدالحق غزنوی سے مباہلہ	۲۸۹
شمس العلماء سید محمد نذیر حسین دہلوی ؒ کے مدمقابل	۲۹۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیر مہر علی شاہ گولڑوی کے مدمقابل	۳۰۰
سہ سالہ میعادی پیشین گوئی	۳۰۱
قادیانی کا دعوی نبوت	۳۰۴
ڈاکٹر عبدالحکیم خان پٹیالوی سے مقابلہ	۳۰۸
قادیانی کا دعوی الوہیت	۳۰۹
قادیانی کی نظر عنایت خاکسار ثناء اللہ پر	۳۱۰
خاکسار ثناء اللہ پر آخری نظر عنایت	۳۱۷
وفات مسیح	۳۱۸
بہاءالدین: تحریک ختم نبوت کا پروانہ (پروفیسر عبدالعظیم جانباز)	۳۲۰
سلیمان وابوسلیمان۔(شیخ شیر خان جمیل احمد)	۳۲۵
ایک مبشر خواب۔(قاری نوید الحسن لکھوی)	۳۲۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فاتحة الکتاب

الحمد للہ و الصلوۃ و السلام علی سید الا نبیاء۔ اما بعد

سلسلہ تحریک ختم نبوت کی جلد چھپن (اور قادیانی مشن کی جلد ۱۷) قارئین کی نذر کی جارہی ہے جس میں ۱۹۲۹ء کے اخبار اہل حدیث امرتسر کے شماروں میں شائع ہونے والی شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری کی تحریروں کے علاوہ بابو حبیب اللہ کلرک امرتسری، منشی محمد حسین صابری بریلوی، مولوی نور محمد خان سہارن پوری، مولوی نور محمد ممیانوی جہلمی، مولوی خلیل احمد بستوی، جناب اللہ بخش آف پٹھان کوٹ، مولوی ابوالمسعود محمود دریاوی آزاد سورتی رنگون، جناب عبدالمجید حسین رنگون، منشی محمد عبداللہ معمار امرتسری، مولوی عبدالرحمٰن رانیوال، قاضی تجمل حسین جنجوعہ گوجرانوالہ، حضرت اللہ خطیب میمو برہما، مولوی عبدالقیوم رجاوی ثم اوٹاوی، ماسٹر محمد اعظم سیالکوٹی، مولوی عبدالقیوم بردوانی، مولوی عبداللہ وکیل سری نگر، کی نگارشات بھی نقل ہوئی ہیں۔

نیز حضرت شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ کا رسالہ تاریخ مرزا بھی احتساب قادیانیت کی آٹھویں جلد سے نقل کر دیا گیا ہے۔

جلد ہذا کے آغاز میں ردقادیانیت اور سنی صحافت سے کچھ مواد، جو سراج الاخبار جہلم سے لیا گیا ہے، نقل کیا گیا ہے۔ جہلم کے اس اخبار کے مالک و مہتمم مولوی فقیر محمد جہلمی تھے۔ عالی جناب محمد ثاقب رضا قادری کی مرتبہ ۷۳۶ صفحات پر مشتمل زیر نظر جلد اول ہفتہ وار اخبار سراج الاخبار جہلم ۱۸۸۵ء تا ۱۹۱۷ کی تقریباً ۱۵۔۱۶ برسوں کی فائل پر مبنی ہے۔ اور مکتبہ اعلیٰ حضرت پاکستان سے شائع ہوئی ہے۔

(بتایا گیا ہے کہ ردقادیانیت اور سنی صحافت کی دوسری جلد ہفتہ وار اخبار اہل فقہ امرت سر (۱۹۰۸ء تا ۱۹۱۳ء) کی فائلز پر مشتمل ہوگی جب کہ تیسری جلد ہفت روزہ اخبار الفقیہ امرتسر ۱۹۱۸ء تا ۱۸۵۲ء سے ماخوذ ہوگی)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سراج الاخبار سے منقول بیشتر تحریریں اڈیٹر کے قلم سے ہیں۔تا ہم مولانا کرم الدین جہلمی ، ملا محمد بخش لاہوری، منشی تاج الدین تاج اور ماسٹر شیخ غلام حیدر آف سرگودھا کی تحریریں نقل ہوئی ہیں۔

کمپوزنگ کے ساتھ ساتھ تصحیح ،تخریج ،تسہیل اور تنقید وغیرہ کا انحصار بھی چونکہ فرد واحد پر رہا ہے،اسلئے قارئین سے درخواست ہے کہ غلطیوں سے درگذر فرمائیں اور تاریخ تحفظ ختم نبوت کے ۱۹۲۶ء-۱۹۲۹ء کے کارکنوں کی نگارشات سے لطف اندوز ہوتے ہوئے اس فقیر کے لئے دعائے خیر بھی فرماتے رہیں۔ممنون ہونگا۔

والسلام مع الاکرام

فقیر بارگاہ صمدی **محمد بہاء الدین ۔ ۲۸ جنوری ۲۰۱۹ء**

ویب سائٹ پر اپ لوڈ کرنے کی غرض سے مطبوعہ جلد ہذا پر نظر ثانی کی گئی ہے،اور کمپوزنگ کی چند غلطیاں بھی درست کردی گئی ہیں۔ناظرین وقارئین سے دعائے خیر کی درخواست ہے

محمد بہاءالدین۔ ۱۶ مئی ۲۰۲۰ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انه من سلیما ن و انه بسم الله الرحمن الر حیم

ردقادیانیت اور سنی صحافت، میں منقول
سراج الاخبار جہلم
کے مندرجات سے انتخاب

....

بشارت عظیمہ

وہ لڑکا جس کے لئے خداوند کریم نے وعدہ فرمایا تھا جس کے لئے ہم نے اشتہار ۸۔اپریل ۱۸۸۶ء میں دعوی کر کے لکھا تھا کہ اس کا پیدا ہونا دوسرے حمل سے ہرگز تجاوز نہیں کر سکتا، اور وہ عن قریب بہت ہی نزدیک دوسرے حمل میں بالضرور پیدا ہو جائے گا، آج وہ مبارک لڑکا سولہویں ذی قعدہ ۱۳۰۴ھ مطابق ۷۔ اگست ۱۸۸۷ء بارہ بجے رات کے بعد ڈیڑھ بجے عین حد میعاد پیشین گوئی میں پیدا ہو گیا۔

پس اے بھائی مسلمانوں! تم سب کے لئے مبارک ہو۔ والسلام۔

خاکسار غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور ملک پنجاب ۷۔اگست ۱۸۸۷ء

(سراج الاخبار ۱۸۸۷ء۔ص ۸) (ردقادیانیت اور سنی صحافت جلد اول ص ۷۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان کی پیش گوئی

آج کل مرزا صاحب موصوف جو اپنی پیش گوئی کی تصدیق میں جو انہوں نے ۸۔ اپریل ۱۸۸۶ء کے اشتہار،،

ایک لڑکے کے پیدا ہونے کی نسبت کی تھی،

کہ جس کا ظہور ۷۔ اگست ۱۸۸۷ء کو ہو گیا، ہندوستان و پنجاب کے دیسی اخبارات میں خوش خبری چھپوا رہے ہیں، اس پر بعض صاحب کئی ایک طرح کی بے فائدہ نکتہ چینیاں کر رہے ہیں۔

بعض تو یہ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب واقعی صاحب کرامت ہیں تو کس لئے اخبارات میں اپنی شہرت کرا رہے ہیں، اور ان کا اپنی شہرت کا خواہاں ہونا سراسر ان کی نفسانیت پر دلالت کرتا ہے حالانکہ صاحب کرامت کو خود غرضی سے کیا علاقہ ہے۔

بعض کا یہ اعتراض ہے کہ وہ کوئی پیغمبر یا صاحب نبوت نہیں ہیں جو جا بجا اپنے قول میں الہام کا دعوی کرتے ہیں کہ ہم کو خدا سے یہ الہام ہوا اور روح القدس نے یہ الہام کیا۔

سو پہلے اعتراض کے جواب میں ہم یہ کہتے ہیں کہ خود غرضی اور شہرت کا اعتراض اس وقت مرزا صاحب پر قائم ہو سکتا تھا کہ جب کہ ان کی غرض اپنی شہرت سے لوگوں کو اپنا معتقد کر کے دنیا کمانا مقصود ہوتا ،حالانکہ یہ بات نہ تو ان کی تقریر و تحریر سے کنایۃً و اشارۃً ہی پائی جاتی ہے، اور نہ کوئی شخص ایسا خیال ان کی نسبت کر سکتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بلکہ اصل بات تو یہ ہے کہ ان کی اپنی پیش گوئیوں کو شہرت اور تصدیق سے صرف یہ غرض ہے کہ اپنے مخالفین اسلام پر اس ہادی کی صداقت کو ثابت کریں کہ جس کے دین متین میں وہ ہیں، اور کہ ان پر یہ ظاہر کریں کہ اس رسالت مآب کی یہ شان ہے کہ اس کی امت کے ادنی ادنی لوگ بھی ایسی ایسی سچی پیش گوئیاں کر سکتے ہیں کہ جن سے مخالفین کو سوائے آمنا وصدقنا کے کوئی چارہ باقی نہ رہ کر حقیت اسلام کے اثبات پر کسی دوسری دلیل کے لانے کی کوئی حاجت نہیں رہتی۔

پس اس صورت میں مرزا (غلام احمد) صاحب کی ایسی کاروائی سراسر محمود اور پسندیدہ خیال کی جاتی ہے اور من جملہ حمایت مذہبی میں سے ہے۔ دوسرا اعتراض محض الہام کے معنی نہ جاننے سے ہے۔ کیونکہ الہام کے معنی ہیں:

آنچہ در دل کسی انداز وخدا تعالی از خبر وقوع خیر وشر

سوایسا الہام نیک بندوں کو بھی ہوا کرتا ہے اور ایسے الہام کو صرف صاحب نبوت شخص سے ہی کچھ خصوصیت نہیں ہے۔

پس ہم نہیں خیال کر سکتے کہ لوگ ایسے فضول اور بے جا اعتراض مرزا صاحب پر کر کے ناحق تضیع اوقات کیوں کرتے ہیں۔ مبحث فیہ بات تو ان کی پیش گوئی ہے۔ جب وہ خدا کے فضل سے بہمہ وجوہ ایسے طور سے پوری ہوگئی کہ مخالفین اسلام کو اس میں کلام کرنے کی کچھ گنجائش نہ رہی تو پھر فضول نکتہ چینیوں سے کیا حاصل

(سراج الاخبار ۱۲ستمبر ۱۸۸۷ء ص۶) (ردقادیانیت اور سنی صحافت جلد اول ص ۷۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لاہور کی انجمن حمایت اسلام کا سالانہ جلسہ

لاہور کی انجمن حمایت اسلام کا سالانہ جلسہ ۲۳و۲۴ فروری (۱۸۹۰ء) کو منعقد ہوگا۔

مولانا الطاف حسین صاحب حالی،

مولانا نذیر احمد صاحب،

مولوی حسن علی صاحب رئیس پٹنہ،

مولوی مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان،

مولوی نور الدین صاحب طبیب مہاراجہ جموں

و دیگر اصحاب لیکچراروں میں ہوں گے

(سراج الاخبار۔ص ۳ فروری ۱۸۹۰ء ص ۴)

(ردقادیانیت اور سنی صحافت جلد اول ص ۷۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسیح کہیں نہ کہیں جنم دھارتا ہی رہتا ہے

یہ تو اہل کتاب واسلام کا عقیدہ ہے کہ مسیح قیامت سے پہلے ضرور آئے گا۔اسی واسطے زیرک لوگوں نے موقعے پا کر دعوی بھی کئے ہیں۔لیکن تھوڑے دن لطائف الحیل سے کام چلا کر رہ گئے۔اس وقت تین شخص مسیحیت کے مدعی ہیں۔اخبار تحفہ ہند جلد۲ نمبر ۴۶ صفحہ۴ لکھتا ہے کہ

عرب میں ایک جھوٹا مسیح پیدا ہوا ہے۔بہت سے یہودی اس کے ساتھ ہیں۔یہ شخص بڑا تعلیم یافتہ اور خوب مستقل مزاج ہے۔یہودی کہتے ہیں کہ یہی ہمارا حامی ہے اور اسی کی ہم کو امید ہے۔اس کی محافظت کے واسطے جوان عبرانیوں کا گارڈ قائم ہوا جو ہر وقت اس کا چوکی پہرہ رکھتے ہیں۔

اسی طرح ایک اور لکھتا ہے کہ یونائیٹڈ اسٹیٹ امریکہ میں شہر لزبی کے جنوب میں مقام سوانہ سے ۴۰ میل کے فاصلہ پر قوم حبشی آباد ہے،ان میں ایک مسیح پیدا ہوا ہے۔جوان کو ہر روز وعظ کرتا ہے یہ اسکے پورے پورے معتقد ہیں اس نے اپنی صداقت ان کے دل میں ایسے جمائی ہے کہ دن بدن ان میں مذہبی جوش ہوتا جاتا ہے۔یہ مسیح تاویلات میں بڑا عالم ہے۔اس کا بیان ہے کہ معجزات انبیاء جیسے کہ دنیا مانتی ہے ویسے نہیں

اسی طرح ضلع گورداسپور (پنجاب) میں ایک شخص مرزا غلام احمد قادیانی کئی ایک موقعے تاڑ کر مدعی مسیحیت ہوا ہے۔اس بہادر نے چاروں طرف سے تاویلات کے دروازے کھول دیئے ہیں۔اور بعینہ مسیح دوم کی مثل معجزات کو مانتا ہے۔قرآن کے تمام الفاظ مجاز قرار دیتا ہے۔مفسرین کو بےہودہ سرا کہنے میں آنریبل سر سید (احمد خان) کا پیرو ہے۔احادیث کی صحت کو بالکل صحت اعتباری اور تمام امور خیر و برکت کو جومن جانب اللہ انجیل میں عیسی بن مریم کی نسبت مذکور ہیں اپنے حق میں بیان کرتا ہے۔اس وقت ہم کو مصدوق کے قول صادق سے ہرگز نہ چوکنا چاہیے جو صحیح بخاری میں ہے کہ قیامت کے پہلے بہت سے جھوٹے سچائی کے مدعی ہوں گے تم ان سے بچو

(سراج الاخبار ۲۷ مارچ ۱۸۹۳ء)(ردقادیانیت اورسنی صحافت جلد اول ص ۸۰۔۸۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مباحثہ کھاریاں میں

مرزا قادیانی کے ایک حواری کو شکست

اس مناظرہ کی جو بمقام کھاریاں ضلع گجرات ۱۴ رمضان المبارک ۱۳۱۰ھ کو اتوار کے روز ہوا، مختصر تفصیل یہ ہے کہ

مولوی فضل الدین صاحب ساکن کھاریاں جن کو پہلے کچھ سال غیر مقلد ہونے اور طریقہ مذہب حنفیہ کو ترک کر دینے کے باعث منجانب علمائے وقت بہت کچھ زجر و تنبیہ ہوئی تھی، اور اس وقت ظاہراً مجمع عام میں اپنے عقائد سے تائب ہو کر اقرار نامہ لکھ دیا تھا کہ میں کبھی ملت حنفیہ اور عقائد اہل سنت و جماعت سے گریز نہیں کرونگا اور حتی الوسع غیر مقلد فرقوں سے راہ و رسم نہیں رکھونگا، ان دنوں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی مسیحیت کے قائل ہوئے اور قادیان میں جا کر حواریوں میں شامل ہوئے۔ اور مسیح موعود کے زندہ ہونے، آسمان پر جانے اور پھر نازل ہونے سے جو اہل اسلام کا مسلم الثبوت عقیدہ ہے، صریحاً منکر ہوئے۔ اور تمام آیات قرآنی اور احادیث نبویہ کی جن سے حیات مسیح، عروج و نزول آسمانی ثابت ہے، محض بے ہودہ تاویلیں شروع کیں۔ جس پر چار ناچار کھاریاں اور اس کے قرب و جوار کے چند برگزیدہ اشخاص کی توجہ سے عموماً اور مولوی الٰہی بخش صاحب تحصیل دار اور دیوان تلسی رام صاحب تھانیدار کھاریاں کی مہربانی سے خصوصاً، یہ بات قرار پائی کہ اس کے عقائد باطلہ کو روبروئے علمائے نامدار بیان کیا جائے، تاکہ حق باطل سے جدا ہو جائے۔ چنانچہ صاحبزادہ غلام محی الدین ساکن باولی شریف، مولوی شیخ عبداللہ ساکن چک عمر، مولوی صدر الدین ساکن ملکہ، مولوی غلام احمد ساکن دوگہ اور مولوی محمد افضل ساکن کملہ وغیرہ اکابر دین کھاریاں میں جمع ہوئے۔ اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان سب حضرات کی مجلس میں مولوی فضل دین کو بلا کر کہا گیا کہ اب آپ اپنے دعوی کو ثابت کرنے کے لئے ان بزرگوں میں سے جس کے ساتھ چاہیں گفتگو کریں۔ جس پر اس نے اپنے ساتھ گفتگو کرنے کے لئے مولوی غلام احمد صاحب کو منتخب کیا۔اور یہ شرط قرار پائی کہ اثنائے گفتگو میں اور کوئی صاحب مداخلت نہ کرے۔

پھر مولوی غلام احمد نے مولوی موصوف سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ آپ چونکہ مدعی ہیں،اس لئے اپنے دعوی کو ثابت کیجئے۔آپ نے ٹال مٹول کا سلسلہ شروع کر دیا۔اس پر مولوی صاحب نے فرمایا آپ مقلد ہیں یا غیر مقلد؟ اگر مقلد ہیں تو آپ کے لئے یہ عبارت فقہ اکبر کی جو خود امام اعظم کی مصنفہ اور اہل سنت و جماعت کی مستند کتاب ہے:و نزو ل المسیح من السماء حق ۔ حیات مسیح کے لئے ایک کافی ووافی ثبوت ہے۔مولوی فضل دین غیر مقلد ہونے کے نام سے تو دیر تک قیل وقال میں وقت ضائع کرتے رہے،مگر جب کچھ بن نہ پڑا تو چپکے سے بولے کہ میں اس وقت صرف قرآنی ثبوت چاہتا ہوں۔

اس پر مولوی غلام احمد نے کہا،بہت اچھا۔ اگر آپ عقائد اہل سنت سے گریز کرتے ہیں تو حیات مسیح اور ان کے زندہ آسمان پر جانے کے ثبوت کیلئے قرآنی ثبوت لیجئے۔پھر قرآن شریف کے چھٹے پارہ کی آیت ما قتلو ہ یقیناً ۔ و ما صلبو ہ ؕ بل رفعه الله ،یعنی نہیں قتل کیا انہوں نے عیسی بن مریم کو.. اور نہ پھانسی دیا... بلکہ اٹھالیا اس کو اللہ نے اپنی طرف ، پڑھ کر سنائی کہ یہ مسیح کے زندہ آسمان پر جانے کیلئے برہان قاطع ہے کیونکہ اللہ تعالی نے جس مسیح کے قتل ہونے کی نفی فرمائی وہ جسم مع الروح تھا،اور پھر اس کے رفع کو اپنی طرف منسوب کیا ہے، وہ بھی جسم مع الروح ہے اور یہی زندگی ہے۔اگر برخلاف اس کے کہا جائے کہ رفعه الله کی ضمیر روح کی طرف راجع ہے تو روح پہلے اس جگہ کہاں مذکور ہے اور ضمیر غائب کا مرجع ہونا ضروریات نحوی سے ہے۔اگر یہ کہا جائے کہ مسیح مذکور مرجع ہے تو پہلے میں کل دوسرے میں جزو مرجع قرار دینا نحوی قاعدہ کے برخلاف ہے۔اگر نہیں ہے تو اس کا ثبوت پیش کیجئے اور کوئی ایسی مثال آیت قرآنی سے بیان کیجئے جس سے یہ بات درست سمجھی جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ سنتے ہی مولوی فضل الدین کے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو گئے اور عالم تحیر میں ادھر اودھر کی باتیں کر کے اصل مطلب سے گریز کرتے رہے۔اور پھر تو ایسی خاموشی چھائی کہ جواب دینا تو درکنار، ہونٹ تک نہ ہلایا۔اور دل میں دبے پاؤں وہاں سے بھاگ جانے کی تجاویز وتدابیر کرنے لگے۔

اخیر کو بالاتفاق تمام حاضرین جلسہ مولوی شیخ عبداللہ صاحب نے اٹھ کر حسب عقیدہ اہل سانت و جماعت قرآن وحدیث سے حیات مسیح اور ان کا آسمان پر جانا اور پھر نازل ہونا ثابت کیا۔اور اس عقیدہ کا منکر بجز فلاسفہ معتزلہ یہود ونصاری کے کوئی نہیں اور قرار پایا کہ اگر مولوی فضل الدین اس عقیدہ سے تائب نہ ہوں تو ان کے حق میں وہی فتاوی علمائے حنفیہ جو مرزا قادیانی کے حق میں منسوب ہوئے ہیں نسبت کئے جائیں گے۔

راقم: یکے از حاضرین مباحثہ

(سراج الاخبار ۱۷۔اپریل ۱۸۹۳ء)

(ردقادیانیت اورسنی صحافت جلداول ص ۸۱۔۸۳)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مسیح موعود اپنی صداقت پر کیسے نا قابل تردید دلائل دیتا ہے

جناب مرزا قادیانی نے پھر ایک خط مولوی محمد حسین صاحب کو بھیجا ہے کہ آپ مجھ سے ایک عام جلسہ میں (خواہ جلسہ عیسائیوں سے پہلے یا پیچھے) میری صداقت کے آثار دیکھ لیں اور میری مخالفت سے باز آئیں تو بہتر ہے۔تم اگر فیضان الٰہی کو یا خدا کی روح کو، جو میرے ساتھ ہے، دیکھنا چاہتے ہو تو تاریخ قبول سے ۱۵ روز تک ایک سورہ قرآنی کے اسرار و معانی نکات لطائف جو تم کو یاد ہوں ایک بار عام میں سناؤ اور یہ سورہ کچھ اوپر اسّی (۸۰) آیت کی ہو۔اور بعد میں ایک عربی قصیدہ جو کم سے کم ایک سو بیت کا ہو، ختم المرسلین ﷺ کی نعت میں پڑھ کر سنا دو۔ یا دونوں کام مجھ سے دیکھو۔

مولوی (محمد حسین) صاحب نے جواب دینا منظور کر لیا ہے کہ میں تیری ہر ایک بات کے جواب دینے کو تیار ہوں۔مگر کرتے کراتے یہ امتحانی جلسہ عیسائیوں کے ساتھ فیصلہ کرنے کے بعد جو اخیر مئی تک ہو جائے گا، پیچھے رہا۔

افسوس فی البدیہہ شعر بول دینا یا کسی کلام کے چند علمی نکات بیان کر دینا نبوت کا کیا ثبوت ہے۔

امام جلال الدین سیوطی نے ایک رات میں ہر فن کے نکات و رموز ایک سو بیس تک صرف ایک ہی آیت الله ولی الذین آمنوا یخرجهم من الظلمات الی النور (بقرہ:۲۵۷) سے سوچ کر ایک سال میں لکھی ہیں جس کا نام فتح الجلیل بعبد الذلیل ہے۔

امام عبداللہ یافعی نے صرف بسم الله الرحمن الرحیم کے رموز و غوامض کو انیس جلدوں میں لکھا ہے۔ یعنی ایک حرف کے لئے ایک جلد تیار کی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اورامام غزالی یا قوت التا و یل و اسرار التنز یل، میں کچھ رہنے نہیں دیا۔

جس شخص کے پاس محی الدین عربی اور دیگر علمائے متصوفہ اور علمائے فلسفہ حقیہ (شرعیہ) و بلاغت و معانی کی کتابوں کا ذخیرہ ہو، اس کو کچھ مشکل نہیں کہ ایک وقت میں سامعین کو حیرت دلائے۔

اسی طرح عرب میں ہزاروں ایسے شاعر ہو گزرے ہیں کہ سودو سو بیت کا قصیدہ فی البدیہہ کہہ دینا انہیں کچھ بات نہ تھی۔ حضرت مولوی عبدالحکیم سیالکوٹی معقول ومنقول کے مشہور جامع عالم جب بلائے گئے تو مسجد کے امام نے حسداً خطبہ نہ دیا اور دستور تھا کہ ہر جمعہ نیا خطبہ بادشاہ کے حضور پڑھا جائے۔ آج کل بھی چند بیت اس نظم کے جمعہ میں لوگ خطبہ کے درمیان پڑھتے ہیں مرزا صاحب کو بھی شائد پتہ ہو جس کے پہلے ہی

الحمد لمن قدر خیرا و خبا لا

تو پس معلوم نہیں کہ نہ ان علماء سے، اور نہ اس شعرا سے کسی نے اپنی ذہانت کو معجزہ یا اپنے دعوی کا ثبوت ٹھہرایا ہو۔

مسند ابی حنیفہ کے صفحہ ۲۸۹ میں ابن الصلاح سے منقول ہے کہ مامون الرشید کے پاس ایک چار سالہ لڑکے کو لائے جو حافظ قرآن تھا۔ اسی طرح نہ کسی مامور من اللہ نے شعر گوئی کو اپنا مصداق بنایا۔ آخر پر ہم مولوی صاحب (مولوی محمد حسین بٹالوی) سے ملتمس ہیں کہ وہ اس اجابت سے کیا چاہتے ہیں۔

(سراج الاخبار ۲۹ مئی ۱۸۹۳ء ص ۷)

(ردقادیانیت اورسنی صحافت جلد اول۔ص ۸۴۔۸۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الحق یعلو و لا یعلی

پادریان امرتسر جنڈیالہ بمقابلہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی عہدہ برآنہیں ہو سکے اور (میدان؟) ..مرزا صاحب کے ہاتھ رہا۔

بڑے سے بڑا پیچیدہ اورادق مسئلہ جو اول ہی اول طے ہوا، الوہیت مسیح کی نسبت تھا، جو سرآمد عیسائیاں عبداللہ آتھم مان گئے کہ ہم مسیح کو مظہر الوہیت کے سوا اور کچھ نہیں جانتے۔ گو مظہر میں بھی کلام تھا مگر مسیحیوں نے مظہر بضم میم پر دستخط کر دیئے ہیں کیونکہ مظہر بفتح میم میں ورود الوہیت پایا جاتا تھا۔

راقم: محمد اعظم۔ میر ووالی

(سراج الاخبار ۳ جولائی ۱۸۹۳ء ص ۷)

(ردقادیانیت اور سنی صحافت جلد اول ص ۹۵)

....

مفتی غلام دستگیر قصوری کی دعوت مباحثہ اور مرزا کا فرار

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی آج کل اپنے خسر کے پاس فیروز پور میں رونق افروز ہیں، جو رشتہ میں بڑے، لیکن عمر میں مرزا صاحب سے بہت ہی کم ہیں۔ قصور کے مولوی غلام دستگیر نے پیغام بھیجا ہے کہ مرزا صاحب سے کچھ مباحثہ یا مناظرہ کریں۔ لیکن مرزا صاحب نے جواب دیا کہ ہم کو براہ الہام ہوا ہے کہ کسی مولوی سے مباحثہ نہ کرو۔

(سراج الاخبار ۴ دسمبر ۱۸۹۳ء)

(ردقادیانیت اور سنی صحافت جلد اول ص ۱۱۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولوی خیرالدین کی پیش گوئی

کلکتہ میں ایک شخص مولوی خیرالدین صاحب جو بڑے عالم فاضل ولی اللہ جن کے ہزاروں آدمی مرید ہیں اور ہزاروں پیشین گوئیاں انہوں نے کی ہیں، اس میں سرمو فرق نہیں نکلا۔ اور محلّہ ناخدا میں مقیم ہیں۔ جو ہر جمعہ کو مسجد ناخدا میں یعنی کلکتہ کی بڑی جامع مسجد میں وعظ فرمایا کرتے ہیں۔ انہوں نے وعظ میں زبان مبارک سے فرمایا ہے کہ دو برس کے اندر تمام دنیا میں کھلبلی مچ جائے گی۔ اور باہم سلاطین میں جنگ عظیم شروع ہو جائے گی۔ اور لغایت عرصہ ۹ سال کے اندر اندر حضرت امام مہدی آخرالزمان صاحب کا آنا اور حضرت مسیح کا آنا یہ جملہ کاروائی ہو جائے گی۔

(سراج الاخبار ۲۵ جون ۱۸۹۴ء ص ۳) (ردقادیانیت اور سنی صحافت جلد اول ص ۱۲۶)

....

چھاؤنی فیروز پور

ایک صاحب ۲۹۔ اگست (۱۸۹۴ء) کو لکھتے ہیں کہ مسٹر عبداللہ آتھم صاحب پنشنر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر جن کی نسبت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے یہ پیش گوئی کی ہوئی تھی کہ ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء تک یا تو وہ مسلمان ہو جائیں گے یا بسزائے موت ہاویہ میں پڑیں گے، رائے میاداس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کی کوٹھی واقعہ چھاؤنی فیروز پور میں مقیم ہیں۔ ان کی حفاظت کے لئے پہرہ مقرر ہے۔ اور ان کی خوراک کو پہلے ڈاکٹر ملاحظہ کر لیتا ہے پھر وہ کھاتے ہیں۔ اب تک وہ ہر طرح سے تندرست ہیں۔ کوئی شخص ان سے ملاقی نہیں ہوسکتا اور ان کے بیمار ہونے کی افواہ بالکل غلط ہے۔

(سراج الاخبار ۳ ستمبر ۱۸۹۴ء ص ۶) (ردقادیانیت اور سنی صحافت جلد اول۔ص ۱۲۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی کی پیشین گوئی کا جھوٹا ثابت ہونا

امرتسر سے ہمارے ایک ہندو نامہ نگار لکھتے ہیں کہ آج ۶ ستمبر ۱۸۹۴ء کو امرتسر میں ایک اشتہار مطبوعہ تقسیم ہوا ہے جس کی نقل ذیل میں درج ہے

اشتہار واجب الاظہار

فمن اظلم ممن افترای علی الله کذبا۔

اس سے بڑا کون ظالم ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے خدا پر جھوٹ باندھا، گویا خدا نے مرزا سے کہا تھا کہ آتھم صاحب ۱۵ مہینے کے عرصہ میں مرجائیں گے۔ چنانچہ کل ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء کو پندرہ مہینے پورے ہو گئے۔ اور آتھم صاحب خدا کے فضل سے امرتسر میں سب کے سامنے زندہ موجود ہیں۔

مرزا صاحب کی پیشین گوئی خدا پر تہمت تھی۔ اور خدا پر وہی تہمت باندھتا ہے جس کا ایمان خدا پر نہیں۔ ان کے جھوٹے ثبوت جھوٹے دعوی ہر طرح سے جھوٹ ہیں۔ چاہیے کہ ان کے معتقد ان کی طرف سے ہٹیں، اور خدا کی طرف رجوع کریں۔ اور شاباش ہے ان مسلمانوں کو جنہوں نے شروع سے ان کو گم راہ سمجھا۔

راقم ایک خیر خواہ خلائق۔

(سراج الاخبار ۱۰ ستمبر ۱۸۹۴ء) (رد قادیانیت اور سنی صحافت جلد اول ص ۱۲۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا کی پیش گوئی غلط ثابت ہونے پر عیسائیوں کا اشتہار

مرزا قادیانی کی نسبت امرتسر کے عیسائیوں نے اخبار آفتاب پنجاب وغیرہ میں مشتہر کرایا ہے کہ مرزا کی پیش گوئی جھوٹی ثابت ہونے پر اب مرزا کے اپنے اقرار کے بموجب ہم حق دار ہیں کہ اس کو کہیں کہ آیئے جناب وعدہ وفا کیجئے اور ہمیں قدرت واختیار دیجئے کہ ہم آپ کے چہرہ مبارک کو کالا کریں (مگر داڑھی سرخ ہی رہے گی) اور گلوئے اقدس میں رسی ڈالیں اور پھر جوتیوں کی مالا سے آراستہ کر کے بٹالہ لاہور سیالکوٹ امرتسر خصوصاً جنڈیالہ و نیز دیگر ہندوستان کے مشہور و معروف شہروں کی سیر کرائیں کیونکہ تکمیل پیش گوئی کے تردد کے بعد آپ کے لئے تبدیلی آب و ہوا مناسب فائدہ مند ہے۔ اور خاطر جمع رکھیئے جب آپ پیادہ چلنے سے کہیں تھک جائیں تو آپ کو اسی خارشتی گدھے پر جو آپ کی دمشقی مسجد کے زیر سایہ ہروقت موجود رہتا ہے سوار کرا دیں۔ نیز آپ کو اجازت دی جاتی ہے کہ آپ اپنے مقرب فرشتوں کو بھی اپنے ہم راہ رکھیں۔ لیکن ان کو اپنے اصلی رنگ و روپ میں رہنا ہوگا تا کہ جناب کا نور دین بوجہ احسن ظاہر اور قابل برہان ہو۔ اگر وہ آپ کا کہنا نہ مانیں تو آپ کو اختیار دیا جاتا ہے کہ آپ ان پر کسی کو پریسیڈنٹ بھی مقرر کر دیں تا کہ انتظام میں فتور نہ ڈالیں۔

اخبار عام کو ایک صاحب لکھتے ہیں کہ جب سے مرزا صاحب قادیانی کی پیشین گوئی کی تاریخ گزر چکی ہے اس روز سے بٹالہ میں اکثر عیسائی صاحب یکوں میں بیٹھ کر قادیان کو جاتے ہوئے دیکھے ہیں۔ معلوم نہیں ان کے وہاں جانے کا کیا مطلب ہے۔ افواہاً سنا جاتا ہے کہ ان کا منشاء اس اقرار نامہ کی تکمیل کرانے کا ہے جو مرزا صاحب نے بروقت پیش گوئی کے اپنی مرضی سے دعوی کے ساتھ مشتہر کیا تھا۔ مگر ادھر مرزا صاحب اپنے علیحدہ گوشے میں بیٹھے ہوئے چہلم کر رہے ہیں اور کسی کو اپنے پاس پھٹکنے نہیں دیتے۔ اور کہتے ہیں کہ وہ چہلم کے بعد گفتگو کریں گے۔ پیش گوئی مذکور کے غلط نکلنے کی نسبت ایک صاحب نے عجیب بات سنائی کہ مرزا صاحب نے صرف اس بات کے امتحان کے لئے پیشین گوئی کی تھی کہ دیکھیں کون لوگ ان کے پکے پیرو ہیں، اور کون کچے۔ اور اس کی تشہیر سے ان کی یہ غرض یہ نہیں تھی کہ پیشین گوئی سچ ہوگی یا نہ ہوگی۔

(سراج الاخبار ۷ استمبر ۱۸۹۴ء ص ۵) (ردقادیانیت اور سنی صحافت جلد اول۔ ص ۱۲۷۔ ۱۲۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیالکوٹ

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی پیشین گوئی (جوانہوں نے مسٹر عبداللہ آتھم کی نسبت کی تھی) کے خلاف ظہور پر یہاں کے مسیحیوں نے ۶ ستمبر کو بڑی خوشی منائی اور تمام شہر میں بذریعہ دہل منادی کرائی کہ آج ڈپٹی عبداللہ آتھم صاحب خدا کے فضل سے بالکل تندرست اور صحیح سلامت ہیں اور قادیانی مرزا غلام احمد کی پیشین گوئی ان کے حق میں بالکل لغو اور جھوٹی ٹھہری اور اسی مضمون کے اشتہارات بھی تقسیم کیے۔ مرزا صاحب اور ان کے حواریوں کی نقل اتار کر باجہ کے ساتھ شہر میں گشت کرنے کا ارادہ کیا تھا مگر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے ان کو ایسا کرنے کی اجازت نہ دی۔

(سراج الاخبار ۱۷ ستمبر ۱۸۹۴ء ص ۶) (رد قادیانیت اور سنی صحافت جلد اول ص ۱۲۸۔۱۲۹)

....

مرزا قادیانی اور ان کی پیشین گوئی کی مٹی خراب

مرزا قادیانی کی پیش گوئی کے غلط ثابت ہونے کے موقع پر امرتسر وغیرہ کے راسخ الاعتقاد مسلمانوں نے جو مختلف مضامین کے ہزاروں بلکہ لاکھوں اشتہارات اپنی گرہ سے خرچ کر کے چھپوا کر پنجاب و ہندوستان کے اکثر شہروں وقصبات میں مفت مشتہر کرائے ہیں اور بڑی خوشیاں منائی ہیں ہمارے نزدیک اس بارے میں وہ جس قدر اظہار مسرت اور خوشی کریں تھوڑا ہے، کیونکہ کمزور اور سست اعتقاد لوگوں کے لئے ۱۸۹۴ء بسبب اس پیش گوئی کے امتحان و آزمائش میں اس مسیح الدجال کے فتنہ سے کچھ کم نہ تھا جس کے آنے کا ابتداء اسلام سے انتظار ہو رہا ہے۔ بلکہ اگر بنظر غور وتعمق دیکھا جائے تو اس سے بدرجہا بڑھ کر تھا کیونکہ مسیح الدجال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے آنے اوراس کے قدرت واختیار اوراس کی کارروائی کی خبریں تو بشرح وبسط مخبر صادق سے بسند صحیح متصل مروی ہوکر کتب احادیث میں بھری پڑی ہیں اوراس کی علامات کی یہاں تک خبر دی گئی ہے کہ اس کی پیشانی پر لفظ ک ف ر لکھا ہوا مسلمانوں کو دکھائی دے گا جس سے راسخ الاعتقاد مسلمان اس کے دام تزویر میں ہرگز نہیں آسکیں گے، مگر مرزا صاحب جو مسلمانی پیرائے اور لباس میں اس صدی کے لوگوں کے لئے ایک دجال پیدا ہوئے ہیں، اس سے زیادہ ترمضر ہیں جو اپنے زعم باطل اور خیال فاسد میں اپنے خارج از دائرہ اسلام دعاوی کو قرآن وحدیث سے ثابت کرنے کی لاحاصل کوشش کررہے ہیں۔ اور ساتھ ہی اس کے پیش گوئیوں اور الہام کی مسلسل بیخ لگا کر ابلہ فریبی کے لئے ایک پوری پوری دام تزویر بچھا رکھی ہے۔ اس اثنا میں اگرچہ علاوہ کئی ایک مسلمان اخبار نویسوں کے ہمارے معزز ہم عصر صاحب رسالہ اشاعۃ السنہ لاہور نے مرزا صاحب کی دیگر پیش گوئیوں کی عموماً اور مسٹر آتھم والی پیش گوئی کی خصوصاً اپنے رسالہ نمبر ۹ جلد ۱۵ میں صفحہ ۲۳۱ سے ۲۴۲ تک من وعن قلعی کھول کر اس کو پانچ دلائل ساطع اور براہین قاطع سے محض القائے شیطانی اور صرف افتراء بر الہام ربانی ثابت کر کے صاف صاف جتا دیا تھا کہ اگر بالفرض والتقدیر اتفاق زمانہ سے یہ پوری بھی ہو جائے تب بھی اس کی نجومیوں اور جوتشیوں وغیرہ کی بعض بتائی ہوئی باتوں سے جو اتفاق سے پوری ہو جاتی ہیں زیادہ وقعت نہیں ہوسکتی۔ مگر تاہم اگر خدانخواستہ اس کی پیش گوئی بحق عبداللہ آتھم جو بوجہ پیرانہ سالی اور بیماری ضیق النفس وغیرہ کے مدت سے پاؤں در گور لٹکائے ہوئے ہیں اتفاق سے پوری ہو جاتی، اور وہ مر جاتے تو اکثر عام اور جاہل مسلمان اپنے سچے اسلام کو خیر باد کہہ کر ان کے پیرو ہو جاتے اور جس راستہ مرزا صاحب چاہتے ان کو چلاتے، لیکن خدا تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم اور اس وعدہ صادقہ سے جو دین محمدی کے قائم رکھنے میں آیت کریمہ لیظهره على الدين كله میں ثابت ہے اور نیز راسخ الاعتقاد مسلمانوں کی اس ثابت قدمی کے یمن وبرکت سے جو انہوں نے ابتداء ہی سے مرزا صاحب کے دعاوی کی عدم تسلیم بلکہ تردید میں دکھائی ہے ان کی پیش گوئی صریحاً جھوٹی اور بالکل خلاف واقع اس طرح سے ثابت کر دکھلائی کہ مرزا اور ان کے معتقدین کو کچھ بھی اس میں تاویل اور چون وچرا کی گنجائش باقی نہ رہنے دی۔ اب اہل اسلام اس صداقت اسلامی کے ظاہر ہونے اور اپنے جاہل بھائیوں کے گمراہی سے محفوظ رہنے پر جسقدر اس قادر مطلق کا شکریہ ادا کریں تھوڑا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس وقت ہم کو ان عیسائیوں پر سخت افسوس ہے کہ جنھوں نے اپنی عادت قدیمہ کے بموجب اپنے اشتہارات میں اس موقع پر بھی کل اہل اسلام کا دل دکھایا، حالانکہ علمائے دین اور ارا کین اسلام پنجاب و ہندوستان نے مدت سے مرزا قادیانی کو بوجہ ان کی کفریات ومنکرات کے احاطہ اسلام سے خارج کر دیا ہوا ہے اور ان کی پیش گوئیوں والہام کو لغو اور خدا پر افترا سمجھا ہوا ہے اور فتاوی ورسائل وغیرہ چھپ کر ملکوں میں شائع ہو چکے اور ہو رہے ہیں، بلکہ ارا کین عیسائی خود ضمیمہ نور افشاں مطبوعہ ۱۴ مئی ۱۸۹۳ میں اس امر کو تسلیم کر چکے ہیں کہ مرزا (غلام احمد) صاحب قادیانی باتفاق رائے اہل اسلام، اسلام سے باضابطہ خارج کیا گیا ہے۔ پھر اب وہ مرزا کی پیش گوئی غلط ہونے پر اس کو کس منہ سے حامی اسلام کہہ سکتے اور اس کے اکاذیب سے اسلام اور اس کے بزرگان پر طعن کر سکتے ہیں۔ اہل اسلام کو جس قدر نفرت مرزا صاحب کی حرکات پر اس لئے ہے کہ وہ مسلمانی کی آڑ میں اسلام کو بدنام کرتے ہیں، اس کا اندازہ ان اشتہارات سے بخوبی ہو سکتا ہے جو ان دنوں ان کی لے دے میں اہل اسلام کی طرف سے مختلف پیرائے میں شائع ہوئے ہیں۔ اور جن میں سے ذیل کی نظم ہے جو گو بحیثیت نظم قابل تعریف نہیں سمجھی جا سکتی مگر مسلمانوں کے دلی خیالات کو بخوبی ظاہر کرتی ہے

بنمائے به صاحب نظرے گوہر خود را
عیسی نتواں گشت به تصدیق خرے چند

ارے او خود غرض خود کام مرزا
ارے نادان نا فرجام مرزا
غلامی چھوڑ کر احمد بنا تو
رسول حق باستحکام مرزا
مسیح و مہدی موعود بن کر
بچھائے تو نے کیا کیا دام مرزا
ہوا بحث نصاری میں بآخر
مسیحائی کا یہ انجام مرزا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مہینے پندرہ بڑھ چڑھ کے گزرے
ہے آتھم زندہ اے ظلام مرزا
تری تکذیب کی شمس و قمر نے
ہوا مدت کا خواب اتمام مرزا
ڈبویا قادیاں کا نام تو نے
کیا الہام کو بدنام مرزا
اگر ہے کچھ بھی غیرت ڈوب مر تو
بظاہر اس میں ہے آرام مرزا
بشیر آیا تھا کیا کم کر گیا تو
ترا اعزاز اور اکرام مرزا
کیا تھا اس نے تجھ کو زندہ در گور
دیا تھا تجھ کو سخت الزام مرزا
و لیکن تو نہ آیا باز پھر بھی
یہ اس شوخی کا انعام مرزا
نہ کہتا کچھ اگر منہ پھاڑ کر تو
ندامت کا نہ پیتا جام مرزا
گلے میں اب ترے رسا پڑے گا
سیہ روہو گا پیش عام مرزا
ہے سولی اور پھانسی کار سرکار
رعایا کا نہیں یہ کام مرزا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں سے تجھ کو واسطہ کیا
نہیں مسلک ترا اسلام مرزا
مسلماں دے چکے ہیں صاف فتوی
ہے بیشک خارج از اسلام مرزا
تو ہے اک انبیاء دا جل میں سے
سلف کو دے رہا دشنام مرزا
زمین و آسمان قائم ہیں اب تک
ترے وہ ٹل گے اعلام مرزا
براہین سے ٹھگے تو نے مسلمان
کبھی ایسے بھی تھے ایام مرزا
بحمد اللہ کہ چھپ کر فتح و توضیح
کھلے تیرے چھپے اصنام مرزا
در توبہ ہے وا، ہو جا مسلمان
یہی سعدی کا ہے پیغام مرزا

(سراج الاخبار ۷ ستمبر ۱۸۹۴ء ص ۶، ۷)

(ردقادیانیت اور سنی صحافت جلد اول ص ۱۲۹۔۱۳۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی کو ایک پنڈت کا چیلنج

مرزا (غلام احمد) صاحب قادیانی کو پنڈت گردھاری لال جفار ومنجم سیالکوٹی حال وارد لاہور نے بذریعہ اخبار آفتاب پنجاب نوٹس دیا ہے کہ

آپ کا تو الہام جس کو کہ آپ کلام الٰہی فرماتے تھے، غلط نکلا۔

اور میں صرف علم جوتش ورمل وجفر کے ذریعہ سے پیشین گوئی آپ کی ذات کی نسبت، یا جس کو آپ اپنی خوشی سے فرمائیں، کر سکتا ہوں۔

اور اپنے علم کی صداقت سے یہاں تک کہہ سکتا ہوں کہ بفضل ایزد تعالی درست ہوگی۔

اور میں آپ کی طرح بے سروپا پیشین گوئی نہیں دونگا، بلکہ ایک دن وقت گھڑی تک تحریر کرونگا کہ فلاں چیز فلاں وقت میں یہ ظہور لائے گی۔

سوان شاءاللہ تعالی ایسا ہی عمل میں آئے گا۔

اگر آپ مجھ کو جواب خط سے مشکور کریں اور آپ اپنی ذات کی نسبت پیشین گوئی کی اجازت دیں، یا اور کی نسبت، تو میں تیار کر کے عرض کر سکتا ہوں اور جواب خط ضرور تحریر کریں لیکن اس مصرع پر عمل نہ کریں کہ: جواب خط سے جواب ہے۔

(سراج الاخبار ۲۴ ستمبر ۱۸۹۴ء ص ۲)

(ردقادیانیت اور سنی صحافت جلد اول ص ۱۳۲۔۱۳۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گدھا، سیاہی، رسی، بھبھوں

مرزائے قادیانی کی پیشین گوئی سے مسٹر آتھم نے ۱۵ مہینے بڑی تشویش میں بسر کئے اور اکثر ان کی جان لینے کی کوشش کی گئی۔ ایک اخبار لکھتا ہے کہ

فیروز پور میں ان پر چار حملے ہوئے۔

دومرتبہ بندوق کے فائر ہوئے۔

ایک دفعہ ایک شخص گنڈاسہ لئے ہوئے نظر آیا۔

دو دفعہ تین تین آدمی رات کے وقت کھیتوں میں چھپے ہوئے معلوم ہوئے جو پولیس کے تعاقب کرنے سے مفرور ہو گئے۔

رات کے وقت ان کے مکان پر پولیس کا پہرہ رہا کرتا تھا،

اور اس خیال سے کہ کھانے میں زہر نہ دے دیا جائے وہ سوائے اپنی لڑکی کے کسی کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا نہ کھاتے تھے۔

۶ ستمبر (۱۸۹۴ء) کو ۱۲ بجے رات کے بعد ان کے دوستوں نے پنجاب کے مختلف شہروں میں دس تار خبریں بھیجیں جس میں سے ایک مرزا (غلام احمد) صاحب کے نام بھی تھی اور وہ یہ ہے کہ:

آتھم تندرست،

گدھا۔ سیاہی۔ رسی۔ ہے،

یا بھبھوں

(سراج الاخبار ۲۴ ستمبر ۱۸۹۴ء ص ۴) (ردقادیانیت اور سنی صحافت جلد اول ص ۱۳۳۔۱۳۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب قادیانی کا تازہ الہام

مرزا صاحب قادیانی کی پیش گوئی مسٹر عبداللہ آتھم کی نسبت جس صراحت و وضاحت سے بالکل خلاف واقع اور سراسر غلط نکلی ہے، اگر مرزا صاحب کو کچھ بھی شرم وحیا ہوتا تو یقین تھا کہ وہ صاف صاف الفاظ میں اپنی غلطی اور سہو وخطا کا اقرار کر لیتے اور بیچارے الہام کو بدنام اور مضحکہ طفلاں نہ بناتے۔ مگر اب جو انہوں نے اپنی پیشگوئی کے غلط ثابت ہونے پر ۹ ستمبر ۱۸۹۴ء کو ایک تقریر، فتح اسلام کے بارے میں مختصر تقریر، کے عنوان سے شائع کی ہے اور جس کی دو کاپیاں براہ راست کادیان سے ہمارے پاس بھی پہنچی ہیں، اس سے ثابت ہوا کہ مرزا صاحب صرف چال بازی دھوکہ دہی اور بے جا تاویلیں کرنے میں ہی یگانہ آفاق نہیں ہیں، بلکہ پرلے درجہ کے ڈھیٹ اور بے شرم اور سچ مچ: شرم چہ کنی است کہ پیش مرداں بیاید، کے مصداق بھی ہیں۔ آپ اپنی تحریر مذکور میں لکھتے ہیں:

ہماری پیش گوئی بحق عبداللہ آتھم کے دو حصے تھے۔ یعنی اگر ان سے ۱۵ ماہ تک حق کی طرف رجوع کر لیا تو بہتر، ورنہ وہ بہ سزائے موت ہاویہ میں گرایا جائے گا۔ اب ہم کو خدا نے اپنے خاص الہام سے جتلا دیا کہ عبداللہ آتھم نے اپنے دل میں عظمت اسلام کا خوف اور وہم وغم ڈال کر کسی قدر حق کی طرف رجوع کیا، جس سے وعدہ موت میں تاخیر ہوئی کیونکہ ضرور تھا کہ خدا تعالی اپنی قرارداده شرط کا لحاظ رکھتا، اور اسی نے اپنی کتاب مقدس میں فرمایا:

و من یعمل مثقال ذرة خیراً یره (الزلزلۃ:۷)

سو مسٹر عبداللہ نے الہامی شرط کے مطابق کسی قدر اسلامی سچائی کی طرف جھکنے سے اپنا اجر پا لیا۔ ہاں جب پھر بے باکی اور سخت گوئی اور گستاخی کی طرف منہ کرے گا تو وہ وعدہ ضرور اپنا کام کرے گا۔ اگر عبداللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آتھم ہمارے اس بیان کو جھوٹ سمجھیں تو ایک ہفتہ کے اندر ہمارے سامنے حلفیہ اقرار کریں کہ اس پندرہ ماہ کے عرصہ میں کبھی ان کو سچائی اسلام کے خیال کے دل پر ڈرانے والا اثر نہیں کیا، اور نہ عظمت اور صداقت الہام نے گرداب غم میں ڈالا، اور نہ خدا کے حضور میں اسلامی توحید کو انہوں نے اختیار کیا، اور نہ ان کو اسلامی پیشگوئی سے دل میں ذرا بھی خوف آئی، اور نہ تثلیث کے اعتقاد سے وہ ایک ذرہ متزلزل ہوئے اور عظمت اسلام نے ایک لحظہ کے لئے بھی دل کو نہیں پکڑا، اور میں مسیح کی ابنیت اور الوہیت کا زور سے قائل رہا اور قائل ہوں اور دشمن اسلام ہوں۔ اور اگر میں جھوٹ بولتا ہوں تو میرے پر ایک ہی برس کے اندر وہ ذلت کی موت اور تباہی آئے جس پر یہ بات خلق اللہ پر کھل جائے کہ میں نے حق چھپایا۔ جب مسٹر آتھم یہ اقرار کریں تو اسی وقت ایک ہزار روپیہ کا بدرہ ڈاکٹر مارٹن کلارک اور پادری عماد الدین کے پاس بطور ضمانت اس شرط پر رکھ دیا جائے گا کہ اگر آتھم ایک سال کے اندر مر گئے تو وہ روپیہ ہم کو دید یا جائے اور اگر نہ مرے تو یہ روپیہ ان کا ملک ہو جائیگا۔

اول تو ناظرین صاحب بصیرت خیال فرمائیں کہ مرزا صاحب نے اپنے اس جدید الہام میں کس قدر پیچ دار اور ذومعنی الفاظ اور فقرے استعمال کئے ہیں جن سے ادنی درجہ کی فہم و عقل کا آدمی بھی فوراً نتیجہ نکال سکتا ہے کہ جس شخص کی نسبت اس شد و مد اور زور شور سے موت کی خبر دی جائے خواہ وہ شخص کیسا ہی بہادر اور جری القلب اور مستقل مزاج کیوں نہ ہو ممکن نہیں کہ ۱۵ مہینے کے عرصہ میں احیاناً ایک ذرہ یا لمحہ بھر بھی اس کو اس خبر کا خوف دامن گیر نہ ہوا ہو اور اس کے استقلال میں کبھی لحظہ بھر بھی تزلزل و اندیشہ نے دخل نہ دیا ہو حاشاہ وکلا کوئی دانا اس کو تسلیم نہ کرے گا

دوم

ہم بھی مانتے ہیں کہ مرزا صاحب کی پیش گوئی کے جو جلی حروف میں امرتسر کے مباحثہ کے اختتام پر انہوں نے لکھی تھی دو پہلو تھے (گو اس کی تفسیری عبارت میں انہوں نے حکمت عملی سے اس کا ایک ہی پہلو اختیار کیا تھا) یعنی یا تو مسٹر عبداللہ مر جائے گا یا حق کی طرف رجوع کرے گا، یعنی صریح مسلمان ہو جائے گا۔ چنانچہ حق کی طرف رجوع کرنے سے مسٹر عبداللہ کا اسلام مراد رکھنا خود مرزا صاحب کی زبان سے ثابت ہے۔ اور نیز ان کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معتقدوں کا اخیر ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء تک یہی قول رہا ہے کہ یا تو عبداللہ مسلمان ہو جائے گا یا مر جائے گا۔ پس جب یہ بات ہے تو اب اس پیش گوئی میں یہ تیسرا پہلو کہاں سے نکل آیا کہ اس نے عظمت اسلام کا لمحہ بھر دل میں خیال کرنے سے کسی قدر حق کی طرف رجوع کر کے موت کو ٹال دیا۔

افسوس مرزا صاحب کو یہ دوسرا الہام اس تیسرے پہلو کی نسبت ایسے آخری وقت پر ہوا کہ جب ان کی پیش گوئی کی جھوٹ کی قلعی ساری دنیا پر کھل چکی۔ ہاں اگر ۵ ستمبر سے دس بیس روز پہلے بھی وہ ایسا مشتہر کر دیتے تو ایک بات تھی۔ اب ایسی بات ان کے چیلے چانٹوں کے سوا صم بکم عمی کے مصداق بن رہے ہیں کون سن سکتا ہے

سوم

جب مرزا صاحب کی پیش گوئی سے ذرہ بھر دل میں خوف کرنے سے آتھم صاحب کو اور ایک سال کی تاریخ مل گئی اور ۵ ستمبر تک جو موت کا پیالہ وہ پینے والے تھے اور ایک سال تک ٹل گیا تو اس سے لازم آتا ہے کہ اگر وہ پورے پورے رجوع بحق ہو کر مسلمان ہو جاتے تو سینکڑوں سال ان کو موت سے امان مل جاتی حالانکہ خدا تعالی نے کسی جاندار کے سلکسلہ حیات وممات کا بڑھنا گھٹنا یا ٹلنا کسی نیک یا بدکام کے کرنے سے وابستہ اور متعلق نہیں کیا بلکہ ہر ایک شخص کے حصہ میں جس جس قدر سال و ماہ بلکہ سانس تک لینے تقدیر میں لکھ دیئے ہیں اس میں لمحہ بھر کی بھی پس وپیش نہیں ہو سکتی جیسا کہ اس نے اپنی کلام پاک میں فرمایا ہے :

و لن یو خر الله نفساً اذا جاء اجلها (المنافقو ن : ۱۱) یعنی ہرگز ڈھیل نہیں دیتا اللہ کسی جی کو موت سے۔ جس وقت آتا ہے اس کا وقت

پھر اور جگہ فرمایا ہے :

و لو یوا خذ الله الناس بظلمهم ما تر ك علیها من دا بة و لكن یو خر هم الی اجل مسمی فا ذا جاء اجلهم لا یستاخرو ن سا عة و لا یستقد مو ن (النحل: ٦١)

اور اگر پکڑے اللہ لوگوں کو بسبب ان کے ظلم نہ چھوڑے اوپر روئے زمین کے کوئی چلنے والا ولیکن ڈھیل دیتا ہے ان کو ایک وقت مقرر تک پس جب آئے گا وقت ان کا نہ پیچھے رہیں گے ایک ساعت اور نہ پہلے چلیں گے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ان آیتوں سے ثابت ہو گیا ہے کہ مرزا کا یہ کیا بے ہودہ اور واہیات خیال ہے کہ مسٹر آتھم کسی قدر حق کی طرف رجوع کرنے کے باعث موت سے بچ گئے یہ کیوں صاف اقرار نہیں کرتے کہ ابھی ان کی موت کا وقت ہی نہیں آیا تھا قبل از وقت کیسے مرتے۔

چہارم

آیت ومن یعمل مثقال ذرة خیرا یره سے مرزا صاحب کے مدعا کی کچھ بھی تائید نہیں ہو سکتی کیونکہ اس آیت سے صرف اتنا ہی ثابت ہوتا ہے کہ نیک کام اگر ذرہ بھر بھی ہو تو اس کا ثواب مل جاتا ہے نہ یہ کہ اس کے سبب سے کسی کی حیات بڑھ جاتی یا ممات ٹل جاتی ہے۔علاوہ اس کے اس آیت میں عمل کا لفظ آیا ہے اور عمل اس کام کو کہتے ہیں جو کسی کے جوارح یعنی ہاتھ زبان آنکھ کان یا پاؤں سے وقوع میں آئے اور ثواب یا عذاب بھی اسی کام پر ملتا ہے جو جوارح مذکورہ بالا کے ذریعہ ظہور میں آئے اور جو کسی بات کا خیال واندیشہ بے اختیار کسی کے دل میں گزر جائے تو نہ تو اس کو عمل کہہ سکتے ہیں اور نہ حسب آیت کریمہ لا یکلف الله نفسا الا وسعها (البقرة: ٢٨٦) اس خیال واندیشہ پر کوئی عذاب یا ثواب مترتب ہو سکتا ہے اور ظاہر ہے کہ بقول مرزا صاحب اس پیش گوئی کے اثنا میں مسٹر آتھم سے جو صرف اتنی ہی بات واقعہ ہوتی ہے کہ لمحہ بھر ان کو عظمت اسلام کا خوف آیا یا ان کی کی پیش گوئی سے لحظہ بھر ان کو ہیبت آئی سو ایسی بات نہ تو عمل میں داخل ہوتی ہے اور نہ اس سے وہ کچھ اجر پانے کے مستحق ٹھہرتے ہیں پھر ان کو وعدہ موت میں کیسے تاخیر ملی؟

پنجم:

مرزا صاحب خود لکھتے ہیں کہ مسٹر عبداللہ آتھم نے ہماری پیش گوئی سے ہمارے وعدہ کا ثبوت اپنی خوف ناک حالت اور وہم اور سراسیمگی اور شہر بشہر بھاگتے پھرنے سے آپ دکھا دیا۔ہم کہتے ہیں کہ اگر مسٹر آتھم کی مرزا کی پیش گوئی موت کے خوف سے ایسی ہی حالت تھی تو اس حالت میں آتھم صاحب بجائے کسی قدر حق کی طرف رجوع کرنے کے اگر پورے پورے رجوع ہو کر مومن بھی ہو جاتے،تب بھی ان کو اس ایمان سے کوئی فائدہ حاصل نہ ہوتا کیونکہ معائنہ عذاب کے وقت ایمان نامقبول ہوتا ہے جیسا کہ خدا تعالی نے اپنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کلام پاک میں فرمایا ہے:

فلم يك ينفعهم ايما نهم لما رأوا بأسنا (المو من : ٨٥)

یعنی پس نہ تھا کہ فائدہ دیتا ان کو ایمان ان کا جب دیکھا انہوں نے عذاب ہمارا۔

اخیر میں جو مرزا صاحب نے یہ لکھا ہے کہ ہماری پیش گوئی کے دو پہلو میں سے مسٹر آتھم کی موت کے پہلو کی طرف خدا نے اس لئے رخ نہ کیا کہ موت کا پہلو تختہ مشق اعتراضات ہونے کے باعث بہت کمزور اور مشکوک ہو گیا تھا۔ مگر ہم کہتے ہیں کہ اگر آپ کا الہام کنندہ مشکوک و کمزور پہلو وفات ہی کو اختیار کرتا تو اس سے بہت عمدہ نتیجہ یہ نکلتا کہ صرف ہزاروں نادان و جاہل مسلمان ہی آپ کے معتقد و مرید نہ بنتے بلکہ صدہا عیسائی اور ہندو مسلمان ہو جاتے، اور آپ کی بڑی شہرت ہوتی جس کے لئے آپ اس قدر مفتون ہو رہے ہیں کہ خارج از ایمان تک ہونے کی کچھ پرواہ نہیں کرتے۔ بخلاف دوسرے پہلو کے اختیار کرنے کے کہ اس سے آپ کے تقریباً کل معتقدین مذبذب و بے اعتقاد ہو گئے اور آپ کو تمام دنیا کے موافق و مخالف لوگ لعنت و ملامت کر رہے ہیں۔ ہماری دانست میں مرزا صاحب کو چاہیے کہ مرزا احمد بیگ صاحب کے داماد کی پیش گوئی کی نسبت ابھی سے کوئی تاویل گھڑ کر شائع کر دیں کیونکہ اس کی میعاد کے ختم ہونے میں بھی صرف چند روز باقی رہتے ہیں اور وہ نوجوان اس وقت مزے سے راولپنڈی میں دندنا رہا ہے۔

(سراج الاخبار ۲۴ ستمبر ۱۸۹۴ء ص ۶)

(ردقادیانیت اور سنی صحافت جلد اول ص ۱۳۴۔۱۳۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی کی دوسری پیش گوئی بھی غلط نکلی

مرزا (غلام احمد) صاحب قادیانی کی دوسری پیشین گوئی بھی صریحاً غلط نکلی جو مرزا احمد بیگ اور اس کی دختر کی نسبت، جس کی شادی اس نے برخلاف ان کے مرزا سلطان محمد ساکن پٹی سے کر دی تھی، کی گئی تھی۔ جس میں یہ حکم لگایا گیا تھا کہ اڑھائی سال کے عرصہ میں احمد بیگ مر جائے گا، اور وہ لڑکی ہمارے نکاح میں ضرور واپس آئے گی۔

سو تاریخ پیش گوئی سے ۶ ماہ کے بعد اگرچہ احمد بیگ تو بوجہ کبرسنی اور تقدیر کے مر گیا تھا، مگر اس کی لڑکی جو سلطان محمد کے نکاح میں ہے، اب تک مرزا صاحب کے نکاح میں نہیں آئی۔ مرزا (غلام احمد) صاحب اپنے اشتہار مطبوعہ ریاض ہند امرتسر میں جو خاص اس پیش گوئی کے غلط نکلنے پر انہوں نے شائع کیا ہے، یہ تاویل کرتے ہیں کہ: لڑکی کا ہمارے نکاح میں آنا سلطان محمد کی موت پر موقوف تھا۔ مگر چونکہ اس کی موت بوجہ اس کے بزرگوں کی توبہ و استغفار کے ٹل کر کسی اور غیر معین تاریخ پر جا پڑی ہے، اس لئے جب وہ لوگ پھر سرکشی کریں تو ضرور مر جائے گا، اور اس کی عورت ہمارے نکاح میں آ جائے گی۔

ہم کہتے ہیں کہ اگر مرزا صاحب کا الہام کنندہ بالفرض والتقدیر سلطان محمد کے بزرگوں کی توبہ کے باعث اس کی وفات سے معذور ہو گیا تھا تو کیا اس سے معاذ اللہ یہ قدرت بھی سلب ہو گئی تھی کہ میعاد کے اندر اس کا دل اپنی عورت کی طرف سے متنفر کر کے اس کو طلاق دینے پر مجبور کر دیتا، جس سے، سانپ بھی مر جاتا اور لاٹھی بھی بچ رہتی، کی مثال صادق آتی۔ یعنی سلطان محمد بھی بچ رہتا اور وہ عورت بھی مرزا صاحب کو مل جاتی کیونکہ مرزا صاحب کی اصل غرض تو محض عورت کی واپسی کی تھی۔ اور جو روکیں اس کے واپس آنے میں سدراہ تھیں، ان میں سے ایک تو اتفاقاً دور ہی ہو چکی ہوئی تھی، اور دوسری روک سلطان محمد والی اس کے طلاق دینے سے دور ہو سکتی تھی۔

(سراج الاخبار ۲۹۔ اکتوبر ۱۸۹۴ء ص ۵)

(ردقادیانیت اور سنی صحافت جلد اول ص ۱۴۳۔۱۴۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خانقاہ پیر غازی ضلع گجرات کے مجاور کا دعوی مہدویت

لوصاحبان اب قیامت آ گئی۔آپ صاحبوں کوتو معلوم ہی ہوگا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود ہونے کا دعوی کرتے ہیں، اب ایک مہدی بھی پیدا ہو گیا۔خانقاہ پیر غازی ضلع گجرات پر ایک مجاور محمد حسین نام ہے، جو کہتا ہے کہ میں مہدی ہوں،اور مرزا قادیانی مسیح ہے، مجھے الہام ہوتا۔مرزا صاحب سے اس کی خط و کتابت ہے۔مرزا نے اس کو بلا بھیجا ہے۔وہ مجاور کہتا ہے مجھ پر حقیقت محمدی وارد ہے بعض دفعہ کلمہ پڑھتا ہوا کہتا ہے انا محمد رسو ل الله

مرزا صاحب نے اس کو لکھا ہے کہ مجھے تیری بابت الہام ہوا ہے کہ تو سچا ہے لیکن اب یہ معلوم نہیں کہ آگے مرزا صاحب مہدی و مسیح دونوں کا دعوی کرتے تھے،اب کون سی تاویل کریں گے۔خدا خیر کرے۔

(سراج الاخبار ۳ جنوری ۱۸۹۸ء ص ۶) (ردقادیانیت اورسنی صحافت جلد اول ص ۱۴۴)

....

رسالہ گوہر بار

عیسی نتواں گشت بہ تصدیق خرے چند

جناب شہزادہ والا گوہر صاحب ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر جہلم سے شائد ہمارے ناظرین واقف ہوں گے جو ان دنوں میں بتقریب رخصت دو ماہ لدھیانہ میں گئے رہے،اور وہاں بے کار نہیں رہے، بلکہ ایک رسالہ گوہر بار ایام رخصت میں تالیف کیا جس کے حسب ذیل مضامین ہیں

اول: بموجب معیار شریعت اسلام کے مرزا قادیانی مرد صالح کے درجہ میں نہیں ہیں اوران کے دعاوی بالکل ضعیف اور کمزور ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوم۔ الہامات مرزا صاحب مبالغہ آمیز اور دروغ ہیں۔

سوم۔ مسیح علیہ السلام کے ہی تشریف لانے کی ہم کو ضرورت ہے اور ایک امتی شخص مثیل پیغمبر نہیں ہوسکتا۔

چہارم: جوابات اعتراض ہائے مرزا صاحب متعلق دوبارہ تشریف آوری مسیح علیہ السلام۔

پنجم۔ مسیح بے باپ پیدا ہوئے اور معجزہ گویائی مہد اور مردہ زندہ کرنے کا، ان کے ساتھ لازمی ثبوت ہے۔

ان پانچوں فصلوں میں ایک نئی طرز پر بحث کی گئی ہے اور نصوص قرآنیہ کو نیچرل فلسفہ کے مقابلہ میں لاکر ایسے طور پر استدلال کیا گیا ہے کہ بلاریب دندان شکن جواب مرزا صاحب کو دیا گیا ہے اپنے ڈھنگ کا یہ پہلا رسالہ ہے علماء عظام نے بے شک اس بارے میں بہت کچھ لکھا ہے مگر وہ صرف ماہران علوم نقلی ہی کو تسلی بخش ہے۔ شہزادہ صاحب نے طرز فلسفہ جدیدہ کی اختیار کی ہے اور اس پر نصوص قرآنیہ کا استدلال موٹی عقل والے انسان کو بھی تسلی بخش ہے۔ مرزا صاحب کے فرضی قانون قدرت کی خوب قلعی کھولی گئی ہے۔ اور نیچرل فلسفے کو زبردست قانون الٰہی کی مدد سے مرزا صاحب کے ہذیان کی پردہ دری کے لئے خوب باموقع استعمال کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں یہ نسخہ مجرب بھی ہے یعنی شہزادہ صاحب نے اپنے جس رشتہ دار شیدائی مرزا صاحب کے لئے یہ رسالہ لکھا تھا اس پر اس کا ایسا اثر ہوا ہے کہ بیماری جنون دور ہوکر اس کو صحت کلی ہوگئی ہے۔ واقعی شہزادہ صاحب جمیع طبقات اسلام کی طرف سے تحسین وآفرین کے مستحق ہیں کہ محض ہمدردی کی راہ سے اس نسخہ مجربہ کی تشہیر گوارا کی اور اس کی مسیحائی تاثیر اس امر کی متقاضی ہوئی کہ اس کو عام فائدہ کے لئے چھاپ کر مشتہر کیا جائے۔ یہ رسالہ قریباً ۵ جزو کا ہوگا۔ اور مطبع سراج الاخبار جہلم میں زیر طبع ہے اور چونکہ اس رسالہ کی تحریر وتشہیر کی محرک محض حمیت اسلام ہوئی ہے اس لئے قیمت بھی بہت کم رکھی گئی ہے یعنی ۴ آنہ علاوہ محصول ڈاک اور اس کی خریداری کی درخواستیں خاص مطبع کے نام پر آنی چاہییں تاکہ تیار ہونے پر یہ فوراً ان کی خدمت میں رسالہ بھیج دیا جائے درصورت توقف دوسری بار کے طبع ہونے کا شائقین کو انتظار کرنا پڑے گا۔

(سراج الاخبار ۲۳ مئی ۱۸۹۸ء ص ۸)

(ردقادیانیت اور سنی صحافت جلد اول ص ۱۴۸۔۱۴۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انجمن اسلامیہ کی مکروہ کاروائی

سراج الاخبار مطبوعہ ۲۵ جولائی (۱۸۹۸ء) میں اس خبر کے پڑھنے سے کہ انجمن حمایت اسلام لاہور نے ،میموریل امہات المومنین ،کی اشاعت کی بابت گورنمنٹ کی خدمت میں بھیجا تھا وہ خدا کے فضل سے نامنظور رہا ہے ہرایک مسلمان کوخوشی بھی ہوئی ہوگی اورافسوس بھی۔

افسوس اس لئے کہ ہماری معزز انجمن کو جنہوں نے حمایت اسلام کا بیڑا اٹھایا ہے،ان کواس مکروہ کاروائی سے ندامت اٹھانا پڑی۔

اول تواس کتاب کا جواب لکھنے سے عاجز اور تنگ ہوکر گورنمنٹ کی خدمت میں ایسا میموریل بھیجنا ہی شرم کی بات ہے۔دوسرا اس وقت بھیجنا جب کہ اشاعت ہوچکی اور جو کچھ صدمہ پہنچنا تھا وہ پہنچ چکا، پھر سب سے بڑھ کر اس میموریل کا نامنظور ہونا نہایت ہی شرم کی بات ہے۔

اراکین انجمن نے کیوں نہ اس کی طرف توجہ کی کہ اس کتاب کا جواب شائستہ طور سے لکھے۔اور اپنے سر سے وہ قرض اتارے جس کا اتارنا اس کے واسطے ضروری ہے جیسا کہ انجمن کے ماہواری رسالہ کے پہلے صفحہ پر لکھا ہوا ہوتا ہے:

> مقاصد انجمن حمایت اسلام ۔معترضین اصول مذہب مقدس اسلام کے جواب تحریری یا تقریری تہذیب کے ساتھ دینے اور اس مذہب مقدس کے اصول کی حمایت اور اشاعت کرنی ،

جب انجمن کے مقاصد میں سے مقصد اول یہی ہے کہ معترضین اسلام کا جواب دینا اس کا پہلا فرض ہے تو پھر کیوں معترضین کو جواب نہیں دیا جاتا۔کہاں ہیں ان کے بڑے بڑے لائق پروفیسر اور حامی جو سالانہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جلسے پر سکندر نامہ کے برابر نظمیں تیار کر کے حاضرین کا دل خوش کرتے ہیں۔اور ہنساتے ہیں۔اور کہاں غروب ہو گئے ان کے شمس العلماء مولوی و مسٹر نذیر احمد خان صاحب بہادر۔

اگر انجمن سے یہ بھی نہیں ہو سکتا تو پھر وہ کس مرض کی دوا ہے؟

اکثر لوگ یہی لوگ خیال کرتے ہیں کہ انجمن جواب لکھنے سے عاجز ہے،اسی واسطے گھبرا کر گورنمنٹ کے پاس دوڑے۔ایسا ہی پچھلے سال کسی عیسائی نے چار سوال بغرض طلب جواب بھیجے تو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ان کا جواب لکھا تھا اور جب وہ اسلامیہ کالج میں جواب پڑھے گئے تو پڑھنے سے پہلے جناب سکرٹری انجمن نے فرمایا چونکہ اس انجمن کا یہ پہلا مقصد ہے کہ مخالفوں کا جواب دیا جائے،لہذا مرزا غلام احمد صاحب کی طرف سے جواب دیا جاتا ہے۔

کیا خوب!جواب لکھنے والے مرزا صاحب،اور فرض انجمن کا ادا ہو گیا۔

اور لوگ حیران تھے کہ اراکین انجمن تو مرزا صاحب کو کافر کہتے ہیں تو پھر کیوں انہیں مختار کرتے ہیں کہ ہمارے مخالفوں سے لڑو اور ہماری حمایت کرو۔

اگر اب بھی انجمن پچھلے سال کی طرح مرزا غلام احمد صاحب کی طرف لکھ دیتی کہ ہمارا ہاتھ پکڑو،تو میموریل بھیجنے سے یہ اچھا تھا کیونکہ وہ تو اسی کام کے واسطے بیٹھے ہیں۔

راقم: قاضی غلام حیدر۔از کرنانہ متصل جوڑا۔گجرات

(سراج الاخبار ۸۔اگست ۱۸۹۸ء ص ۸)

(ردقادیانیت اور سنی صحافت جلد اول۔ص ۱۵۱۔۱۵۲)

(حاشیہ:نامہ نگار کے کوائف دست یاب نہ ہو سکے تاہم ان کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مرزا قادیانی کے حواری تھے)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور

غم خوار ہند کا نامہ نگار گورداسپور سے لکھتا ہے کہ

مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی نے صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور کی خدمت میں ایک درخواست دی ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے ۲۱ نومبر (۱۸۹۸ء) کو جو اشتہار جاری کیا ہے اس کی وجہ سے ان کو جان کا خطرہ ہو گیا ہے، اس لئے لائسنس واسطے رکھنے اسلحہ کے مل جائے۔

اس پر صاحب موصوف نے خود مولوی صاحب اور مرزا صاحب کے نام نوٹس جاری کئے کہ وہ دونوں ۱۵ دسمبر کو حاضر ہو کر وجہ ظاہر کریں کہ کیوں ان سے ضمانت حفظ امن نہ لے جائے۔

لاہور کے مشہور وکیل مولوی محمد فضل الدین وکیل چیف کورٹ پنجاب مرزا صاحب کی طرف سے بشمولیت شیخ علی احمد وکیل گورداسپور پیروکار تھے

اور مولوی صاحب کی طرف سے شیخ نبی بخش وکیل گورداسپور تھے۔ ۱۵ تاریخ کو مقدمہ پیش ہوا لیکن بلا کسی کاروائی کے ۵ جنوری (۱۸۹۹ء) کے لئے ملتوی کیا گیا، نتیجہ سے پھر اطلاع دی جائے گی۔

(سراج الاخبار ۲۶ دسمبر ۱۸۹۸ء ص ۴)

(رد قادیانیت اور سنی صحافت جلد اول ص ۱۵۴)

....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طاعون سے مرزائی کنبہ کی ہلاکت

روزانہ پیسہ اخبار میں لکھا ہے کہ مولوی بدرالدین سکنہ موضع قادر آباد جو مریدان خاص مرزا صاحب قادیانی سے تھے اور ان کا یہ دعوی تھا کہ مریدان مرزا صاحب کبھی طاعون سے ضائع نہ ہوں گے۔

عرصہ ۱۸ یوم کا گزرہوا کہ مولوی صاحب موصوف کو بیماری طاعون ظاہر ہوئی۔ انہوں نے اپنا آدمی مرزا صاحب کی خدمت میں بھیج کر التجا کی کہ مرزا صاحب میرے حق میں خدا کی جناب میں دعا کریں۔

مرزا صاحب نے آدمی سے خط لے کر مولوی نورالدین کو دیا کہ اس کو سات پڑیاں دوا کی دو، اور میں مولوی بدرالدین کے واسطے صحت کی دعا خدا کی جناب میں کرونگا۔ اور پشت خط پر تحریر کر دیا کہ ان شاءاللہ تم صحت یاب ہو جاؤ گے۔

ابھی وہ پڑیاں لے کر آدمی گاؤں پہنچا بھی نہ تھا کہ مولوی صاحب فوت ہو گئے۔ دوسرے روز مولوی صاحب کے والد بھی، جو مرزائی تھے وہ بھی فوت ہوئے۔ اور مولوی صاحب کی ہمشیرہ اور زوجہ بھی اسی روز بیماری طاعون سے فوت ہوئیں۔ اور مولوی صاحب کی والدہ بھی طاعون سے فوت ہوئیں۔ الغرض اسی طرح بارہ آدمی آٹھ یوم کے اندر مولوی صاحب کے کنبہ کے فوت ہوئے۔ افسوس کہ تین سالہ خورد سالہ لڑکے اور ایک لڑکی یتیم کنبہ سے باقی ہیں۔

مزید اسی صفحہ پر ہے: مولوی شیر محمد ساکن ہنجرا تحصیل بھیرہ ضلع شاہ پور جو مرزا قادیانی کے بڑے راسخ الاعتقاد مرید اور مرزائی نبوت کے پھیلانے والے تھے بقول نامہ نگار اخبار اہل حدیث طاعون سے معہ اہل وعیال کے چل بسے۔ کیا عجب دل سے مرزا جی پر ایمان نہ ہوگا۔

(سراج الاخبار ۴ ۔اپریل ۱۹۰۴ء)

(ردقادیانیت اور سنی صحافت جلد اول ص ۱۷۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیان میں طاعون جارف

افسوس کہ طاعون نابکار نے مرزا قادیانی کے دارالامان قادیان کو بھی نہ چھوڑا قادیان میں اب اس کا زور وشور ہے۔اور بہت کچھ افراتفری ہورہی ہے۔اس چھوٹے سے قصبہ میں جہاں تک معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا،سات آٹھ اموات کی روزانہ اوسط ہے۔تھوڑے دنوں میں قریب اسّی (۸۰) اشخاص اس کا شکار ہو چکے ہیں۔اور ایک سینکڑہ کے قریب اس کے پنجہ میں پھنسا ہوا جاں بلب ہوئے ہیں الاماں الاماں

مرزائی جماعت نے پلیگ افسر کو گورداسپور سے کسی ہاسپٹل اسٹنٹ کو قادیان میں بھیجنے کی درخواست کی لیکن ابھی تک شائد درخواست منظور نہیں ہوئی۔ایک ہندو ساہوکار نے بھی درخواست کی ہے کہ قادیان میں مکانات ڈس انفیکشن کرنے کے لئے محکمہ طبی انتظام کرے۔

اب تو قادیان کا طاعون ،طاعون جارف ،کا مصداق بن گیا ہے۔لیکن مرزا صاحب کے پاس تاویلات کا باب وسیع ہے کوئی اور قید لگادی جائے گی۔اور یہ تو الحکم میں پڑھا جاچکا ہے کہ طاعون سے اکثر، صحابہ،بھی تو فوت ہوتے رہے ہیں،اس لئے اس جماعت کا کوئی مرگیا تو اس کے لئے شہادت ہوگی۔

اللہ رے دلیری!کبھی تو طاعون کو کتے کی موت سے تعبیر کیا جاتا تھا۔جب اپنی جماعت بھی اس کی زد میں آگئی تو شہادت ہوگئی و ان ھذاا لشی عجیب

طاعون کے الہام نے بھی عجیب عجیب رنگ بدلے ہیں۔پہلے تو انہ آوی القریۃ کا الہام سارے قصبہ کو تسلی بخشتا تھا۔لیکن جب قادیان میں پچھلی دفعہ اس الہام کی تصدیق کے لئے مسٹر پلیگ آ بھٹکے،تو ملہم نے اس وسیع الہام کو انی احافظ من فی الدار چاردیواری کے اندر رہنے والوں سے محدود کردیا۔ لیکن یہ بھی ڈر تھا کہ شائد چاردیواری والوں پر بھی مسٹر پلیگ وار کرنے سے نہ رہیں (چنانچہ ایسا ہوا بھی) تو ساتھ ہی الا من علا باستکبار ،کی قید لگ گئی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اب دل کی تو خدا ہی کو خبر ہے۔ جو مر گیا اس نے کب بتانا ہے کہ وہ بے چارہ علا باستکبار کا مصداق نہ تھا۔ سمجھ نہیں آتی کہ خوش اعتقاد مرید ایسے ایر پھیر ہوتے رہنے پر بھی پھر الہام کو کیوں مانتے جاتے ہیں۔ راقم: ع، ن، از گورداسپور

(سراج الاخبار ۱۸۔ اپریل ۱۹۰۴ء ص ۶)

(ردقادیانیت اور سنی صحافت جلد اول ص ۱۷۷۔۱۷۸)

....

دارالایمان قادیان سے مرزا کا فرار

دارالایمان قادیان میں بقول نامہ نگار اخبار اہل حدیث (امرتسر) آج کل سخت طاعون پھیلا ہوا ہے۔ مرزا صاحب قادیانی اور مولوی نورالدین کے سوا تمام مرید قادیان سے بھاگ گئے ہیں۔ مولوی نور الدین کا خیمہ قادیان سے باہر ہے۔ اوسط اموات ۲۰۔۲۵ یومیہ ہے۔ مولوی نورالدین کے سالے کا لڑکا منظور الحق بھی چل بسا۔ مرزا جی نے اپنے گھر میں بالکل بندش کر دی ہے کہ کوئی آدمی نہ آنے پائے۔ حکیم نورالدین اور قطب الدین کو حکم دیا گیا ہے کہ کسی مریض کے مکان پر نہ جائیں۔ مرزا جی کا سکول بھی بیماری کی وجہ سے بند ہے۔ قصبہ میں تین ہزار کی آبادی سے بمشکل تین سو آدمی نظر آتے ہیں۔ دوکانیں بند ہیں بازار سنسان ہیں۔

(سراج الاخبار ۲۵ اپریل ۱۹۰۴ء ص ۲)

(ردقادیانیت اور سنی صحافت جلد اول ص ۱۷۹)

....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولا بخش مرزائی کا طاعون سے انتقال

مولا بخش پکا احمدی ولد حافظ غلام رسول مشہور احمدی سوداگر وزیر آباد نے عین عالم جوانی میں بعارضہ طاعون انتقال کیا۔ حافظ غلام رسول کا یہ دوسرا نوجوان فرزند تھا جو طاعون سے مرا۔

(سراج الاخبار ۳۰ مئی ۱۹۰۴ء ص ۵) (رد قادیانیت اور سنی صحافت جلد اول ص ۱۸۱)

....

طاعون

طاعون قہر خدا ہے ۔ یہ آسمانی بلا ہے
اس کی نہ کوئی دوا ہے ۔ طاعون قہر خدا ہے
یہ مرض لا دوا ہے ۔ اب آتی برملا ہے
اللہ ہی دافع بلا ہے ۔ طاعون قہر خدا ہے
ہوئی جب سے خلق خدا۔ تھا ہند کو نہ اس کا پتہ
سب ملک ہند محفوظ تھا ۔ طاعون قہر خدا ہے
سب لوگ اس کے نام سے ۔ بے خبر بآرام تھے
پیتے خوشی کے جام تھے ۔ طاعون قہر خدا ہے
تم جانتے ہو یہ سبب ۔ کیوں ہوا قہار رب
میں ہی بتا دیتا ہوں اب ۔ طاعون قہر خدا ہے
آدم سے تا مرزا زمان ۔ پیدا ہوا جو قادیان
جس کو کہے دار الاماں ۔ طاعون قہر خدا ہے
پیدا ہوا مرسل نہیں ۔ اس ہند میں ہرگز کہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عیسی بنا یہ ہی یہیں ۔ طاعون قہر خدا ہے
اس واسطے وہ کبریا ۔ اب غضب میں ہی آ گیا
جھوٹا کیوں دعوی کیا ۔ طاعون قہر خدا ہے
مرزا کی ہے شامت تمام ۔ اس میں نہیں کچھ بھی کلام
یہ سمجھ لو سب خاص و عام ۔ طاعون قہر خدا ہے
کدھر ہے الہام وہ ۔ مانے گا ہم کو شخص جو
اس کو نہ یہ طاعون ہو ۔ طاعون قہر خدا ہے
وہ قادیاں دار الاماں ۔ اب بن گیا دار الزیاں
غضب خدا اس پر رواں ۔ طاعون قہر خدا ہے
سب سے پہلے وہ مرے ۔ پکے عقیدے جن کے تھے
مرزا بھی اب بھاگا پھرے ۔ طاعون قہر خدا ہے
جو نہیں مرزائی تھا ۔ طاعون سے گر مر گیا
جانو کہ دل میں تھا پھرا ۔ طاعون قہر خدا ہے
مت جا نو اس کو شہا دت ۔ مرزا کی ہے یہ شامت
اب آگئی قیامت ۔ طاعون قہر خدا ہے
طاعون جب سے آئی ۔ مرتے ہیں میرزائی
سمجھو پیارے بھائی ۔ طاعون قہر خدا ہے
شامت ہے بد افعال کی ۔ بدکار کے اعمال کی
اعمال اور اقوال کی ۔ طاعون قہر خدا ہے
لازم ہے سب توبہ کرو ۔ ہر وقت اللہ سے ڈرو
لاحول کو ہر دم پڑھو ۔ طاعون قہر خدا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صلوۃ جو امر خدا ۔ کرتے رہو ہر وقت ادا
مولا رکھے گا خوش سدا ۔ طاعون قہر خدا ہے
قائم کرو دین نبی ۔ مت پھرو اس سے کبھی
ہے یہی جادہ قوی ۔ طاعون قہر خدا ہے
سلیمان کی ہے یہ دعا ۔ کر دور مولا یہ بلا
اس رنج سے ہم کو بچا ۔ طاعون قہر خدا ہے

راقم: محمد سلیمان چشتی چکوال

(سراج الاخبار ۶ جون ۱۹۰۴ء ص ۷)

(ردقادیانیت اور سنی صحافت جلد اول ص ۱۸۵۔۱۸۹)

....

قادیانی مرزا جی کے انوکھے الہام

متنبیّ قادیانی کے الہاموں کی کیفیت ناظرین جانتے ہی ہیں، ان کی طرز ہی نرالی ہوتی ہے۔ گو ان دنوں بوجہ کشاکش مقدمہ فوجداری کے کسی قدر الہامی مشین کے پرزے ڈھیلے پڑ گئے ہیں، لیکن تاہم کبھی نہ کبھی قادیان کا اخبار کوئی نہ کوئی الہام چھاپ ہی دیتا ہے۔ چنانچہ ان دنوں ایک الہام یہ بھی چھپا ہے کہ،

شوخ وشنگ لڑکا پیدا ہوگا۔،

یہ نہیں معلوم کہ یہ لڑکا کب ہوگا اور کس کا ہوگا۔ کافی گنجائش ہے۔

اگر کوئی امید حضور اقدس (مرزا قادیانی) کے ہاں لگ رہی ہے، اور اتفاق سے لڑکا ہو گیا تو بس صداقت الہام کا نقارہ قادیان کے فرضی مینار مسیحی کی بلند چوٹی پر کہنا شروع ہو گیا۔ اور اگر معاملہ برعکس ہو گیا تو کہا جائے گا کہ کب کہا گیا کہ اب ہی ہوگا۔ خیر خدا کرے تو کوئی بات بھی پوری ہو جائے، اور مرزا جی اپنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آخری عمر میں شوخ وشنگ لڑکا بھی دیکھ لیں۔معلوم نہیں یہ شوخ لڑکا اپنی شوخی سے دنیا میں کیا قیامت برپا کرے گا جس کے تولد سے پیشتر ہی ،شوخی، کا آسمانی لقب پہنچ گیا ہے

دوسرا الہام انا فتحنا لك کا ہے۔معلوم نہیں کون سی فتح اب باقی ہے۔فتح والے الہاموں کا تو حشر ہونا تھا، پہلے مقدمات کی ناکامیابی سے مرزا جی دیکھ چکے لیکن واہ رے استقلال ابھی تک فتح کا گیت گائے جاتے ہیں۔ایسی گپوں پر مریدوں کو تو کچھ سہارا مل جائے لیکن اہل بصیرت سمجھتے ہیں کہ مجموعہ فتوحات والا الہام جب غلط ہو چکا،اور جاءك الفتح ثم جاءك الفتح ،کی مٹی خراب ہو چکی،تو اب اگر کسی مقدمہ میں مرزا جی کو کامیابی بھی ہو تو اتفاقات سے سمجھا جائے گا الہامی ڈھکوسلہ تو اب کوئی نہ مانے: خیر دیدہ باید

ہنوز دہلی دور است

ان شاء اللہ تعالی ان الہاموں کا بھی وہی حشر ہو گا جو پہلے ظہور میں آچکا۔مرزا جی کو اب تو دارالامان میں بہت تھوڑی اقامت نصیب ہوتی ہے،زیادہ عمر شائد گورداسپور میں گزارنی ہے۔

ہاں ایک اور الہام تازہ ہوا ہے عفت الدیار محلها و مقامها۔

واہ جی !اب تو ملہم کو اپنے الہام تراشنے کے لئے شعراء جاہلیت (کفار) سے مدد لینی پڑی۔یہ الہامی مصرع لبید(شاعر جاہلیت) کا ہے جو سبعہ معلقہ میں موجود ہے۔

راقم:ایک ناظر اخبار الحکم

(سراج الاخبار ۲۰ جون ۱۹۰۴ء ص ۶)

(ردقادیانیت اور سنی صحافت جلد اول ص ۱۹۰۔۱۹۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الہامی شگوفہ

آج کل قادیانی ملہم کے فیضان صحبت کے باعث کئی لوگ ملہمیت کا دم بھرنے لگے ہیں۔۲۴ جون کو حافظ عبدالقدوس صاحب قدسی (جوکسی زمانہ میں صادق الاخبار بہاولپور کے اڈیٹر تھے) بمقدمہ یعقوب علی مرزائی بنام مولوی محمد کرم الدین وغیرہ مرزائیوں کی طرف سے شہادت دے رہے تھے۔اور مولوی صاحب کی جرح شروع تھی،تو مولوی صاحب کے ایک سوال پر قدسی صاحب نے اپنا الہامی شگوفہ یہ بیان کیا کہ

میں نے ایک روز حق تعالی سے دعا مانگی کہ الہی مجھے مرزا صاحب قادیانی کے دعوی نبوت کے متعلق اطلاع بخشی جائے کہ وہ اس دعوی میں سچے ہیں یا نہیں۔تو یوں الہام ہوا:لست مر سلا۔تو رسول نہیں۔
حاکم نے سوال کیا کہ کیا یہ خطاب آپ سے تھا۔
قدسی صاحب نے کہا:نہ حضور،میں نے تو دعوی رسالت کیا ہی نہیں تھا،اور دعا بھی مرزا جی کی رسالت کے متعلق تھی۔اس لئے میری سمجھ میں نفی رسالت مرزا جی کے الہام سے معلوم ہوئے ۔
واہ جی۔خوب کہی :ولی راولی می شناسد

آج کل مرزا جی کے الہاموں کے مقابلہ میں ایسے ہی ملہموں کی ضرورت ہے۔مرزائی صاحبان قدسی صاحب کا یہ الہام سن کر کچھ حیران سے ہوگئے۔دل میں کہتے ہوں گے کہ اچھا گواہ آیا ہے ہمارے مرشد جی کی رسالت کو ہی اڑانے لگا۔واہ رے دلیری۔ایک زمانہ وہ تھا کہ مرزا جی کی نبوت کے متعلق کھلا اعلان کرنے سے دب کر محدثیت ملہمیت وغیرہ کی آڑ لیتے تھے،اب کھلے طور پر دعوی نبوت کر دیا گیا ہے۔اوران

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے مرید تو سارے لوازمات نبوت ان کی نسبت بڑی دلیری سے ثابت کرنے لگ گئے ہیں۔

مرزا جی کے گھر والے، خاندان رسالت۔،،

آپ کی بیوی ام المومنین علیہا الصلوۃ والسلام، کے القاب سے ملقب ہو گئی۔

قادیان دارالامان،

اور مغلیء مسجد، مسجد اقصی کہلاتی ہے۔

الٰہی توبہ، خدایا تیری پناہ

یہ معمہ سمجھ میں نہیں آتا کہ قادیان، دارالایمان، بھی ہے اور دمشق (مسکن یزیدیاں) بھی۔ مقدمات کا سلسلہ چھیڑ کر لامہ جہاد بھی پورا کر دیا گیا ہے۔ سابقہ مقدمات کا نام، جنگ احزاب، جنگ صفین، تھا (جیسا کہ الحکم کے مختلف پرچوں میں شائع ہو چکا ہے) اب مقدمہ حال کا نام، جنگ بدر، رکھا گیا ہے، اور اسکے متعلق مرزا جی کو گورداسپور میں یہ الہام ہوا ہے و القد نصر کم اللہ ببدر و انتم ا ذلۃ ۔ دیکھو الحکم ۳۱ مئی ۱۹۰۴ء ۔ اس الہام میں ذلت تو اقبال ہے۔ آئندہ نصرت دیدہ باید۔

راقم: ایک گورداسپوری

(سراج الاخبار ۲۷ جون، ۴ جولائی ۱۹۰۴ء ص ۱۰)

(ردقادیانیت اور سنی صحافت جلد اول ص ۱۹۳۔۱۹۴)

....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لڑکے سے لڑکی ہوگئی

ناظرین سراج الاخبار ۲۰ جون (۱۹۰۴ء) کے پڑھ چکے ہیں کہ قادیانی مرزا جی نے شوخ وشنگ لڑکا پیدا ہونے کا الہام کیا تھا اور یہ الہام ۱۷ مئی ۱۹۰۴ء الحکم میں شائع ہو چکا ہے۔اب یہ خبر ناظرین کی بے حد دلچسپی کا باعث ہوگی کہ (قادیانی) مرزا جی کے حرم سرائے میں ۲۴ جون ۱۹۰۴ء یوم جمعہ کو بجائے لڑکا کے لڑکی پیدا ہوئی۔آج ساکنان دارالامان میں سخت اداسی کا عالم برپا ہے۔اب قادیانی کے اس الہام کی قلعی کھلنے پر گورداسپور میں خوب تمسخر ہو رہا ہے۔

سبحان اللہ! قیافہ دانوں منجموں طبیبوں کی بھی فیصدی دس باتیں پوری ہو جاتی ہیں لیکن قادیانی ملہم کی فیصدی ایک گپ بھی پوری نہیں ہوتی۔ہائے غضب پھر بھی مرزائی صاحبان نہیں سوچتے۔

کیوں جی! بتایئے اب کیا تاویل ہوگی۔بس یہی کہ لڑکا پیدا ہوگا۔استقبال کا صیغہ ہے، آخر کبھی نہ کبھی پیدا ہو ہی جائے گا۔لیکن بھائیو! یہ تب سنا جاتا کہ خاص ایام وضع حمل کے دنوں میں یہ الہام شائع نہ کیا جاتا۔ادھر ایام معدودہ سے چند دن باقی ہیں اور ادھر دنیا میں ڈنکے کی چوٹ کہا جاتا ہے کہ شوخ وشنگ لڑکا پیدا ہوگا، بجز اس کے اور کیا مراد ہوسکتا ہے کہ اسی حمل میں ہوگا۔ ہاں اب تو کہہ دیجئے کہ الہام غلط ہوگیا اور بڑی صفائی سے غلط ہوگیا۔

اب مرزا جی کو اندیشہ کرنا چاہیے کہ جب ایک الہام کا یہ حشر ہوا تو بقیہ اس کے الہاموں کا بھی یہی انجام ہوگا۔ان شاء اللہ تعالی۔بقیہ الہامات جو فتح ونصرت کے متعلق شائع کیے گئے ہیں وہ بھی اس لڑکے والے الہام کی بدشگونی سے برعکس ہوتے نظر آتے ہیں جب ستون گر گیا تو پھر کوٹھے کا خدا حافظ

لو مرزا جی خدا کے لئے آئندہ باز آجایئے۔جانے دو۔بہتیری جگ ہنسائی ہو چکی ہے۔اب عاقبت کی فکر کیجئے۔دنیا روزے چند۔آپ کو ان الہاموں کے بدلے کیا کیا مصیبتیں پیش آئیں اور کیا کیا پیش آئیں گی ان بطش ربك لشديد ۔یا اللہ تو سب مسلمانوں کو ہدایت کر۔آمین

(سراج الاخبار ۲۷ جون، ۴ جولائی ۱۹۰۴ء ص ۱۰)۔(ردقادیانیت اور سنی صحافت جلد اول ص ۱۹۴۔۱۹۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولوی ابراہیم سیالکوٹی کا وعظ

آج کل مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی جہلم میں تشریف لائے ہوئے ہیں اور مختلف مساجد میں مرزا قادیانی کے دعاوی کی تردید میں موثر وعظ فرما رہے ہیں چنانچہ اس جمعہ کو آپ شیخ حسین بن بخش صاحب مرحوم خانساماں کی کلاں جامع مسجد میں جو وعظ فرمایا تو سامعین کی کثرت سے مسجد میں تل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔

(سراج الاخبار ۲۲۔اگست ۱۹۰۴ء ص ۷) (ردقادیانیت اورسنی صحافت جلداول ص ۱۹۹۔۲۰۰)

....

لاہور میں مرزا قادیانی کا تحریری لیکچر

مرزا صاحب قادیانی کا لیکچر ۳ ستمبر کی صبح کو لاہور میں حضرت داتا گنج بخش صاحب کی مزار کی پچھلی طرف منڈوے میں مولوی عبدالکریم صاحب ... نے بلند آواز سے پڑھ کر سنایا جس میں تقریباً ۲ گھنٹے صرف ہوئے۔ سامعین کی تعداد ۳ ہزار سے زیادہ تھی۔ اس کے بعد مرزا صاحب نے خود کھڑے ہو کر ایک زبانی تقریر فرمائی جس کی نسبت صاحب پیسہ اخبار ریمارک کرتے ہیں کہ آپ کی آواز بھرائی ہوئی تھی اور آپ کا تلفظ بالکل عامیانہ تھا۔ بلکہ کئی الفاظ زبان سے غلط نکلتے تھے۔

ایک عیسائی جنٹل مین جنہوں نے عربی میں ایم اے کا امتحان پاس کیا ہے، کہتے ہیں کہ مرزا صاحب کی تقریر سن کر مجھے خیال پیدا ہوا کہ اگر یہ زمانہ چھاپہ خانہ کا نہ ہوتا، اور مرزا صاحب کی تقریروں پر ان کے کام کا انحصار ہوتا، تو ایسی پھیکی تقریروں پر بہت کم لوگ گرویدہ ہوتے ۔

(سراج الاخبار ۵ ستمبر ۱۹۰۴ء ص ۲) (ردقادیانیت اورسنی صحافت جلداول ص ۲۰۰)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی کے رد میں اہلیان لاہور کا جلسہ

لاہور میں ۳ ستمبر (۱۹۰۴ء) کو حضرت شاہ محمد غوث صاحب کے مزار پر ایک جلسہ بہ تردید عقائد مرزا غلام احمد قادیانی بڑے زوروشور سے ہوا۔ جس میں مفصلہ ذیل بزرگان دین:

شمس العلماء مولوی عبداللہ ٹونکی،

مولوی اصغر علی روحی ایم اے ایل،

مولوی غلام اللہ قصوری

اور چند ایرانی فضلاء کے علاوہ قریباً ۵۰۰ سامعین موجود تھے۔

مولوی حافظ محمد ابراہیم نے آدھ گھنٹہ وعظ فرمایا۔

بعد اس کے ایک قصیدہ غیر منقوط فارسی ساٹھ ستر شعر کا بہ تردید اقوال مرزا صاحب پڑھا گیا۔

بعدہ ایک عربی قصیدہ سید ظہور احمد وحشی شاہجہان پوری نے پڑھا۔

اس کے بعد سلسلہ تقریریں بڑے زور سے ہوتی رہیں۔

(سراج الاخبار ۵ ستمبر ۱۹۰۴ء ص ۲)

(ردقادیانیت اور سنی صحافت جلد اول ص ۲۰۰۔۲۰۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسیح قادیانی کی تردید میں اہل اسلام لاہور کا جلسہ

یہ بات ہر خاص وعام پر ایک عرصہ سے ظاہر ہو چکی ہے کہ جب سے میرزا قادیانی کا خروج ہوا ہے اور اس نے اپنے عقائد مخترعہ کو اسلامی لباس میں عوام کالانعام پر ظاہر کر کے اپنی شہرت کو بڑھانا چاہا ہے، تب ہی سے اکثر دیار وامصار میں وقتاً فوقتاً علمائے اسلام خدام سید الانام ﷺ اس کی تردید قرآن وحدیث وفلسفہ جدیدہ سے برابر کرتے چلے آئے ہیں جو اہل حق پر اظہر من الشّمس ہے۔ مگر دریں ولا چونکہ میرزا قادیانی معہ اپنی مجلس شوریٰ واہل خانہ واکثر شاگردوں کے ۲۰ اگست ۱۹۰۴ء کو لاہور میں آیا ہوا تھا، اور بمقتضائے زمانہ جدت پسند اصحاب اس کی ظاہری شکل دیکھنے اور تقریر سننے کے لئے منتظر تھے، چنانچہ ایسے لوگ صبح وشام کو اس مکان کے نیچے جس میں مرزا مذکور قیام پذیر تھا، کھڑے رہتے تھے۔ اور میرزا قادیانی کی مجلس شوریٰ ہر چند باتوں سے ترغیب وتحریص دلاتی تھی، مگر میرزا مذکور زنان خانہ سے نیچے نہ آتا تھا۔ بعض ناواقف اور ضعیف اعتقاد لوگ جو مرزائیوں کی ترغیبوں سے مذبذبین بین ذلک ہو رہے تھے لہذا بمقتضائے ضرورت حق ظاہر کرنے اور ان لوگوں کو غلط فہمیوں سے بچانے کے لئے ملا محمد بخش صاحب سکرٹری انجمن حامی اسلام لاہور نے جو زمانہ خروج مرزا سے اس وقت تک نہایت ثابت قدمی اور علو ہمتی سے باتباع شریعت محمد مرزا کے تمام نئے عقائد کا جواب باثواب بہ براہان جلیلہ دے کر کل مسلمانوں کو مخالطہ سے بچاتے رہے ہیں بمقام لاہور بہ مسجد حضرت شاہ محمد غوث ایک جلسہ اسلامیہ ۲۰ اگست ۱۹۰۴ء سے شروع کیا جو ہر روز بلاناغہ بعد فراغ نماز مغرب بڑی صلاحیت اور عمدگی سے ہوتا رہا، اور علمائے حقانی وقتاً فوقتاً اپنے پر اثر مواعظ وتقاریر سے سامعین کو محظوظ فرماتے رہے۔ اور مجمع سامعین روز بروز بڑھتا گیا۔ جس کی خبر کئی دفعہ روزانہ پیسہ اخبار میں بھی شائع ہوتی رہی ہے۔ چنانچہ ۳ ستمبر ۱۹۰۴ء کو جس دن مرزا قادیانی کی مجلس شوریٰ کے تحریری لیکچر منڈوے تھیٹر میں پڑھے جانے کی تاریخ تھی، ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کیا گیا جس میں لاہور اور علاقہ بیرون جات کے بڑے بڑے متبحر علمائے اسلام اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چند ایرانی اہل علم بھی شریک تھے۔ یہ جلسہ ساڑھے پانچ بجے تاریخ مذکور پر شروع ہو کر ۱۲ بجے دن کے اختتام کو پہنچا۔ حاضرین جلسہ کی تعداد جن میں معززین لاہور بھی شامل تھے ۵ ہزار کے قریب تھی۔ جلسہ مذکور میں مفصلہ ذیل علمائے دین شامل تھے جن میں سے اکثر علماء نے مرزا قادیانی کی تردید میں پرزور و پراثر تقاریر و مواعظ سے سامعین کو از حد محظوظ فرمایا

اسمائے گرامی علمائے دین شرکائے جلسہ:

ا۔ شمس العلماء مولوی عبداللہ ٹونکی پروفیسر عربی اورئینٹل کالج۔

مولوی اصغر علی روحی ایم او ایل پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور،

مولوی غلام اللہ قصوری۔ مولوی حافظ رحیم بخش لاہوری

سید علی حائری امامیہ مع معززین امامیہ۔ مولوی محمد یار امام مسجد طلائی لاہور۔

مولوی غلام جیلانی لاہوری۔ مولوی سید ابراہیم میرٹھی (مقیم چھاؤنی جالندھر)

مولوی حافظ عبدالعزیز مہتمم مدرسہ تعلیم القرآن انار کلی لاہور۔

مولوی محمد ابراہیم وکیل انجمن حامی اسلام لاہور۔ مولوی محمد متقی امام مسجد شاہ محمد غوث

اسماء گرامی تقریر کنندگان: محمد ابراہیم میرٹھی۔ حافظ رحیم بخش۔ منشی خورشید احمد صمصام (قصیدہ غیر منقوط)۔ مولوی سید ظہور احمد وحشی قصیدہ عربیہ و اردو، منشی تاج الدین تاج۔ منشی امام الدین منشی فاضل۔ منشی اسداللہ غالب نظم، سید علی حائری وعظ۔ مولوی اصغر علی وعظ۔ ملا محمد بخش سکرٹری انجمن حامی اسلام لاہور، تقریر در بطلان الہامات و پیش گوئیاں مرزائے قادیانی و نظم پراثر۔ مولوی غلام اللہ قصوری نے دعا پر خاتمہ کیا۔

اسی روز مولوی صاحب موصوف نے وعظ بعد نماز مغرب شروع کر کے ۱۰ بجے شب کو تمام کیا شب مذکورہ کے جلسہ میں سامعین کی تعداد تین ہزار سے کم نہ تھی

واضح ہو کہ ملا محمد بخش جو ۱۶ سال سے تن تنہا سینہ سپر ہو کر عقائد مرزا کی تردید کر رہے ہیں اور اس کی قلعی کھول رہے ہیں۔ ان کی ہمت ہمیشہ قابل تعریف ہے۔ ایک متمول گروہ کے مقابل ملا صاحب کی مالی حالت بالکل کمزور ہے۔ مگر وہ طاقت خداداد سے اسے اسی طرح چلا رہے ہیں کہ جس کو یقینی طور سے اعجاز... ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ملا صاحب کی حیثیت موجودہ اور ایسے دولت مند گروہ کا مقابلہ کا رے دارد کا مضمون ہے۔ لہذا کل مسلمان ...عرض ہے کہ ایسے شخص کی معقول امداد فرمائیں تا کہ دروازہ خیر کا کھلا رہے اور ضعیف الاعتقاد .. مرزائی اعتقاد سے محفوظ رہیں اور ان کے ایمان کی بضاعت سلامت رہے۔ جو اصحاب اس کار خیر میں حصہ لیں گے وہ الدال علی الخیر کفا علہ اور من سن فی الاسلا م کے پورے مصداق ہوں گے۔ یہ دین حقہ کی بڑی بھاری مدد ہے، اور دین کی مدد کرنا فرض ہے یعنی جس پر ان استنصرو کم فی الدین فعلیکم النصر شاہد ہے جو لوگ اللہ کے دین کی مدد کرتے ہیں وہ اللہ تعالی کی مدد کرتے ہیں یعنی اللہ کے سچے بندے ہیں اللہ ان کو مدد دینے کا وعدہ فرماتا ہے کہ جس پر ان تنصر اللہ ینصر کم ناطق ہے

و ما علینا الا البلاغ

(سراج الاخبار ۱۹ ستمبر ۱۹۰۴ء ص ۵) (ردقادیانیت اور سنی صحافت جلد اول ص ۲۱۳۔۲۱۷)

....

انجمن اہل حدیث جہلم کا سالانہ جلسہ

گزشتہ سال جب صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد خلف مرزا قادیانی نے جہلم میں کسی برات پر آ کر اپنے لیکچر و وعظ کے لئے اشتہار دیا تھا، تو مستری عبدالرحمٰن و عبدالحق اور بابو عبدالرشید وغیرہ نے جن کی ہمت پر آفرین و تحسین ہے، چند مشہور مولوی بلا کر الگ وعظ کرانے شروع کرائے تھے تا کہ بے خبر لوگ ان کے پھندے میں نہ پھنس جائیں اور گم راہ نہ ہوں۔ چنانچہ نامبردوں نے وہی پہلا جلسہ انجمن اہل حدیث جہلم قرار دے کر اب دوسرے سالانہ جلسہ کا انعقاد بھی ۱۵، ۱۶، ۱۷ جنوری 1915 بروز جمعہ ہفتہ اتوار کو قرار دیا ہے، جو مستری عبدالرحمٰن و عبدالحق جنرل کنٹرکٹران کے وسیع احاطہ کے گودام میں منعقد ہوگا۔ اور آئندہ با قاعدہ انجمن قائم کر دی ہے۔ اور اب کے بڑے بڑے جلی حروف میں خوش خط مطبوعہ اشتہار و پروگرام تقسیم کئے ہیں۔ اور اس جلسہ کو بڑی دھوم دھام اور اعلی پیمانہ پر کرنے کے لئے شہر سے معقول چندہ بھی کیا گیا ہے۔ ابھی پریذیڈنٹ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا انتخاب نہیں کیا گیا، وہ انعقاد جلسہ میں اتفاق رائے سے انتخاب کیا جائے گا۔ اس جلسہ کو رونق دینے کے لئے حضرات علماء کرام پنجاب اور دور دراز حصص ہندوستان سے مدعو کئے گئے ہیں۔ اور پروگرام اجلاس کے مطابق

۱۵ جنوری کو قاری حافظ عبید الرحمٰن صاحب، مولوی محمد ابوالقاسم صاحب خاموش، حافظ عبدالعلی صاحب عرف حافظ جھنڈا، مولوی محمد علی صاحب واعظ،

۱۶ جنوری کو حاجی مولوی محمد ابراہیم سیالکوٹی، حافظ عبدالمنان صاحب وزیر آبادی، مولوی نور محمد صاحب امرتسری، مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری

اور ۱۷ جنوری کو مولوی ابوعبداللہ غلام حسین صاحب سیالکوٹی، مسٹر عبدالغفور (دھرم پال) وغیرہ اپنے اپنے مواعظ حسنہ وتقاریر دل پذیر اور نعت خوانی وتلاوت قرآن شریف سے حاضرین جلسہ کو محظوظ ومسرور کریں گے۔

اس انجمن کے اجلاس کے بعد اغلب ہے جیسا کہ سنا جاتا ہے کہ اہل احناف بھی بڑے تزک و احتشام اور دھوم دھام سے علمائے عظام کو مدعو کر کے ایک بھاری جلسہ کریں گے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے ایسے نیک کام کرنے کی توفیق دیوے کہ جس سے ان کے اخلاق سدھریں، اور اپنے پیارے دین کی حفاظت کر سکیں اللھم زد فزد

یہ بھی سنا گیا ہے کہ احمدی جماعت کے بعض ممبروں نے منتظمان انجمن مذکور سے حیات مسیح پر روشنی ڈالنے کے لئے وقت حاصل کرنے کی جرأت کی ہے۔ جن کو جواب ملا ہے کہ چونکہ پروگرام اجلاس چھپ چکا ہے، اب درج نہیں ہوسکتا۔ اگر آپ کو حوصلہ ہے تو اس کے لئے البتہ ہم جلسہ کے بعد ایک روز علمائے مدعو شدہ کو ٹھہرا سکتے ہیں۔

راقم: حسن الدین کاتب سراج الاخبار

(سراج الاخبار ۱۱ جنوری ۱۹۱۵ء ص ۱۱)

(ردقادیانیت اور سنی صحافت جلد اول ص ۲۱۹۔۲۲۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انگلینڈ میں اسلام

یہ سن کر بڑی خوشی ہوتی ہے کہ بعض مرزائی صاحبان کی کوشش سے چند انگلش آدمی اور عورتیں ہر مہینے انگلینڈ کے اندر مسلمان ہو جاتے ہیں۔ لیکن جب ہم مرزائی عقائد پر غور کرتے ہیں تو ہم کو ان اسلامیوں سے کچھ غمی بھی ہو جاتی ہے کیونکہ دین حق کے متلاشی، مسیح قادیانی کے پیرو اگر ہو جاویں تو اس سے حقیقی اسلام کو کوئی فائدہ نہیں۔ اگر بجائے مرزائی صاحبان کے دوسرے کوئی مسلم قدیمی عقیدہ کے وہاں جاتے تو البتہ ہماری خوشی بہتر ہوتی۔ ووکنگ کی مسجد بھی ہم ایک گرجا سے بڑھ کر نہیں خیال کر سکتے جہاں جوتیوں سمیت فقط ایک لیکچر ہال کے موافق کام ہوتا ہے، جو اب بالکل اسلام کے موافق آواز نہیں نکالتے۔ اسلام پھیلانے کے لئے زیادہ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہمارے مسلمان شکم پرستی اور نام پرستی سے ہٹ کر خدا ورسول پرستی کے متساعی ہوں۔

(سراج الاخبار۔ یکم مارچ ۱۹۱۵ء ص۳) (ردقادیانیت اور سنی صحافت جلد اول ص۲۲۲)

....

قادیانی خلافت کا جھگڑا

مرزا صاحب قادیانی کے مرنے کے بعد قادیانی نبوت کا جھگڑا ایک دم بڑھ گیا۔ حکیم نورالدین کو خلیفہ بنایا گیا۔ اس وقت بعض مرزائیوں نے مخالفت کی اور اس آگ کو خوب بھڑکایا۔ کسی وجہ سے یہ معاملہ ملتوی رہا۔ یہ آگ اندر ہی اندر سلگتی رہی۔ آخر کار مولوی نورالدین صاحب کے مرنے کے بعد اس آگ کے شعلے تمام مرزائی کیمپ میں پھیل گئے اور کئی خلیفے بن بیٹھے۔ مرزا غلام احمد صاحب کا بیٹا میاں بشیرالدین محمود قادیان میں جانشین قرار پایا اور چند مدعیان خلافت ان کے مقابلہ میں کھڑے ہو گئے۔ خیر یہ قصہ طویل ہے اس پر چند

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سطریں بطور نمونہ لکھتا ہوں۔

روزانہ پیسہ اخبار ۲ مارچ ۱۹۱۵ء میں ایک مضمون بعنوان، تین ایک اور ایک تین، شائع ہوا۔ اس کے راقم کوئی میاں حفیظ شائد مرزائی ہیں۔ جب سے چند لوگ جماعت احمدیہ سے الگ ہوئے ہیں ان کی یہ خواہش رہی ہے کہ ہم ہر رنگ میں قادیان کی جماعت سے بڑھ کر رہیں۔ پہلے انہوں نے جماعت میں خلیفہ کا ہونا جماعت کی تباہی و بربادی کا موجب ظاہر کیا۔ لیکن جب دیکھا کہ یہ اصول بیان کرنے میں سخت غلطی کھائی ہے کیونکہ اس سے پہلے ۶ سال تک وہ ایک خلیفہ کو تسلیم کر چکے ہیں، اب جماعت کے لوگ بغیر خلیفہ پکڑنے کے رہنا نہیں چاہتے، تو پھر جھٹ ایک نہیں تین تین خلیفے بنائے ہیں۔ یعنی مولوی غلام حسن صاحب، خواجہ کمال الدین صاحب و مولوی محمد علی صاحب۔ خلیفۃ المسیح کا لفظ تو خیر پہلے دو بزرگوں کے نام سے مخصوص کیا ہے اور مولوی محمد علی صاحب کے نام کے ساتھ کئی لفظ بدل چکے ہیں۔ امیر قوم، امیر مجلس، پریذیڈنٹ صاحب وغیرہ۔ کوئی کسی کو بڑا سمجھتا ہے کوئی کسی کو۔ عجیب قسم کی گڑ بڑ مچ رہی ہے۔ اب سنئے کہ مرزا صاحب قادیانی مسئلہ خلافت کے متعلق کیا فرماتے ہیں۔ رسالہ خلافت احمدیہ کی عبارت حسب ذیل ہے: ضرور ہے کہ آج بھی اسی طرح خلافت ہو جس طرح رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں تھی۔ (ص ۵ سطر ۱۳)

پس جس طرح وہاں ایک خلیفہ تھا یہاں بھی ایک خلیفہ ہوگا، (ص ۲۰ سطر ۱۲)

اول خلیفہ سوائے حضرت مولوی نور الدین کے اور کوئی نہیں ہوسکتا تھا، (ص ۳۰ سطر ۱۴)

ایک خلیفہ کی وفات پر دوسرا ہوگا، اس کے بعد تیسرا، پھر چوتھا۔ اسی طرح ان شاء اللہ اس کے وعدہ کے مطابق یہ سلسلہ چلا جائے گا۔ (ص ۱۷ سطر ۱۰)

پھر لکھا ہے کہ اگر دو خلیفے ہوں تو ایک کو قتل کر دینا چاہیے۔ (ص ۷ سطر ۵)

شریعت اسلام میں ایک سے زائد خلیفہ کی اجازت نہیں بلکہ حکم ہے کہ اگر ایک خلیفے کی موجودگی میں دوسرا دعوی کرے تو اسے قتل کر دیا جائے۔ (ص ۲۰ سطر ۱۴)

خدا نے تجھ پر (بنی اسرائیل پر) طالوت کو بادشاہ بنایا ہے جس پر اس وقت بھی چند لوگوں نے کہا کہ نحن احق بالملک منہ، اگر جمہوریت خدا تعالی کو پسندیدہ ہوتی تو ایک انجمن مقرر کی جاتی نہ کہ بادشاہ۔ اور یہ بھی لکھا کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خدا نے فرمایا کہ امت محمدیہ کی خلافت امت بنی اسرائیل کی خلافت کے مطابق ہوگی (ص ٦ سطر ا تا ٦)

مرزا صاحب کا یہ الہام ہے کہ: بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

اس الہام سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کے بعد جمہوریت کا ہونا ضروری نہیں۔ بلکہ آپ کی جماعت میں بادشاہ ہوں گے اور یہی زبردست اور طاقت ور ہوں گے (ص ١١ سطر ١٤)

مرزا صاحب کے خیالات جو خلافت کے متعلق لکھے گئے ہیں اس کو آپ غور سے ملاحظہ کریں اور پھر خود ہی اندازہ لگائیں کہ ان دونوں گروہوں میں یعنی لاہور کی مرزائی جماعت اور قادیانی جماعت میں سے کون سچا اور کون جھوٹا ہے۔ اس کے متعلق ہم کوئی اپنی رائے نہیں ظاہر کرتے، مرزائی صاحبان پر ہی چھوڑتے ہیں کہ وہ خود ہی انصاف سے فیصلہ کریں۔ مگر اتنا ضروری عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ لاہور کے مرزائیوں نے تو کئی خلیفے بنائے اور قادیان میں ایک ہی خلیفہ کی تابع داری کی جاتی ہے مگر مرزا فرماتے ہیں جیسا کہ خلافت احمدیہ سے عبارت نقل کی گئی ہے کہ ایک خلیفہ سے زیادہ خلیفوں کا حکم اسلام میں ہرگز نہیں۔ اگر کوئی دعوی کرے تو اس کو قتل کرنا چاہیے۔

اب مرزائی صاحبان خدارا انصاف کریں اور خدا کو حاضر و ناظر کر کے سچ کہیں کہ مرزا صاحب قادیانی سچے تھے یا یہ سچے ہیں؟ مرزا صاحب کے حکم کے مطابق تو ایک خلیفے سے زائد حکم بالکل نہیں۔ اگر کوئی ہو تو وہ واجب القتل ہے وغیرہ۔ اب اس وقت ایک خلیفہ جو تمام جماعت کا قادیان میں سردار مانا جاتا ہے اور لاہور کی جماعت مرزائیہ نے تین خلیفے بنا رکھے ہیں ان میں سے کون رہنے اور کون کون واجب القتل ٹھہرتا ہے

امید ہے کہ مرزائی صاحبان اس کا صفائی کے ساتھ جواب دیں گے۔ اگر فی الواقع مرزا صاحب قادیانی کو وہ سچا مانتے ہیں اور ان پر ایمان رکھتے ہیں اور ان کو نبی مانتے ہیں اور مسیح مہدی عیسی وغیرہ صدق دل سے مانتے ہیں، تو ان پر فرض ہے کہ وہ مرزا صاحب قادیانی کے حکم پر عمل کریں اور ایک خلیفہ کو اپنا امام راہنما بنائیں اور باقی جو ہیں ان کو مرزا غلام احمد صاحب کے حکم کے مطابق قتل کر دیں۔

راقم: خادم السلام ملا محمد بخش سابق اڈیٹر ہنٹر لاہور

(سراج الاخبار ٢٢ مارچ ١٩١٥ء ص ١٢) (ردقادیانیت اور سنی صحافت جلد اول ص ٢٢٣۔٢٢٥)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لاہوری مرزائیوں کا نیا امیر اور اڈیٹر وطن

مسٹر محمد علی صاحب ایم اے جو مرزا غلام احمد کے ان خاص الخاص مریدوں میں سے ہیں جن کا نام مرزا صاحب قادیانی کی تین سو تیرہ اصحاب کی فہرست میں درج ہے۔ یہ صاحب عرصہ دراز تک قادیان میں ملازم رہ کر قادیانی مشن کی تبلیغ کرتے رہے۔حکیم نوردین صاحب بھیروی کے مرنے پر آپ نے خلافت کی امید سے مایوس ہو کر لاہور کی ٹھانی، اور یہاں پہنچ کر اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ بنا کر تبلیغ شروع کر دی۔

مسٹر محمد علی صاحب نے حال میں ایک رسالہ شائع کر کے تمام کلمہ گو مسلمانوں کو جو مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی نہیں مانتے کافر اور یہودی وغیرہ لکھا ہے۔اس میں تمام بزرگان دین، سادات، صوفیائے کرام اور علمائے دین شامل ہیں۔مسٹر موصوف کے عقیدے کے مطابق ہندوستان کے سات کروڑ مسلمان ہی نہیں بلکہ دنیا بھر کے تمام مسلمان جن کی تعداد تیس چالیس کروڑ تک پہنچتی ہے سب کو یہودی و کافر قرار دیا ہے۔افسوس ہے ایسے مرزائی میر پر۔

اس مضمون پر پیسہ اخبار کے ایک فاضل نامہ نگار نے ۲۔ مارچ کے روزانہ پیسہ اخبار کے صفحہ ۳ پر، مصنوعی امیر المومنین کا فتوی مسلمانوں کے متعلق، کے عنوان سے ایک مضمون لکھا ہے۔اس میں مسٹر محمد علی ایم اے کی مولویت اور تمام مسلمانوں کو یہودی کافر بتانے کے متعلق نہایت محققانہ اور منصفانہ بحث کی ہے۔اور مرزائیوں کے امیر قوم مسٹر محمد علی کی خوب قلعی کھول کر پبلک کو دکھلا دی ہے۔اور یہ روز روشن کی طرح ثابت کر دیا ہے کہ جو شخص کسی مسلمان کو یہودی یا کافر قرار دے، وہ خود یہودی اور کافر ہوتا ہے۔غرض کہ مسٹر محمد علی کی لیاقت اور قابلیت کا خوب ہی خاکہ اڑایا ہے ہیں۔

ہمارے لاہور کے نام ور اور فاضل اڈیٹر وطن مولانا مولوی محمد انشاء اللہ صاحب نے بھی (جن کی شہرت اور قومی خدمات بڑی بڑی عربی کتب سیر وغیرہ کے اردو میں ترجمہ کرا کے شائع کرتے رہنے سے روز روشن کی آشکارا ہیں) روزانہ

www.KitaboSunnat.com

اخبار وطن میں مرزائیوں کے امیر قوم کے مذکورہ بالا فتویٰ پر مسٹر محمد علی کی وہ گت بنائی تھی کہ الامان۔ گو یہ نوٹ بہت مختصر تھا مگر جامع اور مدلل تھا۔ مسٹر محمد علی کی علمی لیاقت اور مضمون نگاری کی مولانا صاحب نے خوب ہی مٹی پلید کی تھی اور مسٹر موصوف کے ان بھدے خیالات پر خوب ہی شرافت اور متانت سے اسلامی درے لگائے تھے۔ مگر ہم حیران ہیں کہ تھوڑے ہی دن بعد ہمارے مکرم معظم مولانا صاحب اڈیٹر وطن کے خیالات میں ایسی فوری تبدیلی واقع ہوئی کہ کہ انہوں نے پرچہ روزانہ مطبوعہ ۱۳ اپریل میں مسٹر محمد علی کی ایک کتاب تفسیری نوٹ پر ایک لمبا چوڑا تعریفی مضمون لکھا اور مسٹر موصوف کو حضرت عیسیٰ ابن مریمؑ سے بھی، جو چوتھے آسمان پر ہیں، بالاتر پہنچا دیا۔ اور وہ تعریف کی کہ زمین و آسمان کے قلابے ملا دیئے۔ اور ۴ روپیہ مسٹر محمد علی کی دونوں کتابوں کی پچاس جلدوں کی قیمت ادا کر کے بے چارے ملاؤں پر یہ مہربانی کی کہ وہ مسٹر محمد علی مرزائی سے دونوں کتابیں منگوائیں اور ایک روپیہ کے ٹکٹ بھیج دیں۔ ہم حیران ہیں کہ مولوی صاحب کو یہ کیا سوجھی کہ ایک تولہ چار دے کر ناحق کی تائید کی اور اس پر بھی بس نہیں کی بلکہ یہ بھی چاہا کہ بے چارے مسجدوں کے ان پڑھ غریب ملاں بھی ساتھ ہی ڈوبیں۔

خدا کا لاکھ شکر اور ہزار حمد ہے کہ ابھی اسلام میں غیرت مند اور باحمیت مسلمان اسلام کی خدمت کے واسطے کمربستہ موجود ہیں۔ خداوند کریم ان کی ہمت اور حمیت میں برکت دے اور یہ اسلام کی بدستور خدمت کرتے رہیں۔ روزانہ پیسہ اخبار مطبوعہ ۲۰۔ اپریل ۱۹۱۵ء کے صفحہ ۷ پر کسی باغیرت اور باحمیت مسلمان نے مسٹر محمد علی مرزائی کی کتاب قرآن کریم کی تفسیر میں نوٹ پڑھ کر اسلامی غیرت سے ایک مضمون شائع کیا ہے جس کا عنوان ہے: مسٹر محمد علی ایم اے کے تفسیری نوٹ،

مضمون مذکورہ سے یہ صاف ثابت ہوتا ہے کہ مسٹر محمد علی موصوف نے اس کتاب کو سرور شاہ مرزائی کی تفسیر اور حکیم نور الدین صاحب کے درس کے نوٹ اور مترجمہ پارہ سے اقتباس کر کے اس تفسیری نوٹ کو تحریر کیا ہے۔ اور کچھ حصہ مسٹر موصوف نے قادیان کی ملازمت میں لکھا تھا وہ درج کیا ہے۔ باقی تمام ادھر اودھر سے جوڑ میل کیا ہے۔

پیسہ اخبار کے فاضل نامہ نگار نے یہ بھی ثابت کیا ہے کہ مسٹر (محمد علی لاہوری) مذکور کے عقائد جو اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کتاب سے ظاہر ہیں اجماع امت کے بالکل خلاف ہیں۔ جہاں کہیں بھی قرآن کریم میں کوئی معجزہ آیا ہے، مسٹر موصوف نے اپنی جماعت کے شیوہ کے مطابق اس کی تحریف کرکے اس کے ماننے سے انکار کر دیا ہے۔ ہم پیسہ اخبار کے فاضل نامہ نگار کے تہ دل سے مشکور ہیں کہ انہوں نے مسلمانوں کو ایسی گم راہ کن تحریر کا خاکہ اڑا کر گم راہ ہونے سے بچایا اور مرزائیوں کے فرضی امیر قوم کے تمام علم و فضل پر پانی پھیر کر محض بیہودہ اور لغو ثابت کر دکھلایا ہے جزا هم الله احسن الجزاء

ہم حیران ہیں کہ ہمارے فاضل حنفی المذہب مولانا مولوی انشاء اللہ صاحب نے کس خیال پر تفسیری نوٹ کی تائید کی اور مبلغ ...کا ایندھن خرید کر مسٹر موصوف کے ہی حوالے کر دیا کہ جس سے وہ کم علم مسلمانوں کے لئے متاع دین و ایمان کو جلا کر خاکستر کر دیں، ہمیں مولانا صاحب کی تجربہ کاری اور نکتہ شناسی پر تعجب آتا ہے کہ مولوی صاحب نے دیدہ دانستہ کیوں ایسا کیا۔ غالباً اس میں کوئی راز سربستہ ہے، ہم اپنے مسلمان بھائیوں کو یقین دلاتے ہیں کہ مولوی انشاء اللہ صاحب مرزائی نہیں ہیں، مرزائی عقائد کے سخت مخالف ہیں جیسا کہ انہوں نے اپنے ۱۳۔ اپریل کے اخبار میں صاف لکھ دیا ہے۔ ہم اس راز کو ابھی طشت از بام نہیں کرنا چاہتے کسی اور وقت پر چھوڑ دیتے ہیں۔ سردست مختصر طور پر اتنا جتلا دیتے ہیں کہ فریقین نے، من ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو ، والی مثل پر عمل کر دکھایا ہے۔ ۱۳، اپریل ۱۹۱۵ء کے پرچہ وطن میں مولوی صاحب نے مسٹر محمد علی لاہوری کی تعریف کی اور ۲۰ اپریل ۱۹۱۵ء کے پرچہ اخبار (پیغام) صلح میں مرزائیوں نے مولوی صاحب کی تعریف میں پلوں کے پل باندھ کر اخبار کے دو کالم سیاہ کر دیئے۔ کیوں نہ کرتے آخر... کا کچھ شکریہ ادا کرنا بھی ضروری تھا ۔ نیز مولوی عمادی صاحب اڈیٹر زمین دار کے علم و فضل کی بھی نہایت بلند آہنگی سے تعریف کی اور ان کی تنقید کے وہ فقرات بھی درج کر دیئے جن سے تفسیری نوٹوں کی تعریف نکلتی تھی اور افسوس کہ وہ حصہ قطعاً چھوڑ دیا جس میں مولوی عمادی صاحب نے مسٹر محمد علی لاہوری ایم اے کی عربی دانی کا نہایت لطیف پیرایہ میں خاکہ اڑایا ہوا تھا اور یہ ثابت کیا تھا کہ مسٹر مذکور عربی محاورات کے سمجھنے سے بالکل نابلد ہیں۔ افسوس سے کہا جاتا ہے کہ اڈیٹر پیغام صلح نے وہ حصہ کیوں چھوڑ دیا جس سے مسٹر (محمد علی لاہوری) موصوف کی علمی لیاقت کا راز طشت از بام ہوتا ہے اور ان کی قابلیت کی قلعی کھلتی ہے کیا یہی دیانت داری ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسٹر محمد علی مرزائی کی علمی لیاقت اور قانون دانی کا خاکہ اخبار عام ۱۸۹۷ء میں منشی امام دین صاحب منشی فاضل کی بحث میں خوب اڑ چکا ہے ان کا علم و فضل ہمیں اچھی طرح معلوم ہے اور آپ کو بہت جلد معلوم ہو جائے گا کہ مسٹر محمد علی کتنے پانی میں ہیں مجھے اندیشہ ہے کہ مسٹر محمد علی صاحب ایک روز کھلم کھلا نبوت کا دعوی کر یں گے اور ضرور کریں گے یہ ابھی ابتدائی منزل ہے مرزا صاحب قادیانی نے بھی اسی طرح آہستہ آہستہ شروع ہو کر اخیر پر پوری نبوت کا دعوی کیا تھا۔

(سراج الاخبار ۳ مئی ۱۹۱۵ء ص ۹)

(ردقادیانیت اور سنی صحافت جلد اول ص ۲۲۶۔۲۲۹)

....

مرزائیوں کا اپیل خارج

قبل اس کے ناظرین اس مقدمہ کی کیفیت پڑھ چکے جو مرزائیوں کی طرف سے مونگیر صوبہ بہار کی عدالت سبارڈینیٹ جج اور صاحب ڈسٹرکٹ جج کی عدالت میں فیصل ہو کر قرار دیا گیا تھا کہ سنیوں کی مسجد میں مرزائی علیحدہ نماز پڑھنے کے مجاز نہیں ہیں۔ اور اس کا اپیل عدالت ہائی کورٹ پٹنہ میں دائر کیا گیا تھا۔ اور مرزائیوں کی طرف سے چوہدری ظفر اللہ صاحب بی اے اور سنیوں کی طرف سے مسٹر مظہر الحق پیروکار تھے۔ افسوس کہ اپیل میں بھی مرزائی ناکام رہے اپیل خارج ہو گیا۔ ججان ہائی کورٹ نے ظاہر کیا کہ قادیانی فرقہ کے لوگ اگرچہ کافر نہیں، مگر انہیں سنیوں کی مساجد میں جا کر علیحدہ جماعت میں نماز پڑھنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ وہ حنفی امام کی اقتداء میں نماز پڑھ سکتے ہیں۔ فاضل ججان ہائی کورٹ نے لکھا کہ الگ جماعت میں نماز پڑھنے کا حق، جس کا قادیانی دعوی کرتے ہیں، فضول اور بے معنی ہے۔ اور اس میں کچھ شک نہیں کہ اگر ایسا کرنے کی اجازت دی جائے تو بعد میں سخت فتنہ وفساد برپا ہو گا۔ مرزائیوں نے اپنے دعوی کے ثبوت میں جو اسناد پیش کئے وہ ان کے دعوی کو ثابت نہیں کرتے۔ ہر فرقہ اور طبقہ کے لوگ ہر مسجد میں علیحدہ جماعتوں میں اس امام کے پیچھے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نماز پڑھ سکتے ہیں جوانہوں نے خود منتخب کیا ہو مگر ایسی صورت کی کوئی سند نہیں پیش کی گئی کہ ایک نئے فرقہ کے نصف درجن اشخاص کو اس امر کا استحقاق حاصل ہے کہ وہ بزور کسی ایسی مسجد میں جا گھسیں جس میں پشت ہا پشت سے راسخ العقیدہ مسلمان علیحدہ جماعت میں نماز پڑھتے ہیں اور اس طرح اس مسجد کے قدیمی انتظام جماعت میں خلل انداز ہوں۔ بنابریں عدالت نے دونوں اپیل معہ خرچہ مسترد کر دیئے۔

افسوس کہ مرزا صاحب نے یہ فتویٰ دے کر کہ ان کی نبوت کا کلمہ نہ پڑھنے والے سب کافر ہیں، خود مسلمانوں سے علیحدگی اختیار کر لی اور مسلمان ان کے ادعاء نبوت کی وجہ سے ان کو مسلمان نہ سمجھنے پر مجبور ہوئے۔ اب آپ کی جماعت دو گروہوں میں منقسم ہے۔ اول محمودی، دوم لاہوری۔ محمودی فرقہ جو مرزا غلام احمد صاحب کے خلف اکبر میاں محمود کے پیرو ہیں، اس عقیدہ پر مصر پائے جاتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب حقیقی معنوں میں نبی تھے، اور ان کے نہ ماننے والے سب بلا استثنا کافر ہیں۔

لیکن دوسرا لاہوری گروپ ان کے اس عقیدہ کے بظاہر مخالف پایا جاتا ہے۔ وہ مرزا غلام احمد صاحب کو مجدد اور مسیح موعود اور مہدی مانتا ہے لیکن ان کی نبوت کا قائل نہیں۔ نہ اس بات کا کہ ان کے نہ ماننے والے کافر ہیں۔

غرض مرزا غلام احمد صاحب کا وجود مسلمانوں میں اتفاق پیدا کرنے کی بجائے سخت تفریق کا باعث ہوا، بھائی کے جنازہ میں بھائی، باپ کے جنازہ میں بیٹا و بالعکس شامل نہیں ہو سکتے جب کہ وہ دونوں مرزا غلام احمد صاحب کو ماننے والے نہ ہوں۔ پھر جب آپ نے یہ تفریق خود پیدا کر دی، تو عدالتوں میں جا کر فریاد کرنا فضول ہے، موسیٰ بدیں خود عیسیٰ بدیں خود۔ لکم دینکم و لی دین پر عمل پیرا ہونا چاہیے۔ مرزائی اپنی مساجد میں جو چاہیں کریں، لیکن سنیوں کی مساجد میں ان کے خلاف مرضی مخل امن ہونا کیا فائدہ۔

بہر حال ہائی کورٹ پٹنہ کا یہ فیصلہ بہت سے آئندہ تنازعات کا سد باب کر دیگا اور امید ہے کہ مرزائی صاحبان اس فیصلہ کو مدنظر فرما کر ایسے تنازعات برپا کرنے سے محترز رہینگے

(سراج الاخبار۔ یکم جنوری ۱۹۱۷ء ص ۱۳) (ردقادیانیت اور سنی صحافت جلد اول ص ۲۳۳۔۲۳۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ریویو: افادۃ الافہام

مصنفہ علامہ انوار اللہ خان فاروقی

اس وقت ہمارے سامنے ایک کتاب (افادۃ الافہام) میز پر رکھی ہوئی ہے، جس کا مختصر ریویو لکھنا ہم کو مدنظر ہے۔ اس کے دو حصہ ہیں۔ پہلا حصہ ۳۷۶ صفحات اور دوسرا حصہ ۳۶۰ صفحوں پر ختم ہوا ہے۔ کاغذ لکھائی ہر دو اعلیٰ درجہ کے ہیں۔ مصنف اس کے مولوی حافظ محمد انوار اللہ خان بہادر معین المہام امور مذہبی و صدر الصدور صوبہ جات حیدر آباد دکن ہیں۔ قیمت مبلغ دو روپیہ .. مہتمم اشاعت الاسلام مدرسہ نظامیہ حیدر آباد دکن سے مل سکتی ہے۔

جس طرح اکبر بادشاہ ہندوستان کی ملازمت میں نہایت چیدہ چیدہ فضلاء و مدبر و بہادر تھے، اسی طرح حضور نظام والی حیدر آباد دکن کی ملازمت میں آج کل لائق عہدہ دار جمع ہیں۔ ایک اسلامی ریاست کے مذہبی معاملات کے سرپرست میں جس قابلیت کا ہونا لازمی ہے، وہ بحمد اللہ مذکورۃ الصدر میں بہمہ وجوہ ثابت ہیں۔ ہم نے مذہبی مناظروں کی اکثر کتب کو دیکھا ہے جن میں بالعموم تہذیب و شائستگی کو مدنظر رکھ کر مرزا صاحب قادیانی کی کتاب ازالۃ الاوہام کا ایسا معقول اور مدلل جواب لکھا گیا ہے کہ اس کے مطالعہ سے مصنف کی علمیت اور وسعت معلومات کا بخوبی اندازہ ہوسکتا ہے۔ جس قدر کتب مرزا صاحب کے عقائد ومنہاج کی تردید میں شائع ہو چکی ہیں ان میں کتاب زیرنظر ریویو کے نمبر اول درجہ پر ہیں۔ اور لطف یہ ہے کہ بوجہ جلی و خوش خط قلم کے نظر پر کوئی بوجھ نہیں پڑتا۔ کسی بیان کو شروع کرو، پھر ختم کئے بغیر کتاب کا علیحدہ رکھ دینا نہایت شاق معلوم ہوتا ہے۔ جو فائدہ اس کتاب کے مطالعہ سے اہل سنت و جماعت کے عقیدہ والا مسلمان حاصل کرے گا، بے شک اس کے عوض میں ہمارا بھی ثواب عند اللہ قائم ہو جائے گا۔ مگر ایک امر کا اظہار باقی ہے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ یہ ہے کہ اگر مسلمان قادیانی خیالات کا اس کتاب کو بنظر تحقیق بالکل بے تعصب ہو کر اول سے آخر تک ٹھنڈے دل سے دیکھے، تو ان شاء اللہ حق و باطل میں امتیاز کر کے راہ راست پر چل پڑے گا۔ ہمارا ارادہ ہے کہ آئندہ کسی وقت بشرط صحت و فرصت اس کتاب سے چند اقتباسات بنا بر ضیافت طبع ناظرین سراج الاخبار پیش کریں گے۔ بالفعل ہم مصنف صاحب کی ہمت و قابلیت کی داد دیتے ہوئے اللہ تعالی سے دعا کرتے ہیں کہ ایسے اشخاص کی عمر دراز ہو اور ان کو اسلامی خدمات کی پوری توفیق ملے۔ آمین۔ یہ کتاب گویا اسلامی اسرار و معارف کا ایک بحر عظیم ہے، اور وہ خوش قسمت ہے جو اس کا مطالعہ کرتا ہے۔

راقم: غلام حیدر سابق ہیڈ ماسٹر پنشنر

(سراج الاخبار ۸ جنوری ۱۹۱۷ء ص ۵)

(رد قادیانیت اور سنی صحافت جلد اول ص ۲۳۷۔۲۳۸)

....

قادیانی

اس نام کا رسالہ حصہ اول انجمن تائید اسلام لاہور نے چھاپ کر شائع کیا ہے جو ہمارے پاس بغرض ریویو موصول ہوا ہے۔

مصنف رسالہ ہمارے مکرم دوست شیخ غلام حیدر صاحب ہیڈ ماسٹر ہیں۔ اس رسالہ میں قادیانی جماعت کے اس ترجمہ قرآن پر تبصرہ کیا گیا ہے جو اردو اور انگریزی میں انہوں نے چھاپ کر شائع کیا ہے۔

اس ترجمہ میں جیسا کہ فاضل مصنف نے اپنے رسالہ میں بیان کیا ہے، قادیانیوں نے قرآن مجید کی صریح تحریف سے بڑی بے باکی سے کام لیا ہے۔ ان آیات کا جو خاتم المرسلین حضرت محمد ﷺ کے حق میں نازل ہوئیں مرزا غلام احمد صاحب کو مصداق قرار دیا ہے۔ اور ان آیات کا جو کفار مکہ یہود وغیرہ کی نسبت تھیں، مصداق ان مسلمانوں کو قرار دیا ہے جو مرزا غلام احمد کی نبوت کا کلمہ نہیں پڑھتے۔ مثلاً سورہ فاتحہ میں مغضو ب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علیھم میں مرزا کے نہ ماننے والے مسلمانوں کو بھی داخل کیا گیا ہے و قس علی ھذا،
و بالآخرۃ ھم یوقنون میں آخرت سے قیامت مراد لینے کی بجائے مرزا غلام احمد قادیانی بیان کیا گیا ہے۔

اسی طرح جا بجا مرزا غلام احمد کی نبوت پر آیات کو منطبق کرنے کی بے ہودہ کوشش کی گئی ہے اور قرآنی آیات کے مطالب جو باجماع مفسرین آج تک سمجھے گئے ان کے خلاف من گھڑت اور غلط معانی لئے گئے ہیں۔

غرض اس ترجمہ میں ایسا زہریلا اثر بھر گیا ہے کہ اس کے پڑھنے سے مسلمانوں کے عقائد پر دہریت اور بے دینی کا تسلط ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

فاضل مصنف نے اس رسالہ میں قرآن وحدیث کے رو سے صحیح تفسیر آیات کر کے قادیانیوں کے اس طلسم باطل کو بالکل توڑ دیا ہے اور ان کی باطل اور بیہودہ تاویلات کی پرزور دلائل سے تردید کر کے عوام کو ایسے مغالطہ میں پڑنے سے بچالیا ہے جس سے ان کے ایمان میں سخت خلل آجانے کا خطرہ عظیم تھا۔اس رسالہ کو پڑھنے کے بعد کسی صاحب انصاف شخص کو قادیانیوں کے دعاوی کے بطلان میں شک وشبہ نہیں رہتا۔کتاب اردو سلیس میں نہایت مدلل اور فیصلہ کن ہے۔جس کی ضخامت تین جزو کی ہے۔صرف ایک آنہ کے ٹکٹ بھیجنے سے سکرٹری انجمن تائید اسلام لاہور بھاٹی دروازہ سے مفت مل سکتی ہے۔مصنف کی یہ سعی قابل تعریف اور انجمن کی ہمت قابل داد ہے جو صرف افادہ اہل اسلام کیلئے ایسی مفید تصانیف شائع کر کے مفت تقسیم کرتی ہے

(سراج الاخبار ۱۲ فروری ۱۹۱۷ء ص ۳)

(رد قادیانیت اور سنی صحافت جلد اول ص ۲۴۱-۲۴۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا جی کے الہامات

قادیانی مرزا جی کے الہامات بھی عجیب ہوتے ہیں۔ جب کوئی واقعہ دنیا میں ظہور پذیر ہوتا ہے مرزائیوں کے خیال میں قادیانی مرزا جی کے کسی نہ کسی الہام یا پیش گوئی کی پخ اس کو ضرور لگی ہوئی ہوتی ہے۔ طاعون ہو، تو مرزا جی کا الہام پورا ہوتا ہے۔ کوئی زلزلہ آجائے تو مرزا جی کا نشان پورا ہو، کوئی مر جائے تو مرزا جی کی پیش گوئی سچی ہوئی۔ غرض کوئی حادثہ قیامت تک ایسا نہیں ہوسکتا جو قادیانی مرزا جی کے الہام یا پیش گوئی کی صداقت کی دلیل نہ ہو۔ اور طرفہ یہ کہ آپ کی پیش گوئی یا الہام کسی بھلائی کے متعلق نہیں ہوتا، بلکہ آپ کے الہامات اہل دنیا کی ہلاکت تباہی اور طرح طرح کی آفات ارضی وسماوی اور مشکلات ہی کا باعث ہوتے ہیں۔ گویا آپ کا وجود دنیا کے لئے سراسر وبال تھا۔ زندگی میں خلق خدا آپ کی بدگوئیوں اور سخت کامیوں سے پریشان رہی۔ کئی سال سے آپ فوت بھی ہوچکے ہیں لیکن دنیا سے یہ نحوست پھر بھی دور نہ ہوئی۔ نہایت ہی عجیب بات ہے کہ مرزا جی کے وہ صاف اور کھلے الہام اور پیش گوئیاں جو اپنے حریف مولوی ثناء اللہ امرتسری یا ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی کی موت کی نسبت کئے گئے تھے کیوں پورے نہ ہوئے، اور نہ محمدی بیگم کے نکاح موکد کی پیش گوئی پوری ہوسکی۔ اور مرزا جی کے ملہم نے آپ کی یہاں تک بھی یاوری نہ کی کہ آپ کو موت کے وقت سے پہلے ہی اطلاع مل جاتی کہ آپ اپنے دارالامان اور تخت گاہ سے باہر لاہور میں بحالت غربت ومسافرت جان دے کر نقصان مایہ وشماتت ہمسایہ کی رسوائی حاصل نہ کرتے۔ اور نہ آپ کی نعش مال ٹرین پر لاد کر قادیان پہنچائی جاتی (لے جائی جاتی)، حالانکہ آپ ریل کو خر دجال سے تعبیر کیا کرتے تھے۔

پھر ایسے گول مول الہامات کو توڑ مروڑ کر خواہ مخواہ کسی واقعہ سے منطبق کرنا مرزائی جماعت کے لئے باعث شرم ہونا چاہیے لیکن شرم چہ کتی است کہ پیش مرداں بیاید

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب کبھی کوئی نیا واقعہ دنیا میں ظہور پذیر ہوتا ہے، مرزائی صاحبان، نشان نشان، کی صدا سے آسمان سر پر اٹھا لیتے ہیں۔ حالانکہ اصل حقیقت کا انکشاف ہونے پر یہ صداقت کا نشان نہیں بلکہ ذلت اور رسوائی کا نشان ثابت ہوتا ہے۔

حال میں حکومت روس میں انقلاب ہوا۔ اور زار روس تخت سے دستبردار ہو گیا۔ یہ واقعہ واقعات عالم میں کوئی نیا نہیں، بلکہ ایسے انقلاب ہمیشہ ہوتے رہے ہیں اور ہوتے رہیں گے۔ بہت تھوڑا عرصہ ہوا ہے کہ سلطان عبدالحمید ثانی اسی طرح تخت سے معزول کر دیئے گئے تھے۔ زار روس کی معزولی کا معاملہ اس سے بڑھ کر کچھ اہمیت نہیں رکھتا۔ بالخصوص جب کہ حال کی جنگ عظیم نے حالات ایسے پیدا کر دیئے ہیں کہ حکومتوں میں تغیرات وقوع میں آ رہے ہیں۔ کہیں وزارت کا تغیر ہوتا ہے کہیں دیگر اراکین میں ردو بدل ہوتا ہے۔ اس واقعہ کو بھی مرزا جی کا نشان قرار دیا گیا ہے۔

مرزائی اخبارات پیغامی و محمودی اس بارے میں ہم آہنگ ہیں کہ زار روس کی معزولی کا معاملہ مرزا صاحب کی صداقت کا عظیم الشان نشان ہے۔ کہا جاتا ہے کہ قادیانی مرزا جی نے اپریل ۱۹۰۵ء میں چند اشعار لکھے تھے جن میں زمانہ حال کی جنگ عظیم کی پیش گوئی کی گئی تھی اور اس میں ایک مصرع یہ بھی ہے

زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار

مرزائی کہتے ہیں کہ بس مرزا غلام احمد صاحب کی صداقت پر مہر ہو گئی۔ زار کی معزولی کی آج سے پہلے دس سال اس مصرعہ کے ذریعہ خبر دی گئی تھی جو پوری ہوئی۔ چونکہ عام لوگ اصل حالات سے آگاہ نہیں ہوتے اس لئے اگرچہ مرزا غلام احمد صاحب کی ملہمیت کی حقیقت سے تو واقف ہیں اور ان کے دلوں پر مرزائیوں کا یہ جادو اثر نہیں ڈال سکتا لیکن شافی جواب دینے سے وہ قاصر رہتے ہیں جس سے مرزائیوں کو شوخی ہوتی ہے۔ آج کل مرزائی صاحبان اس نشان کی گلی کوچے منادی کر رہے ہیں اور بغلیں بجا رہے ہیں کہ دیکھو کیسا عظیم الشان نشان پورا ہوا ہے۔ اور چونکہ ہم مرزا صاحب قادیانی کے محرم راز اور گھر کے بھیدی ہیں اور اس پیش گوئی کی اصلیت سے بھی ہمیں پوری واقفیت ہے، اس لئے عوام کی آگاہی کے لئے وضاحت کے ساتھ اصل حقیقت کا کشف القناع کرنا چاہتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہلے ہم وہ اشعار لکھ دیں جو مرزائی اخبارات نے لکھ کر حال کے محاربہ عظیم سے ان کو چسپاں کرنے کی کوشش کی ہے۔ پھر ہم یہ بتائیں گے کہ ان اشعار کے مصنف کی ان سے کیا مراد تھی اور ان اشعار کا مفہوم کیا کچھ ہے (یہ اشعار ہمارے سلسلہ کتب میں کسی جگہ نقل ہو چکے ہیں اس لئے یہاں حذف کئے جاتے ہیں)

مرزائی کہتے ہیں کہ یہ اشعار اس عالم گیر جنگ کی پیش گوئی کی نسبت ہیں۔ چنانچہ باقی اشعار سے جنگ اور خون ریزی کی طرف اشارہ ہے اور مصرع: زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار، میں زار روس کی معزولی کی پیش گوئی ہے۔

سو اس موقعہ پر دریافت طلب امور یہ ہیں کہ یہ اشعار کب اور کس غرض سے لکھے گئے تھے۔ اس وقت کون سی بات پیش نظر تھی۔ خود مصنف نے ان سے کون سی پیش گوئی مراد رکھی۔ اور اشعار سے کیا مفہوم ہوتا ہے۔ اور جو معنی خود مرزا غلام احمد صاحب نے سمجھے یا جو اشعار سے ثابت ہوتے ہیں ان کے خلاف اب کوئی مرزائی کوئی اور معنی مراد لیں تو وہ کہاں تک درست سمجھے جا سکتے ہیں۔

سو واضح ہو کہ یہ اس وقت کا معاملہ ہے جب کانگڑہ میں ایک قیامت نما ہولناک زلزلہ ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء کو ہوا، جس کے باعث سینکڑوں جانیں ضائع ہوئیں اور صدہا مکان تباہ ہو گئے۔ اس واقعہ سے تو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کچھ فائدہ نہ اٹھا سکے کیونکہ پہلے کوئی ایسی تک بندی نہ کی گئی تھی البتہ آئندہ کسی موقعہ کی تلاش میں تھے کہ انہی دنوں ایک انگریز نے یہ پیش گوئی کر دی کہ ۱۱ الغایت ۱۲ مئی ۱۹۰۵ء پھر ایک غضب ناک زلزلہ آنے والا ہے۔ یہ سن کر مرزا غلام احمد صاحب نے بھی ایک اشتہار جاری کر دیا جس میں ایک سخت زلزلہ عنقریب آنے کی پیش گوئی کر دی۔

مرزائی صاحبان نے اس پیش گوئی کو یہاں تک اہمیت دی کہ خود باہر جنگلوں میں جھونپڑیاں بنا کر نکل گئے اور رہائشی مکان خالی کر دیئے۔ مرزائی ہی نہیں بلکہ مرزا غلام احمد صاحب خود بدولت بھی گھر چھوڑ کر ویرانہ جنگل میں اپنے اہل و عیال سمیت نکل کر ہو بیٹھے، اور زلزلہ کا انتظار کرنے لگے۔

اللہ تعالیٰ کو چونکہ ایسے جھوٹے ملہموں اور منجموں کی عزت منظور نہیں ہے، اور نہ کوئی شخص دعویٰ علم الغیب میں سچا ہو سکتا ہے، اس لئے وہ دن بالکل خیریت سے گزر گئے۔ کوئی معمولی زلزلہ بھی نہ آیا۔ اور ۱۱، ۱۲ مئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی تاریخیں بھی گزر گئیں۔ایک اور انگریز نے جو علم طبقات الارض میں مہارت رکھتا تھا، پیش گوئی کر دی کہ دوسو سال تک ایسا سخت زلزلہ ظہور میں نہ آئے گا۔اس لئے مرزا غلام احمد صاحب کو ایسے زلزلہ کی امید باقی نہ رہی اور پھرنا کام گھر کو واپس آ گئے۔

ان واقعات کا ثبوت ۱۹۰۵ء کے اخبار الحکم میں موجود ہے اور سراج الاخبار میں بھی اس پر نوٹ ہوتے رہے۔جنگل میں نکل جانیکی تصدیق میں دیکھو الحکم ۲۴ مئی ۱۹۰۵ء ص ۹ کالم ۳۔اس میں مرزا غلام احمد کی طرف سے ایک مضمون بعنوان،ضروری گزارش قابل توجہ توجہ گورنمنٹ،درج ہے جس میں لکھا ہے:

جس میں آنے والے زلزلے سے میں نے دوسروں کو ڈرایا،ان سے پہلے میں آپ ڈرا اور اب تک قریباً ایک ماہ سے میرے خیمے باغ میں لگے ہوئے ہیں واپس قادیان نہیں گیا میں معہ اہل وعیال اور اپنی تمام جماعت کے جنگل میں پڑا ہوں اور جنگل کی گرمی برداشت کر رہا ہوں۔

یہ مضمون مرزا جی کو لکھنے کی یہ ضرورت اس لئے پیش آئی کہ اس سے پہلے مسٹر ڈوئی صاحب ڈپٹی کمشنر گورداسپور کی طرف سے ان کو ایسی منذر پیش گوئیوں کی نسبت ممانعت ہو چکی تھی اور اس پیش گوئی کی نسبت بھی حکام کی طرف سے نوٹس لئے جانے کا ان کو کھٹکا تھا

بہر حال سالم ایک ماہ جنگل کی خاک چھاننے اور جیٹھ ہاڑ کی دھوپ کی گرمی برداشت کرنے کے بعد جب پیش گوئی جھوٹی نکلی اور کوئی زلزلہ نہ آیا تو آپ گھر کو واپس آ گئے اور دنیا پر آپ کی پیش گوئی کی ساری حقیقت کھل گئی۔سراج الاخبار مطبوعہ ۱۷ جولائی ۱۹۰۵ء میں اس واقعہ کے متعلق ایک دل چسپ نظم لکھی گئی تھی جس کے چند اشعار ناظرین کی آگاہی کے لئے ذیل میں درج کر دیئے جاتے ہیں

مرزا جی گھر کو چھوڑ کے جنگل میں جاتے ہیں
اور زلزلہ سے قوم کو اپنی ڈراتے ہیں
کہتے ہیں آنے والا ہے بھونچال ہولناک
ہم کو یہی خدا کے فرشتے بتاتے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شہروں میں جو رہیں گے وہ ہو جائیں گے تباہ
الہام یہ ہمارا ہے سب کو سناتے ہیں
یہ دے کے اشتہار نکل بھاگے ہیں مسیح
دار الاماں سے بوریا بستر اٹھاتے ہیں
گھبرائے مرزائی ہیں پڑھ کر یہ اشتہار
مرشد کی بات سن کے یہ سب کانپ جاتے ہیں
بستے گھروں کو چھوڑ کے سب بھاگنے لگے
جنگل میں جا کر اپنے وہ ڈیرے جماتے ہیں
کچھ دن تو میرزائی رہے انتظار میں
پر زلزلہ کے کوئی نہ آثار پاتے ہیں
واپس گھروں میں آ گھسے چپکے سے لوٹ کر
شرمندگی سے چہروں کو اپنے چھپاتے ہیں
اور راتو رات آ گئے مرزا جی شہر میں
سارے حواری جوتیاں چٹخاتے آتے ہیں

اشعار مصنفہ مرزا صاحب اس زلزلہ کی پیش گوئی کے متعلق تھے جس کی تفسیر ان کے قول اور فعل سے ہوگئی اور اب ان اشعار سے مراد جنگ کی پیش گوئی لینا تفسیر القول بما لا یرضی به القائل کا مصداق ہوگا۔ جب ملہم کو وحی کے ذریعہ زلزلہ آنے کی اطلاع دی گئی تھی اور اس زلزلہ کی انتظار میں آپ ایک ماہ صحرا میں بھی رہے تو اب اس پیش گوئی کو جنگ کی نسبت قرار دینا انصاف کا خون کرنا اور مرزا جی کی توہین کرنا ہے۔ جس کا معنی یہ ہوگا کہ ملہم کو اپنے الہام کی سمجھ نہ آئی اور اب ان کے حواریوں کو اس کی ماہیت معلوم ہوئی۔

اب ہم یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ ان اشعار سے کیا مفہوم ہوتا ہے۔

سو اشعار سے بھی صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ یہ زلزلہ کی پیش گوئی ہے جیسا کہ..... پہلے مصرع میں لکھا گیا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ یہ نشان عنقریب کچھ دنوں کے بعد آنے والا ہے، حالانکہ دس سال بعد کا واقعہ دنوں کے بعد نہیں سالوں کے بعد کہا جا سکتا ہے۔ دوسرے شعر کے دوسرے مصرعے سے صاف ظاہر ہے کہ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ناگہانہ زلزلہ آجانے کی وجہ سے برہنہ بدن سوئے ہوئے آدمیوں کو آزاد باندھنے کی بھی فرصت نہ مل سکے گی۔ تیسرے شعر میں صاف درج ہے کہ زلزلہ آئے گا جس سے آدمی اور درخت اور پتھر جنبش میں آجائیں گے۔ پھر چوتھے شعر میں لکھا ہے کہ اس جھپک یعنی طرفۃ العین میں زلزلہ کے جھٹکا سے زمین زیروزبر ہو جائے گی۔ پھر گھڑی اور ساعت اس بات پر تصریح ہے کہ یہ ایک ناگہانی اور فوری حادثہ ہوگا جو گھڑی پل میں وقوع میں آجائے گا، لیکن موجودہ جنگ تو سالہا سال سے شروع ہے اور ابھی اس کی انتہاء کا کسی کو علم نہیں ہے۔ ایسی تصریحات کے ہوتے ہوئے ان سے مراد برخلاف منشاء قائل جنگ کے واقعات مراد لینا چشم حق بین میں خاک ڈالنے کی بے سود کوشش کرنا ہے۔

اب یہ بات کہ، زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار، میں زار کا لفظ کیوں لکھا گیا ہے۔ سو جن اصحاب کو شعر گوئی کا مذاق ہو وہ جانتے ہیں کہ شاعر کو قافیہ ردیف تلاش کرنے میں بہت بڑی دقت واقع ہوتی ہے۔ بالخصوص مرزا صاحب جیسے شاعر کے لئے جن کی طبیعت میں آمد نہیں بلکہ آورد ہی ہو، وہ قافیہ پورا کرنے کے لئے غیر متعلق الفاظ کو بھی گھسیٹ لیا کرتے ہیں۔ چونکہ، حال زار، کے قافیہ کے ساتھ، زار، کا لفظ ابتدا میں ایزاد کرنا ایک تفنن ہے اس لئے مصرع یوں باندھ لیا گیا، ورنہ شاعر کے نقطہ خیال میں زلزلہ بھونچال سے بڑھ کر اور کسی واقعہ کی طرف ہرگز التفات نہ تھی اور نہ ہو سکتی ہے اور یہ بات کہ تلاش قافیہ میں ان اشعار کا لکھنے والا سخت دقت میں مبتلا تھا اس سے ظاہر ہے کہ بعض جگہ آپ نے صرف قافیہ کی غرض سے بے معنی الفاظ بھی جڑھ دیئے ہیں۔ جیسا کہ: بھولیں گے نغموں کو اپنے سب کبوتر اور ہزار، میں ہزار کا لفظ ہے کیا کوئی بتا سکتا ہے کہ یہ لفظ یہاں کوئی معنی رکھ سکتا ہے۔ کلا و حا شا

اگر اس سے مراد ہزار داستاں ہو، تو اس کی کوئی نظیر بتائے کہ یہ حذف کیسے درست ہو سکتا ہے۔ سوائے اس کے اور کوئی معنی ہو ہی نہیں سکتے۔ ایسے ہی باقی اشعار ہیں جن کی نسبت اہل ذوق خیال کر سکتے ہیں کہ وہ کس قدر فصاحت سے گرے ہوئے اور عامیانہ ہیں۔ سو ایسے شاعر نے یہاں، زار، اور، حال زار، کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بندش کردی ہے تو محض یہ ایک شاعرانہ مجبوری ہے۔

اس سے مراد زار روس کی معزولی ہرگز نہیں ہوسکتی۔علاوہ ازیں موجودہ جنگ کی نسبت ان اشعار کو چسپاں کرنے سے زار روس کی حال زار بتانا گویا اتحادیوں کی کمزوری دکھانا ہے جن کے حلفاء میں سے روس بھی ہے۔......

(سراج الاخبار ۹۔اپریل ۱۹۱۷ء ص۱) (ردقادیانیت اور سنی صحافت جلد اول ص ۲۴۷۔۲۵۴)

....

مرزا جی کی پیش گوئی

مرزا غلام احمد صاحب کی جدید ہرزہ گوئی جو آپ نے ایک ہولناک زلزلہ کے متعلق کی تھی اور جو پوری نہ ہوسکی اور اب زار روس کی معزولی پر اس پیش گوئی کے ایک مصرع : زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار۔کو احمدی جماعت نے اس واقعہ سے منطبق کرنا چاہا اور بڑا شوروغل برپا کیا کہ مرزا جی کی عظیم الشان پیش گوئی پوری ہوئی۔اس کے متعلق نہ صرف قادیانی اور لاہوری جماعت کے اخبارات میں آرٹیکل لکھے، بلکہ دونوں جماعتوں نے اس کے متعلق ٹریکٹ ہزاروں کی تعداد میں چھاپ کر مفت تقسیم کئے۔اور مرزائیوں نے جابجا خوشیاں منائیں اور شادی کی۔ہم نے اس پیش گوئی کے متعلق سراج الاخبار مطبوعہ ۸۔اپریل ۱۹۱۷ء اس پیش گوئی کی اصلیت بتائی اور مفصل آرٹیکل لکھا جس سے لوگوں کو معلوم ہوگیا کہ پیش گوئی زلزلہ کے متعلق تھی وہ تو پوری نہ ہوسکی اور جنگ سے اس کو منطبق کرنا انصاف کا خون کرنا ہے ہمارے اس مضمون کا مرزائی کوئی جواب نہ دے سکے اور نہ دے سکتے تھے۔

اس مضمون کو معزز اخبار وطن لاہور نے حرف بحرف نقل کیا اور بھی کئی اسلامی اخبارات میں اس کا اقتباس شامل ہوا۔حال میں انجمن حامی اسلام لاہور نے اس پیش گوئی کے متعلق ۱۶ صفحہ کا ایک ٹریکٹ چھاپ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرشائع کیا ہے جس میں مضمون سراج الاخبار بھی حرف بحرف نقل کیا گیا ہے۔اور علاوہ ازیں ضمیمہ براہین احمد یہ کی عبارات نقل کر کے ثابت کیا گیا ہے کہ پیش گوئی محض زلزلہ کے متعلق تھی جس کی امید مرزا غلام احمد کو عمر بھر رہی اور خود مرزا صاحب نے فرمایا کہ: یہ پیش گوئی زندگی میں اور میرے ہی ملک میں اور میرے ہی فائدہ کے لئے ظہور میں آئے گی (ضمیمہ براہین احمد یہ ص ۵۳)

بلکہ مرزا صاحب نے ضمیمہ براہین صفحہ ۹۷ میں ایک نوٹ لکھ کر تصریح فرمائی کہ اس کے متعلق خدا تعالی سے الہام یہ بھی ہے: پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔

معلوم ہوتا ہے کہ زلزلہ موعودہ کے وقت بہار کے دن ہوں گے اور بعض الہامات سے سمجھا جاتا ہے کہ غالباً وہ صبح کا وقت ہوگا یا...

پھر اس پیش گوئی کو حال کی جنگ یا عزل زار روس کے متعلق ...مرزا صاحب کے قول کی صریح تکذیب ہے کیونکہ وہ پیش گوئی مرزا...میں ہونی چاہیے تھے اور نیز اس ملک ہندوستان میں ...جنگ مرزا جی کے مرنے کے بعد کئی سال ظہور میں آئے ہیں اور اس ملک میں نہیں بلکہ یورپ میں۔ پھر ایسی تصریح ہوتے ہوئے...کو اس جنگ عظیم اور زار روس کی معزولی کے متعلق قرار...حقیقت پر پردہ ڈالنا اور لوگوں کو دھوکا دینا ہے

بہر حال یہ ٹریکٹ مطالعہ کے قابل ہے جو ملا محمد بخش صاحب سکرٹری انجمن حامی اسلام لاہور کو خط لکھنے سے مفت مل سکتا ہے انجمن موصوف کا یہ کام قابل تعریف ہے اور انجمن کی امداد ہر سچے مسلمان کا فرض ہے جو اسی طرح وقتاً فوقتاً مخالفین مذہب اہل سنت والجماعت کے عقائد کی تردید میں رسالے اور پمفلٹ شائع کرتی رہتی ہے۔امید ہے کہ اہل ثروت بھائی انجمن کی امداد سے دریغ نہ کرینگے جو ایک دینی للہی خدمت پر کمر بستہ ہے

(سراج الاخبار ۲۱ مئی ۱۹۱۷ء ص ۳)

(ردقادیانیت اور سنی صحافت جلد اول ص ۲۵۹۔۲۶۱)

....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ولی را ولی مے شناسد

متنبّی قادیان مرزا غلام احمد صاحب کے نام نامی سے ایک دنیا واقف ہے اور آپ کے دعاوی مجددیت ملہمیت مہدویت مسیحیت نبوت رسالت وغیرہ سے بھی ناظرین بخوبی آگاہ ہیں۔ مرزا صاحب کے مدمقابل بہت سے علماء اہل السنۃ والجماعۃ اٹھے اور ان کے دعاوی کی تردید تقریروں اور تحریروں کے ذریعہ جیسا کہ چاہیے تھی ہوتی رہی، اور ان کے باطل دعاوی کا بہت کم اثر مسلمانوں کے دلوں پر ہونے پایا۔ اور وہ اپنی یہ حسرت دل میں لے کر گور میں چلے گئے کہ کاش ہندو پنجاب کے جمہور مسلمان ان کی رسالت کا کلمہ پڑھتے۔ لیکن بحکم ولی را ولی مے شناسد ضرور تھا کہ کوئی ملہم بھی ان کے مقابل کھڑا ہو کر ان کا جواب الہامات کے ذریعہ اور ترکی بہ ترکی دے۔

ایسا ایک شخص لاہور سے ملا محمد بخش عرف ملا جعفر اٹھا، اس قوی پہلوان نے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا مقابلہ جیسا کہ چاہیے تھا کیا۔ اشتہارات کے جواب میں اشتہارات شائع کئے الہامات کے جواب میں الہام پیش کئے۔ آخر مرزا جی تو دنیا سے چل بسے اور اپنا چارج اپنے خلف رشید مرزا محمود کے ہاتھ میں چھوڑ گئے۔ ادھر ملا جعفر بوڑھے ہو گئے اور انہوں نے بھی اپنا ہم سن حریف سدھار جانے کی وجہ سے قلم ڈال دی اور صاحب زادہ کے مقابلہ کے لئے اپنے لائق فرزند مولوی تاج الدین تاج کو کھڑا کیا۔ صاحب زادہ محمود احمد نے خلف الصدق ہونے کا پورا ثبوت دیا۔ اگر مرزا غلام احمد صاحب نے نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ بروزی اور ظلی کی آڑ میں کرنا مناسب سمجھا اور: من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب، کہہ کر اپنے اس دور از عقل دعویٰ پر پردہ ڈالنا چاہا تو آپ کے خلف راشد (محمود) نے کھلے بندوں مرزا صاحب کی رسالت و نبوت کا اعلان کر دیا مرزا جی گو اپنے مخالف مسلمانوں کو کافر کہتے رہے مگر دبی زبان سے فرزند رشید نے اس بات کا اعلان بھی با بانگ دہل کر دیا مرزا جی اپنے جن الہامات کے نہ پورا ہونے کی وجہ سے کوئی نہ کوئی تاویل کر کے پیچھا چھوڑانے کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کوشش کیا کرتے، خلف اکبر ان نسیاً منسیاً ہوئے دیرینہ اور مردہ الہامات کو از سرنو زندہ کرنے کے درپئے ہوئے۔ چنانچہ ان دنوں حال کی جنگ عظیم میں جب زار روس کی معزولی کا واقعہ پیش آیا تو مرزا جی کے خلف سعید ایک گئی گزری بابت پیش گوئی زلزلہ (جو جھوٹی ثابت ہو چکی ہے) کو اس واقعہ سے چسپاں کرنے لگے اور اس پیش گوئی کے ایک مصرع: زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار، میں چونکہ زار کا نام آ گیا تھا یہ کہنے لگے کہ وہ عظیم الشان پیش گوئی اسی واقعہ کے متعلق تھی جواب پوری ہوگئی اس کے متعلق مرزا محمود نے ایک رسالہ لکھ کر ہزاروں کی تعداد میں شائع کیا اور اس میں بہت کچھ تعلیٰ کی گئی محمود کو کیا خبر تھی کہ ان کے والد بزرگ وار کے بہت سے دوست ابھی زندہ ہیں جو بال کی کھال اتارنے اور ایسے جعلی اور مصنوعی طلسم کو پاش پاش کر دینے میں بلا کی قابلیت رکھتے ہیں پہلے ہم نے اس پیش گوئی کے متعلق سراج الاخبار مورخہ ۹۔ اپریل ۱۹۱۷ء میں ایک تنقیدی نظر ڈال کر پیش گوئی کی قلعی کھول دی اور روز روشن کی طرح ثابت کر دیا کہ اس پیش گوئی کو اس واقعہ سے کچھ تعلق نہیں ہے بلکہ یہ زلزلہ کی پیش گوئی تھی جو جھوٹی ہو کر پیش گوئی کرنے والے کی تکذیب پر مہر کر گئی اس مدلل اور مفصل مضمون کو اخبارات نے نقل کیا پھر اس کے متعلق ملا محمد بخش صاحب کے لائق جانشین مسٹر تاج نے ایک ٹریکٹ شائع کیا جس میں مرزا صاحب کی تمام تحریرات جو اس کے متعلق تھیں لفظ بلفظ درج کر کے ثابت کیا گیا کہ یہ پیش گوئی ایک ہولناک زلزلہ کے متعلق تھی جس کی نسبت مرزا غلام احمد نے بڑی وضاحت اور صراحت سے لکھ دیا تھا کہ بار بار وحی الٰہی نے مجھے اطلاع دی ہے کہ وہ پیش گوئی میری زندگی میں اور میرے ہی ملک میں اور میرے ہی فائدہ کے لئے ظہور میں آ جائے (ضمیمہ براہین احمدیہ ص ۷۷)

مسٹر تاج کے اس ٹریکٹ نے مرزا محمود کی کارگزاری کو خاک میں ملا دیا اور آئینہ کی طرح ظاہر ہو گیا کہ مرزائی اس دعوی میں ہرگز سچے نہیں ہو سکتے کہ یہ پیش گوئی زار کی معزولی سے کچھ تعلق رکھتی ہے۔ مرزا محمود نے اس کے جواب میں پھر ایک پمفلٹ شائع کیا جس کا عنوان تھا، ایک قہری نشان، اس میں بہت کچھ ہاتھ پاؤں مارے گئے لیکن اس مضمون کی تردید نہ ہو سکی پر نہ ہو سکی۔ اب اس کے جواب الجواب میں پھر مسٹر تاج کی طرف سے ۷ اصفحہ کا ایک پمفلٹ شائع ہوا ہے جس میں اگر پہلے کچھ کسر رہ بھی گئی تھی تو اب بالکل پوری ہو گئی۔ اس پمفلٹ کو پڑھنے سے واضح ہوتا ہے کہ کیونکر مرزا غلام احمد صاحب اور مرزا اس پیش گوئی کا مرزا صاحب کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زندگی میں مختلف واقعات زلازل اورطوفانات کے آنے سے پورا ہو جانا لکھ چکے ہیں بالخصوص مرزا محمود اپنے قلم سے اس پیش گوئی کا اس سے پہلے پورا ہو جانا تحریر کر چکے ہیں۔ پھر اب کس قدر شرم کی بات ہے کہ اس پیش گوئی کو اب دیھنگا مشتی سے زار کی معزولی کے متعلق بتایا جاتا ہے۔غرض دونوں پمفلٹ لاہور انجمن حامی اسلام کٹڑہ ولی شاہ سے منگوا کر مطالعہ کریں۔ ہم اپنے قدیم دوست ملا صاحب کو مبارک باد کہتے ہیں کہ وہ اپنا ایک لائق جانشین رکھتے ہیں جو اپنے حریف (مرزاجی) کے صاحب زادہ کا بڑی قابلیت سے مقابلہ کرسکتا ہے۔

ہاں منشی تاج الدین علمی لیاقت کے علاوہ شاعرانہ قابلیت بھی رکھتے ہیں اور جہاں تک ہمیں معلوم ہوا ہے صاحب زادہ محمود شاعرانہ لیاقت سے بالکل کورے ہیں بہر حال انجمن حامی اسلام لاہور کی یہ سعی قابل داد ہے کہ محض احقاق حق اور ابطال باطل کے لئے دو رسالے اپنے خرچ سے چھاپ کر مسلمانوں میں مفت تقسیم کر رہے ہیں مسلمانوں کو اس انجمن کی ہر طرح سے مدد کرنا چاہیے کیونکہ انجمن کی یہ کاروائی محض للہی ہے اور انجمن کے پاس کوئی کافی سرمایہ اس کام کے لئے نہیں ہے۔

(سراج الاخبار ۱۱ جون ۱۹۱۷ء ص ۳)

(ردقادیانیت اورسنی صحافت جلداول ص ۲۶۳۔۲۶۶)

....

ولی نعمت اللہ قدس سرہ
اور مرزا غلام احمد قادیانی

جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ...اب کے دنیا سے سدھار چکے ہیں اور اپنی وفات کے ساتھ بہت سی مہتم بالشان پیشین گوئیوں کا بھی خاتمہ فرما گئے ہیں لیکن خوش اعتقاد مرید ہیں کہ ان سب سے چشم پوشی کر کے کسی نہ کسی بات کی آڑ میں مرزا غلام احمد صاحب کی صداقت کے لئے دلائل لانے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ ان دنوں روزانہ پیسہ اخبار لاہور میں خاکسار نے ایک کامل و مکمل ولی حضرت نعمت اللہ قدس سرہ کے مقدس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قصائد سے چند اقتباسات شائع کرائے ہیں جن کا تعلق جنگ طرابلس سے ہے اور جس کے وقوع وانجام کی خبر قصائد مذکورہ میں ولی موصوف نے چھٹی صدی ہجری میں دے دی ہوئی ہے۔ آج میری نظر سے اخبار بدر قادیان مطبوعہ ۲۸ مارچ ۱۹۱۲ء کے صفحہ.. میں ایک تحریر گزری جس میں اخبار موصوف کے اڈیٹران قصائد کا ذکر کرتے ہوئے ان سے بھی ...صاحب کے زمانہ کی خبر ملنا بیان فرماتے ہیں۔ اس لئے میں اڈیٹر موصوف کی آگاہی کے لئے ...کرنا مناسب سمجھتا ہوں کہ قصیدہ مذکورہ سے ۱۲۷۹ کو مرزا صاحب سے منطبق کرنے کی بے سود کوشش کرنے کی آپ کو ضرورت نہیں ہے بلکہ اس مقدس قصیدہ میں مرزا صاحب کا صراحت سے ذکر خیر درج ہے جس کی طرف آپ نے توجہ نہیں فرمائی یا آپ کو اس کا علم ہی نہیں بہر حال جن اشعار میں حضرت مرزائیوں کا ذکر جمیل اس قصیدہ میں کیا گیا ہے وہ حسب ذیل ہیں

مر دے ز نسل تر کاں را ہزن شود چو شیطاں
گوید دروغ دستاں درر ملک ہندیانہ
دو کس بنام احمد گمراہ کنند بیحد
سازند از دل خود تفسیر فی القرآنہ

شعر اول میں بالانفراد، اور ثانی میں بالاشتراک جناب مرزا غلام احمد صاحب بتصریح نام ذکر خیر ہے۔ امید ہے کہ اڈیٹر البدر اور دیگر احمدی صاحبان حضرت ولی نعمت اللہ قدس سرہ کی صریح پیش گوئی سے جو آج سے سات سو سال پہلے لکھی جا چکی ہے ضرور فائدہ اٹھائیں گے و اللہ یهدی من یشاء ۔

راقم: ابوالفضل محمد کرم الدین از بھیں ضلع جہلم

(ردقادیانیت اورسنی صحافت ص ۲۷۸۔۲۷۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ اول کی روداد

قدرت ہے تیری مولی حیرت میں ہے خدائی
جلوے ہیں نت نرالے واہ شان کبریائی
ہے کون جو کہ تجھ بن عظمت کی لاف مارے
جس نے کیا ہے دعوی اس نے ہے منہ کی کھائی
کس زور سے تھے نکلے میداں میں میرزائی
کہتے تھے کوئی دم میں کر دیں گے سب صفائی
ٹھہرے مقابلے میں طاقت بھلا ہے کس کی
کر دیں تباہ پل میں جس پر کریں چڑھائی
چھیڑا مقدمہ کا یہ سلسلہ انہوں نے
سمجھے کہ اس سے حاصل ہوگی بہت بڑائی
بس ایک دو ہی دن میں میدا ن جیت لیں گے
مچ جائے گی جہاں میں اک فتح کی دوہائی
لیکن نہ جانتے تھے منظور ہے خدا کو
دکھلانی اپنی قدرت تا دیکھ لے خدائی
بخشی حریف کو بس اللہ نے استقامت
میدان میں شیر غراں دینے لگا دکھائی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پس منہ کو دیکھ اس کے مرزائی تھرتھرائے
کہنے لگے کہ آفت سر پر ہے کیا یہ آئی
سمجھے تھے اک تماشا برپا ہوئی ہے آفت
مشکل ہے اس بلا سے ٹلتی ہمیں رہائی
ہر مرحلہ میں غالب اس کو کیا خدا نے
مرزائیوں کی شوخی مٹی میں سب ملائی
رسوائی سخت آخر مرزا کو ہوئی ہے حاصل
دو سال پورے ذلت حضرت نے بس اٹھائی
دار الاماں سے نکلے اہل و عیال لے کر
گورداسپور میں جا کر تھی بوریا بچھائی
ہر روزہ حاضری کی بھگتے سزا بہت دن
ہر قسم کی مصیبت حضرت کے سر پہ آئی
کرسی کے مدعی کو دن بھر کھڑا ہی رہنا
با پیری و ضعیفی عبرت بڑی تھی بھائی
جرمانہ پانچ سو یا چھ ماہ کی قید کی پھر
آخر سزا جو ہوئی ذلت تھی انتہائی
دعوی تھا یہ کہ لگنا چارج ہی سے سزا بس
بعد اس کے کالعدم ہے ہو بھی اگر رہائی
ہوتی ہے وہ بریت جو فرد سے ہو پہلے
تریاق میں لکھا پڑھ دیکھیں میرزائی

(تریاق القلوب ص ۸۴ پر درج ہے کہ بری وہ ہے جس پر جرم ثابت نہیں اور اس کے مجرم ٹھہرانے کے لئے کوئی وجہ پیدا نہیں ہوئی۔ الخ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور یا تو فرد لگ کر تھی مل چکی سزا بھی
پھر دعوی بریت کرنا نہیں بھلائی
گرچہ اپیل منظور آخر کو ہو گیا ہے
حضرت کی اس سے ہوتی ہر گز نہیں صفائی
عبرت کا سبق ہے یہ اے بھائیو نرالا
قدرت کا ہے کرشمہ یہ ساری کارروائی
افراط سیم و زر پر تھا اک طرف بھروسہ
اور کثرت جماعت کی تھی مچی دہائی
اور اک طرف توکل پر ناؤ چل رہی تھی
میدان میں ایک تنہا تھا لڑ رہا سپاہی
مرزا جی کر رہے تھے الہامی گولہ باری
ناکارہ گرچہ نکلی بس توپ میرزائی
تھی دوسری طرف کو امداد پیر چشتی
اور ڈھا رہی غضب تھی کیا سیف چشتیائی
آخر شکست کھائی میرزائیوں نے بھاری
میداں میں چشتیوں نے فتح عظیم پائی
مجموعہ ہے عجب یہ پڑھ کر تو دیکھو اس کو
اسرار ہوں گے ظاہر کھل جائے گی سچائی
وفق لنا الهی بالخیر کل آن
واحفظ لنا دواما عن شر ذی الغواء

(ص ۱۸۱۔۲۸۳،ضمیمہ نمبرا۔سراج الاخبار)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی مشن: اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۹۲۹ء سے

حرام زادے کی رسی دراز ہے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے جب خدائی تحریک سے میرے ساتھ آخری فیصلہ کا اعلان شائع کیا جسکا خلاصہ مطلب بطور دعا کے یہ تھا کہ ہم دونوں (مرزا اور ثناء اللہ) میں سے خدا جھوٹے کو سچے کی زندگی میں موت دے اور اس دعا کی قبولیت کا وعدہ بھی خدا کی طرف سے آپ نے شائع کر دیا اور جب حسب وعدہ خداوندی یہ دعا قبول بھی ہوگئی تو مرزائی جماعت نے پروپاگنڈے کے طور پر یہ مشہور کیا کہ مولوی ثناء اللہ نے لکھا تھا کہ:

حرام زادے کی رسی دراز ہوتی ہے، اسلئے اسی کے قول سے اس کو موت سے مہلت ملی۔

اس کے جواب میں میری اور میرے احباب کی طرف سے بارہا تقاضا ہوا کہ یہ تحریر دکھاؤ۔ مگر وہ نہ دکھا سکے، اس لئے کہ وہ بازاری محاورے کا فقرہ نہ کبھی ہم نے لکھا، نہ کبھی بولا۔

باوجود اسکے در نجف سیالکوٹ مورخہ یکم جنوری ۱۹۲۹ء میں اس مضمون سے متعلق سوال کیا گیا ہے کہ

مولوی ثناء اللہ یا ان کے کسی دوست نے ایسا لکھا تھا یا بہتان ہے؟

اس کے جواب میں ہماری طرف سے ہمیشہ یہی اعلان ہوا کہ یہ سراسر بہتان ہے۔ اسی اعلان کا اثر ہے کہ قادیانی پروپاگنڈہ اتنا کمزور ہو گیا کہ دسمبر ۱۹۲۰ء کے جلسہ احمدیہ قادیان میں اعلان کیا گیا کہ، حرام زادہ کی رسی دراز، والا اشتہار مولوی ثناء اللہ کا نہ تھا، (دیکھو اخبار الفضل قادیان ۶ جنوری ۱۹۲۱ء)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱ جنوری ۱۹۲۹ء مطابق ۲۹ رجب ۱۳۴۷ھ جلد ۲۶ نمبر ۱۱۔ ص ۱۔۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تثلیث قادیانی

یعنی مرزا قادیانی اور مولوی محمد علی لاہوری کے اقوال متخالفہ

جناب مولوی حبیب اللہ صاحب امرتسری کلرک نہر امرتسر لکھتے ہیں:

عرصہ تقریباً پندرہ سال سے مرزا غلام احمد قادیانی کی جماعت قادیانیہ اور لاہوری مریدوں میں مسئلہ ختم نبوت پر اختلاف ہو کر دو فریق ہو گئے ہیں۔ ایک فریق نے اپنا صدر مقام قادیان میں، دوسرے نے لاہور میں قائم کر لیا ہے۔

قادیانی احمدیوں کے موجودہ خلیفہ میاں محمود احمد ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ مرزا غلام احمد مسیح موعود ،مہدی مسعود، ملہم، نبی اللہ، رسول اللہ ہیں۔ ان کا منکر کافر ہے۔ اور آیت خاتم النبیین کے معنی آخری نبی کے نہیں، بلکہ اس کے معنی:

آنحضرت ﷺ ،نبیوں کی مہر، ہیں۔ یعنی آپ ﷺ کا جو امتی آپ کا کامل اتباع کرے گا، وہ غیر تشریعی نبی بن جاوے گا۔ آنحضرت ﷺ کے بعد تشریعی نبوت کا دروازہ بند ہے، نہ کہ غیر تشریعی کا۔

ساتھ ہی اس کے قادیانی مرزائی یہ بھی عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت عیسی بن باپ پیدا ہوئے تھے۔

برخلاف اس کے لاہوری مرزائیوں کے امیر مولوی محمد علی ایم اے کہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نبی اللہ و رسول اللہ نہیں، مسیح موعود مہدی مسعود ملہم اور مجدد ہیں۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا منکر کافر نہیں ہے۔ اور حضرت عیسی بن مریم بن باپ پیدا نہ ہوئے تھے۔

اب میں ذیل میں اس بات کو ثابت کرتا ہوں کہ مولوی محمد علی لاہوری ایم اے، مارچ ۱۹۱۴ء سے بیشتر (یعنی میاں محمود کے خلیفہ ہونے سے پہلے) کچھ اور عقیدہ رکھتے تھے۔ میں نے ذیل میں مرزا غلام احمد صاحب کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مذہب ان کی تحریروں سے لکھا ہے، پھر مولوی محمد علی لاہوری کا سابقہ مذہب لکھا ہے، اور پھر ان کا حال کا مذہب لکھا ہے۔

مرزائی تحریک سے مذاق رکھنے والوں، خاص کر دونوں پارٹیوں کے اختلاف سے تعلق رکھنے والوں، کے لئے یہ مضمون بڑا دلچسپ ہے۔ امید ناظرین بغور پڑھیں گے۔

۱۔ مرزا صاحب قادیانی کا مذہب:

ازالہ اوہام صفحہ ۳۷۷، ۶۶۹، مواہب الرحمٰن صفحہ ۷۰، ۷۲، اور ۷۶ پر ہے کہ:

حضرت عیسیٰ بن مریم بن باپ پیدا ہوئے تھے۔

مولوی محمد علی لاہوری کا سابقہ عقیدہ:

۱۔ مسیح کی پیدائش ایک ایسے اعجازی رنگ میں ہوئی تھی جس میں باپ کا دخل نہ ہوا اور اس لئے مسیح کو کلمہ کہا گیا کیونکہ وہ معمولی طرز پر باپ کے نطفہ سے ماں کے شکم میں نہ آیا بلکہ خدا کے کلمہ کن سے حاملہ ہوئی اس لئے اسے کلمۃ اللہ کہا گیا۔ (ریویو آف ریلی جنز جنوری ۱۹۰۸ء ص ۱۴۔۱۵)

مولوی محمد علی لاہوری کا موجودہ عقیدہ:

ان ایام میں کرسچن بک سٹور لدھیانہ کی طرف سے ایک رسالہ بنام حقائق قرآن شائع ہوا ہے جس میں یہ دعوی کیا گیا ہے کہ اگر غیر معتبر روایات و حکایات کو چھوڑ کر فقط قرآنی بیانات کو دیکھیں تو مسیح ابن مریم حضرت محمد ﷺ سے افضل ہیں اور اس میں امور ذیل کو بیان کیا گیا ہے جن کا جواب اصل الفاظ معترض کو نقل کر کے ساتھ ساتھ دیا گیا ہے۔

اول: الف: مسیح کی پیدائش کا معجزہ نہ ہونا قرآن سے ثابت ہے

جواب: قرآن کریم کی کوئی آیت پیش نہیں کی نہ یہ بتلایا کہ معجزانہ سے کیا مراد ہے۔ اس کے برخلاف حضرت مسیح کا معمولی انسانوں کی طرح پیدا ہونا قرآن کریم میں صاف مذکور ہے۔

(از رسالہ حقیقۃ المسیح از روئے قرآن و بائیبل ص ۷) (مرزا اور خود اپنے خلاف)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۔مرزا صاحب قادیانی کا مذہب:

ازالہ اوہام صفحہ ۳۹۳، ایام الصلح صفحہ ۱۱۳ کا خلاصہ یہ ہے :

خدا کی پاک کتابیں یہ گواہی دیتی ہیں کہ یونس خدا کے فضل سے مچھلی کے پیٹ میں زندہ رہا اور زندہ نکلا۔

مولوی محمد علی لاہوری کا سابقہ عقیدہ:

ترجمہ قرآن: اور ہم نے ذوالنون کو بھی اشد؟ عطا فرمایا جب کہ وہ غضب کی حالت میں چلا گیا اور اس نے خیال کیا کہ ہم اس پر تنگی نہیں کریں گے یا اس پر مصیبت نہیں ڈالیں گے (لیکن وہ مصیبت میں گرفتار ہوگیا) تو پھر اس نے اس تاریکی میں (جس کے اندر وہ مچھلی کے پیٹ کے اندر پڑا ہوا تھا) ہمیں پکارا اور دعا کی کہ اے خدا تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیری ذات ہر ایک عیب اور نقص سے پاک ہے اور میں کمزور اور مصیبتوں میں پھنسا ہوا ہوں۔ (مرزا صاحب کے مطابق ہے)

مولوی محمد علی لاہوری کا موجودہ عقیدہ:

قرآن میں کسی جگہ بھی مذکور نہیں کہ یونس کو مچھلی نے نگل لیا تھا کیونکہ لفظ التقم جو یہاں مذکور ہے بالضرور لقمہ کے نگل جانے کا مفہوم نہیں ہوتا بلکہ صرف منہ میں اخذ کرنے کا۔ لین صاحب اپنی لغات میں التقم فاھافی التقبیل کی نظیر لکھ کر اس کے معنی کرتا ہے:

اس کا بوسہ لینے کے وقت اس نے اس کا منہ اپنے ہونٹوں میں لیا۔

اس بارے میں ایک حدیث نبوی بھی موجود ہے کہ مچھلی نے حضرت (یونسؑ) کی صرف ایڑی کو منہ میں لیا تھا اس میں بھی قرآن بائیبل کی تردید کرتا ہے یعنی بائیبل یونس کا مچھلی سے نگلا جانا اور اس کے پیٹ میں داخل ہونا بیان کرتی ہے جو قرآن کے برخلاف ہے

(ترجمہ قرآن بزبان انگریزی نوٹ نمبر ۲۱۲۳ از مولوی محمد علی)۔ (مرزا صاحب بلکہ خود اپنے بھی خلاف)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳: مرزا صاحب قادیانی کا عقیدہ:

علماء کو ختم نبوت کا مفہوم سمجھنے میں غلطی ہوئی ہے قرآن کریم میں خاتم النبیین جو آیا ہے اور جس پر الف لام بھی پڑے ہیں اس سے بھی صاف معلوم ہوتا ہے کہ شریعت لانے والی نبوت سب ختم ہو چکی ہے پس اب اگر نئی شریعت کا مدعی ہو وہ کافر ہے۔ (قول مرزا قادیانی، در اخبار الحکم ۷ فروری ۱۹۰۳ء ص ۱۴)

مولوی محمد علی لاہوری کا سابقہ عقیدہ :

آنحضرت ﷺ خاتم النبیین یعنی انبیاء کے لئے مہر ہیں۔ اب کوئی ایسا نبی نہیں ہو سکتا جو آنحضرت ﷺ کی غلامی کی مہر اپنے ساتھ نہ رکھتا ہو... اب کوئی صاحب شریعت نبی نہیں آ سکتا۔ کیونکہ شریعت قرآن مجید کے ذریعہ کامل ہو چکی ہے اور نہ اب کوئی ایسا نبی پیدا ہو سکتا ہے جو خاتم النبیین کی اتباع کا سرٹیفکیٹ اپنے ساتھ نہ رکھتا ہو ۔

(ریویو۔ مئی ۱۹۰۶ء ص ۱۸۶۔ اور جولائی ۱۹۱۰ء ص ۲۷۱) (مرزا صاحب کے موافق)

مولوی محمد علی لاہوری موجودہ عقیدہ :

میرے نزدیک خاتم النبیین کے معنی ہیں آخری نبی۔ اگر رسول اللہ ﷺ نے ان الفاظ کے معنی بتائے ہوں تو ہر ایک مسلمان کی گردن ان کے سامنے جھک جانی چاہیے (رسالہ آخری نبی۔ ص ۱۰)

ان نو حدیثوں میں جو اعلیٰ پایہ کی کتابوں سے ہیں مختلف پہلوؤں سے آنحضرت ﷺ کا آخری نبی ہونا بیان کیا گیا ہے (رسالہ آخری نبی۔ ص ۱۲)

نبوت تشریعی اور غیر تشریعی یکساں بند ہیں (النبوت فی الاسلام ص ۱۱۵ مصنفہ محمد علی)

۴: مرزا صاحب قادیانی کا عقیدہ

ہمارا دعوی ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں (بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا ہوں اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔

(قول مرزا قادیانی، در حقیقۃ الوحی۔ ص ۳۹۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولوی محمد علی لاہوری کا سابقہ عقیدہ:

آپ (خواجہ غلام الثقلین) ایک مدعی نبوت (مرزا) کے خلاف میدان میں نکلے تھے

(ریویو آف ریلی جنز قادیان۔نومبر ۱۹۰۶ء ص ۴۳۱) (یعنی مرزا صاحب قادیانی کو محمد علی لاہوری نے مدعی نبوت مانا ہے)

مولوی محمد علی لاہوری موجودہ عقیدہ:

جو شخص اس امت میں سے دعوی نبوت کرے وہ کذاب ہے۔

(النبوۃ فی الاسلام۔ص ۱۱۵)

دوسری حدیث میں اپنے بعد دعوی نبوت کرنے والے کو کذاب دجال قرار دیا ہے۔

(رسالہ آخری نبی۔ص ۱۲)

مدیر اہل حدیث امرتسر ادارتی نوٹ میں لکھتے ہیں؛

ہمارا بھی صاد ہے مگر آپ کے پیرو مرشد مہدی مسعود اور مسیح موعود بلکہ آپ خود پہلے اس دجالیت کو صحیح جانتے تھے۔خدا کا شکر ہے کہ دن کا بھولا رات کو آیا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱ جنوری ۱۹۲۹ء مطابق ۲۹ رجب ۱۳۴۷ھ جلد ۲۶ نمبر ۱۱ ص ۲۔۴)

....

قادیانی خدمت اسلام

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

قادیانی مشن میں خدائی غیرت کے عنوان سے مضمون شائع ہوا جس میں بتایا گیا ہے کہ مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کے محلے کی ایک عورت عیسائی ہوگئی تو مرزائیوں نے جلسہ جہلم میں جب کہ وہ حیات مسیح پر تقریر کررہے تھے، یہ طعنہ دیا۔لیکن مفتی صادق قادیانی جسے وہ ڈاکٹر اور فاتح امریکہ لکھتے تھے، کا بیٹا مفتی منظور احمد بھی عیسائی ہوگیا۔ اور عیسائی اخبار کوکب ہند لکھنو نے لکھا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی گروہ کے ایک رکن اعظم، معمر اور مشہور و معروف شخص کا فرزند دل بند اصطباغ حاصل کر کے خدا کے فرزندوں کی جماعت میں شامل ہو گیا۔ ہم نے اس خبر کو الشاہد میں درج کرایا اور جس روز وہ پرچہ شائع ہوا اس سے اگلے ہی دن ایوان قادیان میں تزلزل پڑ گیا۔ متعدد خطوط موصولہ سے ہمیں قادیانی جماعت کی بے چینی اور اضطراب کا علم ہوا اور لوگ متعجب ہو کر ہر طرف دریافت کرنے کو چل پڑے کہ مفتی محمد صادق صاحب قادیانی کا فرزند مفتی منظور احمد کیوں مسیحی ہو گیا؟... مرزا جی کے یار غار کا فرزند اس گروہ میں جا شامل ہو گا جسے آپ دجالی گروہ پادریاں کہا کرتے تھے.... جس کی آنکھیں ہیں وہ دیکھے کہ اصلی مسیح نقلی مسیح پر کس طرح غالب آ رہا ہے... اب ایک عرصہ سے قادیانی گروہ اس کوشش میں ہے کہ وہ کسی نہ کسی طرح مفتی محمد صادق کے بیٹے کو پھر قادیانی بنا لیں۔ تفصیلی باتوں کو ترک کر کے ہم خود مفتی صاحب کے ایک خط کی نقل شائع کرتے ہیں تا کہ ایوان قادیان کے تزلزل کی معمولی سی حقیقت کا کچھ علم آپ کو بھی ہو جائے ....

(کوکب ہند۔۴ جنوری ۱۹۲۹ء ص ۴۔۶)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

عیسائی مذہب کا بنیادی اصول بلکہ سارا مذہب صرف یہ ہے کہ مسیح نے ہمارے لئے جان دی اور مر کر کفارہ ہوا۔

اہل اسلام بتعلیم قرآن مجید سرے سے مسیح کی موت ہی کے منکر ہیں۔ جس دل میں یہ یقین ہو کہ مسیح مرے ہی نہیں وہ عیسائیوں کا کفارہ کیسے مان سکتا ہے ۔

مرزا قادیانی نے اپنے سارے علم کلام کا مدار اس پر رکھا کہ مسیح فوت ہو گئے۔ اس کو نہ صرف ایک مسئلہ کی شکل میں لکھا، بلکہ سارا مدار بحث اسی کو قرار دیا۔ چونکہ مفتی صادق کا لڑکا (بحثیت قادیانی) وفات مسیح کا قائل تھا اسلئے عیسائی مذہب نے اس کو صرف اتنی بات سمجھائی کہ جس مسیح کی موت کے تم قائل ہو اس کی موت سے غرض یہ تھی کہ وہ مر کر دنیا کا کفارہ ہو جائے۔ چونکہ وفات مسیح اس کے دل میں جم چکی تھی اسلئے وہ عیسائی ہو گیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوستو! غور کرو مرزا صاحب اور ان کے اتباع عیسائی مذہب کو کہاں تک قوت پہنچا رہے ہیں۔
چنانچہ مسیحی رسالہ تجلی میں ایک دفعہ مضمون نکلا تھا کہ ہم مرزا صاحب کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے مسیح کی وفات ثابت کر کے ہمیں قوت پہنچائی۔

قرآن مجید مسیح کی موت اسی لئے انکار کرتا ہے تاکہ مسیحی مذہب کا بنیادی پتھر (کفارہ) ٹوٹ جائے۔
کون نہیں جانتا کہ مسیح کا مرنا عیسائیوں کی زندگی ہے۔ مسیح کی موت ثابت کرنے سے ان کے کفارہ کو قوت پہنچنے کے علاوہ ان کی انجیلی روایت کی تصدیق ہوتی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

یسوع نے چلاّ کر جان دی ۔(انجیل متی۔باب ۲۷)۔

احمدی دوستو! اللہ کے لئے نہیں تو مخلوق کے لئے غور کرو کہ تم دنیا کو ایسا احمق کیوں سمجھتے ہو کہ تمہاری اس چال سے واقف نہ ہوگی کہ قوت تو پہنچاؤ مسیحی مذہب کو مسیح کی موت سے، بناء پختہ کرو کفارہ مسیح کی اور نام رکھو کہ ہم خدمت اسلام کر رہے ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۔۱۸ جنوری ۱۹۲۹ء۔۶ شعبان ۱۳۴۷ھ ص ۱۔۳)

....

کیا مرزا قادیانی مسیح موعود تھے

جناب ابوالمسعو دمحمود دریاوی آزاد سورتی، رنگون سے لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی تمام عمر اسی فکر میں سرگرداں رہے کہ کسی طریق پر یہ ثابت ہو جائے کہ حضرت عیسی فوت ہو گئے۔ چنانچہ مرزا صاحب کی اکثر تصانیف ایسی ہیں جن میں مرزا صاحب نے حضرت عیسی کی وفات پر ایڑی سے چوٹی تک کا زور صرف کر دیا۔

بخیال مرزا صاحب قادیانی جب ثابت ہو گیا کہ حضرت عیسی فوت ہو گئے تو جھٹ آپ نے فرمایا کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن وحدیث عیسی کی تشریف آوری کی خبر دیتے ہیں، لیکن چونکہ اصلی عیسی بن مریم ناصری انتقال کر گئے ہیں اس لئے خداوند کریم نے بذریعہ الہام مجھ کو بتلایا کہ آنے والا مسیح تو ہی ہے۔

جب مرزا صاحب قادیانی کا دعوی لوگوں کو معلوم ہوا تو لوگوں نے وہ نشانیاں دریافت کیں جو حضرت عیسی میں ہوں گی۔ اب مرزا صاحب نے ازالہ اوہام وغیرہ اپنی تصانیف میں تمام پیش گوئیوں اور علامتوں کو ایک ایک کر کے من گھڑت تاویلوں سے اپنے اوپر چسپاں کرنا شروع کر دیا۔

ناظرین کرام! میں قرآن وحدیث کی تمام علامات کو چھوڑ کر صرف مرزا صاحب کی تسلیم کردہ اور مصدقہ حدیث کی بعض علامات پیش کرتا ہوں جو مرزا صاحب اپنی تمام عمر میں اپنے اوپر چسپاں نہیں کر سکے اور بعد از مرگ امت مرزائیہ بھی قاصر رہی۔ سنئے وہ حدیث مصدقہ یہ ہے

عن عبد الله بن عمر قال قال رسول الله ﷺ ینزل عیسی بن مریم الی الارض فیتزوج و یولد له و یمکث خمسا و اربعین سنة ثم یموت فیدفن معنی فی قبری فاقوم انا و عیسی بن مریم فی قبر واحد بین ابی بکر و عمر رواه ابن الجوزی . (مشکوة. ص ۴۷۲)

اس حدیث میں اول علامت مسیح موعود کی سرور عالم ﷺ نے یہ بتلائی کہ

حضرت عیسیٰؑ شادی کریں گے

خدا آپ کے ہاں اولاد عنایت کرے گا۔

اس حدیث کو مدنظر رکھ کر مرزا صاحب قادیانی نے یہ کہا کہ بیشک درست ہے۔ میں نے جو خدا کے الہام سے یہ اعلان کر رکھا ہے کہ مرزا احمد بیگ کی صاحبزادی محمدی بیگم سے میری شادی ہوگی، یہ حدیث اس کی مزید تائید کرتی ہے۔ چنانچہ مرزا صاحب قادیانی کے الفاظ یہ ہیں:

اس (میری) پیش گوئی (نکاح) کی تصدیق کے لئے رسول اللہ ﷺ نے بھی پہلے ایک پیش گوئی فرمائی ہے کہ یتزوج و یولد له یعنی وہ مسیح بیوی کرے گا اور نیز وہ صاحب اولاد ہوگا

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث میں حضرت نبی اکرم ﷺ نے مسیح موعود کی علامت یہ بھی بتلائی ہے کہ وہ

بعد صاحب اولاد ہونے کے مرے گا۔

اور میرے مقبرے میں میرے ساتھ مدفون ہوگا۔

اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فوت نہیں ہوئے۔ یہی ہمارا مدعا ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ جنوری ۱۹۲۹ء مطابق ۱۳ شعبان ۱۳۴۷ھ جلد ۲۶ نمبر ۱۳ ص ۵۔۶)

....

قادیانی خلق

برادران اسلام! آج میں ایک ایسا مضمون تحریر میں لا رہا ہوں جس کو پڑھ کر آپ کو بہت تعجب اور دماغ پریشان ہوگا۔مگر میں مجبور ہوں کہ جلسہ اہل حدیث جہلم کی تقریر حضرت مولانا ثناء اللہ سردار اہل حدیث نے میرے دل پر کیا کیفیت طاری کی۔اس لئے میں ناظرین اہل حدیث کی خدمت میں نہایت مودبانہ گذارش کروں گا کہ ان کو جب کبھی مرزائیوں سے تبادلہ خیالات کا موقعہ ہو تو یہی معیار قائم کرلیا کریں کہ نبی کے لئے خلق کی ضرورت ہے وہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی میں موجود نہ تھا۔

بنا برآں میں نہایت سنجیدگی کے ساتھ یہ رائے قائم کرنے کے بعد عرض گذار ہوں کہ اے خداوند تعالیٰ تو سمیع وبصیر ہے،ان مرزائیوں کو سمجھ عطا کر کہ یہ اپنے نبی کی ایسی باتوں کو پڑھیں اور اس معیار پر فیصلہ کریں کہ آیا مرزا غلام احمد صاحب کا خلق کس قدر وسیع تھا۔ہائے افسوس کہ انہوں نے نہ کسی نبی کو چھوڑا نہ علماء اسلام کو چھوڑا۔

میں یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ اسوہ نبوی ہمارے سامنے ہے۔کوئی ایک واقعہ پیش کیا جائے کہ نبی ﷺ نے اپنے کسی حریف یا مدمقابل کو زبانی یا تحریر میں برے الفاظ سے یاد کیا ہو، یا باوجود ہر ایک قسم کی تکالیف اور مصائب دینے کے آپ نے کسی دشمن سے بدلہ لیا ہو۔اور دشمنان دین پر قابو پانے کے بعد بھی نہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زبان ہی سے برا کہا، نہ بدلہ لیا، بلکہ معاف فرما دیا۔

یہ تو سچے نبی ﷺ کی شان تھی۔ اب ذرا مرزا صاحب آنجہانی کی تحریرات سے اس کا مقابلہ کریں اور لطف اٹھائیں۔

عیسائیوں کے لئے لکھتے ہیں:

یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے اس کا سبب تو یہ تھا کہ (نقل کفر کفر نباشد) عیسی علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے شائد کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے

(کشتی نوح۔ ص ۶۵)

حضرت امام حسین کی بابت درثمین فارسی کے صفحہ ۸۷ پر لکھتے ہیں:

کربلائیست	سیر	ہر	آنم
صد حسین	است	در	گریبانم

علماء کرام کے برخلاف لکھتے ہیں:

اے بدذات فرقہ مولویان۔ (انجام آتھم۔ ص ۲۱)

کتوں کی طرح جھوٹ کا مردار کھا رہے ہیں۔ (ضمیمہ انجام آتھم۔ ص ۲۵)

حضرت میاں صاحب مرحوم محدث دہلوی کی تاریخ وفات پر لکھتے ہیں:

ما ت ضا لا ھا ئما (مواھب الرحمن۔ ص ۱۲۷)

غرض کہ اس قسم کے کئی حوالجات موجود ہیں جو کتاب، ہندوستان کے دور فارمر، مصنفہ فاتح قادیان میں درج ہیں۔ ان کو پڑھ کر ایک غیرت مند کا دل کانپ اٹھتا ہے کہ

خدایا! نبیوں کی یہی شان ہونی چاہیے؟

نہیں نہیں! نبیوں کی شان ان باتوں سے پاک اور منزہ ہوتی ہے۔ وہ اپنی امت کے لئے اسوہ حسنہ ہوتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اے غیرت منداور ایمان رکھنے والے اور اسلام کے دعویدارو! سوچو! اور غور کرو کہ اس قسم کے فحش اور ہذلیات لکھنے والا انسان نبی ہوسکتا ہے، یا مسلمان رہ سکتا ہے؟

آ ؤ خدا سے ڈرو۔ایک دن اس رب العزت احکم الحاکمین کے دربار میں پیش ہونا ہے۔اس دن کی شرمندگی سے آج کی ندامت جس کو تم ندامت سمجھتے ہو، بہت اچھی ہے۔توبہ کرو اور اپنے سچے نبی حضرت محمدﷺ کے تابعدار بن جاؤ اور خلیق و شفیع نبیﷺ کے قدموں میں آ کر نجات حاصل کرو ۔

خداوندکریم گمراہ مسلمانوں کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق بخشے۔آمین۔

راقم: ایک شریک جلسہ جہلم

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ جنوری ۱۹۲۹ء مطابق ۱۳ شعبان ۱۳۴۷ھ جلد ۲۶ نمبر ۱۳ ص ۶)

....

ڈاکٹر بشارت احمد اور سہ صدی دوست

خوب گذرے گی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہمارے ناظرین ہمارے سہ صدی دوست کو خوب جانتے ہوں جنہوں نے مباحثہ لدھیانہ میں (نہ از راہ غنیمت، بلکہ) از راہ انعام ہم کو مبلغ سہ صد روپیہ عنایت فرمایا، جس مباحثہ میں انہوں نے نہیں، مگر پنچوں نے ان کو (غلطی سے؟) شکست خوردہ قرار دیا تھا، یعنی منشی قاسم علی صاحب اڈیٹر اخبار فاروق قادیان۔

دوسرے صاحب جہلم میں ڈاکٹر ہیں۔ایک معزز عہدہ پر مامور ہیں۔لاہوری جماعت کے احمدی ہیں۔ان دونوں صاحبوں کے باہمی (مثل بھیڑ اور بھیڑیئے کے) اچھے خوش گوار تعلقات ہیں۔مگر میرے حق میں اس وقت دونوں ایک محاذ پر جمع ہیں۔تفصیل اس کی یہ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا وہ اشتہار جسکا نام تھا :

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ،

چونکہ بانی فرقہ کے قلم اور منہ سے نکلا ہوا تھا، اس لئے اس کی تسلیم دونوں فریقوں پر واجب تھی۔ مگر چونکہ دونوں فرقے اس کی تسلیم سے انکاری ہیں، کیوں؟ اس لئے کہ انہوں نے ٹھان رکھی ہے

پھرے زمانہ پھرے آسمان ہوا پھر جائے
قدن سے ہم نہ پھریں ہم سے گو خدا پھر جائے

(قدن مخفف ہے : قادیان۔کا)

اشتہار آخری فیصلہ کا مضمون یہ تھا کہ:

ہم دونوں (مرزا قادیانی اور مولوی ثناء اللہ) میں سے جو اللہ کے نزدیک جھوٹا ہے وہ سچے سے پہلے مریگا۔

چونکہ مرنے والا مر گیا، اس لئے دونوں پارٹیوں کو باوجود اختلاف شدید کے اس مشترک الجھن کے سلجھانے کی فکر رہتی ہے۔ کیونکہ یہ کانٹا کوئی معمولی کانٹا نہیں بلکہ جگر دوز کانٹا ہے جو سینہ میں بند نہیں رہتا بلکہ جگر کے پار جاتا ہے۔ اس لئے دونوں پارٹیاں (قادیانی اور لاہوری) اس تیر کے نکالنے کے درپئے رہتی ہیں جو ایک قابل تعریف کام ہے گو کامیابی نہ ہو

شکست و فتح نصیبوں سے ہے ولے اے میر
مقابلہ تو دل ناتواں نے خوب کیا

قادیانی پارٹی نے اپریل ۱۹۱۲ء میں بمقام لدھیانہ اس مضمون پر انعامی مقابلہ کیا اور (بخت خود) شکست کھائی اور اپنے دست مبارک سے سہ صد روپئہ انعام دیا۔ باوجود اس کے پھر بولتے ہیں۔ خاص کر وہی صاحب پیش آتے ہیں جو مباحثہ لودہانہ کے محرک اور مناظرہ میں خود مناظر تھے۔ باوجود شکست کھانے اور سہ صد دینے کے آج بھی میدان میں وہی سینہ سپر ہیں۔ کیوں نہ ہو، بہادروں کی یہی شان ہے۔ ایک دفعہ شکست کھا کر پھر اٹھیں گے۔ شکست کھائیں گے پھر اٹھیں گے، پھر اٹھیں گے۔ اب کے ہمارے سہ صدی دوست نے نیا رنگ روپ بدلا ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولوی ثناء اللہ ہمارے پیش کردہ فقرات (کاذبہ) پر قسم کھائے تو ہم اس کو مبلغ پچیس روپئہ انعام دیں گے۔(اخبار فاروق قادیان ۲۱ جنوری ۱۹۲۹ء)

اس کا جواب یہ ہے کہ جس شخص سے پہلے سہ صد انعام لیا ہو، اس سے ۲۵ روپے لینے پر آمادہ ہونا، لینے والے کی ہتک ہے اور دینے والے کی بھی ذلت۔اس لئے ۲۵ روپئہ انعام لینا ہم پسند نہیں کرتے، ہاں ایک تجویز بتاتے ہیں کہ آپ اس رقم کے ساتھ ایک اضافہ کرادیں تو ہم اسی رقم پر کفایت کرلیں گے وہ یہ کہ اپنے خلیفہ قادیان کو میدان گفتگو میں لائیں ۔وہ خود نہ آئیں، تو آپ کو (آپ پر اعتماد نہ ہو، تو کسی اور کو) اپنا وکیل بنا کر ہمارے سامنے پیش کریں۔اس کا ساختہ پرداختہ منظور کرنے کا اعلان کریں۔

اتنا کریں گے، تو ہم انعام میں ترقی نہیں چاہیں گے بلکہ بادل نخواستہ مبلغ ۲۵ روپئہ ہی قبول کرلیں گے۔پھر ہم اس فیصلہ والے مضمون پر مفصل بحث کرنا بھی منظور کرلیں گے۔اور اگر قسم پر ہی آپ فیصلہ چاہیں گے تو پنچوں کے سامنے جائز حلف بھی اٹھائیں گے۔

سہ صدی دوست تو مشہور (شکر خار) ہیں، جن کی زبان قلم سے بجز لچھے دار گالیوں کے کچھ نکلتا ہی نہیں، جو (بقول لاہوری احمدیہ جماعت کے) سخت سے سخت دشمن کو دشنام دہی سے نرم کرنے پر ہیڈ ملازم ہیں۔جس کی بابت ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ہر سوسائٹی اپنے فرض کی اشاعت جس طرح چاہے کرے، مگر ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اسسٹنٹ سرجن جہلم کی نسبت ہمارا گمان تھا کہ آپ دشنام دہی پر نوکر نہیں۔آپ کو قادیانی امت بننے سے کوئی دنیاوی فائدہ نہیں محض غلط فہمی ہے جو ان کو اس طرف لے جارہی ہے، اسی لئے ہم نے ہمیشہ ان کی پوزیشن کا وقار ملحوظ رکھا۔مگر اب چند ہفتوں سے جو مضامین ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے ہمارے برخلاف نکلے ہیں، ان سے ہمارے گمان میں تغیر پیدا ہوگیا ہے۔اب ہم مجبور ہیں کہ ڈاکٹر صاحب کو بھی اسی اخلاق کا نائب سمجھیں جس اخلاق کے مالک مرزا غلام احمد صاحب قادیانی تھے جن کے اخلاق کا ادنی ثبوت یہ شعر ہے

ان العدا صاروا خنازیر الفتا

ازواجھم من دونھن الاکلب

(ہمارے مخالف جنگلوں کے سور ہیں۔ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ کر ہیں)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ڈاکٹر بشارت صاحب نے بھی اپنے پیرومرشد مرزا صاحب قادیانی کے آخری فیصلہ کے متعلق ایک مضمون لکھا ہے جس کی بابت ہمیں افسوس ہے کہ ہم اسے بازاری لہجے میں پاتے ہیں۔نہایت غیر ذمہ دارانہ طرز کا مضمون ہے جس کی بابت ہم بہت کچھ کہتے ،مگر جب ہم دیکھتے ہیں کہ یہ جواب ایک ایسے شخص کی طرف سے ایک ایسے شخص کی حمایت میں لکھا گیا ہے جسکے مذہب کی بنا جس کے دعوے کی بنیاد محض جھوٹ اور افتراء علی اللہ پر تھی تو ہمیں اس بازاری مضمون سے کوئی رنج نہیں ہوتا۔

یہ اس قسم کا غیر ذمہ دارانہ بازاری مضمون ہے کہ ہم اس کے جواب پر توجہ نہ کرتے ،لیکن ہمیں یہ دکھانا مقصود ہے کہ یہ لوگ جو مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے حواری اور جدید الاسلام ہیں، جن کا دعوی ہے کہ ساری دنیا میں ایک ہم ہی اسلام کا سچا نمونہ ہیں، ان کی حالت یہ ہے کہ اخلاقی حیثیت میں اتنے گرے ہوئے ہیں کہ افریقہ کے دور دراز جنگلات میں رہنے والے جبشی بھی ایسے نہ ہوں گے۔تفصیل اس کی یہ ہے:

لاہوری جماعت کے امیر مولوی محمد علی نے آخری فیصلہ کے متعلق ایک ٹریکٹ لکھا جسکا نام رکھا آیت اللہ۔اس کا خلاصہ مضمون یہ ہے:

> مرزا صاحب قادیانی نے مولوی ثناء اللہ کو مباہلہ کی دعوت دی تھی۔یہ اشتہار آخری فیصلہ والا اسی سلسلہ کی کڑی ہے۔مولوی صاحب نے دعوت مباہلہ منظور نہ کی ،لہذا آخری فیصلہ نہ ہوسکا۔

اس رسالہ کی تردید اسی زمانہ میں ہم نے کردی تھی جس کا نام تھا آفتہ اللہ بجواب آیۃ اللہ جو رسالہ الہامات مرزا کے ساتھ ملحق ہے۔اس میں ثابت کیا تھا کہ دعوت مباہلہ کا سلسلہ ختم ہونے کے بعد یہ آخری فیصلہ والی دعا تھی۔

خیر یہ ایک عنوان تھا جس پر فریقین نے طبع آزمائی کی۔اب ڈاکٹر صاحب کو کیا سوجھی کہ اپنی جماعت کو آیت اللہ پڑھنے کا شوق دلاتے ہیں (دلائیں۔آریہ ستیارتھ پرکاش کی اور عیسائی انجیل کی ترغیب دیں، کسی کو برا منانے کا کیا حق۔ثناء اللہ) مگر غضب تو یہ کرتے ہیں کہ اس ترغیب میں ایک افسانہ داخل کرتے ہیں جو افک عائشہ سے کم نہیں۔ناظرین خصوصاً پشاوری ناظرین غور سے سنیں اور ان حواریان مسیح کے اخلاق راستی اور صداقت کی داد دیں۔ڈاکٹر بشارت احمد اسسٹنٹ سرجن جہلم فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت مجدد (مرزا قادیانی) نے اپنی وفات سے قبل مولوی ثناءاللہ صاحب کو مباہلہ کے لئے بلایا۔ مگر مولوی صاحب نے انکار کر دیا اور مباہلہ سے صاف جان بچالی۔ بلکہ اس وقت ان کے اخبار میں مسیلمہ کذاب کی مثال چھپتی رہی کہ جھوٹا لمبی عمر پاتا ہے اور سچا جھوٹے کی زندگی میں مرا کرتا ہے۔ جب خدا نے ان کے ساتھ ان کے ہی پیش کردہ معیار کے مطابق معاملہ کیا اور ان کو مہلت دی تو مولوی صاحب فوراً پلٹ گئے اور بجائے توبہ کرنے کے نہایت دیدہ دلیری سے ہر جگہ اپنے آپ کو پیش کر کے دکھانے لگے کہ دیکھو میں زندہ ہوں اور مرزا مر گیا۔ اور ایسا ظاہر کرنے لگے گویا مولوی صاحب موصوف نے واقعی مباہلہ قبول کر لیا تھا اور جو کچھ ہوا مباہلہ کا نتیجہ ہے۔ اور نہایت چالاکی سے اپنا پیش کردہ معیار مخفی رکھنے کی کوشش کرتے رہے جو انہوں نے قرآن سے پیش کیا تھا کہ انما نملی لھم لیز دا دوا اثما۔ کہ ہم ڈھیل دیتے ہیں تاکہ گناہوں میں بڑھیں۔ اور مسیلمہ کذاب کی مثال بھی پی گئے

اس چالاکی کو طشت ازبام کرنے کے لئے اور اصل معاملہ کے اظہار کیلئے حضرت امیر مولانا محمد علی صاحب نے ایک کتاب لکھی جس کا نام آیت اللہ ہے۔ اس میں مولوی ثناءاللہ صاحب کی چالاکی کو ایسا طشت ازبام کیا ہے اور حضرت مجدد کی پوزیشن کو ایسا صاف کیا ہے کہ انسان کا قلب ایمان کی لذت سے بھر جاتا ہے۔

مگر افسوس ہے کہ ہماری جماعت کے اکثر افراد کو اس کا علم نہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ہماری جماعت کے دوست جو اس موجود تھے ذاتی طور پر تمام معاملات کا علم رکھتے ہیں، انہیں مولوی ثناءاللہ صاحب کی شیخی بازی اور غلط بیانی کی حقیقت معلوم ہے۔ مگر اکثر دوست جو سلسلہ میں نئے شامل ہیں انہیں اصلیت کا علم نہیں، اور غیر از جماعت لوگ بھی اصل معاملہ نہیں جانتے، اس لئے ضرور ہے کہ آیت اللہ کتاب ہر ایک دوست کے ہاتھ میں ہو۔ اور جہاں کہیں بھی مولوی ثناءاللہ صاحب کی اپنی یا ان کے اخبار کی رسائی ہو، وہاں اس کتاب کی بھی رسائی ہو تاکہ ان کی چالاکی طشت ازبام ہوتی رہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گوابھی حال میں سنا ہے کہ پشاور میں انہوں نے بہت منہ کی کھائی۔اپنی حسب عادت مولوی ثناء اللہ صاحب لگے اپنے آپ کو پیش کرنے کہ میں زندہ ہوں اور مرزا مر گیا۔اور پھر لگے اترانے اور پھول پھول کر چاروں طرف دیکھنے کہ اتنے میں ایک دانا پٹھان بولا:

مولوی صاحب! ہم سمجھتا ہے کہ تم مر گیا ہے اور مرزا زندہ ہے۔مرزا کی تعلیم اور اس کا لٹریچر اس کے تجدید کردہ اصول اسلامی دنیا کے ہر گوشہ میں مقبول ہو رہے ہیں اور ان کی عظمت کے سامنے عقل مندوں کے دل جھک رہے ہیں۔مگر تم کو تو ہمارا رن (بیوی) بھی نہیں جانتا۔حقیقت میں تم مر چکا ہے کہ، کس نمے پرسد کہ بھیا کون ہو۔ کا مصداق بنے ہوئے ہو، اور مرزا کی زندگی پر خدائی مہر لگی ہوئی ہے وہ قیامت تک زندہ ہے۔

سنا ہے کہ مولوی (ثناء اللہ) صاحب دانت نکال کر رہ گئے۔

بہر حال میں نے ایسا سنا ہے۔اس واقعہ کے متعلق پشاور کے دوست تحقیق کر کے لکھ سکتے ہیں۔

مگر پٹھان کی بات بڑی سچی ہے۔ہر ایک عقل مند یہی سمجھتا ہے جو اس پٹھان نے سمجھا۔لیکن ہماری جماعت کا فرض ہے کہ اس کتاب آیت اللہ کی خوب اشاعت کرے۔ہر ایک آدمی کئی کئی جلدیں خرید کر غیر از جماعت لوگوں میں تقسیم کرے۔بلکہ انجمن کو کہہ کر اس کی مزید کاپیاں چھپوا کر تقسیم کی جائیں، تاکہ حق کا بول بالا ہو اور باطل کو مکمل شکست ہو۔اور اس شعر کو لوگ پڑھیں اور عبرت حاصل کریں

زبان تیز ان کی استرے سے بھی زیادہ ہے
مجھے ڈر ہے کہ جڑ سے یہ اڑا دیں نہ مسلمانی

ڈاکٹر بشارت احمد۔جہلم ۔(پیغام صلح ۱۸ جنوری ۱۹۲۹ء ص ۴)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری لکھتے ہیں:

ناظرین اس مضمون کے دو حصے ہیں۔ایک مرزا قادیانی کی دعا، دعاء مباہلہ تھی، اس کا جواب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اخبار اہل حدیث امرتسر میں بار ہا دیا گیا۔ تازہ پرچہ اہل حدیث مورخہ ۴ جنوری میں لکھا گیا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کی زندگی ہی میں قادیان سے اعلان ہو گیا تھا کہ:

آخری فیصلہ محض دعا سے تھا، نہ کہ مباہلہ سے ۔ (بدر قادیان ۲۲۔ اگست ۱۹۰۷ء)

دوسرا حصہ پٹھان کا واقعہ ہے۔ جس کی بابت ہم وہی کہنا کافی جانتے ہیں جو خدا نے فرمایا ہے :

انما یفتری الکذ ب الذین لا یو منو ن بآ یات الله او لئك هم الكاذبو ن

(جو لوگ اللہ کی آیات پر ایمان نہیں رکھتے وہی جھوٹ افتراء کیا کرتے ہیں وہی جھوٹے ہیں)

ڈاکٹر بشارت احمد سچے ہیں تو اس کا ثبوت دیں ورنہ آیت مرقومہ بالا کے ساتھ اس حدیث نبوی کو بھی یاد کریں جس میں جھوٹ بولنا منافق کی علامت قرار دیا گیا ہے۔

میں ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کو اطلاع دوں کہ میرا سب سے پچھلا سفر پشاور غالباً مارچ ۱۹۲۶ء کو ہوا تھا تا کہ آپ کو شہادت مہیا کرنے میں آسانی ہو۔

واضح رہے کہ ہم اس پٹھانی بیان کی اس حیثیت سے تکذیب کرتے ہیں کہ اس نے جلسہ میں ایسا نہیں کہا، اور اگر اس نے علیحدگی میں اپنی رن (بیوی) کے پاس کہا ہو، تو نہ اسکا ہمیں علم ہے نہ تکذیب کی ضرورت۔

فرمائیں تو جہلم ہی میں یہ شہادت سننے کے لئے جلسہ کیا جائے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم فروری ۱۹۲۹ء مطابق ۲۰ شعبان ۱۳۴۷ھ جلد ۲۶ نمبر ۱۴ ص ۲۔۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احمدیوں سے بات چیت

جناب عبدالمجید حسین صاحب رنگون سے لکھتے ہیں:

ناظرین اہل حدیث!

قادیانی تحریک پر کافی سے زیادہ بحث ہو چکی ہے اور خاص کر جناب مولانا ثناء اللہ صاحب فاتح قادیان اور جناب منشی حبیب اللہ صاحب کلرک دفتر نہر امرتسر اور دیگر حضرات نے کافی حصہ لیا ہے، اور قادیانی جماعت کے سینہ پر ہمیشہ مونگ دلتے رہتے ہیں۔ ان حضرات کی موجودگی میں تو ضرورت نہ تھی کہ میرے جیسا بھی اس میں دخل دے، چونکہ یہ لوگ عوام کو بہکاتے رہتے ہیں اس لئے میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ مجھے جہاں تک قادیانیوں کے عقاید اور خیالات معلوم ہیں بذریعہ اخبار اہل حدیث مسلمانان رنگون تک پہنچایا کروں۔ اس لئے چند سطریں مولانا صاحب مدیر اہل حدیث کی خدمت میں ارسال کرتا ہوں اگر میرا مضمون مولوی صاحب کی بارگاہ میں مقبول ہوا تو آپ تک پہنچ جائے گا، ورنہ خیر۔

بانی مذہب اور جناب مرزا محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کے عقائد اور اقوال سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ نبوت کا دروازہ تا قیامت کھلا رہے گا۔ ملاحظہ ہو قادیانی رسالہ ریویو آف ریلیجنز نمبر ۱۱ نومبر ۱۹۲۷ء جلد ۲۶ صفحہ ۳ مضمون بعنوان: بعض سوالات کے جوابات از ڈاکٹر محمد رمضان صاحب۔

ڈاکٹر محمد رمضان صاحب یوں لکھتے ہیں:

ایک اور شخص نے سوال کیا کہ خاتم النبیین وخاتم الاولیاء سے کیا مراد ہے؟ حضرت (خلیفہ قادیان مرزا محمود احمد قادیانی) نے فرمایا اس سے درجہ مراد نہیں بلکہ یہ مراد ہے

اب جس طرح کوئی شخص نبی نہیں ہوسکتا جب تک وہ رسول کریم کا کامل اتباع نہ کرے۔ اسی طرح اب کوئی ولی نہیں ہوسکتا جب تک وہ مرزا صاحب کا کامل اتباع نہ کرے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسرے لفظوں میں اب ولی ہماری جماعت سے ہی ہوں گے اس کے بعد اگر کوئی زیادہ مجاہدہ کرے تو پھر اس پر نبوت کے لئے نبی کریم کے فیض کا پرتو پڑے گا۔

خاکسار عبدالمجید حسین کہتا ہے: اچھی بات ہے۔ نبی ﷺ کے فیض کا پرتو پڑے گا تو نبیوں کی بھر مار ہو جائے گی اور گھر گھر نبی پیدا ہو جائیں گے۔ پھر اپنی اپنی ایک دوسرے پر فضیلت ظاہر کرنے کے لئے اخباری کا غذات میں جنگ جاری ہو جائے گی، جیسا کہ جناب مرزا قادیانی، حضرت مسیح پر اپنی فضیلت ظاہر کیا کرتے تھے۔

اور سنئے: سوال: خاتم النبیین کے کیا معنی ہیں؟

جواب: خاتم النبیین دو لفظوں سے مرکب ہے ایک خاتم اور دوسرا نبیین۔ خاتم النبیین خود مرکب ہے چونکہ یہ نحوی بات ہے، اس لئے اس کا آپ کے ساتھ تعلق نہیں، اس لئے میں اس کو مفرد ہی قرار دیتا ہوں۔ خاتم کے معنی مہر اور النبیین کے معنی ہیں تمام نبی۔ پس خاتم النبیین کے معنی یہ ہوئے کہ تمام نبیوں کی مہر۔ عربی زبان کا ایک محاورہ ہے کہ جب کسی کے اندر تمام کمالات کو جمع سمجھا جائے تو اس کے متعلق یہ لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔

(ریویو آف ریلی جنز نمبر۴۔ بابت اپریل ۱۹۲۸ء جلد ۲۷ ص ۳۳)

اوپر جو دو حوالے میں نے لکھے ہیں، ان سے یہ بات معلوم ہو چکی کہ قادیانی مذہب میں نبوت کا دروازہ کھلا ہے۔ جو چاہے اپنے سر پر نبوت کی پگڑی باندھ لے۔ گناچور ضلع جالندھر میں ایک بزرگ رہتے ہیں (اب تو قادیان ہی میں رہتے ہیں۔ مدیر اہل حدیث امرتسر) جن کا نام نامی مولوی عبداللطیف خان ہے۔ آپ مرزا صاحب مسیح موعود کرشن قادیانی کے پکے مرید ہیں۔ اور مرزا صاحب کے اتباع سے نبوت کے درجے تک پہنچ گئے ہیں۔ اور چند سال سے پیغمبری کا دعوی شروع کر دیا ہے۔

رنگون کے میرے احمدی دوست کبھی کبھی فرمایا کرتے ہیں کہ ایک نبی کا انکار کرنا گویا تمام نبیوں کا انکار کرنا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر خلیفہ قادیان اور ان کی جماعت اور رنگون کے قادیانی حضرات ایک نبی (مولوی عبداللطیف مدعی نبوت ورسالت) کا انکار کر کے کیوں نبیوں کا انکار کر رہے ہیں۔

کیا حامیان خلیفہ قادیان اس بات کا کوئی جواب دے سکتے ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم فروری ۱۹۲۹ء مطابق ۲۰ شعبان ۱۳۴۷ھ جلد ۲۶ نمبر ۱۴ ص ۴۔۵)

....

مرزا اور بہاء

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اہل حدیث کو جو تعلق مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سے ہے، وہی تعلق شیخ بہاء اللہ ایرانی سے۔ سچ تو یہ ہے کہ ہم دونوں کو ایک نظر سے دیکھتے ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ قادیانی مشن کا ذکر تو ہر پرچہ اہل حدیث میں ہوتا ہے مگر بہائی مذہب کا ذکر بہت کم۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ قادیانی تحریک ہندوستانی تحریک ہونے کی وجہ سے بہ نسبت بہائی تحریک زیادہ اشاعت پذیر ہے، اس لئے بحکم الا ھم فا لا ھم اس کا تدارک کرنا ہم مقدم جانتے ہیں۔ ورنہ رتبے میں ہم دونوں کو برابر سمجھتے ہیں۔ بلکہ ہماری تحقیق یہ ہے کہ مرزا صاحب پنجابی نبی نے جو خیالات ظاہر کئے ہیں یہ سب بہاء اللہ سے اخذ کئے ہیں جس کا ثبوت بھی بارہا ہم دے چکے ہیں اور اگر قادیانی امت اس مضمون پر ہم سے بحث کرنا چاہے تو بتقرر منصف ہم اس خدمت کیلئے بھی تیار ہیں۔

آج ہم جس مضمون پر قلم اٹھاتے ہیں وہ ایک اہم اور اصولی مضمون ہے۔ اہل بہاء کا عقیدہ ہے کہ حضرت بہاء اللہ موعود کل ادیان تھے۔ یعنی سب نبیوں نے ان کی بابت پیش گوئی فرمائی تھی۔ قرآن مجید میں جو الفاظ نباء عظیم، نفخ صور، یوم قیامت، وغیرہ آئے ہیں، ان سے مراد حضرت بہاء اللہ کی بعثت ہے۔ بلکہ لقاء اللہ سے مراد بھی بہاء اللہ کی ملاقات ہے۔ پس ہم آج اس اصولی اعتقاد پر قلم اٹھاتے ہیں تا کہ معلوم ہو بہائی مذہب کا بنیادی پتھر اپنے اندر کتنی قوت رکھتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہائی مذہب کا آرگن کوکب ہند دہلی تازہ پرچہ میں ختم نبوت کے عنوان سے مظہر ہے:

ای مقبلین الی اللہ ، عزیزو! وہاب نام کے ذریعہ تمام پردہ ہائے ظلمت چاک کرڈالو یقیناً شب دیجور تمہارے پروردگار مطلع انوار کی فجر رحمت سے چمک اٹھی اور یہی دن ہے جس کا تمہیں کتاب میں وعدہ دیا گیا تھا یہی وہ صبح منیر ہے ۔ (کوکب ہند۔۱۹ جنوری ۱۹۲۹ء ص ۱۳)

مولانا ثناء اللہ کہتے ہیں کہ مطلب اس عبارت کا یہ ہے کہ شیخ بہاء اللہ ایرانی ظلمت کے زمانہ میں آئے اور آ کر دنیا کو روشن کیا اس کی تشریح میں لکھا ہے:

دور نبوت (سابقہ) جس کی بشارات کا چاند تھا چنانچہ تمام کتب مقدسہ کے مضامین اگر آپ بغور دیکھیں تو ظاہراو باطناً شروع سے آخر تک اسی نباء عظیم کے گرد طواف کرتے نظر آئیں گے۔

پس ختم نبوت عبث اور بے معنی امر نہیں اور نہ خدائی کمالات کا اختتام ہی ہے بندہ اوہام نہ بنو یقیناً ختم نبوت ایک طرف دور نبوت کا انجام واختتام ہے اور دوسری طرف ایک دور جدید کے آغاز عظیم کا عنوان و پیغام ہے۔امر بہائی اسی نبا عظیم کا ربانی اشراق ہے تقدیر الٰہی کے مطابق دورع نبوت اپنے انجام ومقام منتہی کو پہنچا ۔(حوالہ مذکور)

مطلب اس عبارت کا یہ ہے کہ نبوت محمدیہ کو جو خاتم نبوت کہا جاتا ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ سابقہ دور کو ختم کر کے آئندہ دور بہائی کے لئے مخبر بنی کیونکہ ایک دور ختم ہو کر دوسرا دور شروع ہوتا ہے اس کے آگے سنئیے لکھا ہے:

آج خاتم النبیین کا مبارک کلمہ یوم یقوم الناس لرب العالمین کے مقام پر منتہی ہوا موعود اس مقام محمود سے جلوہ گر ہوا جس کے باعث غیب وشہود کے غنچہء وجود تبسم انبساط آ گئے۔ (حوالہ مذکور)

یعنی دور بہائی کے زمانہ میں جو آج کل ہے کلمہ اسلام لا الہ ا لا اللہ محمد رسو ل اللہ منسوخ ہو کر بہاء اللہ، لقاء اللہ، جاری ہوا اب وہ دن آ گیا جس کی بابت کہا گیا کہ یو م یقو م الناس لر ب العا لمین اس سے مراد بہاء اللہ کا آنا ہے۔اس کی مزید توضیح سنئے۔لکھا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نفخ فی الصور لکھ کر لکھا ہے

اسی میقات کو قرآن مجید اور کتب مقدسہ میں یوم الفصل، قیامت، یوم اللہ، اجل اللہ، الیوم الموعود، یوم مشہود، یوم الجمع، یوم الدین، بتایا ہے۔ جملہ اہل ادیان اس ظہور کے قائل اور منتظر ہیں فرق صرف اتنا ہے کہ ہم کہتے ہیں وہ ظہور ہو چکا ہے اور منتظرین ابھی انتظار میں ہی پڑے ہوئے ہیں اس بارہ میں جو بہائی عقیدہ ہے وہ یہ ہے

تمام، خدائی کتابوں میں وہ وعدہ لقاء صریحاً موجود ہے اور اس لقاء سے مراد حق جل جلالہ کے مشرق آیات اور مطلع بینات اور مظہر اسماء حسنیٰ اور مصدر صفات علیا کی لقاء ہے حق بذاتہ وبنفسہ غیب منیع لا یدرک ہے پس لقاء سے مراد اس ہستی کی ملاقات ہے جو بندوں کے درمیان اس کا قائم مقام ہے (یعنی بہاء اللہ) اور اس کے لئے کوئی نظیر و مثال نہیں ہوسکتی کیونکہ اگر اس کا کوئی مانند و ہمسر مشاہد ہو سکے تو اشتباہ وامثال سے اس کی ذات کی تقدیس اور اس کی نیت کی تنزیہہ کیسے پایہ ثبوت کو پہنچے۔

ظاہر ہے کہ اہل اسلام بھی قیامت میں ظہور خداوندی کے قائل ہیں اس کا بندوں سے کلام کرنا مانتے ہیں پس وہ اگر اس صورت میں نہیں ہوسکتا کہ غیب لا یدرک اپنے کسی قائم مقام کی زبان سے اپنی مخلوق کے ساتھ متکلم ہو تو دوسرا کون سا ذریعہ ہے؟ یہی وہ حقیقت ہے جو تمام کتب آسمانی کا جوہر ہے آج خداوند قدوس کے کلام اقدس نے قیامت کے اسرار و حقائق کو صاف صاف آشکار فرما دیا ہے۔ (ص ۱۴-۱۵)

اس عبارت کا مطلب بھی یہی ہے کہ خدائی لقاء جو قیامت میں ہونیکی خبر آئی تھی اس لقاء سے مراد بہاء اللہ کی لقاء ہے جو بہاء اللہ کے آنے سے بہائیوں کو حاصل ہوئی۔

اس کے بعد مزید وضاحت سے لکھتے ہیں:

ص و النبا العظیم قد اتی الر حمن بسلطان مبین وو ضع المیزا ن و حشر من علی ا لار ض اجمعین ۔ قد نفخ فی الصور اذا سکر ت ا لا بصا ر و اضطرب منن فی السما وا ت و الا رضین ا لا من ا خذ ته نفحا ت ا لآ یا ت و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انقطع عن العالمين هذا یو م فیه تحد ث ا لا ر ض بما فیها و المجر مو ن اثقا لها لو نکتم من العا رفین و انشق قمر الو هم و اتت السماء بد خا ن مبین تر ی الناس صر عی من خشیة ر بك المقتدر القد یر نادی ا؛لمنا د و انقعرت اعجاز النفوس ذ لك قهر شدید ۔ ان ا صحا ب الشمال فی زفرة و شهیق واصحاب الیمین فی مقا م کر یم یشر بو ن خمر الحیوا ن من ایادی الر حمن ا لآ انهم من الفا ئز ین قد ر جب ا لا ر ض و مرة الجبال و نری الملا ئکة مردفین ا خذ السکر اکثر العباد نری فیو جو ههم آثا ر القهر کذا لك حشر نا المجر مین (کتا ب مبین)

ترجمہ:ص۔ بناءعظیم کی قسم رحمٰن کھلی ہوئی سلطنت کے ساتھ آ گیا میزان رکھی گئی تمام اہل زمین میں حشر برپا ہوگیا صور پھونکا گیا ایکدم آنکھیں چندھیا گئیں اور بلندیوں اور پستیوں کے رہنے والے گھبرا گئے بجز اس کے جسے نفحات آیات نے آلیا اور وہ تمام جہانوں سے منقطع ہوگیا۔ یہی وہ دن ہے جس میں زمین اپنی چیزوں کی خبر دے رہی ہے اور مجرم پشت زمین کے بوجھ ہیں کاش تم عارفوں میں سے ہوتے۔، وہم کا چاند ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا اور آسمان کھلا ہوا دھواں لے آیا، ہم لوگوں کو خدائے مقتدر قدیر کے خوف سے بچھڑا ہوا دیکھ رہے ہیں پکارنے والے نے پکارا۔ نفوس کی بنیادیں ہل گئیں۔ یہ قہر شدید ہے بلا شک بائیں جانب والے جلن اور چیخنے میں مبتلا ہیں اور دائیں جانب والے بزرگی کے مقام میں ہیں رحمٰن کے ہاتھوں شراب زندگانی پی رہے ہیں۔ ہاں وہ کامیاب لوگوں میں ہیں زمین ہلائی گئی اور پہاڑ چل پڑے ورہم فرشتوں کو پے درپے آتے دیکھ رہے ہیں نشہ وغفلت نے بندوں کو گھیرا ہوا ہے ہم ان کے چہروں میں قہر کے آثار دیکھ رہے ہیں ہم نے مجرموں کا حشر ایسا ہی کیا ہے (ص ۱۵۔۱۶)

اس ساری عبارت کا نتیجہ بتایا ہے وہ بھی قابل دید وشنید ہے لکھا ہے:

اس ظہور کلی ربانی سے تمام صداقتیں زندہ ہوئیں اور فیصلہ یوم المآب آشکار ہوا۔ اب تمام مذہبی جنگ وجدائی اور تکرار وتنازعات درگور کردو اور وحدت الٰہی کی روح سے زندہ ہوکر قبور اوہام سے اٹھ کھڑے ہوئے کسی کو بیگانگی کی نگاہ سے مت دیکھو دور وحدت کا خیمہ بلند ہوا کل دنیا ایک وطن ہے۔ کل قوموں کو ایک قوم سمجھو اور کل ملتوں کو ایک ملت۔ درحقیقت کل دنیا کا مذہب اصلی ایک ہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے مگر افسوس کہ لوگ دین کی اصلیت سے بے گانہ اور اشراق حقیقت سے بے بہرہ ہو کر چند فروعی رسوم جو کسی خاص زمانہ وحالات کے دائرہ کے اندر تھیں اور چند خیالات موہوم کے پرستار بنے ہوئے ہیں اور انہی کی وجہ سے مذہبی تفریق اور لڑائی اور دین و دنیا کی تباہی کے سامان بڑھا رہے ہیں باوجودیکہ خدا کی زمین بہت وسیع ہے مگر وہ طرح طرح کی تنگیاں پیدا کر رہے ہیں باوجودیکہ خدائی امر کا آسمان بہت بلند ہے مگر ان کی نگاہیں پستیوں میں ٹکرا رہی ہیں ۔(ص ۱۶)۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں؛

جس وحدت قومی کا اس اقتباس میں ذکر کر کے چند فروعی رسوم کی طرف اشارہ کیا ہے یہ اشارہ اہل اسلام کی طرف ہے کیونکہ بہائیہ کی رسوم مذہبی مسلمانوں کے طریق مذہبی کے خلاف ہیں جن کا ذکر ہم کبھی کریں گے۔

ناظرین! یہ ہے بہائی بنیادی پتھر کہ نبا عظیم جو تیسویں پارہ قرآن کے شروع میں آیا ہے :

عم یتساء لون عن النبا العظیم ۔

اس نباء عظیم سے بہاء اللہ مراد ہیں قیامت بہاء اللہ وغیرہ وغیرہ ۔یہی مضمون بہائیوں کی مقدس کتاب ایقان میں درج ہے جس کے اردو ترجمے کے الفاظ یہ ہیں:

هو الا ول و الآ خر والظاهر والبا طن

اور اسی طرح باقی کے اعلی اسم وافضل صفات بھی۔ پس جو کوئی ان روشنی دینے والے ومقدس انوار اور روشن و چمکتے ہوئے آفتابوں سے فائز وموفق ہو جاتا ہے وہ گویا دیدار خدا حاصل کر لیتا ہے اور مدینہ حیات ابدی میں داخل ہو جاتا ہے۔ یہ دیدار قیامت کے سوا اور کسی وقت حاصل نہیں ہوسکتا۔ یعنی اس وقت جب کہ نفس اللہ اپنے مظہر کلی میں قیام کرتا ہے اور یہی اس قیامت کے معنی ہیں جس کا ذکر سب کتابوں میں آیا ہے اور جس دن کی سب نے بشارت دی ہے۔ اب ذرہ سوچیں کہ کیا اس دن سے زیادہ کوئی دن بڑا ابرتر یا بزرگ خیال میں آسکتا ہے کہ انسان ایسے دن کو ہاتھ سے گنواتا ہے اور اپنے آپ کو اس کے فیوض سے جو حضوری رحمٰن سے ابر نیساں کی طرح جاری ہیں، محروم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رکھتا ہے۔اب جب کہ اس پوری پوری دلیل سے ثابت ہو گیا کہ کوئی دن اس دن سے بڑا اور کوئی امر اس امر سے برتر نہیں، اور باوجود ان تمام محکم و پکی دلیلوں کے جن سے کوئی عقل مند گریز نہیں کر سکتا اور کوئی عارف منکر نہیں ہو سکتا، انسان کیوں اہل وہم وگمان کے پیچھے لگ کر خود کو اس فضل اکبر سے مایوس کرتا ہے۔ کیا اس مشہور روایت کو نہیں سنا کہ فرمایا ہے اذا قا م القا ئم قا مت القیا مة

(جب قائم (مہدی) قیام کرے گا تو قیامت برپا ہوگی)

اسی لئے آئمہ ہدی اور ان کے نہ مٹنے والے انوار نے اس آیت کی تفسیر

هل ینظرو ن ا لا ان یا تیهم الله فی ظلل من الغما م

(کیا یہ لوگ انتظار کر رہے ہیں کہ آوے اللہ ان پر ابر کے سایہ تلے)

جسے قیامت میں واقع ہونے والے یقینی امور میں سے شمار کرتے ہیں حضرت قائم (قائم سے مراد ذات بہاء اللہ ہے۔ مدیر اہل حدیث) واس کے ظہور سے کی ہے۔ پس اے برادر قیامت کے معنوں کو سمجھ اور ان مردود (مسلمانوں کو کہا ہے۔ مدیر اہل حدیث) لوگوں کی باتوں سے کانوں کو پاک کر۔ اگر ذرہ عوالم انقطاع میں قدم رکھے تو پکار اٹھے کہ اس دن سے بڑا دن اور اس قیامت سے بڑی قیامت کوئی نہیں آج کے دن ایک عمل ہزار ہا سال کے عمل کے برابر ہے بلکہ اس تحدید سے خدا کی پناہ اس دن کا عمل جزائے محدود سے مقدس ہے مگر یہ بے ہودہ (مسلمانوں کو کہا ہے۔ مدیر اہلحدیث) لوگ قیامت و دیدار خدا کے معنی نہ سمجھنے کے باعث اس کے فیض سے بالکل پس پردہ ہو رہے ہیں (ص ۱۸۳۔۱۸۵)

ناظرین یہ ہے بہائی عقیدہ کہ ان سب الفاظ واردہ سے مراد بہاء اللہ ہے۔ بہت خوب! ہم صرف اتنا پوچھتے ہیں کہ بہاء اللہ کے آنے سے قیامت ہوئی لقاء الٰہی بھی ہو گیا لیکن وہ فیصلہ کہاں ہے جس کی بابت ارشاد ہے

ان ر بك هو یفصل بینهم یو م القیا مة فیما کا نوا فیه یختلفون۔ (الم سجدہ)

(قیامت کے روز اللہ لوگوں کے دینی اختلافات کا فیصلہ کریگا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہاں یہ بھی فرمایئے کہ قیامت کی بات تو یہ بھی آیا ہے

و جو ہ یو مئذ مسفرة ضاحكة مستبشرة وو جو ہ یو مئذ علیھا غبرة ترھقھا قترة او لئك ھم الكفرة الفجرة

کئی منہ اس روز (قیامت کے دن) خوش وخرم ہوں گے کئی ذلیل وخوار ہوں گے یہی کفار ناہنجار ہوں گے)

اس قسم کی بیسیوں بلکہ سینکڑوں آیات ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ روز قیامت یوم الفصل ہے نہ یوم العمل، بہاء اللہ کے آنے سے قیامت قائم ہوگئی تو یہ نتیجہ کیوں نہیں ہوا۔ ہاں وہی جھگڑے وہی نزاعات و ہی فسادات

وہی فرقت کی بیماری جو پہلے تھی وہ اب بھی ہے۔

قادیانی آواز:

ہم شروع میں کہہ آئے ہیں کہ قادیانی تحریک دراصل بہائی تحریک سے ماخوذ ہے اس لئے اس کی ایک مثال درج کر کے مضمون ختم کرتے ہیں

قرآن مجید کی سورہ قیامت میں ذکر ہے

بل یر ید ا لا نسا ن لیفجر اما مہ یسئل ایّا ن یو م القیا مة

(انسان یہی چاہتا ہے کہ میں بدکاری کرتا رہوں۔ (منع کرنے پر) پوچھتا ہے، قیامت کب ہوگی)

خداتعالی نے اس کا جواب دیا ہے:

فا ذا برق البصر و خسف القمر و جمع الشمس و القمر یقول الا نسا ن یومیذ این المفر كلا لا وزر الی ر بك یو مئذ المستقر

(قیامت اس روز ہوگی) جب آنکھیں پتھرا جائیں گی اور چاند بے نور ہو جائے گا سورج اور چاند جمع کئے جائیں گے اس روز انسان کہیں گے اب کدھر بھاگیں اس روز کہیں پناہ نہ ہوگی صرف تیرے پروردگار کے پاس ہی ٹھکانہ ہوگا)

آیت کا مضمون صاف ہے۔ قیامت کا نام ہے۔ اسی کا ذکر ہے۔ باوجود اس تصریح اور تذکیر کے خلیفہ قادیان میاں محمود احمد فرماتے ہیں اور کیا ہی خوب فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے متعلق پیش گوئی ہے کہ اس وقت چاند اور سورج کو خاص دنوں میں گرہن لگے گا۔اس دن گھبرا کر مسلمان کہیں گے کہ اب ہماری ترقی کی کوئی صورت نہیں ہے۔ ہمارے لئے مایوسی ہی مایوسی ہے۔مگر اس وقت خدا کی طرف سے ایسے سامان پیدا کئے جائیں گے کہ جن کے ذریعہ ترقی ہو سکے گی۔اور خدا تعالی یہ بتائے گا کہ گھبرانے کی کوئی وجہ نہیں ہے....

(فرمایا) اے وہ لوگو! جو یہ کہہ رہے ہو کہ این المفر ہمارے لئے ترقی کرنے کی کوئی صورت نہیں ہے اور وہ تدابیر اختیار کر رہے ہو جو خدا کو چھوڑ کر اور رستے اختیار کر رہے ہو، یاد رکھو کہ جو تدابیر تم اختیار کر رہے ہو یہ تمہیں تباہی سے نہیں بچا سکیں گی۔آج تمہارے بچانے کیلئے کوئی قلعہ نہیں سوائے اس کے جو خدا نے بنایا۔آج اگر تمہارا ٹھکانہ ہے تو خدا ہی کے پاس ہے۔بیشک تم خدا اور اس کے رسول محمد (ﷺ) کو چھوڑ کر شریعت کو ترک کر کے زور لگا لو کچھ فائدہ نہ ہو گا۔تمہارا اگر ٹھکانہ ہے تو خدا تعالی کے احکام پر چلنے قرآن اور اس کے رسول کے احکام ماننے اور اس کے بھیجے ہوئے مامور (مرزا غلام احمد قادیانی) کی طرف متوجہ ہونے میں ہے۔(الفضل قادیان ۲۸۔اگست ۱۹۲۸ء)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ لکھتے ہیں:

ناظرین کرام! واللہ ان مدعیان کی ایسی تحریریں دیکھ دیکھ کر ہمیں شبہ ہوتا ہے کہ یہ لوگ قرآن سے مخول کرتے ہیں یا اپنے مریدوں کو..بناتے ہیں۔

یہ ہیں وہ نکات جن کے ظاہر کرنے کے لئے باپ بیٹا مخالفوں کو چیلنج دیا کرتے تھے جن کا جواب یہی ہے

گر تو قرآن بریں نمط خوانی

ببری رونق مسلمانی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ فروری ۱۹۲۹ء۔۴ رمضان ۱۳۴۷ھ جلد ۲۶ نمبر ۱۶ ص ۱۔۴)

....

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مناظرہ پٹھان کوٹ

اہل اسلام کی عظیم الشان فتح اور قادیانی مرزائیوں کی شرمناک شکست

جناب شیخ اللہ بخش سکرٹری انجمن نظام المسلمین پٹھان کوٹ لکھتے ہیں:

پٹھان کوٹ ضلع گورداسپور میں بتاریخ ۲۴۔۲۵ نومبر ۱۹۲۸ء ہم اہل اسلام اور قادیانی مرزائیوں کے درمیان مناظرہ ہوا۔ موضوع بحث صدق و کذب مرزا غلام احمد قادیانی تھا۔ ہر روز دو دو اجلاس ہوتے رہے۔ پہلا اجلاس ۸ بجے صبح سے ۱۲ بجے دوپہر تک دوسرا اجلاس ۲ بجے بعد نماز ظہر سے ۶ بجے شام تک۔ دونوں روز کے مناظرہ میں علماء اسلام کو عظیم الشان فتح اور علماء مرزائیہ کو ذلت آمیز شکست ہوئی۔

پہلے روز صبح کے اجلاس میں اہل اسلام کی طرف سے مولانا محمد کرم الدین صاحب بھین ضلع جہلم اور مرزائیوں کی طرف سے مولوی غلام رسول صاحب راجیکی مناظر پیش ہوئے۔ قادیانی مناظر نے مرزا قادیانی کی صداقت کے دلائل پیش کیے جن کو مولانا جہلمی نے ایک ایک کر کے دلائل قاہرہ سے توڑا۔

اور مرزا جی کے فرض حج کے تارک ہونے،

اور ڈاکٹر عبدالحکیم خان اور مولوی ثناء اللہ صاحب کی موت کی پیش گوئی کو صدق و کذب کا معیار قرار دے کر ان دونوں کی زندگی میں خود ہلاک ہو جانے سے ان کا کاذب ہونے پر مہر ہو جانے،

محمدی بیگم کے نکاح کے متعلق ایڑی چوٹی کا زور لگانے اور بقول مرزا آسمان پر نکاح پڑھا جانے کے باوجود مطلوبہ کے وصال کی تمنا دل میں لے کر خائب و خاسر گور میں چلا جانے سے مرزا قادیانی کے کاذب ہونے کے نظائر پیش کیے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جن کا جواب دینے سے مرزائی مناظر بالکل ناکامیاب ہوا اور ایسا ذلیل ہوا کہ پھر کسی اجلاس میں کھڑا ہونے کی جرأت نہ ہوئی۔

دوسرے اجلاس میں اہل اسلام کی طرف سے مولانا محمد شفیع صاحب (سنکھترہ ضلع سیالکوٹ) اور مرزائیوں کی طرف سے مولوی اللہ دتا جالندھری مناظر تھے۔

قادیانی مناظر نے محمدی بیگم والی پیش گوئی کے متعلق تاویلات رکیکہ سے کام لینا چاہا مگر ہمارے فاضلم مناظر کے سامنے دال نہ گل سکی۔

دوسرے روز کے پہلے اجلاس میں مسلمانوں کی طرف سے فاتح قادیان مولانا ثناء اللہ امرتسری اور مرزائیوں کی طرف سے مولوی اللہ دتا جالندھری پیش ہوئے۔ فاتح قادیان نے مسیح موعود کے متعلق احادیث سے ثابت کیا کہ آپ بقول مخبر صادق فج روحا سے احرام باندھ کر تلبیہ وتہلیل کرتے ہوئے حج بیت اللہ فرمائیں۔ نیز آپ بعد وفات مقبرہ رسول پاک میں جہاں آپ کے ہر دو مصاحب حضرت ابوبکر صدیق وعمر فاروق مدفون ہیں، دفن ہوں گے۔ اور پھر قیامت میں رسول پاک اور اصحاب کرام کے ہمراہ مقبرہ مبارکہ سے اکٹھے اٹھیں گے۔ چونکہ مرزا قادیانی کو نہ حج بیت اللہ نصیب ہوا، نہ مدینہ منورہ میں مقبرہ رسول میں دفن ہوئے، اسلئے سچے مسیح موعود نہ تھے۔

مولانا نے مقبرہ رسول کا ایک نقشہ بھی کتاب وفاء الوفاء سے دکھایا جس میں قبر مسیح کیلئے جگہ چھوڑی ہوئی ہے۔ مولانا کے دلائل کا کوئی جواب مرزائی مناظر سے نہ بن پڑا۔

دوسرے اجلاس میں اہل اسلام کی طرف سے پھر فاضل جہلمی پیش ہوئے اور مرزائیوں کی طرف سے مولوی اللہ دتا جالندھری۔

مولانا جہلمی نے مرزا جی کے کذب کی فہرست دیتے ہوئے ان کے عجیب غریب الہامات کر پرخچے اڑائے ۔اور تصانیف مرزا سے ثابت کیا کہ

مرزا جی نے نہ صرف رسول پاک اور آپ کے اہل بیت ہی کی کھلے لفظوں میں توہین کی ہے۔
اور حضرت مسیح کی جن کا مثیل ہونے کے مدعی ہیں سخت تذلیل کی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بلکہ خدائی کے مدعی ہو کر آسمان وزمین کا خدا کی طرح مالک ہونے
کن فیکون کا اختیار رکھنے، خود کامل خدا کا نام ناقص قرار دینے
نیا آسمان وزمین پیدا کرنے کے کفریہ دعاوی کئے۔
پھر دو سال مریم بن کر پردہ میں نشو ونما پانے، پھر حاملہ ہو کر دس مہینے کے بعد دردزہ ہونے پر عیسیٰ بچہ جننے کا ہذیان کیا ہے۔
قرآن میں قادیان کا نام ہونے انا انزلناہ قریبا من القادیان کا قرآن میں درج ہونے
پیش گوئیوں کے کاغذ پر خدا کے دستخط لینے، خدا نے مرزا کاتب نادان کی طرح قلم چھڑکنے،
مرزا اور اس کے مرید کے کپڑوں پر سرخی کے نشان پڑ جانے کے مضحکہ خیز بیانات شائع کئے۔
پھر خدا کے بے شمار ہاتھ پیر اور جسم کے طول وعرض اور تندوے کی طرح تاریں ہونے کا عقیدہ لکھا ہے۔

فاضل کرم الدین جہلمی نے اپنی تقریر میں ان واقعات کو ایسے عجیب انداز میں بیان کیا کہ اہل اسلام تو ایک طرف، مخالفین بھی مرزائیوں کی ذلت دیکھ کر خوشی کے جاموں میں پھولے نہ سماتے تھے۔ مرزائی جماعت کی یہ حالت تھی کہ اگر زمین جگہ دیتی تو گھس جاتے۔ قادیانی مناظر کی حالت قابل رحم تھی۔ زبان گنگ ہو گئی تھی۔ ناطقہ بند ہو گیا۔ بحالت سراسیمگی خود ہی اپنے خلاف باتیں کہہ دیتا۔ چنانچہ ایک دفعہ مرزا کے مردود خلائق ہونے کا اقبالی ہو گیا۔

غرض مناظرہ کا خاتمہ اہل اسلام کی شاندار فتح اور مرزائیوں کی شرم ناک شکست پر ہوا۔ ہر دو روز ہجوم خلق بے شمار رہا۔ دور دور سے لوگ مناظرہ سننے کے لئے آئے تھے۔ اہل اسلام کے علاوہ آریہ عیسائی صاحبان بھی کثرت سے موجود تھے۔ ایک انگریز پادری صاحب مسمی سٹورٹ تو ہر ایک اجلاس میں شریک ہو کر نقلی عیسائیوں (مرزائیوں) کی ذلت کا مشاہدہ کرتا رہا۔

مسلمانوں کو یہ عظیم الشان فتح مبارک ہو اللھم اید الاسلام۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ فروری ۱۹۲۹ء مطابق ۴ رمضان ۱۳۴۷ھ جلد ۲۶ نمبر ۱۶ ص ۴۔۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقابل ریفارمران آریہ مرزائیہ با آئمہ رافضہ۔۲

(گذشتہ پرچہ اہل حدیث امرتسر میں یہ مضمون درج ہوا ہے۔اس میں قابل مضمون نگار نے ثابت کرنا چاہا ہے کہ سوامی دیانند اور مرزا صاحب نے جو جو سخت کلامیاں کی ہیں آئمہ شیعہ کے نام سے شیعہ نے ان سے بہت زیادہ کی ہیں اور اڈیٹر اہل حدیث کو چیلنج دیا ہے کہ ان کی پیش کردہ دشنامہا کے وزن کے دشنام ان دونوں ریفارمروں کے قلم سے دکھاویں۔گذشتہ پرچہ میں نمبر۴۲ تک درج ہو چکا آج نمبر۴۳ شروع ہوتا ہے۔مدیر اہل حدیث امرتسر)

(مجھے اہل حدیث امرتسر کا وہ پرچہ نہیں ملا، اس لئے اس مضمون کی قسط اول درج نہیں کی جا سکی۔بہاء)

❁زاد المعاد صفحہ ۵۸۰۔

البتہ بکشائم بر روئے کسے کہ غضب کند حق علی را ہزار دراز پست ترین طبقات جہنم کہ آں را فیلوق میگویند او را و اصحاب او را در قعر جہنم جادہم کہ شیطان از مرتبہ خود و مشرف شود۔و او را نفرین کند و آں منافق را در روز قیامت عبرتے گردانم برائے فرعونہا کہ در زمانہ ہائے پیغمبران دیگر بودند۔

القاب جدید: بدتر از شیطان ۴۳۔بدتر از فراعنہ ۴۴

❁فروع کافی کتاب الروضہ صفحہ ۱۱۵

عن ابی جعفر قال کان الناس اهل رده الا ثلاثة مقداد ابوذر سلمان۔یعنی جملہ صحابہ رسول۔

لقب جدید: مرتدین ۴۵

❁کافی کتاب الروضہ صفحہ ۱۱۵

عن ابی جعفر ان الشیخین فارق الدنیا لم یتو لوا فعلیها لعنة الله والملائكة و الناس اجمعین ․

لقب جدید: ملعون ۴۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۞حیات القلوب صفحہ ۱۹۲، ۱۹۳۔

و الشجرة الملعونة فی القرآن واعدائے خبیثہ ایشاں دا بآں شجرہ خبیثہ وشجرہ ملعونہ تشبیہ دادہ فرمود کہ بعضے ازاں بمنزلہ ریشہ اند مثل ابوبکر وعمر وبعضے شاخ اند مثل بنی عبا سوا مثال ایشاں۔

القاب جدید: شجرہ خبیثہ، ۴۷۔شجرہ ملعونہ ۴۸

۞حیاۃ القلوب جلد سوم صفحہ ۱۰۵۔

ازحضرت رسول روایت کردہ کہ محشور مے شوند در قیامت امت من بہ پنج علم۔اول با فرعون ایں امت کہ ابوبکر است۔۔دوم سامری ایں امت کہ عمر باشد۔سوم جاثلیق ایں امت کہ عثمان است (یعنی پادری)

لقب جدید: جاثلیق ۴۹

۞زاد المعاد (شیعہ) صفحہ ۱۸۰۔

بررود شکم فاطمہ زہرا زدو برحضرت امیر المومنین (علی) افترا سے (یعنی عمر)

لقب جدید: مفتری ۵۰

۞حیاۃ القلوب جلد دوم صفحہ ۵۳۲۔

تا آنکہ بدر خیمہ عمر رسیدم او ابوسفیان راشناخت وگفت الحمد للہ کہ بدست ما افتادی وعمر بجانب خیمہ حضرت دوید وگفت یارسول اللہ ابوسفیان را آوردہ اند بے عہد وپیمانے رخصت بدہ تا من گردنش بزنم وعمر را پیوستہ عادت بود کہ اسیرے رادست بستہ میدید عرق نامردیش بحرکت مے آمد۔

لقب جدید: نامرد ۵۱

۞حیاۃ القلوب جلد سوم صفحہ ۲۰۶۔

پس آنہا کہ درعذاب خواہند شد دشمنان آنحضرت اند کہ حق اوراغصب کردند در دنیا و بناحق پادشاہی یافتند وخدا مہلت داد ایشاں را۔

القاب جدید: دشمن ۵۲۔غاصب ۵۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حیاۃ القلوب جلد سوم صفحہ ۲۹، ۱۲۴، ۱۲۵۔

ہر کہ انکار یا اظہار عداوت امام کند مشرک است یعنی بت پرست ۔ مشرکاں آنہا اند کہ با علی در خلافت قرار دادہ اند و آنہا کہ امیر المومنین را از مرتبہ اول خلافت بمرتبہ چہارم قرار دادہ اند۔

القاب جدید: مشرک ۵۴۔ بت پرست ۵۵

حیاۃ القلوب جلد دوم صفحہ ۷۲۸۔

عائشہ دختر ابوبکر بود و تا خلافت معاویہ زندہ بود و عمرش شومش بہفتاد رسید۔

لقب جدید: شوم ۵۶

مجالس المومنین صفحہ ۲۲۳

شاگردی ابوحنیفہ نسبت بامام جعفر ایں قدر بودہ کہ ازاں حضرت بعضے از احادیث شنیدہ و چوں و چوں آنحضرت ﷺ اورا مردودان میدانستند از و تقیہ مے نمود۔

لقب جدید: مردود ۵۷

حیاۃ القلوب جلد سوم صفحہ ۱۳۹۔

غیر المغضوب علیھم و لا الضالین صادق فرمودہ کہ آنہا کہ غصب کردہ شدہ بر آنہا ناصبیاں یعنی جمیع سنیاں اند۔ وگمراہان یہود و نصاری۔

لقب جدید: مغضوب ۵۸

حیات القلوب جلد سوم صفحہ ۲۰۶

و آفاق تنگ کردن زمین است بر سنیاں در زمان قائم (مہدی) و بعضے از سنیاں در آں زمان بصورت حیوانات مسخ خواہند شد۔

لقب جدید: حیوانات ۵۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اصول کافی صفحہ ۳۴۴

یقتلہ عفریت۔،

لقب جدید: عفریت ٦٠

بحر الانساب صفحہ ۲۱۵۔

پس خداوند عالم آنحضرت را از انظار فساق و فجار و ظلام و منافقین و کفار اشرار غائب و مخفی فرمود ۔

القاب جدید: فساق ٦١۔ ظلام ٦٢۔ کفار اشرار ٦٣

ایضا بحر الانساب صفحہ ۲۱٦۔

واقع شدہ است درگردن (ہر امام) بیعت طاغی کثیر الطغیان۔

لقب جدید: طاغی کثیر الطغیان ٦٤

ایضا بحر الانساب صفحہ ۲۴۳۔

ہادی باضلالت فرعونی وقساوت شدادی خلیفہ شد۔

لقب جدید: شداد ٦٥

حلیۃ المتقین صفحہ ۱۲۹۔

و آبے کہ در حمامہائے سنیاں جمع شوند از غسل مکن کہ دراں غسالہ یہود یہود و نصرانی و گبر دشمن اہل بیت کہ از ہمہ بدتر است جمع مے شود و خدا خلقے از سگ نجس تر پیدا نکردہ و دشمن ما اہل بیت از سگ نجس تر است۔

القاب جدید: یہود ٦٦۔ نصرانی ٦٧۔ گبر ٦٨۔ سگ نجس ٦٩

حیات القلوب جد سوم صفحہ ۱۹۵

از صادق روایت کردہ کہ ایں آیہ در شان سنیاں است کہ در رجعت خوراک ایشاں قذرہ خواہد بود ،

لقب جدید: برا خوار۔ ٧٠

نوٹ: حوالجات مذکورہ تو پہلے شیعہ مصنفوں کے ہیں۔ اب ذرہ آج کل کے روافض کی بھی سنئے جو درحقیقت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنے بزرگوں کی روش پر چل رہے ہیں۔

اخبار درنجف سیالکوٹ ۱۵ اکتوبر ۱۹۲۴ء، صفحہ ۶۔

سنیوں کا ایمان موجودہ قرآن شریف پر ہے اور نہ ہوسکتا ہے اور جناب رسول اللہ کو یہ لوگ (معاذ اللہ) خاطی گنہگار غیر معصوم کا فر اور بت پرست ڈاکو شہوت پرست اور بے عقل وغیرہ مانتے ہیں

القاب جدید: خاطی ۷۱۔ گنہگار ۷۲۔ غیر معصوم ۷۳۔ ڈاکو ۷۴۔ شہوت پرست ۷۵۔ بے عقل ۷۶

نوٹ کیا کسی مسلمان کے دل میں ایسے ناپاک خیالات کا گذر ہوسکتا ہے جیسا کہ اس زبان دراز نے سنیوں کو آڑ بنا کر یہ جگر دوز و ایمان سوز کلمات سرور عالم ﷺ کی نسبت استعمال کئے ہیں کیا اہل سنت کچھ عبرت حاصل کریں، بنگش۔

درنجف ۲۴ جون ۹۲۳ء صفحہ ۷۔

بدرواحد کے فراریوں کو آپ بزرگان دین میں شمار کریں ہمارے نزدیک فاروق اعظم وصدیق اکبر (یعنی علی) کی متابعت فرض ہے نہ آثم خائن غادر کاذب کی محبت ۔

القاب جدید: آثم ۷۷۔ غادر ۷۸۔ کاذب ۷۹

درنجف ۱۵۔۲۴ مارچ ۱۹۲۵ء صفحہ ۷۔

حضرت عثمان خلیفہ اجماعی کو کتاب اللہ وسنت کے خلاف روش اختیار کرنے اور بدعات جاری کرنے اور بیت المال کے غبن کے الزام پر قتل کر دیا اور بغیر غسل و جنازہ کے حش کوکب یہود کے گورستان میں دفن کیا گیا (یعنی جنت البقیع جس میں حضرت فاطمہ امام حسن وغیرہ دفن ہیں بنگش)۔

القاب جدید: بدعتی ۸۰۔ غابن ۸۱، حش کوکب ۸۲

درنجف ۱۵ اکتوبر ۱۹۲۴ء صفحہ ۷۔

گستاخانہ بے ادبانہ گفتگو صلح حدیبیہ میں حضرت عمر نے جناب رسول اللہ سے کی اور قرآن شریف کی صریح مخالفت کی اور فیصلہ آنحضرت ﷺ سے ناراضگی اور انحراف ظاہر کیا۔

القاب جدید: گستاخ ۸۳۔ بے ادب ۸۴۔ منحرف ۸۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۞ درنجف یکم اکتوبر ۱۹۲۴ء صفحہ ۴۔

کم بخت نے شیعیت کو کسی بوڑھے جاہل کی مشیخت و خلافت سمجھا ہے۔

لقب جدید: بوڑھے جاہل (ابوبکر) ۸۶

۞ درنجف ۸ جون ۱۹۲۳ء صفحہ ۶

جب دغا دی وقت مشکل ہم نشین غار نے
آفرین صد آفرین کہتا ہے عترت بر بشر

لقب جدید: دغاباز ۸۷

۞ درنجف ۱۵۔ اپریل ۱۹۲۵ء صفحہ ۸۔

لباس فاخرہ میں مزین ہوکر رسول کو ایذا دینے والے حضرت ثانی،

لقب جدید: موذی (عمر فارق) ۸۸

۞ درنجف ۸ جون ۱۹۲۳ء صفحہ ۵

تمہاری تیغ نے اعداء کے سرتن سے اتارے تھے۔ بزکوہی کا تمغہ مل گیا پلٹے علم لے کر، (یعنی عمر فاروق)

لقب جدید: بزکوہی ۸۹

۞ درنجف یکم جنوری ۱۹۲۵ء صفحہ ۴۔

بی بی عائشہ کی زہر خورانی، جناب بی بی عائشہ نے آنخضرتﷺ کو دوا کے بہانے زہر دے کر کام تمام کردیا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کو تلخی وسکرات موت سب سے زیادہ ہوئی (حضرت صدیقہ کو قتل پیغمبر کا مجرمہ قرار دیا)

لقب جدید: قاتلہ رسول ۹۰

اطلاع: سابقہ کتب شیعہ کے حوالجات تو بے شک قابل ذکر ہیں مگر درنجف کے حوالے شائد ساری جماعت شیعہ پر حجت نہ ہوں اس لئے جتنے درج ہوئے بطور نمونہ کافی جان کر باقی کو حذف کیا جاتا ہے ناظرین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہمارے قابل نامہ نگار غلام احمد خان صاحب آف ہنگو کی محنت کی داد دینے کو اس کے پہلے پرچہ کا ورق نکال کر الگ کر کے جلد کے شروع میں لگالیں۔آئندہ پرچہ میں جواب نکلے گا۔انشاءاللہ

(اہل حدیث امرتسر ۱۵فروری ۱۹۲۹ء مطابق ۔۴رمضان ۱۳۴۷ھ جلد ۲۶ نمبر ۱۶ ص ۷۔۸)

....

قادیانی اور دیانند سوامی سب سے بڑھ کر ہیں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

جب سے ہمارا رسالہ، ہندوستان کے دو ریفارمر، شائع ہوا ہے جس میں ہم نے ان دونوں رفارمروں (مرزاصاحب قادیانی اور سوامی دیانند) کے اپنے الفاظ میں دکھایا ہے کہ یہ دونوں صاحب اپنے مخالفوں کو مکروہ الفاظ سے یاد کرنے میں سب سے بڑھ کر تھے، تب ہی سے ناظرین میں یہ امر زیر غور آرہا ہے کہ ایسے بڑے ریفارمر کہلانے والے ایسے ایسے الفاظ استعمال کریں تو عوام کالانعام کس شمار وقطار میں ہوں گے۔

ہمارے ناظرین میں جناب خانزادہ غلام احمد خان آف ہنگو کو شیعہ لٹریچر سے خاص دلچسپی ہے۔انہوں نے اپنے حسب مذاق ہمارے دعوی کے جواب میں یہ دعوی کیا ہے کہ آپ ان دونوں رفارمروں کی بدکلامی کے باعث ان کو اول درجے پر سمجھتے ہیں، یہ دعوی آپ کا غلط ہے میں بتاؤں کہ شیعوں کے امام یا مصنف اس خصوص میں بڑھ کر ہیں چنانچہ انہوں نے اپنے دعوی کے ثبوت میں ایک لمبا مضمون بھیجا جو اہل حدیث مورخہ ۸۔۱۵فروری ۱۹۲۹ء میں درج ہو چکا ہے۔

خان صاحب موصوف نے اپنے مضمون میں ۱۳۹ نمبر دشنام ہاء شیعہ لکھے تھے جن میں سے ہم نے ۹۰ درج کئے باقی کو دانستہ ترک کر دیا جس کی وجہ پرچہ اہل حدیث ۱۵فروری میں بتائی گئی حسب اعلان ہم بھی اپنا ثبوت دینے کا حق رکھتے ہیں ابھی ہم نے اس کام کے لئے قلم نہ سنبھالا تھا کہ ہمارے ناظرین میں سے ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صاحب منشی محمد عبداللہ معمار امرتسری بیچ میں آ گئے کہ میں جواب دیتا ہوں چنانچہ ان کا جواب درج ذیل ہے۔

مدیر اہل حدیث امرتسر۔

جناب منشی محمد عبداللہ صاحب معمار امرتسری لکھتے ہیں:

ناظرین کرام! جناب خان صاحب غلام احمد بنگش کا مضمون بعنوان تقابل ریفارمران اخبار اہل حدیث میں نکلنا شروع ہوا میرے دل میں یہ خیال چٹکیاں لیتا رہا کہ خان صاحب مضمون ختم کر لیں تو میں مولانا ثناء اللہ صاحب سے اجازت لے کر خان صاحب کو بتاؤنگا کہ اس فن (سب وشتم) میں ہمارا پنجابی مسیح بڑھ کر ہے۔ بڑھ کر ہونے کی وجہ یہ ہے کہ رافضہ نے حضرات صحابہ کو کچھ کہا، مگر ہمارے پنجابی مسیح نے حضرات انبیاء و ہدف بنایا ہے۔ یہ تو سب غیر مسلم جانتے ہیں کہ حضرات انبیاء حضرات صحابہ سے بہت افضل ہیں اس لئے جو شخص حضرات انبیاء کو سب وشتم کرے وہ اس سے بڑھ کر ہوگا جو صحابہ کرام کو برا کہے پس خان صاحب اس اصول سے میرے پیش کردہ حوالجات غور سے پڑھیں اور انصاف سے کہیں کہ ہمارا پنجابی مسیح آئمہ رافضہ سے اس خصوص میں بڑھ کر ہے یا نہیں؟

نام کتاب۔ دافع البلاء صفحہ ۲۶۔ الفاظ مرزا قادیانی:

مسیح کی راست بازی اپنے زمانہ میں دوسرے راست بازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی بلکہ یحیٰ نبی کو اس پر ایک فضیلت ہے کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آ کر اپنی کمائی کے کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا ہو یا ہاتھوں ...سے اس کے بدن کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحیٰ کا نام حصور رکھا مگر مسیح کا یہ نام نہ رکھا۔

القاب: شرابی، حرام مال استعمال کرنے والہ، بد تعلق، غیر حصور

تشریح بقلم مرزا: شراب خوری ام الخبائث ہے (نصرۃ الحق یعنی براہین پنجم) مرزا صاحب کے اس قول سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت مسیح، خدا کی نظر میں بھی معتوب تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ریویو آف ریلی جنز اپریل ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۴۹۔ (مرزا قادیانی کو مرض ذیابیطس میں کسی شخص نے افیون کھانے کا مشورہ دیا تو فرمایا) اگر میں ذیابیطس کے لئے افیون کھانے کی عادت کرلوں تو میں ڈرتا ہوں کہ لوگ ٹھٹھا کر کے یہ نہ کہیں کہ پہلا مسیح تو شرابی تھا اور دوسرا مسیح افیونی۔ تمسخرانہ طور پر شرابی کا لقب دیا۔

۵۔ تشریح: یورپ کے لوگ جو شراب پیتے ہیں اسکا سبب بھی یہی فعل مسیح ہے (مفہوم حاشیہ کشتی نوح۔ ص ۶۵)

چشمہ مسیحی صفحہ ۹: حضرت عیسی علیہ السلام نے خود اخلاقی تعلیم پر عمل نہیں کیا۔ انجیر کے درخت کو بغیر پھل کے دیکھ کر اسپر بددعا کی اور دوسروں کو دعا کرنا سکھایا اور دوسروں کو یہ بھی حکم دیا کہ تم کسی کو احمق مت کہو۔ مگر خود اس بدزبانی میں اس قدر بڑھ گئے کہ یہودی بزرگوں کو ولدالحرام تک کہہ دیا اور ہر ایک وعظ میں یہودی علماء کو سخت گالیاں دیں... اخلاقی معلم کا فرض یہ ہے کہ پہلے آپ اخلاق کریمہ دکھلاوے۔

القاب: بداخلاق۔ لم تقو لو ن ما لاتفعلون کا مصداق، بدزبان، گالیاں دینے والا۔ ۶، ۷، ۸، ۹۔

تشریح:

سنو! میرے نزدیک وہ بڑا ہی خبیث ملعون اور بدذات ہے جو خدا کے برگزیدہ اور مقدس لوگوں کو گالیاں دیتا ہے (صفحہ ۱۹۔ البلاغ المبین مرزا جی کا آخری لیکچر لاہور)

اعجاز احمدی صفحہ ۲۵۔

افسوس ہے کہ جس قدر حضرت عیسی کے اجتہادات میں غلطیاں ہیں اسکی نظیر کسی نبی میں بھی پائی نہیں جاتی۔ شائد خدائی کے لئے یہ بھی ایک شرط ہوگی

القاب: غبی الطبع، دعوی الوہیت کا مخفی الزام۔ ۱۰، ۱۱۔

تشریح: توہین انبیاء کفر ہے (انوارالاسلام۔ ص ۳۴)

اخبار الحکم ۲۱ فروری ۱۹۰۲ء۔ مسیح ایک لڑکی پر عاشق ہو گیا جب استاد کے سامنے اسکے حسن و جمال کا تذکرہ کر بیٹھا تو استاد نے اسکو عاق کر دیا... یہ بات پوشیدہ نہیں کہ کس طرح وہ مسیح ابن مریم نوجوان عورتوں سے ملتا تھا اور کس طرح ایک بازاری عورت سے عطر ملواتا تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

القاب: عاشق طبع، نامحرم عورتوں سے ملنے والا، بازاری عورت سے عطر ملوانے والا، حسن پرست۔۱۲، ۱۳،۱۴،۱۵۔

تشریح: حضرت مسیح کا ایک عورت سے عطر ملوانا بہت عمدہ فعل تھا اور اس پر اعتراض کرنا بے ہودہ پن ہے (بدر ۷ مئی ۱۹۰۸ء)۔یہودی کہتے ہیں کہ مسیح ایک لڑکی پر عاشق ہو گیا تھا مگر یہ بات بے اعتبار ہے (اعجاز احمدی۔ص ۲۵)

ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵ تا ۸: یسوع کی تمام پیشگوئیوں سے جو

۱۔عیسائیوں کا مردہ خدا ہے اگر ایک پیش گوئی بھی اس پیشگوئی (آتھم) کے ہم پلہ اور ہم وزن ثابت ہو جائے تو ہم ہرتاوان دینے کو تیار ہیں اس درماندہ انسان کی پیش گوئیاں ہی کیا تھیں۔،

۲۔صرف یہی کہ زلزلے آئیں گے قحط پڑیں گے لڑائیاں ہوں گی پس ان دلوں پر خدا کی لعنت جنہوں نے ایسی پیشگوئیاں اس کی خدائی پر دلیل ٹھہرائیں اور ایک مردہ کو اپنا خدا بنا لیا کیا ہمیشہ زلزلے نہیں آتے، کیا ہمیشہ قحط نہیں پڑتے اور کیا کہیں نہ کہیں لڑائی کا سلسلہ شروع نہیں رہتا۔پس اس نادان اسرائیلی نے ان معمولی باتوں کا پیش گوئی کیوں نام رکھا محض یہودیوں کے تنگ کرنے کو۔اور

۳۔جب معجزہ مانگا گیا تو یسوع صاحب فرماتے ہیں ان کو کوئی معجزہ دکھایا نہیں جائے گا دیکھو یسوع کو کیسی سوجھی اور کیسی پیش بندی کی اب کوئی حرام کار بنے تو اس سے معجزہ مانگے۔یہ تو وہی بات ہوئی جیسا کہ ایک شریر مکار جس میں سراسر یسوع کی روح تھی...سو یسوع صاحب کی بندشوں پر قربان ہی جائیں اپنا پیچھا چھڑانے کو کیسا داؤ کھیلا۔۔اسی بنا پر

۴۔ہتھیار بھی خریدے اور شہزادہ بھی کہلایا، مگر تقدیر نے یاوری نہ کی معلوم ہوتا ہے آپ کی عقل بہت موٹی تھی آپ جاہل عورتوں اور عوام الناس کی طرح مرگی کو بیماری نہیں سمجھتے تھے بلکہ جن کا آسیب... ہاں آپ کو بدزبانی کی اکثر عادت تھی ادنی ادنی بات میں غصہ آ جاتا اور اپنے نفس کو جذبات سے روک نہیں سکتے تھے ....آپ تو گالیاں دیتے تھے مگر یہودی ہاتھ سے کسر نکال لیا کرتے تھے...آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

القاب: مردہ خدا، درماندہ انسان، مردہ، نادان، شریر، مکار، پیش بندی کرنے والا، داؤباز، موٹی عقل والا، جاہل، بدزبان، مغلوب الغضب، جھوٹا ۱۷ تا ۲۸۔

تشریح: جن فقروں پر ہم نے نمبر لگائے ہیں مرزا جی کو اقرار ہے کہ ان کا فاعل قائل حضرت عیسی تھا دیکھو:

۱۔ دافع البلاء ص ۱۲۔ البلاغ المبین آخری لیکچر، ۲، ازالہ اوہام طبع اول جلد اول صفحہ ۳، ۳: نصرۃ الحق صفحہ ۲۲، ۴: تصدیق النبی صفحہ ۶۸، ۵ چشمہ مسیحی صفحہ ۹، ۶۔ اعجاز احمدی صفحہ ۱۴۔

حاشیہ ازالہ اوہام جلد ا صفحہ ۴۔ ۵ طبع سوم:

> حضرت مسیح کی تہذیب اور اخلاقی حالت پر ایک سخت اعتراض وارد ہوتا ہے... فقیہوں اور فریسیوں کو مخاطب کر کے حضرت مسیح نے نہایت غیر مہذب الفاظ استعمال کئے بلکہ تعجب تو یہ ہے کہ ان یہودیوں کے بزرگوں نے نہایت نرم اور مودبانہ الفاظ سے سراسر انکساری کے طور پر حضرت مسیح کی خدمت میں یوں عرض کی... مگر اس کے جواب میں... یہ الفاظ استعمال کئے کہ اس زمانہ کے بد اور حرام کار لوگ نشان ڈھونڈتے ہیں۔ الخ۔ اور پھر اسی پر بس نہیں کی بلکہ وہ ان بزرگوں کو ہمیشہ دشنام دہی کے طور پر یاد کرتے رہے کبھی انہیں کہا: اے سانپ کے بچو (دیکھو متی باب ۲۳ آیت ۳۳) کبھی انہیں کہا: اندھے، دیکھو متی باب ۱۵ آیت ۱۴، کبھی ان کا نام سور کتے رکھا، کبھی انہیں احمق جہنمی کہا۔ حالانکہ آپ ہی حکم اور خلق کی نصیحت دیتے ہیں بلکہ فرماتے ہیں کہ جو کوئی اپنے بھائی کو احمق کہے جہنم کی آگ کا سزاوار ہوگا۔

القاب: بدتہذیب، بداخلاق، غیر مہذب الفاظ استعمال کرنے والا، دشنام دہ، فحش زبان، بے علم جہنمی۔ ۲۹ تا ۳۵۔

تشریح: یہ چاروں انجیلیں جو یونانی سے ترجمہ ہو کر اس ملک میں پھیلائی جاتی ہیں ایک ذرہ قابل اعتبار نہیں (تریاق القلوب۔ ص ۸)

....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انجام آتھم صفحہ ۴۸ (عیسائی)اس شخص کو تمام عیبوں سے مبرا سمجھتے ہیں

جس نے خود اقرار کیا کہ میں

۱۔نیک نہیں ہوں اور جس نے

۲۔شراب خوری قمار بازی اور

۳۔کھلے طور پر دوسروں کی عورتوں کو دیکھنا جائز رکھ کر بلکہ

۴۔آپ ایک بدکار کنجری سے اپنے سر پر عطر کی کمائی کا تیل ملوا کر ،

اوراس کو یہ موقع دے کر کہ اس کے بدن سے بدن لگائے اپنی تمام امت کو اجازت دے دی کہ ان باتوں سے کوئی بھی حرام نہیں۔سو ایسے شخص کو تو انہوں نے خدا بنا لیا مگر خدا کے پاک نبیوں کو... گالیاں دینا شروع کر دیا...نہایت شرم کی بات ہے کہ آپ نے پہاڑی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے یہودیوں کی کتاب طالمود سے چرا کر لکھا پھر ایسا ظاہر کیا کہ یہ میری تعلیم ہے ..آپ کا ایک یہودی استاد تھا۔آپ نے تورات کو سبقا سبقا پڑھا۔معلوم ہوتا ہے کہ یا تو تورات نے آپ کو زیرکی سے کچھ بہت حصہ نہیں دیا یا استاد کی شرارت ہے کہ اس نے آپ کو محض سادہ لوح رکھا بہر حال آپ علمی اور عملی قوی میں بہت کچے تھے اسی وجہ سے آپ ایک دفعہ شیطان کے پیچھے چلے گئے... عیسائیوں نے آپ کے بہت معجزات لکھے ہیں مگر حق یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔اس دن سے کہ آ نے معجزہ مانگنے والوں کو گندی گالیاں دیں اور ان کو ولد الحرام ٹھہرایا...شریفوں نے آپ سے کنارہ کیا آپ کا یہ کہنا کہ

۹۔میرے پیرو زہر کھائیں گے تو ان پر کچھ اثر نہیں ہو گا یہ بالکل جھوٹ نکلا...اور ایسا ہی

۱۰۔آپ یہ فرماتے ہیں کہ میرے پیرو پہاڑ کو کہیں گے کہ یہاں سے اٹھ جا اور وہ اٹھ جائے گا یہ کس قدر جھوٹ ہے...ممکن ہے کہ آ نے معمولی تدبیر سے کسی شب کور وغیرہ کا علاج کیا ہو...مگر بدقسمتی سے اس زمانہ میں ایک تالاب ۱۱ بھی موجود تھا جس سے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے...اس تالاب کی مٹی آپ بھی استعمال کرتے ہوں گے...اسی تالاب نے فیصلہ کر دیا کہ اگر آپ سے کوئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معجزہ بھی ظاہر ہوا تو وہ معجزہ آپ کا نہیں بلکہ اس تالاب کا ہے اور آپ کے ہاتھ میں سوائے مکر و فریب کے اور کچھ نہیں تھا...آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا مگر شائد یہ بھی خدائی کیلئے کوئی شرط ہوگی...آپ وہی حضرت ہیں جنہوں نے یہ پیش گوئی کی تھی کہ یہ تمام لوگ ابھی زندہ ہوں کہ میں پھر ۱۲ واپس آ جاؤں گا حالانکہ نہ صرف وہ بلکہ انیس نسلیں مر چکیں مگر آپ تشریف نہ لائے۔

القاب: بد، شراب خور، قمار باز۔ بدنظر، مال حرام استعمال کرنیوالا، خارج از انبیاء طیبین، چور، قوی عملیہ وعلمیہ میں کچا، گندہ دہن، مکار، فریبی، پلید وجود والہ ۳۶ تا ۴۷

ہم نے جن فقروں پر نمبر دیئے ہیں مرزا کو اقرار ہے کہ ان افعال کا فاعل حضرت عیسی ہے ا۔ دیکھو نور الحق صفحہ ۷۶۔ ۲ کشتی نوح کا حاشیہ صفحہ ۶۵۔ ۳ الحکم ۲۱ فروری ۱۹۰۲ء، ۴، بدر ۴ مئی ۱۹۰۸ء، ساتواں فقرہ دیکھو جنگ مقدس تقریر ۳ جون۔ نمبر ۸ چشمہ مسیحی صفحہ ۸ نمبر ۹۔ جنگ مقدس تقریر ۲۶ مئی ۱۸۹۳ء، نمبر ۱۰ جنگ مقدس تقریر مذکور بالا۔ نمبر ۱۱ ازالہ اوہام ص ۷، نمبر ۱۲ النصرۃ الحق صفحہ ۱۰۱۔۱۰۲۔ تیرھواں فقرہ چشمہ مسیحی صفحہ ۹

بدر ۹ مئی ۱۹۰۷ مرزا کی ڈائری: اخبار بدر کا اڈیٹر لکھتا ہے:

دوبارہ آمد: فرمایا ایک دفعہ حضرت مسیح دنیا میں آئے تھے تو اس کا نتیجہ یہ ہوا تھا کہ کئی کروڑ مشرک ہو گئے دوبارہ آ کر وہ کیا بنائیں گے کہ لوگ ان کی آمد کے خواہش مند ہوں۔

القاب: وجود مسیح بنیاد شرک۔ ۴۸

تعجب: ناظرین حیران ہوں گے کہ مرزا صاحب نے یہ جو کچھ فرمایا ہے ایک ایسے نبی اولوالعزم رسول کے حق میں فرمایا ہے جس کے حق میں خود ہی لکھتے ہیں:

خدا کا دائمی پیارا دائمی محبوب دائمی مقبول یسوع ایک بندہ خدا جس کو عبرانی میں یسوع کہتے ہیں۔ تحفہ قیصریہ چشمہ مسیحی وغیرہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باقی ہنوز بہت۔ خادم امت مرزا محمد عبداللہ معمار کٹڑہ کرم سنگھ امرت سر

اطلاع: سوامی دیانند والا حصہ ابھی باقی ہے جو آئندہ ادا کیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔ مدیر

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم مارچ ۱۹۲۹ء مطابق ۱۸ رمضان ۱۳۴۷ھ جلد ۲۶ نمبر ۱۸ ص ۶۔۹)

....

قادیانی وفد گورنر کے حضور

(ہم ہی حضور کے خدام ہیں)

۲۱ جنوری ۱۹۲۹ء کو قادیانی وفد نے حضور گورنر پنجاب کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی وفاداری کا اظہار یا بالفاظ تجدید ایمان کیا ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہر سوسائٹی اور جماعت اپنے لئے جو بہتر راستہ جانے اختیار کیا۔

ہاں ہمیں اعتراض یا تنقید ہے تو اس بات پر ہے کہ وفد مذکور نے حاضر ہو کر وہی کام کیا جو خواجہ حالی ایسے لوگوں کے حق میں کہہ گئے ہیں:

جب تک نہ ہو دشمن ایمان پکا
مومن کا نہیں ہوتا ہے ایمان پکا
ہم قوم کی خیر مانگتے ہیں حق سے
سنتے ہیں کسی کو جب مسلمان پکا

وفد مذکور نے اپنے بانی کے واقعات تاریخی بتا کر سب سے پہلے جو فقرہ گورنر کے سامنے عرض کیا وہ یہ تھا یہ کہ:

خونی مہدی کا انتظار: جب حضرت مرزا غلام احمد نے مسیح موعود اور مہدی ہونے کا دعوی کیا تو تمام دنیا کے مسلمان ایک ایسے مہدی کی آمد کے منتظر تھے جو آ کر تمام غیر مسلموں سے جہاد کرے گا اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کفار کو بزور شمشیر داخل اسلام کرے گا اور وہ ہماری جماعت کے مقدس بانی کے دعوی کو سن کر جو اپنی مثال حضرت یسوع مسیح علیہ الصلوۃ والسلام کی طرح ایک حلیم الطبع اور امن پسند منادی کی صورت میں ظاہر ہوا۔ بہت افروختہ ہوئے۔ اس دعوی کو سن کر ہر طبقہ کے مسلمانوں کی طرف سے مخالفت کا جو طوفان برپا ہوا اس کی نظیر ہندوستان کی مذہبی تاریخ میں نہیں ملتی۔ (الفضل ۱۲ فروری ۱۹۲۹ء ص ۳)

معلوم نہیں اس فقرہ کے لکھنے سے وفد اور وفد کے امام قادیانی خلیفہ کو کتنے ایکڑ اراضی ملنے کی امید ہے اگر نہیں تھی تو اتنے بڑے جھوٹ کو منہ سے کیوں نکالا کیا بے فائدہ اور عبث جھوٹ بول کر حکام کو مائل کرنے میں کامیابی سمجھنا کسی مذہبی جماعت سے ممکن ہوسکتا ہے، کوئی مسلمان ایسا عقیدہ نہیں رکھتا کہ:

حضرت مہدی غیر مسلموں کو بزور شمشیر داخل اسلام کریں گے

یہ ایسا سفید نہیں سیاہ بہتان ہے کہ اس کی مثال نہیں ملتی

ہاں مسلمانوں کا عقیدہ حضرت مہدی کے حق میں وہی ہے جو حدیث میں آیا ہے کہ امام مہدی کے آنے سے پہلے تمام زمین ظلم سے بھر جائے گی ان کے آنے سے عدل وانصاف سے بھر جائے گی ملئت عدلاً کما ملئت جوراً۔ ہر قوم کے لوگ ان کے اثر صحبت سے خود بخود اسلام میں کھنچے آئیں گے چنانچہ یہی عقیدہ مرزا صاحب قادیانی نے قبل دعوی مہدویت خود بھی براہین احمدیہ میں حضرت مسیح کے حق میں لکھا ہوا ہے

کہ مسیح موعود کے زمانہ میں اسلام جمیع اطراف میں پھیل جائے گا (ص ۴۹۹)

مختصر یہ ہے کہ حضرت مہدی کو خونی مہدی کہنا اور ان کی بابت مسلمانوں کا یہ اعتقاد بتانا کہ غیر مسلموں کو جراً اسلام میں داخل کریں گے، صریح بہتان اور کذب بیانی ہے۔

اسی وفد نے یہ بھی ظاہر کیا کہ ہم جملہ بانیان مذاہب کو خدا کی طرف سے جانتے ہیں یعنی ان کی عزت کرتے ہیں اس کے جواب میں ایک ایسی مقدس ہستی کا نام پیش کرتے ہیں جس کو نا صرف مسلمان بلکہ گورنر اور ان کی ساری قوم مقدس مانتی ہے یعنی مسیح ؑ ان کی بابت قادیانی مذہب کے بانی کے شستہ الفاظ گذشتہ پرچہ اہل حدیث میں بہت سے درج ہوچکے ہیں آج بھی ایک فقرہ درج ذیل ہے جس سے قادیانی وفد کی راست گوئی اور بانی مذہب قادیانی کی اندرونی صفائی کا پتہ لگتا ہے۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسیح کا چال چلن، کھاؤ پیؤ، شرابی، نہ زاہد نہ عابد نہ حق کا پرستار متکبر خود بین خدائی کا دعوی کرنے والہ

..(مکتوبات احمدیہ ج ۳ ص ۲۳-۲۴)

اعیان اسلام! کیا یہودی، مسیح کی شان میں اس سے زیادہ کچھ کہتے یا کہہ سکتے ہیں؟

اس کے علاوہ وفد مذکور نے گورنمنٹ کے حضور اپنی خدمات اور وفا داری کا ذکر کیا ہے جس سے بحیثیت مذہبی ہمیں کوئی بحث نہیں ہاں ایک معزز عہدہ دار ڈپٹی کمشنر گورداسپور کے الفاظ ہم نقل کرتے ہیں جنہوں نے جماعت مرزائیہ کے متعلق خاص قادیان کے دورے میں رائے ظاہر کی تھی جو خود قادیانی روایت سے ثابت ہے۔ کتاب سیرۃ المہدی (مصنفہ مرزا بشیر پسر مرزا صاحب آنجہانی) میں لکھا ہے کہ

صاحب ڈپٹی کمشنر گورداسپور دورہ کرتے ہوئے قادیان میں آئے مرزائی وفد ان سے ملنے گیا تو انہوں نے کہا: میں خوب سمجھتا ہوں کہ یہ جماعت (مرزائیہ) کیوں بن رہی ہے اور میں تمہاری باتوں سے ناواقف نہیں اور میں اب جلد تمہاری خبر لینے والا ہوں اور تم کو پتہ لگ جائے گا کہ کس طرح جماعت بنایا کرتے ہیں۔ (سیرۃ المہدی۔ص ۱۲۰)

ہم نہیں کہہ سکتے کہ ڈپٹی کمشنر نے کس بنا پر یہ فقرے کہے تھے۔

وفد مذکور نے اپنی تعلیمی کوشش کا ذکر کرتے ہوئے یہ بتایا ہے کہ تعلیم یافتہ جماعت میں ہم احمدی لوگ فی صدی چالیس ہیں۔ ہم نہیں جانتے یہ دعوی کہاں تک صحیح ہے سب سے پہلے اس دعوی کی تصدیق لاہور سے ہونی چاہیے لیکن بحیثیت مذہب، اہل حدیث، کو اس سے سروکار نہیں۔

نوٹ:

وفد مذکور اپنے اڈریس میں اگر ہم مسلمانوں کی دل آزاری نہ کرتا تو ہم کو اسکی نسبت لکھنے کی حاجت نہ تھی: مارا چہ ازیں قصہ کہ گاؤ آمد و خر رفت

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ مارچ ۱۹۲۹ء مطابق ۲۵ رمضان ۱۳۴۷ھ جلد ۲۶ نمبر ۱۹ ص ۲-۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا اور بہاء

جناب منشی محمد حسین صاحب صابریؒ بریلی سے لکھتے ہیں:

مکرم محترم مولانا مدظلہ العالی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۵ فروری ۱۹۲۹ء میں، مرزا اور بہاء، کے عنوان سے ایک لیڈنگ آرٹیکل نکلا ہے۔ وہ خوب ہے۔

فی الحقیقت آج قادیانی مشن کے ساتھ بہاہیت کا ذکر ہونا بھی ضروری ہے میرا خیال ہی نہیں بلکہ مجھے یقین ہے کہ آئندہ زمانہ میں مرزائیت پر مضمون لکھنے والے ساتھ ساتھ بہاہیت کا بھی ضرور ذکر کیا کریں گے کیونکہ یہ دونوں مذاہب ایک ہی اصول اور ایک ہی لائن پر گامزن ہیں۔ فرق صرف آگے پیچھے یا استاد شاگرد کا سا ہے۔

مضموم مذکور بالکل درست اور صحیح لکھا گیا ہے صرف صفحہ ۲ کا حاشیہ نمبر ا، یعنی، قائم سے مراد ذات بہاء اللہ ہے، صحیح نہیں۔ ایقان کی جس عبارت پر حاشیہ مذکور لکھا گیا ہے وہاں قائم سے مراد بہاء کی ذات نہیں بلکہ اس سے مراد جناب محمد علی باب ہیں جن کو اہل بہاء قائم آل محمد اور امام مہدی وغیرہ مانتے ہیں۔

دراصل یہ کتاب ایقان، جناب بہاء اللہ نے اس وقت تصنیف کی تھی جب کہ وہ خود ابھی مدعی نہ تھے صرف بابی فرقے میں بطور لیڈر کے کام کرتے تھے اور یہ کتاب مذہب بابیہ ہی کی حمایت میں لکھی گئی تھی خود جناب بہاء اللہ دوسرے بابیوں کی طرح علی محمد باب کے موعود من یظهره الله (وہ جس کو خدا ظاہر کرے گا) کے انتظار میں تھے۔

جناب بہاء اللہ نے یہ دعوی کیا کہ وہ شخص جس کی بشارت من یظهره الله کے نام سے باب نے دی تھی وہ میں ہی ہوں، تو بابیوں نے اعتراض کیا کہ باب نے تو، من یظهره الله، کے ظہور کا زمانہ سنہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مستغاث معین کیا ہے کہ جس کے دو ہزار ایک سال ہوتے ہیں اور بہاء اللہ باب کے نو سال بعد ہی مدعی ہو گئے ۔ یہ مسئلہ بابیوں اور بہائیوں کے درمیان آج تک زیر بحث چلا آتا ہے۔

اہل قادیان نے بھی جب دیکھا کہ ہم اور کسی دلیل سے تو بہائیت کا مقابلہ کرنے سے عاجز و قاصر ہیں بہتر یہ ہوگا کہ میدان مناظرہ میں ان بہائیوں پر وہی اعتراض کریں جو بابی ان پر کرتے ہیں چنانچہ اہل بہاء کا چیلنج مناظرہ اہل قادیان کے پاس پہنچا تو انہوں نے بہائیوں کی اصولی اور بنیادی کتب طلب کیں جن میں علی محمد باب کی کتاب ،البیان، بھی تھی۔

جب بہائیوں نے اپنی اصولی اور بنیادی کتب (اقدس،مبین، اقتدار) کے دینے پر آمادگی ظاہر کی اور البیان کے لئے عذر کیا کہ وہ کتاب اب ہمارے عقیدے کی رو سے منسوخ ہے اور اس کا مہیا کرنا ہم پر ضروری نہیں تو مرزائیوں نے بار بار یہی اصرار کیا کہ پہلے ہم ،البیان، ہی لینگے۔جس سے ان کا یہی مقصد تھا کہ البیان پر وہی اعتراض کریں جو بابی بہائیوں پر کرتے ہیں۔حالانکہ یہ بات اصولاً غلط ہے۔

بہائیوں کے نزدیک کتاب البیان، منسوخ اور مرزائیوں کے نزدیک بالکل جھوٹی۔تو پھر ان ہر دو فریق کے مباحثہ میں وہ کیا کارآمد ہوسکتی ہے

(قانون انصاف یہ ہے کہ کسی الہامی نوشتہ کو صاحب الہام ہی منسوخ کہہ سکتا ہے دوسرا نہیں۔ثناء اللہ امرتسری)

الغرض کتاب ایقان کی تصنیف کے وقت جناب بہاء اللہ نے ابھی من يظهره الله ہونے کا دعوی نہیں کیا اور اس کتاب کی مثال قادیانی لٹریچر میں براہین احمدیہ کی ہے جسے جناب مرزا صاحب نے اپنے تمام دعاوی سے پہلے محض ملہم من اللہ ہونے کی حیثیت سے لکھا تھا اور حضرت عیسی کو آسمان پر مع جسد عنصری زندہ مانتے تھے اور قرب قیامت انہی کے نزول کے قائل تھے۔

جس طرح براہین احمدیہ کی تحریر سے مرزا صاحب کا صرف یہ مقصد تھا کہ مسلمان قرآن کی حقانیت کے ثبوت سننے کے لالچ میں آکر الہامات مندرجہ براہین پر متوجہ ہوں اسی طرح جناب بہاء اللہ نے قرآن مجید کی بعض آیات کی تفسیر اپنے خیال کے مطابق لکھی اور اہل اسلام کو بتایا کہ قرآن کے حقائق اور معارف جو آج تک سربمہر تھے میں نے بیان کئے ہیں اس طرح لالچ دے کر مسلمانوں کو بابیت کی طرف بلایا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دراصل یہ ایک آڑتھی جو مرزائیوں نے اصل مباحثہ سے بچنے کیلئے بنائی تھی

فرق صرف اتنا ہے کہ مرزائی اب براہین احمدیہ کی برہان کو جوان کے کسی موجودہ عقیدے کے خلاف ہو، ہرگز سننے کے لئے تیار نہیں۔ بلکہ صاف کہدیتے ہیں کہ یہ حضرت مرزا صاحب کا پرانا عقیدہ ہے۔لیکن بہائی جناب بہاء اللہ کی کتاب ایقان کو ان کی دوسری کتب کی طرح مانتے ہیں ۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری ؒ لکھتے ہیں:

شیخ عطار مرحوم نے انسانی نفس کا طریق عمل بھی یہی بتایا ہے:

چوں شتر مرغے شناس ایں نفس را
نے کشد بار و پرّد بر ہوا
چوں پر گوئیش گوید اشترم
در نہی با رش بگوئد طائرم

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ مارچ ۱۹۲۹ء مطابق ۲۵ رمضان ۱۳۴۷ھ جلد ۲۶ نمبر ۱۹ ص ۲۰)

....

مرزا صاحب قادیانی آریہ تھے؟

مولانا نور محمد مبلغ ومناظر مدرسہ مظاہر العلوم سہارن پور لکھتے ہیں:

مرزا صاحب قادیانی جیسی شخصیت کا انسان زمانہ میں نہ کبھی پیدا ہوا اور غالباً نہ ہوگا کیونکہ نہیں معلوم آپ کے اندر کیسی مقناطیسی کشش و برق صفت قوت موجود تھی کہ جس سے دنیا کے تمام کمالات واوصاف حسنہ اس طرح مسخر و مغلوب تھے کہ آپ ہر جگہ با کمالات لباس میں تھے۔ مثلاً ایک طرف وہ مدعیان الوہیت کاذبہ و انا ربکم الا علی کے نعرے لگانے والوں کی جماعت میں اپنے کن فیکونی و تخلیق سماوی وارضی کے سلاح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے مسلح تھے اور نبیوں کے جھرمٹ میں سید الرسل ﷺ کے دوش بدوش تھے اور مسیح موعود مہدی معہود کے مراتب جلیلہ پر فائز تھے اور صحابہ و اولیاء و آئمہ کی قطار میں ایستادہ ہو کر ان سے افضل و برتر تھے اور سلطان القلم و سلطان الشعرا کے خطاب سے معزز تھے تو دوسری طرف آپ ہی ہندوؤں کے کرشن بدھوں کے گوتم جینیوں کے رہنما آریوں کے بادشاہ بھی تھے (الغرض آپ ہر کمال سے مکمل تھے) لیکن آج میں ناظرین اہل حدیث کی معلومات میں ایک نیا اضافہ کرنا چاہتا ہوں کہ مرزا صاحب نہ صرف آریوں کے بادشاہ ہی تھے بلکہ بقول خود آریہ بھی تھے چنانچہ آپ اپنے سلسلہ تصنیف کی آخری کڑی، پیغام صلح جیسی معتبر کتاب میں (جس کو آپ کے انتقال کے بعد خواجہ کمال الدین نے مرتب کر کے شائع کیا اور اس کے دیباچہ میں خواجہ صاحب نے مسلمانوں کو عموماً اور مرزائیوں کو خصوصاً اپنے پیر و مرشد کے پیغامات پر لبیک کہنے کی خواہش ظاہر کی ہے) اپنے آریہ ہونے کا ثبوت دیتے ہیں غور سے ملاحظہ کیجئے۔

ا۔ ماسوا اس کے صلح پسندوں کے لئے یہ ایک خوشی کا پیغام ہے کہ جس قدر اسلام میں تعلیم پائی جاتی ہے وہ تعلیم ویدک تعلیم کی کسی نہ کسی شاخ میں موجود ہے۔ (پیغام صلح۔ص ۵)

۲۔ میں وید کو اس بات سے منزہ سمجھتا ہوں کہ اس نے کبھی اپنے کسی صفحہ پر ایسی تعلیم شائع کی ہو جو نہ صرف خلاف عقل ہو بلکہ پرمیشور کی پاک ذات پر بخل اور پکش بات کا داغ لگاتی ہو۔ (ایضاً ص ۷)

ناظریں کرام! مرزا صاحب نے مذکورہ بالا حوالہ جات میں کیسی صفائی سے وید کو الہامی اور اس کی تعلیم کو اسلامی تعلیم تسلیم کر کے اپنے آریہ ہونے کا ناقابل انکار ثبوت پیش کیا ہے جس سے علاوہ مرزائیوں کے ہر منصف مزاج شخص یقین کر سکتا ہے کہ مرزا صاحب واقعی آریہ تھے۔

مگر ہاں مرزائیو! ذرہ تم ہی انصاف سے بتلاؤ کہ جب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی وید کو الہامی اور اس کی تعلیمات کو اسلامی تسلیم کرتے ہیں تو تم لوگ جو آج کل آریوں سے اصول آرین (مثلاً الہام وید) پر مباحثہ کرتے ہو اور ویدک مت کے کھنڈن میں بڑے ہی سرگرم ہو، تو کیا یہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے ان خیالات کا انکار ہے یا اقرار؟

پس بصورت اول تم لوگ بھی اسی سزا کے مستحق ہو گئے جس کو مرزا صاحب قادیانی نے اپنے دوسرے منکریں کے لئے تجویز کیا ہے (یعنی کافر جہنمی) تو اسوقت آپ لوگوں پر یہ مثل کہ تیلی بھی کیا اور روکھا بھی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کھایا ،خوب صادق ہوئی۔

اور بصورت ثانی آئندہ سے اپنے دیانندی بھائیوں سے بحث ومباحثہ بند کرو اور اعتراف قصور اور یہ شعر پڑھتے ہوئے کہ

کون کہتا ہے کہ ہم تم میں جدائی ہو گی
کسی دشمن نے یہ بے پر کی اڑائی ہو گی

ایک دوسرے سے بغل گیر ہو جاؤ کیونکہ خیریت اسی میں ہے۔

اللہ اکبر ! یہ وہ مسیح موعود ہیں جو کفر وشرک مٹانے کے لئے ترقی اسلام وتوحید الٰہی کو اپنے مخصوص انداز میں پھیلانے کے لئے دنیا میں تشریف فرما ہوئے مگر افسوس مرزائیو!

حضرت مرزا نے مئے پی کر یہ کیسی چال چلی
محتسب سے جا ملے رندوں کے مخبر بن گئے

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ اپنے ادارتی نوٹ میں لکھتے ہیں:

آریوں کی مذہبی کتاب وید ہے اس کو تو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے کھلے لفظوں میں تسلیم کیا جس کی تفصیل اہل حدیث امرتسر مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۲۸ء میں بھی ہو چکی ہے۔ اسکے علاوہ اصل الاصول آریہ قدامت سلسلہ دنیا ہے۔ مرزا صاحب کو یہ بھی مسلّم ہے چنانچہ اسی تعلیم کی بنا پر قادیان سے کتاب نکلی ہے جس میں سلسلہ کائنات کو قدیم ثابت کیا ہے جس کے مصنف میر اسحاق ہیں اور مؤید ساری جماعت۔

قادیانیو! آریوں سے وحدت مبارک ہو۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ مارچ ۱۹۲۹ء ص ۳۔۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلیفہ قادیانی اور اللہ دتہ جالندھری

جناب منشی محمد عبداللہؒ معمار امرتسری لکھتے ہیں:

جناب مولانا (ثناءاللہ) صاحب! السلام علیکم۔

آپ نے اہل حدیث امرتسر ۱۳ جولائی ۱۹۲۸ء میں بعنوان:

خلیفہ قادیانی کی غلط بیانی

میں خلیفہ قادیانی (مرزا محمود احمد) کی چار غلط بیانیاں ظاہر کی تھیں۔ جن کے جواب میں مولوی اللہ دتا جالندھری نے اخبار الفضل قادیان ۲۰ جولائی میں قلم اٹھایا تھا جس میں حسب سنت مرزا قادیانی بہت کچھ ہاتھ پیر مارے تھے۔

اس کے جواب میں آپ نے اہل حدیث امرتسر ۱۷۔ اگست ۱۹۲۸ء میں قلم اٹھایا تھا اور فیصلہ کے لئے ثالث کا تعین چاہا تھا، مگر اس شرط پر کہ فریق مخاطب خود خلیفہ قادیان ہو جو اصل قائل ہے۔

چاہیے تو یہ تھا کہ خلیفہ قادیانی (مرزا محمود احمد) سامنے آنے کا حوصلہ کرتے، مگر ان کی جگہ پھر وہی اللہ دتا صاحب آئے۔ چنانچہ ۲۶ فروری ۱۹۲۹ء کے الفضل میں جالندھری صاحب نے پھر آپ سے تقاضا کیا ہے، اس لئے ان حضرت کے مقابلہ میں خاکسار کھڑا ہو۔

پس میں اعلان کرتا ہوں کہ خلیفہ قادیانی کی بتائی ہوئی چار باتوں کے متعلق میرے ساتھ فیصلہ کریں۔ میں قرآن حدیث اور اقوال مرزا صاحب پیش کرونگا بلکہ اس موضوع کے علاوہ میں یہ بتانے کو بھی تیار ہوں کہ بیٹا کیا باپ بھی اپنے اقوال اور بیانات میں کبھی کبھار ہی سچ بولتے تھے۔

خاکسار خادم امت مرزائیہ۔ محمد عبداللہ معمار کٹرہ کرم سنگھ امرت سر

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ مارچ ۱۹۲۹ ص ۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولوی اللہ دتا مرزائی تیار ہو جائیں

جناب منشی محمد حسین صابریؒ بریلی سے لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۵ فروری ۱۹۲۹ء میں ایک مضمون بعنوان: مرزا اور بہاء۔ نکلا تھا جس میں ثابت کیا گیا تھا کہ قیامت کے متعلق جو آیات قرآن مجید میں ہیں انہیں بہاء اللہ اپنے پر اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنے پر چسپاں کرتے ہیں۔ اس کے جواب میں مولوی اللہ دتا صاحب مرزائی الفضل قادیان ۵ مارچ ۱۹۲۹ء میں بہت چیں بجبیں ہوئے ہیں، اور اہل حدیث کے چیلنج کو جو اسی پرچہ کے صفحہ ا پر دیا گیا تھا منظور کرتے ہیں۔ یہ خاکسار اخبار اہل حدیث کے ادنی خادم کی حیثیت سے مولوی اللہ دتا کے مقابلہ پر اہل حدیث کا دعوی ثابت کرنے کو حاضر ہے۔

اہل حدیث کی طرف سے مناظرہ کا چیلنج ہمیشہ بتقرر منصف ہوتا ہے۔ چنانچہ یہ چیلنج بھی ایسا ہی ہے۔ لیکن یہ ایک عجیب بات ہے لیکن یہ ایک عجیب بات ہے کہ مرزائی مولوی صاحب منصف کے تقرر کے ساتھ بحث پر اس وقت بھی آمادہ ہیں اور اس سے قبل خلیفہ قادیان کی کذب بیانی، والی بحث میں بھی آمادہ تھے مگر ان کے پیشوا جن کو یہ لوگ کأن اللہ نزل من السماء خیال کرتے ہیں، مذہبی بحث میں ساری دنیا کے عقل مندوں کا بھی فیصلہ ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں (اہل قادیان کی نبض شناسی کر کے حضرت مولانا اڈیٹر اہل حدیث نے خلیفہ قادیان کی کذب بیانی، والی بحث میں یہ شرط خوب لگائی کہ جو چار سو روپے انعام کا شوقین میدان میں آوے وہ اپنے خلیفہ صاحب سے اجازت لیکر آئے۔ مگر مولوی اللہ دتا صاحب نے اس معمولی سی بات کو نہ ماننا تھا نہ مانا اور چار سو روپیہ خلیفہ صاحب سے پوشیدہ ہی حاصل کرنا چاہا۔ معلوم ہوتا ہے کہ شہر داری اور ہم وطنی کے محبت کے تقاضے کہیں کارخانہ مشین سیویان کے پاس آنے جانے لگ گئے ہیں جب ہی یہ منافقت کا رنگ چڑھ گیا ہے اور خلیفہ صاحب کے حکم کے بغیر کام کرنے لگے ہیں۔ صابری) چنانچہ آنجناب ارشاد فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مذہبی مسئلہ میں تو خواہ وہ رفع یدین ہو یا اس سے بھی معمولی ہو ہم تمام دنیا کے عقل مندوں کو بھی ثالث مقرر نہیں کر سکتے (الفاظ خلیفہ قادیان الفضل ۱۲ فروری ۱۹۲۹ء ص ۷)

(آپ اپنی حالت پر قیاس کر کے بالکل درست فرماتے ہیں مگر یہ آپ کے مریدان رموز اور نکات سے واقف نہ ہونے کی وجہ سے آپکی مخالفت پر آمادہ ہیں۔صابری)

جب یہ بات ہے تو پھر ہم اس اہم مذہبی بحث میں ایک ثالث کا فیصلہ ان کے نزدیک کیا چیز ہو گا اور یہ لوگ اسے کیونکر منظور کریں گے۔بہر حال مولوی اللہ دتا صاحب کو اب یہ بھی بتانا پڑے گا کہ تقرر ثالث کی شرط کو آپ نے از خود مانا ہے یا خلیفہ صاحب کی اجازت سے؟ خلیفہ کے ہوتے ہوئے ایک ادنی ملازم کی کیا حیثیت ہے کہ وہ بلا اجازت کسی سے بات بھی کرے۔

مولوی اللہ دتا صاحب فرماتے ہیں کہ پہلے زیر بحث دعوی کا تعین ہو جانا چاہیے۔سو میری طرف سے واضح رہے کہ مبحث اصولی ہو گا یعنی مرزا غلام احمد قادیانی اور بہاء اللہ کے اصولی دعاوی میں ہم تطبیق بلکہ اصل اور نقل دکھا کر مسلّمہ منصف سے فیصلہ کرائیں گے۔شروط کی بحث کوئی اہم نہیں مباحثہ لدھیانہ کی مسلّمہ شروط میں سے صرف ایک شرط کار آمد ہو گی وہ یہ کہ ہم بحیثیت مدعی اپنا بیان دو پرت منصف صاحب کے پاس بھیج دیں گے وہ ایک پرت اپنے پاس رکھیں گے ایک قادیان بھیج کر جواب طلب کریں گے۔جس کی دو پرتیں ان کے پاس جائیں گی جن میں سے ایک بغرض جواب الجواب ہمارے پاس بھیج دیں گے جس کا جواب ہم دیں گے۔بعد ازاں منصف صاحب فیصلہ دیں گے جس کی ایک ایک کاپی فریقین کے پاس جائے گی۔منصف صاحب اس کام کے لئے محرر کا خرچ طلب کریں گے تو دونوں فریق مساوی دیں گے۔

ان امور کے ثابت ہو جانے کے بعد اندھے مقلدوں دنیا کے لالچیوں اور زبان کا پاس کرنے والوں کے سوا اس فیصلہ سے ہر دانا یہی نکالے گا کہ مرزا صاحب کا مذہب بہائیت کی نقل ہے خاص کر اس حالت میں کہ دوسری طرف سے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جناب مرزا صاحب نے قرآن مجید کے حقائق اور معارف جو بیان کئے ہیں وہ آج تک امت میں سے کسی کے خیال میں بھی نہیں آئے اس کے مقابلہ ہم دکھا دیں گے کہ مرزا صاحب نے سب کچھ بہاء اللہ سے لیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولوی اللہ دتا صاحب نے یہ بھی لکھا ہے کہ، بہائی لوگ اہل اسلام کی طرح حضرت مسیح کی حیات کے قائل ہیں، حالانکہ بالکل غلط ہے۔اہل بہاء کا عقیدہ ہے کہ مسیح کو صلیب دی گئی جیسا کہ مرزائیوں کا عقیدہ ہے۔فرق صرف اتنا ہے کہ بہائی کہتے ہیں وہ سولی پر ہی مر گئے اور مرزائی کہتے ہیں کہ مردہ جیسے ہو گئے اور کشمیر میں آ کر مرے لیکن مسلمانوں کا عقیدہ جو قرآن مجید و احادیث شریف بلکہ کتب سابقہ کے بھی مطابق ہے وہ یہ ہے کہ:

حضرت مسیح دوبارہ اس دنیا میں تشریف لاویں گے ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق و اقطار میں پھیل جائے گا ۔(براہین احمدیہ۔ص ۴۹۸)

اس اسلامی عقیدے کا ثبوت بہائی لٹریچر سے دینا مولوی اللہ دتا صاحب کے ذمہ ہوگا۔ہاں وہ اس بحث میں مولوی فضل الدین صاحب پلیڈر قادیانی کو بھی ساتھ ملا لیں کیونکہ وہ اس بارے میں ایک دفعہ زور قلم دکھا چکے ہیں شاید وہی خیالات آپ کے دماغ میں بھی موجزن ہیں۔

باقی رہا امکان نبوت کا عقیدہ۔سو اہل بہاء صاحب شریعت نبی اور رسول کے آنے کے قائل ہیں۔ صرف اصطلاح کو بدلتے ہیں اور بس۔اس کے خلاف اگر کوئی بہائی یہ کہے کہ ہمارے لٹریچر میں جناب بہاء اللہ کو نبی نہیں کہا گیا تو اس کی یہاں کیا پرواہ ہے (اہل حدیث میں ایک دفعہ بحوالہ کوکب بہائی جو بہاء اللہ کی نبوت کی بجائے اوتار ہونے کا ذکر لکھا گیا۔جس پر قادیانی اخبار میں بغلیں بجائی گئیں یہاں کا لڑکپن ہے ہم ثبوت رکھتے ہیں کہ بہاء اللہ نے کتاب اقدس میں رسول ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ہاں کوکب میں ایک نامہ نگار نے بجائے نبی کے اوتار لکھا۔سو اس کا ذمہ دار قائل ہے، اسی کو ہم نے الزاماً لکھا تھا۔ مدیر اہل حدیث)۔ہاں مولوی اللہ دتا صاحب اپنی معمولی عادت سے اس بارے میں جو اصل بحث ہو چکی ہے اسے پوشیدہ رکھ کر جو منہ پر آتا ہے کہتے جاتے ہیں۔میں نے جناب عبدالبہاء عباس آفندی کی کتاب سے دکھا دیا کہ وہ جناب بہاء اللہ کو صاحب شریعت نبی تسلیم کرتے ہیں۔سو یہی اہل حدیث نے لکھا تھا کہ:

ایران میں ایک شخص شیخ بہاء اللہ پیدا ہوئے تھے جن کا دعویٰ تھا کہ میں نبی ہوں۔نبی بھی معمولی نہیں بلکہ نبوت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ کو منسوخ کرنے آیا ہوں

(اہل حدیث امرتسر ۲۸ مارچ ۱۹۲۴ء۔الفضل ۵ مارچ ۱۹۲۹ء)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سو یہ تحریر اگر سطحی نظر سے تحقیق کا نتیجہ ہے تو اب مولوی اللہ دتا صاحب اپنے بڑے بھائیوں اہل بہاء کو بھی ساتھ لے کر آ جائیں۔ ہم انشاء اللہ ان کی کثرت کے ساتھ تحریریں پیش کر دیں گے جن سے یہی نتیجہ برآمد ہو گا جو اہل حدیث نے لکھا۔ باقی کسی فضول گو کی زبان کو اور لغو نویس کے قلم کو کون روک سکتا ہے۔

بہر حال اب میں اس انتظار میں ہوں کہ مولوی اللہ دتا صاحب، خاکسار کی اس صاف اور سیدھی تحریر کو پڑھ کر کیا کہتے ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹ مارچ ۱۹۲۹ء ص ۳، ۴)

....

رسول قادیان اور اس کا عمل بالقرآن

جناب مولوی نور محمدؒ ممیانوی جہلمی لکھتے ہیں:

حضرات ناظرین! مرزا غلام احمد قادیانی کی تعریف محتاج بیان نہیں۔ مرزا غلام احمد کے متعلق یہی کہہ دینا کافی ہے کہ آپ ستائیس عہدوں کے انچارج تھے۔ یہ کس قدر عجائبات دنیا سے ہے کہ آپ نے ترقی کے ہر زینے کو طے کرتے ہوئے کس بلندی پر سرفراز ہوئے۔ ایک وقت میں ایک ہی انسان سب مقامات پر کیسے درجہ پا سکتا ہے، یہ سب کمالات مرزا صاحب میں موجود تھے۔ کون پنجابی انسان کمزور ہے جو مرزا صاحب کے کمالات پر پہنچ سکے یا دعویٰ کر سکے واہ رے رسول قادیانی۔

آج صرف مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے پہلے اور آخری دعوے کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ ناظرین بغور سنیں۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا سب سے پہلا دعویٰ امام و مجدد ہونے کا تھا اور آخری دعویٰ نبوت و رسالت کا۔ برادران ہم ان ہر دو دعاوی مرزا کو عملی طور پر دیکھنا چاہتے ہیں کہ آنجہانی نے اسلامی دنیا میں کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمونہ پیش کیا یہ بات کسی سے پوشیدہ نہیں ہے کہ بروئے کتب شریعت مجدد وقت کا متروکہ سنن کو جاری کرنا فرض عین ہوا کرتا ہے جن کو عوام الناس نے بسبب جہالت ترک کر دیا ہو۔ مجدد ایسے دینی احکام کو از سر نو شرعی طریق پر جاری کرتا ہے اور خود عملاً پیش ہو کر اسوہ حسنہ قائم کرتا ہے اب ہم مرزا صاحب کو جانچتے ہیں کہ آپ نے کون سی متروکہ سنت از سر نو جاری کی اور اپنے فرائض سے سبکدوش ہوئے۔

حضرات ناظرین پر بخوبی روشن ہے کہ ہمارے ملک میں لڑکیوں کو ترکہ والدین سے محروم کیا جاتا ہے جو قرآن مجید کے پورے رکوع یو صیکم اللہ فی او لا دکم کا عمل مفقود ہے اب میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ مجدد قادیانی نے اس قرآنی حکم پر خود بھی عمل کیا ہے یا نہیں، تو میں بڑے دعوی سے کہوں گا کہ مرزا صاحب نے اس حکم خداوندی کا بالکل انکار کیا ہے جو مجدد کیا ایک ادنی مومن کی شان سے بھی بعید ہے۔ میں اپنے دعوی کو ایک بین شہادت سے مثبت کرتا ہوں۔

سنئیے ! جب مرزا صاحب کے والد مرزا غلام مرتضی صاحب فوت ہوئے تو ان کی زمین کا داخل خارج کیسے ہوا۔

ناظرین کو معلوم ہے کہ ان دنوں میں اس حلقہ کے اراضیات کے داخل خارج کی تصدیق کرنے والے جناب چوہدری نبی بخش المعروف حاجی اللہ بخش صاحب تحصیل دار حال پنشنر موضع الگون تحصیل قصور ضلع لاہور تھے۔ ان کا بیان ہے کہ مرزا صاحب کے والد فوت ہوئے تو ہم نے بوقت تصدیق داخل خارج کے مرزا غلام احمد کو بلایا اور دریافت کیا کہ آپ کی اراضی رواج کے مطابق داخل خارج کی جائے یا شرعی طور پر ترکہ تقسیم کریں گے تو مرزا صاحب نے ہندی رواج کے موافق والد صاحب کی زمین انتقال کرائی۔

جناب چوہدری اللہ بخش صاحب پنشنر تحصیل دار ماشاء اللہ (۱۹۲۹ء میں) زندہ موجود ہیں ان سے دریافت کر لیں۔ سو اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب مرزا صاحب اس صدی کے مجدد تھے تو سب سے پہلے انہوں نے ہندی رواج کی عملی طور پر تردید کرنی تھی جو انہوں نے نہ کی۔ خیر پہلے اگر نہ ہو سکا تو جب آپ کو بارش کی طرح الہامات ہر کام کے متعلق ہونے شروع ہوئے تو اس بارے میں کوئی الہام نہ ہوا کہ آپ فرض کے تارک ہو رہے ہیں یو صیکم اللہ پر عمل کریں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزائی دوستو! آپ کے رسول وکرشن گوپال نے قرآن مجید کے خلاف کیوں کیا باوجود وعید شدید کے مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے دادا اور والد بزرگوار کا ترکہ قرآن وحدیث کے موافق نہیں لیا حالانکہ وہ بزعم خود مجدد وقت تھے کیا ہم ایسے شخص کو مجدد تسلیم کر سکتے ہیں جو شرعی حدود کو توڑ کر ہندی رواج پر عامل ہو۔ اس کسوٹی پر پرکھنے سے مرزا غلام احمد صاحب مجدد ہونے میں فیل بلکہ ڈبل فیل نظر آتے ہیں۔

اب ہم مرزا صاحب قادیانی کا آخری دعوی لیتے ہیں کہ آپ نے صاحب نبوت ورسالت ہونے کا اعلان کیا۔ بہت اچھا ہم اس دعوی کو بھی اسی اصول ومعیار پر دیکھتے ہیں تو مرزا صاحب قادیانی اس میں بھی پورے نہیں اترتے کیونکہ صحیح بخاری کی حدیث شریف ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انبیاء کسی کو اپنے مال کا وارث نہیں بناتے وہ جو چھوڑ جاویں صدقہ ہوتا ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب نے اپنا جدی ترکہ حاصل کیا، مرزا صاحب کا ترکہ ان کے وارثوں نے پایا۔ لطف پر لطف یہ ہے کہ ترکہ بھی ہندی رواج کے موافق تقسیم ہوا۔ واہ جی قادیانی رسالت تیرے کرشمے۔ کیا ہم مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو رسول مان سکتے ہیں۔ ہاں ذرا غور کرنا اور سوچنا لازمی ہے۔ اللہ تعالی ہر مومن کو قادیانی جال سے محفوظ رکھے۔

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۲۹ مارچ ۱۹۲۹ء جلد ۲۶ نمبر ۲۲ ص ۵)

....

خلیفہ صاحب قادیان کی دورخی

سلسلہ احمدیہ قادیانی کے قوانین میں یہ قانون مسلمہ ہے کہ کوئی احمدی کسی غیر احمدی کو رشتہ نہ دے۔ بصورت ارتکاب اس فعل کے خارج از جماعت کیا جاسکتا ہے۔ چنانچہ اس جرم کے ارتکاب پر کئی غرباء کو خارج از جماعت کیا جاچکا ہے۔ مگر مثل مشہور ہے کہ غالب آدمی پر غصہ آتا نہیں اور مغلوب سے ٹلتا نہیں۔ ایک ہی فعل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے جس کے وقوع سے چند غرباء کو خارج از جماعت کیا جاتا ہے اور یہی فعل کسی امیر باحیثیت سے ظہور پذیر ہو تو زبان وقلم کا ناطقہ بند ہو جاتا ہے۔

حال میں ایک رئیس کا واقعہ قابل ذکر ہے۔ خان سردار شیر بہادر خان عطیہ دار مربعہ جات ورسالدار پنشنر سکنہ کوٹ قیصرانی ضلع ڈیرہ غازی خان نے جو مرزا صاحب آنجہانی کے دست مبارک پر دین کو دنیا پر مقدم کر کے بیعت کر چکے اور شیدائی سلسلہ ہیں اپنی دختر نیک اختر کا رشتہ خان فضل خان تنگوانی سکنہ ہیرا شرقی تحصیل تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خان کے بیٹے مسمی فیض محمد خان کے ساتھ کر دیا جو سلسلہ چشتیہ کے گدی نشین خواجہ حامد صاحب تونسوی کے سلسلہ ارادت مندی میں منسلک ہیں۔

اس کار خیر کی سرانجامی سے قبل خلیفہ قادیان کی خدمت میں متعدد عرائض نامجات مشروحاً تمام مقامی اہل سلسلہ نے بھیجے۔ جس سے اس قدر اثر ہوا کہ خان موصوف اول الذکر کو بذریعہ تار ممانعت اور باقی تمام اہل سلسلہ کو عدم مداخلت کی ہدایت ہوئی۔ مگر خان موصوف نے کام باوجود ممانعت خلیفہ ثانی کے تکمیل کو پہنچا دیا چونکہ خان موصوف اول الذکر چندہ خاص وعام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے انسان ہیں اور کسی چندہ کی آواز پر لبیک کہے بغیر نہیں رہ سکتے اور ایک اعلی پیمانہ کی گھوڑی وطن سے لے کے بذات خاص پہنچا کر بطور نذر خدمت آقائے خود منظور کرا چکے ہیں لہذا تا حال خان صاحب موصوف مرتکب فعل مذکورع کے متعلق کوئی ارشاد مرکز سے صادر نہیں ہو سکا۔

اب اس واقعہ سے ناظرین بنظر انصاف اندازہ لگا سکتے ہیں کہ نظام سلسلہ کس عمدگی اور امراء نوازی سے قائم ہے۔

ایک موحد از ڈیرہ غازی خان

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹۔ اپریل ۱۹۲۹ء مطابق ۸ ذی قعدہ ۱۳۴۷ھ جلد ۲۶ نمبر ۲۵ ص ۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(اہل حدیث امرتسر ۲۴ مئی ۱۹۲۹ء سے ایک اقتباس:

اس میں شک نہیں کہ قادیانی امت بڑی ہوشیاری اور دانش مندی سے کام کرتی ہے اپنے سامنے اسلام اسلام دکھاتی ہے لیکن درحقیقت اس کے منظور نظر عربی اسلام نہیں بلکہ قادیانی اسلام ہوتا ہے۔قادیانی تحریک کا مقصد نہ اعمال شرعیہ سے بحث ہے نہ اخلاق پسندیدہ سے مطلب۔مطلب صرف یہ کہ مرزا صاحب قادیانی ایسے تھے ویسے تھے سب سے اعلی تھے سب سے افضل تھے مہدی تھے مسیح تھے نبی تھے رسول تھے کرشن تھے کاہن تھے وغیرہ ۔غرض یہ کہ سب سے اونچے تھے۔بڑی بات یہ کہ اسلام کے لئے آئینہ تھے۔

(اخبار اہل حدیث امرتسر ۲۴ مئی ۱۹۲۹ء کا شمارہ مل نہیں سکا، تاہم اس میں شامل کسی مضمون سے اہل حدیث ۲۸ جون ۱۹۲۹ء میں ایک اقتباس نقل کیا گیا ہے۔ جسے یہاں درج کر دیا گیا ہے۔ بہاء)

....

عیسائی اشاعت اور مرزا قادیانی

ہمارے ملک پنجاب میں ایک صاحب، مرزا غلام احمد قادیانی پیدا ہوئے تھے جنہوں نے ہم مسلمانوں کو ایسی خوش خبری سنائی تھی جو آج سے پہلے کسی مبشر نے مسلمانوں کو نہ سنائی تھی۔ انہوں نے بتایا تھا کہ میں اس لئے آیا ہوں کہ عیسی پرستی کا ستون یعنی عیسائی مذہب کی بنیاد توڑ دوں اور دنیا میں اسلام کی عظمت پہنچادوں۔ چنانچہ اس بارے میں ان کے مقدسہ الفاظ یہ ہیں:

میرا کام جس کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوں یہی ہے کہ میں عیسی پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلاؤں اور آنحضرت ﷺ کی جلالت اور عظمت اور شان دنیا پر ظاہر کردوں پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں پس دنیا مجھ سے کیوں دشمنی کرتی ہے وہ میرے انجام کو کیوں نہیں دیکھتی۔ اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود مہدی معہود کو نا چاہیے تھا تو پھر میں سچا ہوں اور اگر کچھ نہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوااور میں مر گیا تو سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں۔ والسلام۔ غلام احمد۔ بدر ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء

ناظرین! ان متبرکہ الفاظ کی تشریح یا ترجمہ کی حاجت نہیں مضمون بالکل صاف ہے کہ مرزا صاحب کی وفات سے پہلے پہلے وہ سب کام ہو جائیں گے جو مسیح موعود اور مہدی مسعود کے زمانہ سے وابستہ ہیں۔ ان میں سے بڑا کام عیسی پرستی کا ستون توڑنا ہے اسی دعوی کے محض ظاہری خوبصورتی پر بنیاد رکھ کر مریدین نے عمارت بنائی جواب تک کہتے ہیں:

آپ (مرزا قادیانی) کی باطل شکن صدا نے ضلالت و گمراہی کے قلعے مسمار کر دیئے۔ کفر اپنے ساز و سامان کے ساتھ زندہ در گور ہو گیا۔ (الفضل قادیان۔ ۷ امئی ۱۹۲۹ء ص ۵)

اس کے جواب میں واقعات پیش کرنے سے پہلے خود انہی کے لاہوری احمدی برادر کی شہادت سنیئے جن کے امیر (مولوی محمد علی) صاحب کہتے ہیں:

ہم (احمدی) تو صرف یہ جانتے ہیں کہ مسلمان قوم جو مر گئی ہے اس کے اندر قوت اور طاقت پیدا ہو اب ہمیں بتائیے کہ وہ طاقت جو محمد رسول ﷺ نے پیدا کی تھی وہ دوبارہ کس طرح پیدا ہو سکتی۔

(پیغام صلح ۲۶ مارچ ۱۹۲۹ء ص ۴)۔

بتائیے مسیح موعود آئیں اور مسلمان قوم کو مردہ چھوڑ کر یا مردہ کر کے چلے جاویں تو ان پر یہ نہ کہا جائے گا:

کیا آگ لینے آئے تھے کیا آئے کیا چلے

ہندوستان میں عیسی پرستی کا ستون جو ٹوٹا ہے وہ تو خود اس سے ظاہر ہے کہ ہر دس سال کے بعد مردم شماری میں مسلمان فی صد ۵۔۱۰ بڑھتے ہیں، تو عیسائی فی صد ۱۰۰ بڑھتے ہیں۔ ہندوستان کے باہر جو عیسی پرستی کے ستون کو مرزا غلام احمد نے توڑا ہے اس کا ثبوت بھی لاہوری احمدی اخبار سے کافی ملتا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

افریقہ میں اسلام اور مسیحیت کی روحانی جنگ ایک عرصہ سے جاری ہے۔ مسیحی اخبارات اور مبلغین ہمیشہ اس بات کا رونا روتے رہے ہیں کہ مسیحیت باوجود اس تمام ساز و سامان کے جو دول مغرب کے جاہ و حشم نے اس کے لئے پیدا کر رکھے ہیں۔ غریب مسلمان تاجروں کے اعلائے کلمۃ الحق اور اسلام کے سادہ اصولوں کے سامنے کوئی اثر پیدا نہیں کر سکی۔ سادہ لوح افریقی جوق در جوق مسلمان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوتے چلے جارہے ہیں۔

یہ ایک پروپیگنڈہ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان تاجروں اور مبلغین کو بجائے اس کے کہ مسیحیت کا یہ شور پکار ان کی ہمت اور کوششوں کو بڑھانے کا موجب ہوتا وہ اپنی جگہ مطمئن ہو گئے کہ خدا اپنا کام خود کر رہا ہے ہمیں زبان ہلانے کی ضرورت نہیں۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ان مسلمان تاجروں کو حکومت کے رعب سے اعلائے کلمۃ الحق سے روک دیا گیا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج ہم انہی مسیحیوں کی زبان سے یہ سنتے ہیں کہ آج سے بیس سال پیشتر جو حالت تھی آج اس سے بالکل مختلف حالات پیدا ہو چکے ہیں مسٹر ایف ڈی واکر ایک انگریز مسیحی مشنری نے مسلم ورلڈ میں اپنے ذاتی تجربات کی بنا پر یہ اعلان کیا ہے کہ سیرالیون۔ مینڈیلنڈ۔ گولڈ کوسٹ۔ اور اشانٹی۔ نائجیریا اور فرانسیسی نو آبادیوں اور ڈاہومی۔ ٹوگو اور آئیوری کوسٹ میں مجھ پر یہ پورے طور آشکارا ہو چکا ہے کہ اسلام کی رفتار ترقی قطعاً رکتی چلی جارہی ہے اور آج افریقی لوگوں کو نبی اسلام کا پیرو بنانے میں جس قدر کامیابی مسلمانوں کو حاصل ہوئی ہے اس سے بہت زیادہ تعداد کو ہم مسیحیت کا حلقہ بگوش بنانے میں کامیاب ہیں۔ (پیغام صلح لاہور ۲۴ مئی ۱۹۲۹ء ص ۳)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری ؒ لکھتے ہیں:

کیا ہمارے احمدی دوست ان واقعات صحیحہ کے ہوتے ہوئے جو کفر بالخصوص عیسائیت کو جو ترقی ہے عدل وانصاف کو ملحوظ رکھ کر ہمیں بتاویں کہ مرزا صاحب بحیثیت مسیح موعود جس مقدس کام کے لئے تشریف لائے تھے اور جس کو اپنی زندگی میں اتمام تک پہنچانے کا وعدہ فرمایا تھا وہ پورا ہو گیا؟ اگر نہیں ہوا اور یقیناً نہیں ہوا تو ہمیں کیا ضرورت داعیہ ہے کہ ہم ایک شخص کی شخصیت کو وجہ تفریق بتائیں جس کے مواعید ایک معشوقہ کے مواعید کے مشابہ ہوں۔

وفا کیسی کہاں کا عشق جب سر پھوڑنا ٹھہرا
تو پھر اے سنگ دل تیرا ہی سنگ آستاں کیوں ہو

(ہفت روزہ اہل حدیث ۱۴ جون ۱۹۲۹ء۔ ۶ محرم ۱۳۴۷ھ جلد ۲۶ نمبر ۳۳ ص ۳۔۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امرتسر میں مرزائی جلسہ

حسب اعلان قادیانی جلسہ ۲ جون کو تو نہ ہوا، جس کو انہوں نے اپنی ہتک سمجھا۔ اس لئے ۸ جون کو انہوں نے بڑی تیاری سے جلسہ کیا۔ چونکہ ان کو علم تھا کہ ہمارے جلسہ میں مسلمان نہ آئیں گے۔ اگر آئیں گے تو فساد کا اندیشہ ہوگا، اس لئے خلیفہ قادیان نے قادیان وغیرہ سے ۲۔۳ سو آدمی لٹھ بند مع چند علماء کے بھیج دیئے جو تمام روز ہاتھوں میں لٹھ لئے بازاروں میں گشت کرتے رہے اور بعد مغرب کوتوالی کے قریب جلسہ کیا جس میں پولیس کا کافی انتظام تھا۔ اس لئے افسران پولیس نے ان سے لاٹھیاں چھین لیں۔ جلسہ ہوا۔ دیکھنے والوں کا بیان ہے کہ حاضرین میں ۹۰ فی صدی مرزائی تھے باقی اور لوگ۔

ہمارا اندازہ ہے کہ اتنے چھوٹے سے جلسے پر مرزائیوں کا قریباً ایک ہزار خرچ ہوا جس میں قادیان سے آنے جانے کا کرایہ اور کھانے پینے کا خرچ وغیرہ سب شامل۔ اسی شب کو خلافت کمیٹی کا جلسہ بھی مرزائی جلسہ کے قریب تھا جس کے باعث مسلمان بہت کم آئے، ورنہ خطرہ تھا کہ قادیانیوں کے ہاتھوں میں لاٹھیاں دیکھ کر مسلمان بے چین ہو جاتے کیوں؟

گدگدی اٹھتی ہے دل میں پارسا کو دیکھ کر

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ جون ۱۹۲۹ء۔ ۶ محرم ۱۳۴۷ھ جلد ۲۶ نمبر ۳۳ ص ۱۵)

....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آخر انتظار کب تک؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں

مرزائی امت کی لاہوری جماعت کے اخبار پیغام صلح میں اس عنوان سے ایک مضمون نکلا ہے۔

علماء منطق کے ہاں دلائل کی اقسام سے ایک قسم شعری بھی ہے۔اس سے ان کی مراد وہ قسم ہے جس کو محض ملمع کہتے ہیں جو شاعروں کا حصہ ہے کہ ظاہری الفاظ کی بندش سے کلام کو سجا کر موثر بناتے ہیں حقیقت میں کچھ نہیں ہوتا۔ فارسی کا بدر چاچ جس نے دیکھا ہوگا، کلام شعری کے معنی خوب سمجھ سکتا ہے کلام شعری کی مثال میں اردو کا ایک شعر درج ذیل ہے۔

علماء متکلمین اور فلاسفہ میں ایک متنازعہ مسئلہ ہے جزو لا یتجزی یعنی دنیا ایسے اجزاء سے بنی ہے جو تقسیم نہیں ہوسکتیں۔ متکلمین کے اس دعوی کی تردید میں فلاسفہ بہت سے باریک دلائل پیش کیا کرتے ہیں، مگر ایک شاعر نے اپنے فن شعر میں کلام شعری کے ذریعہ سے مسئلہ بالکل حل کر دیا۔ معشوق کی کم گوئی کی وجہ سے اس کے منہ کو جزو لا یتجزی قرار دے کر کہتا ہے

تقسیم جزء لا یتجزی کی ہوگئی
سہواً سخن جو اس کے دہن سے نکل گیا

کیا ہی خوب دلیل اور متکلمین کا معقول جواب ہے مگر حقیقت شناس اس کو کلام شعری جان کر واہ واہ تو کرے گا لیکن دل پر اس کا کوئی اثر نہ لے گا۔

ہم نے جہاں تک قادیانی مشن کا مطالعہ کیا ہے، اس وسیع مطالعہ کی بنا پر ہم بلاخوف تردید کہہ سکتے ہیں کہ بڑے میاں سے لے کر چھوٹے بہیوں تک جتنا کچھ لٹریچر ان کی مسیحیت کے متعلق ہے ہم نے سب کو کلام شعری کی قسم سے پایا ہے۔ ایک فقرہ بھی برہان کی قسم سے نہیں۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر کچھ کہنے کو جی چاہتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے مگر علماء منطق کے ہاں کوئی ایسی اصطلاح نہیں ملتی جس میں ہم اپنا عقیدہ احادیث مرزا اور احمدیہ لٹریچر کے متعلق اظہار کر سکیں۔ ہاں مثال کے طور پر کہہ سکتے ہیں، کہتے ہیں ایک ماسٹر زمین کے گول ہونے کا ثبوت یوں پیش کرتا تھا : چاول سفید ہیں لہذا زمین گول ہے

اگر کسی تشبیہ پر ہم فی الجملہ قناعت کر سکتے ہیں تو یہ مثال ہے جو ہم مرزائیہ لٹریچر کی دے سکتے ہیں۔ اور نہ صرف دے سکتے ہیں بلکہ اس کو حرف بحرف ثابت کر سکتے ہیں۔

بعد تمہید ہذا ہم اخبار پیغام صلح کی عبارت پیش کرتے ہیں جو ہمارے نزدیک کلام شعری یا مثال چاولی میں درجہ اول ہے۔

پیغام صلح کا فاضل اڈیٹر اپنے مسیح موعود مہدی مسعود یعنی مرزا غلام احمد کی مسیحیت اپنے ناظرین کے دل نشین کرتے ہوئے لکھتا ہے:

> چودھویں صدی کا سینتالیسواں سال ختم ہو گیا اور اس کے بعد نصف صدی میں صرف دو سال باقی رہ جائیں گے۔ گویا یوں سمجھئے کہ نصف صدی کا زمانہ اس انتظار میں مسلمانوں نے گزار دیا کہ وہ مسیح اور مہدی جو امت محمدیہ کی اصلاح اور اسلام کی تائید وحمایت کیلئے اس دنیا میں آنے والے تھے، اب آیا ہی چاہتے ہیں۔
>
> اس طویل مدت میں بہت سے انقلابات زمانہ نے دیکھے کئی ایک ایسے واقعات ہماری نظروں کے سامنے سے گذرے جو صرف اس مقدس انسان کے ظہور سے وابستہ تھے جو اس صدی کے سر پر مجدد اور مسیح موعود ہو کر آنے والا تھا۔ دجال اپنی پوری قوت اور طاقت کے ساتھ تمام روئے زمین پر پھیل گیا اور اپنے دجالی کارناموں سے کثیر التعداد انسانوں کے ایمان کو اس نے ضائع کر دیا۔
>
> ان حالات وواقعات کو دیکھ کر بعض لوگوں نے ایک مجدد ایک مسیح ومہدی کی ضرورت کو محسوس کیا اور صحیح طور پر اندازہ لگایا کہ جس زمانہ اور حالات میں مسیح ومہدی کے آنے کا وعدہ احادیث میں دیا گیا ہے وہ یہی زمانہ ہے اور اب اس مہدی اور مسیح کو آ جانا چاہیے۔
>
> اس خیال کو مدنظر رکھتے ہوئے لوگوں نے مختلف پیش گوئیاں کیں۔ کبھی ۱۳۳۵ھ پر نظر رکھی گئی اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

کبھی ۱۳۴۰ھ اور ۱۳۴۲ھ پر انتظار کی آنکھیں اٹھیں کسی نے جنگ عظیم کو ظہور مہدی کا پیش خیمہ قرار دیا اور کسی نے شیخ سنوسی کو مہدویت کا حق دار ٹھہرایا حالانکہ نہ شیخ سنوسی نے کبھی مہدی ہونے کا دعوی کیا اور مجدد ہونے حدیث اس کی متقاضی تھی کہ صدی کا سر گزر جانے کے بعد کوئی اس قسم کا مدعی پیدا ہو۔

جس کو آنا تھا صدی کے سر پر آنا تھا اور خود کھڑے ہو کر ببانگ دہل اپنے دعوی کا اعلان دنیا میں کرنا تھا لیکن صدی کا سر یوں ہی گزار دینے کے بعد ایسے بے بنیاد قیاسات دوڑائے گئے جن کا کوئی نتیجہ پیدا نہ ہوا اور نہ کبھی پیدا ہو سکتا ہے۔ ہم ان لوگوں سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ کیا ابھی ان لوگوں کا انتظار باقی ہے۔ یا مسیح و مہدی کے ظہور سے آپ مایوس ہو چکے ہیں؟

کیا آپ کے نزدیک مہدی و مسیح کی احادیث کوئی وقعت و عزت رکھتی ہیں اور کیا آپ کے اپنے اقوال سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ان احادیث کا مصداق آج سے بہت پہلے آ جانا چاہیے تھا لیکن حالت یہ ہے کہ صدی کا سر تو مدت ہوئی گزر چکا نصف اول بھی گزرنے کے قریب ہے مگر آپ کی توجہ ابھی تک اس طرف نہیں کہ تمام علامات کے پورے ہو جانے کے باوجود مسیح اور مہدی کیوں دنیا میں نہ آئے کیوں صدی کا سر خالی گزر گیا۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

کوئی ان اڈیٹر صاحب اور ان کے دیگر ہم خیالوں سے پوچھے کہ :

یہ انتظار کرنے والے لوگ الہامی تھے جو اپنے الہام سے ایسا کہتے تھے یا کسی صاحب وحی کے ارشاد کے ماتحت اس زمانہ کی تعیین کرتے تھے۔

اگر ایسے تھے تو الہامی کے الہام یا صاحب وحی کی وحی بتا دیجئے اور اگر ان کا اپنا خیال تھا۔ آہ! ان کا محض خیال کسی دوسرے شخص پر حجت کیوں؟

سنئے ہم آپ کو آپ کے مسلمہ صاحب الہام اور مہبط وحی مسیح موعود ہاں مہدی مسعود کا قول سناتے ہیں جو سنداً اپنے حق میں لائے ہیں غور سے سنئے اور آنکھیں کھول کر پڑھئے ۔ بڑے حضرت مرزا غلام

www.KitaboSunnat.com

احمد صاحب قادیانی اپنی بعثت اور وفات کا وقت لکھتے ہیں۔ فرماتے ہیں:

دانیال نبی کی کتاب میں جو ظہور مسیح موعود کے لئے بارہ سو نوے برس لکھے ہیں اس کتاب براہین احمدیہ میں جس میں میری طرف سے ماموراور من جانب اللہ ہونے کا اعلان ہے صرف سات برس اس تاریخ سے زیادہ ہیں جن کی نسبت میں ابھی بیان کر چکا ہوں کہ مکالمات الٰہیہ کا سلسلہ سات برس سے پہلے کا ہے یعنی بارہ سو نوے کا۔ پھر آخری زمانہ اس مسیح موعود کا دانیال تیرہ سو پینتیس برس لکھتا ہے جو خدا تعالیٰ کے اس الہام کے مشابہ ہے جو میری عمر کی نسبت بیان فرمایا۔ (حقیقۃ الوحی)

احمدی دوستو! گو تم لوگوں کا باہمی اختلاف کتنا ہی کچھ ہے مگر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی ذات اور صداقت کا جہاں تک تعلق ہے تم دونوں جماعتوں کے مل کر سوچنے کا مقام ہے۔ سنئے:

کتاب حقیقۃ الوحی ۱۵ مئی ۱۹۰۷ء کو شائع ہوئی۔ جس کے ایک سال بعد مرزا صاحب کا انتقال ہوتا ہے۔ یعنی ۱۹۰۸ء مطابق ۱۳۲۶ھ۔

اس کتاب حقیقۃ الوحی میں مرزا صاحب قادیانی نے اپنی وفات کا زمانہ حسب پیش گوئی دانیال نبی اور بتصدیق الہام خود ۱۳۳۵ھ لکھا ہے۔

ظاہر ہے کہ ۱۳۳۵ سے سنہ ہجری مراد ہے، دوسرا کوئی سنہ ایسا نہیں جس کے ۱۲۹۰ میں مرزا قادیانی نے دعویٰ کیا ہو۔ پھر یہ کیا بات ہے کہ اپنے ہی بتائے ہوئے سال اور تصدیق کئے ہوئے وقت سے پہلے ۱۳۲۶ھ میں ہمیشہ کے لئے ہم سے جدا ہو گئے۔ روئے گل سیر ندیدم بہار آخر شد

کیا ہم اس واقعہ سے یہ سمجھنے کا حق رکھتے ہیں کہ ہم ان کو مسیح موعود یا مہدی مسعود نہ سمجھیں اور آئندہ کسی آنے والے کا انتظار کریں۔ ایسا کرنے پر پیغام صلح کا فاضل اڈیٹر ہم سے سوال نہ کرے گا۔ انتظار کب تک احمدی دوستو! کچھ کھلانے کا وعدہ کرو تو ہم تمہیں اس مشکل سے نکلنے کی راہ بتائیں۔ یعنی اپنے مستقل درجہ اجتہاد سے جو مرزا کے علم کلام میں ہم کو حاصل ہے تم لوگوں کو جواب سکھائیں۔ سنو! صاف کہہ دینا کہ:

مرزا صاحب اللہ والے تھے دنیائے دوں کے مکدرات سے دل برداشتہ ہو کر اس دنیائے دوں سے جو بحکم حدیث مومن کا جیل خانہ ہے قبل از وقت تشریف لے گئے تو کیا اعتراض؟

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہاں یہ بھی کہہ دینا کہ شیعہ کی ایک روایت کے مطابق امام زمان کو اپنی موت کو آگے پیچھے کر لینے کا اختیار ہے۔

پیغامی دوستو! مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تشریف بری پر ہمارے منہ سے بے ساختہ شعر نکلتا ہے

تمہاری جاؤں جاؤں نے ہمارا دم نکالا ہے
ابھی آکر کے بیٹھے تھے ابھی دامن سنبھالا ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ جون ۱۹۲۹ء مطابق ۱۳ محرم ۱۳۴۷ھ جلد ۲۶ نمبر ۳۴ ص ۱۔۳)

....

قادیان میں دفعہ ۱۴۴

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری ؒ لکھتے ہیں:

قادیان سے ایک اخبار مباہلہ نکلتا ہے جو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے سابقہ مریدین مخلصین کی جماعت نے جاری کر رکھا ہے جو موجودہ خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کی زندگی اور اخلاق پر نکتہ چینی کرتا ہے۔ اس دفعہ اس نے خلیفہ قادیان کے حق میں ایک سخت اخلاقی الزام لگایا تھا جس کے ثبوت میں ایک مدعیہ کی تحریر شائع کی۔ ہم بحکم شریعت اسکی بابت کچھ نہیں کہہ سکتے۔ ہاں ہمارے نوٹ لکھنے کا باعث یہ ہے کہ اس الزام کے جواب میں قادیانیوں کی فریاد پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور نے اڈیٹر مباہلہ کو دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کے ما تحت خلیفہ قادیان کے برخلاف کچھ لکھنے سے منع کر دیا اس منع پر آج تبصرہ کرتے ہیں۔

دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری نقل کرنے سے پہلے ہم دفعہ ۴۹۹ تعزیرات ہند سامنے لاتے ہیں جس پر سارا دارومدار ہے دفعہ مذکور کا مضمون یہ ہے کہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کسی شخص کی نسبت ہتک آمیز مضمون لکھنا اس کا ازالہ حیثیت عرفی ہے جس کی سزا دو سال تک قید یا جرمانہ یا دونوں ہے۔

مگر چند مثالیں اس دفعہ سے مستثنٰی ہیں چنانچہ ایک استثناء یہ ہے:

کسی شخص کی عادات اور صفات عرفی کی نسبت الزام لگانا ازالہ حیثیت عرفی نہیں ہے بشرطیکہ وہ الزام نیک نیتی سے الزام لگانے والی یا کسی اور شخص کی اغراض کے حفاظت کیلئے یا عامہ خلائق کے فائدے کے لئے لگایا جائے۔

اس استثنا کا مطلب یہ ہے جو شخص مخلوق خدا کو اپنی طرف بلائے بذریعہ تقریر یا تحریر یا بذریعہ اظہار معجزہ یا کرامت، اس کی اخلاقی حالت کی تنقید کرنے والا مجرم نہیں ہے۔ مثلاً کوئی پیر لوگوں کو اپنا تقدس بتا کر اپنی مریدی کی طرف بلاتا ہے تو ایسے شخص کی اخلاقی کمزوری کا اظہار کرنا تا کہ لوگ اس کے پھندے میں نہ پھنسیں کسی طرح جرم نہیں۔

یہ ہے دفعہ ۴۹۹ تعزیرات ہند کے ماتحت

اب ہم دفعہ ۱۴۴ اصابطہ فوجداری کو سامنے لاتے ہیں:

دفعہ ۱۴۴۔ ان مقدمات میں بدانست مجسٹریٹ ضلع یا چیف مجسٹریٹ پریذیڈنسی یا کسی مجسٹریٹ سب ڈویژن یا کسی اور مجسٹریٹ کے جسکو اس دفعہ کے بموجب عمل کرنے کا اختیار خاص لوکل گورنمنٹ یا چیف مجسٹریٹ پریذیڈنسی یا مجسٹریٹ ضلع کی طرف سے ملا ہو فوراً انسداد یا جلد تدبیر کرنی مناسب ہو، تو ویسا مجسٹریٹ مجاز ہوگا کہ بذریعہ حکم تحریری جسمیں مقدمہ کے حالات اہم قلم بند ہونگے اور جو حسب احکام دفعہ ۱۴۴ جاری کیا جائیگا کسی کو شخص ہدایت کرے کہ وہ کسی فعل سے باز رہے یا کسی خاص جائداد کی نسبت جو اسکے قبضہ یا اہتمام میں ہو کسی خاص طور پر بندوبست کرلے بشرطیکہ ویسے مجسٹریٹ کے نزدیک ویسی ہدایت غالباً کسی مزاحمت یا تکلیف یا نقصان کے بمقابلہ کسی ایسے شخص

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے جو کسی خدمت جائز میں مصروف ہو یا ایسے خطرہ کے جو انسان کی جان یا تندرستی یا سلامتی پر مؤثر ہو یا آسودگی عامہ خلائق کے اختلال کے یا بلوا یا ہنگامہ کے انسداد یا منجر بہ انسداد باعث ہوگی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

ہم نہیں سمجھ سکتے کہ صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع گورداسپور نے اس دفعہ کے ماتحت اڈیٹر مباہلہ کو دفعہ ۴۹۹ مستثنیٰ سے فائدہ حاصل کرنے سے کیونکر روک دیا۔ کیا اب اڈیٹر مباہلہ کے لئے دفعہ ۴۹۹ کا مستثنیٰ جائز العمل نہ رہا۔ ہم مانتے ہیں کہ دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ فسادات کی بندش کے لئے ہے لیکن از روئے قانون جائز قائم کرنے والے کو روکنا دفعہ ۱۴۴ کا مطلب نہیں۔ ورنہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ہمیں بتائیں کہ ۴۹۹ کے مستثنیٰ سے کوئی شخص فائدہ کیونکر اٹھا سکتا ہے کیونکہ جس کسی ہیرو، پیر، فقیر، یا لیڈر پر نکتہ چینی کی جائے گی، گاندھی جی ہوں یا شوکت علی ان کے پیرو کم وبیش ناراض ہوں گے تو اس ضلع کے مجسٹریٹ کا دفعہ ۱۴۴ جاری کر دینا جائز ہوگا۔ اچھا ہم صاحب ضلع گورداسپور سے پوچھتے ہیں کہ قادیان میں جو اسلامیہ جلسہ ہوا کرتا ہے جس میں بحکم صاحب ضلع ایک ای اے سی اور گارد پولیس سب انسپکٹر اور انسپکٹر وغیرہ مسلح آیا کرتے ہیں اس جلسہ میں خلیفہ قادیان بلکہ بڑے مرزا صاحب قادیان پر بھی نکتہ چینی ہوا کرتی ہے تو کیا یہ جلسہ بھی دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت لایا جائے گا جو سال ہا سال سے ہوتا چلا آیا ہے ہمیں اس کا ہرگز اندیشہ نہیں۔ اس لئے ہم بڑے زور سے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور سے عرض کرتے ہیں کہ از راہ مہربانی اس حکم (دفعہ ۱۴۴) پر نظر ثانی کر کے اس حکم کو منسوخ فرمائیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ جون ۱۹۲۹ء مطابق ۱۳ محرم ۱۳۴۷ھ جلد ۲۶ نمبر ۳۴ ص ۱۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

افغانستان میں مرزائی غضب کا نزول

قادیانی اخبار جیسا کہ گمان تھا بول اٹھا کہ افغانستان پر جو تکلیف آئی ہے یہ عذاب الٰہی اس جرم کی سزا ہے جو امراء افغانستان نے ہمارے احمدیوں کو قتل کر کے ارتکاب کیا تھا۔ امیر عبدالرحمٰن نے ہمارے احمدی قتل کر دیئے۔ امیر حبیب اللہ نے کرائے جو خود بھی قتل ہوا۔ آخر امیر امان اللہ نے کرائے تو یہ عبرت ناک صورت میں وطن کو چھوڑ کر بھاگ نکلا۔

ہمیں اس دعوی کے تسلیم کرنے میں کوئی عذر نہیں ہوتا اگر ہم یہ نہ جانتے ہوتے کہ جب امیر امان اللہ خان سفر یورپ کے لئے بمبئی پہونچے تو جہاں اور انجمنوں اور جماعتوں نے ان کو خوش آمدید کے تار دیئے تھے قادیان سے بھی خوش آمدید اور دعا خیر کا تار گیا تھا۔ اور ایسے معتوب الٰہی کو مبارک باد اور خوش آمدید کا تار دینا کہاں کی دین داری اور راست بازی ہے۔ اگر وہ تار دلی اخلاص سے نہ تھا تو دینے والوں کے نفاق اور دنیا داری میں کیا کلام۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ جون ۱۹۲۹ء مطابق ۱۳ محرم ۱۳۴۷ھ جلد ۲۶ نمبر ۳۴ ص ۱۴)

....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الفضل کی ناراضگی پر ہمارا جواب

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۲۹ء میں لکھا گیا تھا کہ مرزائی تحریک کا اصل مقصود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی شخصیت کا اعتقاد کرانا ہے۔ چنانچہ پرچہ مذکور کے اصل الفاظ یہ ہیں:

اس میں شک نہیں کہ قادیانی امت بڑی ہوشیاری اور دانش مندی سے کام کرتی ہے اپنے سامنے اسلام اسلام دکھاتی ہے لیکن درحقیقت اس کے منظور نظر عربی اسلام نہیں بلکہ قادیانی اسلام ہوتا ہے۔ قادیانی تحریک کا مقصد نہ اعمال شرعیہ سے بحث ہے نہ اخلاق پسندیدہ سے مطلب۔ مطلب صرف یہ کہ مرزا صاحب قادیانی ایسے تھے ویسے تھے سب سے اعلیٰ تھے سب سے افضل تھے مہدی تھے مسیح تھے نبی تھے رسول تھے کرشن تھے کاہن تھے وغیرہ ۔غرض یہ کہ سب سے اونچے تھے۔ بڑی بات یہ کہ اسلام کے لئے آئینہ تھے۔،

اس عبارت میں جو ہم نے دعوی کیا ہے اس کا ثبوت مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریرات سے بالکل واضح ملتا ہے۔ مرزائی تصنیفات میں کہیں بھی نماز، روزہ، حج، زکوۃ، پرزور دار مضامین نہیں ملتے، نہ اخلاق فاضلہ پر توجہ ہے جتنی کہ اپنے کو منوانے پر ہے۔

اس کے جواب میں چاہیے تھا کہ قادیانی ذمہ دار اصحاب واقعات سے ہماری تردید کرتے۔ مگر وہ کیسے کرتے؟ وہ جانتے ہیں کہ اخبار اہل حدیث امرتسر ان کے متعلق جو وعدہ کرتا ہے تو علی وجہ البصیرۃ کرتا ہے لا علی وجہ التقلید ۔اس لئے ان سے یہ تو نہ ہوسکا ہاں ان کی کوشش یہ ہوئی کہ ہمارے بیان کو الٹا بتا کر جھوٹا الزامی جواب دیں۔ چنانچہ الفضل قادیان ۷ جون میں صفحہ ۴ پر لکھا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولوی ثناء اللہ صاحب نے ۲ جون کے ان جلسوں کی مخالفت کرتے ہوئے جن میں غیر مذاہب کے معزز اور مشہور اصحاب نے بھی رسول اللہ ﷺ کی پاکیزہ زندگی کے متعلق خراج تحسین ادا کیا، لکھا، قادیانی تحریک کا مقصد نہ اعمال شریعت سے بحث ہے نہ اخلاق پسندیدہ سے مطلب۔

لیکن ایسی مبارک تحریک میں روڑا اٹکانے والے مولانا اور ان کے کارکنوں کے اخلاق پسندیدہ کا جو نمونہ حال ہی میں اخبار زمین دار ۱۸ مئی نے پیش کیا ہے، اسے دکھا کر ہم ناظرین سے پوچھنا چاہتے ہیں کیا ایسے اخلاق کے مالک لوگوں کو بھی اس بات کا حق حاصل ہے کہ خواہ مخواہ بلا ثبوت دوسروں کے اخلاق پر حملہ آور ہوں۔ (الفضل قادیان ۷ جون۔۱۹۲۹ء ص۴)

احمدی دوستو! یہ تو ہم جانتے ہیں کہ اہل حدیث کی گرفت سے تمہارے بڑے میاں (مرزا غلام احمد) بھی ساری عمر پریشان رہے، اور پریشان ہی تشریف لے گئے۔ چنانچہ ان کا آخری فیصلے والا اشتہار اس بات کا مظہر ہے۔ لیکن ایسا بھی کیا اندھیر ہے کہ تم دنیا بھر کے سب لوگوں کو عقل وفہم سے خالی جانتے ہو۔

سوال تمہارے اولوالعزم رسول مسیح نبی مصلح مہدی کرشن وغیرہ القاب کے مالک سے، اور جواب ایک عاجز گنہ گار انسان کے فعل سے، وہ بھی غلط تھوپے ہوئے الزام سے۔

کیا یہ وہی بات ہے جو کسی مولوی صاحب نے ایک بے نماز کو نصیحت کی تھی کہ میاں! نماز پڑھا کرو۔ بولا صاحب! آپ نے بیٹے کی شادی پر دعوت کی تھی تو سالن میں نمک کیوں زیادہ ڈال دیا تھا۔

مولوی صاحب نے حیران ہو کر کہا: بھئی اس کو کیا تعلق۔ جواب دیا:

تعلق ہو یا نہ ہو، بات سے بات نکل آتی ہے۔

اچھا صاحب! وہ ہمارے اخلاق کیا تھے جن کی بات اخبار زمین دار میں مکتوب مفتوح چھپا تھا۔ وہ یہ کہ دہلی کے ایک کتب فروش سے میرے منیجر نے کتابیں خریدیں، جن میں چند کتابوں کے سرورق نہ تھے۔ بائع نے قیمت طلب کی۔ منیجر نے سرورق مانگے۔ یہاں تک کہ فریقین کی خط وکتابت میں کچھ تلخی پیدا ہوئی، جس کی مجھے کوئی اطلاع نہ تھی۔ زمین دار میں مکتوب مفتوح لکھنے والا خود لکھتا ہے کہ مولانا ثناء اللہ کو اطلاع کرانے میں اخبار شائع کراتا ہوں۔ مجھے جب اطلاع ہوئی تو میں نے اس کے متعلق ایک خط برائے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اشاعت زمین دار میں بھیجا اور ایک نقل راقم خط کو دہلی بھیج دی اور منیجر کو حکم دیا کہ اسکا بقایا فوراً بھیج دو۔ بتائیے کیا الزام۔

ہاں یاد رہے کہ منیجر اہل حدیث اور دہلوی صاحب کی تلخ کلامی اس حد تک نہ پہنچی تھی جس حد تک مرزا کی پہونچ چکی ہے جس کے بتانے کیلئے آپ کا عربی شعر کافی ہے

ان العدی صاروا خنازیر الفلا
ازواجھم من دونھن الاکلب

(میرے دشمن جنگلوں کے خنزیر بن گئے ہیں ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھی ہوئی ہیں (نجم الہدیٰ)

ماشاءاللہ اس وزن کا لطیف فقرہ مشہور ہے مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

اے بدذات فرقہ مولویاں۔ اے یہودی خصلت مولویو! (انجام آتھم)

فخر اور مباہات

قادیانی اخبار اور قادیانی پارٹی اس بات پر بڑا فخر کرتی ہے کہ ہمارے جلسوں میں غیر مسلموں نے بھی آنحضرت ﷺ کی پاک زندگی پر تقریریں کیں۔ چنانچہ الفضل کے منقولہ اقتباس میں بھی اس کی طرف اشارہ ہے۔ ان تقریروں کو ہم سنتے تو قدر کرتے، مگر قادیانی پارٹی کے سگے بھائی اس کی بابت کچھ اور رائے رکھتے ہیں جو پیغام صلح لاہور سے درج ذیل ہے:

ان جلسوں کی سب سے بڑی خصوصیت یہ بتائی جاتی ہے کہ اس میں غیر مسلم حضرات نے بھی آنحضرت ﷺ کے اخلاق ومحاسن پر شاندار تقریریں کیں اور نہایت اخلاص وعقیدت کے ساتھ تعریف وتوصیف کے پھول سرکار دوعالم پر نچھاور کئے۔ اگر یہ فی الواقعہ صحیح ہوتا تو یقیناً اس سے بڑھ کر اور کوئی خوشی ایک مسلمان کے لئے نہیں ہوسکتی۔ لیکن قارئین کرام یہ سن کر متعجب ہوں گے کہ باستثنائے معدودے چندان تقاریر میں جو غیر مسلموں سے کرائی گئیں جہاں آنحضرت ﷺ کو رسمی طور پر مہا پرش (بہت بڑا آدمی) کے نام سے یاد کیا گیا اور آپ کے بعض اخلاق فاضلہ کا عمدہ الفاظ میں ذکر کیا گیا وہاں بعض ایسی باتیں بھی آپ کے متعلق کہی گئیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو کسی طرح بھی لائق ستائش نہیں۔ بعض لیکچراروں نے یہاں تک کہہ دیا کہ جس تہذیب کا پرچار محمد رسول اللہ (ﷺ) نے عرب میں کیا اس سے بدرجہا بہتر تہذیب اس وقت ہندوستان میں پائی جاتی تھی۔ اور آج تو اس بیسویں صدی میں دنیا بہت ترقی کر چکی ہے۔ بعض ہندو لیکچراروں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ مسلمان بردباری اور رواداری سے ہمیشہ خالی رہے ہیں اور غیر مذاہب پر انہوں نے ہمیشہ ظلم و ستم روا رکھا ہے۔

اسی قسم کی بیسیوں باتیں ہیں جو غیر مسلم لیکچراروں کے منہ سے نکلیں اور حیرت و افسوس کی بات یہ ہے کہ ان لوگوں نے جن کی طرف سے ایسے جلسوں کا انعقاد عمل میں آیا ان خیالات کی تردید بھی نہ کی ۔ ہندو لیکچراروں کو ہم معذور سمجھتے ہیں کہ انہیں آنحضرت ﷺ کی تعلیمات کا پورا علم نہیں اور نہ اسلامی تہذیب کو عملی رنگ میں انہیں دیکھنے کا کبھی اتفاق ہوا ہے۔ ان کے سامنے اگر کچھ ہے تو وہ موجودہ مسلمانوں کی عملی زندگی ہے جو ہرگز اسلامی زندگی کہلانے کی مستحق نہیں۔ تاریخ اسلامی سے وہ قطعاً ناواقف ہیں اور صرف انہی خیالات کے اندر ان کی پرورش ہوئی ہے جو متعصب لوگوں نے اپنی خاص اغراض کے لئے اسلام کے خلاف پھیلا رکھے ہیں اس لحاظ سے وہ قطعاً معذور ہیں اور جو تعریفی کلمات ان کے منہ سے آنحضرت ﷺ کے متعلق نکلیں ان کو بسا غنیمت سمجھنا چاہیے۔ لیکن ان قادیانی حضرات کو کیا ہو گیا جو نام کو تو رسول کریم ﷺ کی عزت کو دلوں میں بٹھانے کے لئے جلسے کرتے ہیں لیکن کھلے طور پر رسول کریم ﷺ کی توہین ہوتے دیکھ کر بھی ٹس سے مس نہیں ہوتے۔ اتنی بھی توفیق انہیں نہ ہوئی کہ انہیں جلسوں کے اندر ایسے تمام اعتراضات کا قلع قمع کر دیتے

(پیغام صلح لاہور ۱۴ جون ۱۹۲۹ء ص ۲)

مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں:

ان جلسوں کی غرض و غایت کے متعلق مفصل ذکر آئندہ ہوگا۔ ان شاء اللہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸ جون ۱۹۲۹ء مطابق ۲۰ محرم ۱۳۴۸ جلد ۲۶ نمبر ۳۵ ص ۳۔۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیان میں ماتم

حافظ روشن علی قادیانی جماعت میں ایک قابل آدمی تھے، قطع نظر اختلاف رائے کے ہم کہتے ہیں کہ موصوف خوش قرأت خوش گو تھے۔ مناظرے میں متین اور غیر دل آزار تھے۔ مرزا صاحب کے راسخ مرید تھے۔ ہمیں ان کی وفات میں ان کے متعلقین سے ہمدردی ہے اور متوفی سے بھی اس لئے ہمدردی ہے کہ ان کو مرزا صاحب سے علیحدگی کی توفیق نہ ملی۔ افسوس

(اہل حدیث امرتسر ۵ جولائی ۱۹۲۹ء مطابق ۲۷ محرم ۱۳۴۷ھ ص ۱۵)

....

کیا یہ بہائیت کی نقل نہیں

اڈیٹر الفضل سے سوال

جناب منشی محمد حسین صاحب صابری، بریلی سے لکھتے ہیں:

جناب اڈیٹر صاحب اخبار الفضل قادیان۔ تسلیم:

جناب من! آپ نے شاہ امان اللہ خان کے کابل سے آنے کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:

امان اللہ کا سا انسان جس نے ایسے انسانوں کے خون سے ہاتھ رنگے جن کا سوائے اس کے اور کوئی قصور نہ تھا کہ اس زمانہ کے موعود مرسل (مرزا قادیانی) پر ایمان لائے تھے ان بے چاروں (مرزائیوں) کو جاہل اور خون خوار ملاؤں کی وحشت اور درندگی کے حوالے محض اس ڈر اور خوف سے کر دیا کہ ملا لوگ شورش نہ برپا کر دیں یہ وہ سب سے پہلی اور سب سے بڑی بزدلی تھی جو غازی امان اللہ خان سے سرزد ہوئی اور یہی اس کے موجودہ انجام کی ذمہ دار ہے ۔۱۴ جون ۱۹۲۹ء

(اس تحریر سے یہی آپ کی اصلی غرض ہے۔ صابری)

اسی وزن کی ایک تحریر اور ملاحظہ کیجئے جس سے معلوم ہوگا کہ آپ لوگ ہر بات میں بہاء اور اہل بہاء کے متبع ہیں شیخ بہاء اللہ کے صاحبزادے عبدالبہاء کہتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں عبدالبہاء چالیس سال قید میں تھا خدا نے زنجیر میری گردن سے اتار لی اور عبدالحمید (سلطان ترکی) کی گردن میں ڈال دی اور یہ ایک ہی وقت ہوا۔ جس وقت کہ کمیٹی اتحاد ترقی نے آزادی کا اعلان کیا تو مجھے آزاد کیا اور زنجیر میری گردن سے اتار لی اور عبدالحمید کی گردن میں ڈال دی جو کہ اس نے مجھ سے کیا تھا وہی اس سے کیا گیا اور اس وقت سے نہایت ذلت کے ساتھ قید ہے۔

(کوکب ہند۔ ۹ جولائی ۱۹۲۴ء ص ۳)

تفصیل اس کی یہ ہے کہ سلطان عبدالحمید خان غازی مرحوم ومغفور کے عہد میں عبدالبہاء عکہ میں نظر بند تھے۔ اسی دوران میں وہ کوہ کرمل کے دامن میں ایک عمارت بنوا رہے تھے۔ آپ کے مخالفوں نے حکومت کو خبر کی کہ یہ قلعہ تعمیر کروا رہے ہیں اور اس سے ان کا مقصد ملک شام پر قبضہ کرنا ہے (ایسا ہی مقتول مرزائیان کابل پر بھی الزام تھا کہ وہ بادشاہ کے خلاف بغاوت پھیلا رہے ہیں۔ منہ) چنانچہ اس الزام کی وجہ سے سلطان مرحوم کے حکم سے جناب عبدالبہاء سخت قید میں ڈال دیئے گئے۔

لیکن جب ۱۹۰۸ء میں نوجوان ترکوں نے ترقی میں انقلاب برپا کر کے سلطان عبدالحمید خان کو معزول کر دیا تو اوس وقت انہیں چھوڑ دیا گیا عبدالبہاء کی مذکورہ بالا تحریر میں اسی بات کی طرف اشارہ ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ شاہ امان اللہ کی موجودہ مصیبت میں آپ نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے جوان کی اس مصیبت کا سبب ایک دو مرزائیوں کا قتل بتایا ہے اس میں آپ نے بہائیوں کی مذکورہ بالا دلیل کی ریس تو نہیں کی؟ صاف صاف بتایئے گا۔

ناظرین! اڈیٹر الفضل اس کا کیا جواب دے سکتے ہیں وہ اس سوال کو دیکھ کر ایسے ہی خاموش رہیں گے جیسے مباہلہ سے خلیفہ قادیان۔

ہاں میں آپ کی معلومات میں اضافہ کرنے کیلئے یہ بتاتا ہوں کہ اہل بہاء بھی یہی کہتے ہیں کہ ایران و ترکی پر جو مصائب آئی ہیں ان کی یہی وجہ ہے کہ وہاں ہزاروں بہائیوں کو قتل کیا گیا اور ان کے پیشواؤں پر ظلم اور سختی کی گئی سو اسی کو دیکھ کر اہل قادیان نے بھی نقل مطابق اصل کر دی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۲ جولائی ۱۹۲۹ء مطابق ۴ صفر ۱۳۴۸ھ جلد ۲۶ نمبر ۳۷ ص ۳-۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن اور انجیل کا رشتہ

اخبار نور افشاں نے بعنوان: اسلام اور مسیحیت کا رشتہ، ایک سلسلہ جاری کیا ہے جس کے متعلق اہل حدیث امرتسر میں یہ سلسلہ جاری ہوا ہے۔ پادری صاحب نے نمبر اول میں دونوں کتابوں (قرآن اور انجیل) کے حوالوں سے حضرت مسیح کی پیدائش کا مضمون بتا کر نمبر ۲ میں نتیجہ نکالا ہے:

قرآن مجید میں حضرت مسیح اور حضرت یحی (یوحنا) کی پیدائش کے متعلق جتنی آیتیں تھیں ہم نے ان سب کو قرآن مجید ہی کی ترتیب پر اوپر لکھ دیا ہے اگر آپ قرآن مجید کی مکررہ آیات سے قطع نظر کریں اور باقی آیات کا مقدس لوقا کی انجیل سے مقابلہ کریں تو نہایت واضح طور پر معلوم ہو جائے گا کہ قرآن مجید حضرت مسیح و حضرت یحی کی پیدائش کے واقعہ میں نہ صرف انجیل جلیل کے ساتھ لفظ بلفظ متفق ہے بلکہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ قرآن مجید مقدس لوقا کی انجیل کا لفظ بلفظ عربی زبان میں ایک کامل ترجمہ ہے۔

پس مسیح کی پیدائش کے معاملہ میں قرآن اور انجیل کا صرف ایک ہی عقیدہ ہے اور وہ یہ کہ حضرت مسیح محض خدا کی قدرت سے بغیر لمس بشر کے پیدا ہوئے ہیں۔

دنیائے اسلام میں مختلف فرقے ہیں جن کے مختلف خیالات اور مختلف مسائل ہیں لیکن ایک فرقہ بھی ایسا نہیں جو حضرت مسیح کی پیدائش بلا پدر کو نہ مانتا ہو۔ ہمارے اس زمانہ پر آشوب میں اور صرف ہندوستان میں سرسید احمد خان مرحوم ہی ایک ایسے شخص پیدا ہوئے جو نہ صرف حضرت مسیح کی پیدائش بلا پدر سے انکار کرتے ہیں بلکہ معجزات سے بھی انکار کرتے ہیں اور ان کی متابعت میں تقدس مآب مولوی محمد علی صاحب ایم اے جو فرقہ قادیانی کی لاہوری جماعت کے امیر ہیں حضرت مسیح کی پیدائش بلا پدر کو نہیں مانتے۔ حیرت تو یہ ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی جو تقدس مآب کے پیر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اورمرشد ہیں وہ بھی مسیح کی پیدائش کولمس بشری سے پاک اورمحض خدا کی قدرت سے مانتے ہیں۔
لیکن تقدس مآب ہیں کہ اس مسئلہ میں اپنے پیرومرشد سے تو اختلاف رکھتے ہیں اور سرسید مرحوم کی تتبع کرتے ہیں

و لعمری هذا عجیب . (نورافشاں ۱۴، جون ۱۹۲۹ء ص ۳)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری ؒ لکھتے ہیں:

ہمارے خیال میں پادری صاحب نے جیسے قرآن مجید کو انجیل کا ترجمہ کہنے میں غلطی کی ہے جس کی وجہ ہم پہلے نمبر میں بتا آئے ہیں، مرزا صاحب قادیانی کو اپنا ہم خیال بتانے میں بھی غلطی کی ہے۔ سرسید احمد خان مرحوم اور مولوی محمد علی صاحب احمدی پر پادری صاحب خفا ہیں کیونکہ یہ دونوں صاحب حضرت مسیح کو بے باپ نہیں مانتے بلکہ باپ سے متولد کہتے ہیں۔ لیکن مرزا صاحب کا اس بارے میں خیال سنیں گے تو ان دونوں کو غنیمت جانیں گے۔ باوجودیکہ ہم جانتے ہیں کہ مقولہ مشہورہ، نقل کفر کفر نباشد، صحیح ہے تاہم ہمیں اس خیال کو نقل کرنے میں ڈرلگتا ہے کیونکہ وہ خیال وہی ہے جس پر قرآن مجید میں یہودیوں پر لعنت اور سخت دلی کی سزا ملنے کا ذکر ہے۔ ممکن ہے بعض بلکہ اکثر ناظرین اتنے اشارے سے اصل مطلب نہ سمجھ سکیں اس لئے ہم مرزا صاحب کا خیال پیدائش مسیح ؑ کے متعلق صاف صاف لفظوں میں سناتے ہیں مرزا صاحب قادیانی کا خیال تھا کہ:

مسیح کی والدہ (مریم صدیقہ) کی سگائی یوسف نجار سے ہوئی تھی۔ قبل نکاح ہی یوسف نے اس سے جماع کیا جس سے مریم صدیقہ کو حمل رہ گیا۔

اب مرزا صاحب کے اپنے الفاظ سنیئے۔ فاضل اڈیٹر نور افشان چونکہ افضان ہیں اس لئے عبارات مرزائیہ میں سے ہم فارسی عبارت پہلے نقل کرتے ہیں۔ چونکہ اس عبارت میں افغانوں کا ذکر ہے اس لئے اڈیٹر صاحب، نورافشاں، سے خاص مناسبت بھی رکھتی ہے۔

مرزا صاحب قادیانی کتاب، ایام الصلح، میں افغان قوم کو بنی اسرائیل ثابت کرتے ہیں۔ اس دعوی پر ان دونوں قوموں (اسرائیلی اور افغانوں) کے رسم ورواج بتاتے ہوئے لکھتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پنجم رسوم و عادات است بایں معنی کہ افاغنہ مثل یہود فرقے میان نسبت (سگائی) و نکاح نکردہ دختران از ملاقات ومخالطت بامنسوب مضایقت نگیرند۔ مثلاً اختلاط مریم صدیقہ بامنسوب خودش یوسف وبمعیت وے خارج بیت گردش نمودن شہادت حقہ برایں رسم است و دربعضے از قبائل خواتین جہال مخالطت دختران بامنسوبان بہ نحو یجاری وساری ست کہ غالب اوقات رادخترے قبل از اجراء مراسم نکاح؟ (حمل) شدہ وعادۂ محل عاروشنا قوم نگردیدہ اغماض واعراض ازاں مے شود (ایام الصلح ص ۶۵)۔

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہم اس فارسی کا ترجمہ کرنے کی ضرورت نہیں جانتے۔ اڈیٹر صاحب بحیثیت افغان بتاویں کہ افغانوں میں یہ رسم ہے کہ سگائی کی حالت میں (قبل از نکاح) لڑکا لڑکی ملاپ کرلیا کرتے ہیں؟ یہ بھی بتادیں کیا اس ملاپ کی اولاد از روئے شریعت حلال زادہ ہوتی ہے، یا ناجائز مولود؟

ہاں اس فارسی عبارت کی تشریح اردو عبارت میں سنیئے۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا چونکہ پختہ خیال یہی تھا کہ مریم صدیقہ کا حمل قبل نکاح تھا اس ناجائز حمل کی وجہ سے ان کا نکاح خلاف رسم ورواج یوسف نجار سے کیا گیا، چنانچہ مرزا صاحب قادیانی کے اپنے الفاظ یہ ہیں:

مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا، پھر بزرگان قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل نکاح کرلیا۔

گولوگ اعتراض کرتے ہیں کہ برخلاف تعلیم توریت عین حمل میں کیونکر نکاح کیا اور بتول ہونے کے عہد کو کیوں ناحق توڑا گیا اور تعدد ازواج کی کیوں بنیاد ڈالی گئی، یعنی باوجود یوسف نجار کی پہلی بیوی کے ہونے کے پھر مریم کیوں راضی ہوئی کہ یوسف نجار کے نکاح میں آوے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں تھیں جو پیش آ گئیں۔ اس صورت میں وہ لوگ قابل رحم تھے نہ قابل اعتراض۔ (کشتی نوح)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ ہے وہ عزت جو مرزا صاحب قادیانی، مریم صدیقہ اور ان کے صاحبزادے کی کرتے ہیں۔

مسیحی دوستو! کیا اس عبارت کا صاف مطلب یہ نہیں کہ مریم کو قبل از نکاح حمل ہو گیا تھا جس کی پردہ پوشی کے لئے ان کا نکاح یوسف کے ساتھ کیا گیا

کبرت کلمة تخرج من افواههم ۔کیا اب بھی مرزا صاحب قادیانی کے حق میں آپ یہی کہیں گے کہ وہ مسیح کو بے باپ مولود مانتے تھے؟ ہاں یہ ٹھیک ہے کہ :

وہ جائز باپ کے بغیر مولود مانتے تھے۔

یعنی وہ اس بارے میں اس مقدس جماعت کے ہم خیال تھے جن کے حق میں قرآن شریف نے کہا ہے و قولهم علی مریم بهتاناً عظیماً ۔اس لئے ہم مرزا صاحب قادیانی کی اس علیحدگی پر افسوس کرتے ہوئے یہ شعر لکھتے ہیں

میرے پہلو سے گیا پالا ستم گر سے پڑا
مل گئی اے دل تجھے کفران نعمت کی سزا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ جولائی ۱۹۲۹ء مطابق ۱۱ صفر ۱۳۴۸ھ جلد ۱۶ نمبر ۳۸ ص ۱۔۳)

....

انتظار کب تک۔۲

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

۲۱ جون کے اہل حدیث امرتسر میں اس مضمون کا نمبر اول درج ہو چکا ہے۔اس میں یہ ذکر تھا کہ امت مرزائیہ ناواقفوں کو دھوکہ دینے کے لئے کہا کرتی ہے کہ تم لوگ کہا کرتے تھے کہ امام مہدی معہود یا مسیح

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

موعود چودھویں صدی میں آئیں گے۔ اگر مرزا صاحب قادیانی، مہدی اور مسیح نہیں تو تمہارے مہدی اور مسیح کہاں ہیں؟

اس کے جواب میں ہم نے کہا تھا کہ چودھویں صدی میں انتظار کرنے والے محض اپنے خیال سے منتظر تھے، صاحب الہام کے حکم سے نہ تھے۔

اسی ضمن میں یہ ذکر بھی آ گیا تھا کہ تمہارے صاحب الہام مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے الہام سے لکھا تھا کہ میری عمر کا خاتمہ ۱۳۳۵ھ کو ہو گا پھر وہ ۱۳۲۶ھ میں کیوں چلے گئے۔ اس دعوی پر ہم نے کتاب حقیقۃ الوحی مصنفہ مرزا صاحب قادیانی کا حوالہ دیا تھا۔ مرزائی اخبار پیغام صلح لاہور ۲۸ جون میں ہمارا جواب دیا گیا ہے جس کے دو حصے ہیں۔ ایک تو اصل سوال کا جواب ہے جو ہم نے پوچھا تھا کہ چودھویں صدی میں انتظار کرنے والے کون تھے۔ دوسرا کتاب حقیقۃ الوحی کے متعلق لکھا ہے کہ :

حقیقۃ الوحی میں حضرت مسیح موعود نے جو یہ فقرہ لکھا ہے:

پھر آخری زمانہ اس مسیح موعود کا دانیال تیرہ سو پینتیس لکھتا ہے۔

اس سے ہرگز یہ مراد نہیں کہ آپ ۱۳۳۵ھ میں وفات پائیں گے۔ بلکہ آخری زمانہ سے مسیح موعود کے آنے کا آخری سال مراد ہے چنانچہ خود دانیال نبی کے الفاظ سے یہی ثابت ہوتا ہے جن میں صاف طور پر لکھا ہے :

مبارک وہ جو انتظار کرتا ہے اور ایک ہزار تین سو پینتیس روز تک آتا ہے، اس میں صاف طور پر آنے کا ذکر ہے، جانے کا ذکر نہیں۔ دانیال نبی نے مسیح موعود کی انتظار کا آخری سال ۱۳۳۵ھ قرار دیا ہے اور یہی حضرت مسیح موعود کی مراد ہے۔ اپنی وفات کا آپ نے اس میں قطعاً کوئی ذکر نہیں کیا۔ پھر تعجب ہے کہ مولوی فاضل نے اس کے الٹ معنی کیوں لئے۔

(۲۸ جون ۱۹۲۹ء۔ پیغام صلح لاہور)

مولانا امرتسریؒ لکھتے ہیں: پہلے حصہ کا جواب الجواب ہمارے قابل نامہ نگار صابری صاحب نے لکھا ہے جو اسی پرچہ میں درج ہو گا۔ ہاں کتاب حقیقۃ الوحی میں جو اڈیٹر صاحب پیغام نے تحریف کی ہے اس کی تصحیح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنا ہمارا فرض ہے کیونکہ ہم حسب تصریح مرزا ہم ہی صادق و مصدوق ہیں۔ ہم ہی ان کے کلام کو خوب سمجھتے ہیں۔ اور اگر مذاق نہ سمجھیں تو مرزا صاحب کے بعد ان کی جماعت سے بیعت لینے کے ہم ہی حق دار ہیں۔ اس لئے ان کے کلام کو سمجھنے اور سمجھانے کا حق ہم ہی رکھتے ہیں۔ پس ناظرین اہل حدیث عموماً اور احمدی دوست خصوصاً مرزا صاحب کی منقولہ عبارت کو نظر انصاف سے دیکھیں۔ مرزا جی، ہاں مہدی، ہاں مسیح، ہاں کرشن گوپال فرماتے ہیں:

دانیال نبی کی کتاب میں مسیح موعود کے ظہور کا زمانہ وہی لکھا ہے جس میں خدا نے مجھے مبعوث فرمایا اور لکھا ہے کہ اس وقت بہت لوگ پاک کئے جائیں گے اور سفید کئے جائیں اور آزمائے جائیں گے۔ ایک ہزار دو سو نوے دن (دن سے مراد دانیال کی کتاب میں سال ہے۔ مرزا) مبارک وی؟ کو انتظار کرتا ہے اور ایک ہزار تین سو پینتیس روز تک آتا ہے۔ (حقیقۃ الوحی۔ ص ۱۹۹)۔

مولانا ثناء اللہ فرماتے ہیں: اس عبارت کے سمجھنے میں قابل اڈیٹر پیغام صلح کو دھوکہ لگا ہے یا انہوں نے خود اپنے ناظرین کو دھوکہ دیا ہے۔ اس کا مطلب وہ بیان کرتے ہیں کہ ۱۲۹۰ھ سے ۱۳۳۵ھ تک مسیح موعود کے ظہور کا وقت ہے۔ اس سے ہرگز یہ مراد نہیں کہ (مرزا قادیانی) ۱۳۳۵ھ میں وفات پائیں گے۔

بہت خوب! اب ہمارا کمال دیکھئے جس سے آپ کو یقین ہوگا کہ ہم مقالات مرزا سمجھنے میں کہاں تک درجہ اجتہاد رکھتے ہیں۔ اس لئے ہم مرزا غلام احمد صاحب ہی سے اس کی تشریح بتاتے ہیں۔ چنانچہ انہی منقولہ فقرات کے ساتھ ہی مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

اس پیش گوئی میں مسیح موعود کی خبر ہے جو آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والا تھا۔ سو دانیال نبی نے اس کا یہ نشان دیا ہے کہ اس وقت سے جو یہود اپنی رسم قربانی سوختنی کو چھوڑ دیں گے اور بد چلنیوں میں مبتلا ہو جائیں گے ایک ہزار دو سو نوے سال ہوں گے جب مسیح موعود ظاہر ہوگا۔ سو اس عاجز کے ظہور کا یہی وقت تھا کیونکہ میری کتاب براہین احمدیہ صرف چند سال بعد میرے مامور اور مبعوث ہونے کے چھپ کر شائع ہوئی ہے اور یہ عجیب امر ہے اور میں اس کو خدا تعالیٰ کا ایک نشان سمجھتا ہوں کہ ٹھیک بارہ سو نوے ہجری میں خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ عاجز شرف مکالمہ و مخاطبہ پا چکا تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر آخری زمانہ اس مسیح موعود کا دانیال تیرہ سو پینتیس برس لکھتا ہے جو خدا تعالی کے اس الہام سے مشابہ ہے جو میری عمر کی نسبت بیان فرمایا ہے۔

(حقیقۃ الوحی۔ص ۱۹۹۔۲۰۰)

مولانا امرتسریؒ فرماتے ہیں: اس عبارت میں مرزا صاحب قادیانی نے دو لفظ ایسے بولے ہیں جو ہماری صریح تائید، اور پیغام صلح کی تردید کرتے ہیں۔ایک لفظ ،آخر یزمانہ، ہے دوم ،میری عمر کا الہام، ۔مرزا صاحب کی عمر کا الہام ہے:

خدا تجھ کو اسی سال یا پانچ چھ کم یا پانچ چھ زیادہ عمر دے گا۔

جس کی تشریح آپ نے جلد پنجم براہین احمدیہ میں خود کی ہے کہ ۷۵ سے ۸۵ کے درمیان میری (مرزا قادیانی کی) عمر ہو گی۔

بہت خوب۔ضرور ہے کہ حسب تصریح مرزا صاحب دانیال کی عبارت کا مطلب مرزا صاحب کی الہامی عمر کے بالکل موافق ہو۔مرزا صاحب خود لکھتے ہیں کہ چودھویں صدی شروع ہونے کے وقت میری عمر چالیس سال تھی (ملاحظہ ہو کتاب تریاق القلوب)۔ہم تو حساب جانتے نہیں ہاں دوسری جماعت کا لڑکا یہ مشکل سوال حل کر سکتا ہے کہ چالیس کو پورے ۷۵ کرنے کے لئے کتنے عدد کی ضرورت ہے۔غالباً اس سوال کا حل وہ لڑکا یوں کرے گا کہ ۷۵ میں سے چالیس کو تفریق کر کے باقی ۳۵ رکھ کر بتائے گا کہ ۴۰ کو ۷۵ کرنے کے لئے پورے ۳۵ کی ضرورت ہے۔پس دانیال کی پیش گوئی اور مرزا صاحب قادیانی کے الہام کے مطابق ۱۳۳۵ھ مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی عمر کی انتہاء ہے،مگر وہ نو سال پہلے ہی تشریف لے گئے

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم بہار آخر شد

چیلنج: ابھی تو ہم نے صرف حقیقۃ الوحی کی عبارت کو خود اسی کے لفظوں سے حل کیا ہے۔ہمارے پاس اس مضمون میں بہت سے، مقالات مرزا، ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احمدی دوستو! مرد میدان ہو تو اپنے سرداروں کی اجازت سے میدان مناظرہ میں آؤ اور بتقرر منصف ہمارے ساتھ اس مضمون پر بحث کرلو۔

اس بحث کے فیصلہ کے لئے ہم لاہور کے قابل قانون پیشہ اصحاب میں سے کسی ایک کو منصف ماننے کو تیار ہیں۔

کوئی ہے؟ جو سامنے آئے۔

انا سلمة بن الاکوع　　　الیوم یوم الرّضّع

حصہ اول کے متعلق ہمارے قابل مضمون نگار منشی محمد حسین صاحب صابری بریلوی کا مضمون پڑھئے جو آگے درج ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ جولائی ۱۹۲۹ء مطابق ۱۱ صفر ۱۳۴۸ھ جلد ۱۶ نمبر ۳۸ ص ۳-۴)

....

آخر یہ اس قدر جلدی کیوں ہے؟

جناب منشی محمد حسین صاحب صابریؒ بریلوی لکھتے ہیں:

اس خاکسار ہیچ مدان نے پیغامی مرزائیوں کے متعلق کبھی خاص مضمون نہیں لکھا۔ اس کی ایک وجہ ہے میری تحقیق یہ ہے اور جسے میں ثابت کرسکتا ہوں کہ ان لوگوں کو مرزائیت یا احمدیت سے کچھ تعلق ہی نہیں ہے (مجھے اس سے اختلاف ہے۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر) صرف نام کیلئے احمدی کہلاتے ہیں اور بس۔ ان لوگوں کے اصل خیالات اور عقائد وہی ہیں جو ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب پٹیالوی کے تھے اس لئے دیکھتے ہوئے اور جانتے ہوئے بظاہر زبان کے ساتھ یا قلم سے مرزا آنجہانی کو مسیح موعود اور مہدی معہود کہہ دیتے ہیں اصل میں یہ لوگ اس پٹری سے کوسوں دور ہیں جو مرزا صاحب نے اپنے مریدوں کے لئے بچھائی تھی اس لئے ان کو مخاطب کرنا کچھ مناسب معلوم نہیں ہوتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان لوگوں کا اخبار پیغام صلح بعض وقت مرزا آنجہانی کو منوانے کے لئے بھی ایک آدھ مضمون تحریر کر دیتا ہے آخر پرانے تعلق کا بھی تو کچھ حق ہے۔ چنانچہ آج کل پیغام صلح لاہور میں۔ آخر یہ انتظار کب تک، کی سرخی کے ساتھ ایک سلسلہ مضمون نکل رہا ہے۔ اس کے جواب میں مضمون ہذا ناظرین کی خدمت میں پیش ہے۔ مولانا ثناءاللہ نے اسی مضمون کا تعاقب ۲۱ جون کے اہل حدیث میں کیا تھا جس کے جواب میں اڈیٹر پیغام صلح نے ایک اور مضمون ۲۸ جون ۱۹۲۹ء کے پرچہ میں تحریر فرمایا ہے۔

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ صاحب امرتسریؒ نے لکھا تھا :

یہ انتظار کرنے والے لوگ (جن کا ذکر پیغام نے اپنے مضمون میں لکھا تھا) الہامی تھے؟ جو اپنے الہام سے ایسا کہتے تھے یا کسی صاحب وحی کے ارشاد کے ماتحت اس زمانہ کی تعیین کرتے تھے۔ اگر ایسے تھے تو الہامی کے الہام یا صاحب وحی کی وحی بتا دیجئے اور اگر دونوں کا اپنا خیال تھا تو ان کا محض خیال کسی دوسرے شخص پر حجت نہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ جون ۱۹۲۹ء ص ۲)۔

کیسی صاف اور سیدھی بات ہے کہ یہاں تو خدا تعالی کی وحی حجت ہے اور بس۔ اگر قرآن نے مسیح اور مہدی کے آنے کی کوئی تاریخ بتائی ہے یا صحیح حدیث میں کوئی وقت اور دن مقرر کیا گیا ہے تو بے شک پر مسلمان پر واجب ہے کہ اس دن اور اس تاریخ پر دعوی کرنے والوں کی تلاش کرے اور اگر انہیں پالے تو بے شک اس پر فرض ہے کہ تحقیق کر کے انہیں قبول کر لے لیکن اگر کوئی تاریخ اور دن کا تعین خدا کے اور اس کے رسول کے کلام میں نہیں ہوا تو پھر کسی کا قیاس یا مسلمانوں کا خیال کچھ چیز نہیں، دنیا تو گرمی کی تپش میں پریشان ہو کر کہا ہی کرتی ہے کہ بارش آنے والی ہے یہ سخت گرمی اس کی علامت ہے مگر بارش کا بھیجنے والا اسی وقت پانی برساتا ہے جو اس کے علم میں مقرر ہو چکا ہے اس سے پہلے ہرگز نہیں۔ ایسی صاف گوئی کی تاب نہ لا کر اڈیٹر پیغام صلح لاہور لکھتے ہیں:

ہم نہیں جانتے اس جواب کو کلام شعری قرار دیں یا اس سے بڑھ کر کچھ کہیں جس کے لئے مولوی فاضل کی منطق میں کوئی اصطلاح موجود نہیں یہ الفاظ لکھتے ہوئے وہ غالباً بھول گئے کہ انتظار کرنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والے تو وہ خود بھی ہیں (واہ صاحب ! بات سے بات خوب نکالی جو آپ ہی کا حصہ ہے بحث تو وقت کی تعیین سے ہے اور آپ انتظار کرنے کی آڑ لے بیٹھے۔ صابری) الہامی نہ سہی لیکن آخر انہیں مسیح اور مہدی کا انتظار تو باقی ہے؟ پھر کیا وہ بتا سکتے ہیں کہ آیا ان کے نزدیک اسی صدی میں ان کا آنا مقدر ہے یا جیسا کہ بعض کا خیال ہے قیامت کے دن وہ مسلمانوں کو غالب کرنے کے لئے آئیں گے؟ جب تک اس سوال کا صاف طور پر وہ جواب نہ دیں اس وقت تک ان کے منقولہ الفاظ کو کلام شعری سے بڑھ کر کوئی وقعت نہیں دی جا سکتی۔ (پیغام صلح ۲۸ جون ۱۹۲۹ء)

اس سوال کا جواب کہ، مسیح اور مہدی کب دنیا میں آئیں گے، ایک مسلمان کیا دے سکتا ہے جس کا ایمان خدا کے کلام اور رسول اللہ کے ارشادات تک محدود ہو ہاں وہ اتنا ہی کہہ سکتا ہے کہ مہدی بھی آئیں گے اور مسیح بھی آئیں گے اس سے زیادہ کہنے کا اسے کوئی حق نہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ اڈیٹر صاحب پیغام کیلئے ناحق ادھر ادھر جانے کی نسبت بہتر یہ تھا کہ وہ قرآن مجید کی کسی آیت یا صحیح حدیث سے تیرھویں یا چودھویں یا پندرھویں وغیرہ صدی کا تعین ثابت کر دیتے پھر ان کا مذکورہ بالا سوال بے شک بجا ہوتا، اب جب ان سے ایسا نہیں ہو سکا تو یہ سوال ہی ان کا لغو ہے لیکن میں ان کو بتاتا ہوں کہ ان کے پیر و مرشد مرزا صاحب قادیانی نے بعض آیات قرآنی کو بحساب جمل پیش کر کے بعض تاریخیں نکالی ہیں جو صریحاً شاعرانہ تخیلات ہیں اگر وہی تاریخیں اڈیٹر پیغام کے دل و دماغ میں دائر و سائر ہیں تو وہ عقل مندوں کے نزدیک کئی ایک وجوہ سے قابل قبول نہیں ہیں۔

اول اس لئے کہ حساب جمل سے قرآنی آیات کے اعداد نکال کر کسی واقعہ کی تاریخ نکالنے کا حکم خدا اور رسول نے نہیں دیا۔

دوم: اس لئے کہ وہ تاریخیں جناب مرزا غلام احمد صاحب پر کسی طرح چسپاں بھی نہیں ہوتیں۔

سوم اس لئے کہ حساب جمل سے اس طرح کام لینے والے سب سے پہلے اہل بہاء ہیں انہی کی نقل کر کے مرزا صاحب قادیانی نے اپنی کتب کو اس حساب سے مزین کیا ہے، تو مسلمان اسے کیوں قبول کریں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہائیوں کی ایک کتاب: شرح آیات مورخہ، میں اسی اصول سے مہدی اور مسیح موعود کے آنے کا وقت بتایا گیا ہے۔ اگر اس حساب کو صحیح مان لیا جائے تو اڈیٹر پیغام پر واجب ہے کہ وہ پہلے جناب علی محمد باب کے مہدی ہونے پر ایمان لائیں اور پھر اس کے بعد بہاء اللہ کی مسیحیت کا طوق گلے میں ڈال کر کوکب ہند دہلی کے دفتر میں تشریف لے جائیں۔ اس سے پہلے ہی انہوں نے اگر مرزا صاحب کو مہدی اور مسیح مان لیا ہے تو کچھ بڑا کام نہیں کیا کیونکہ جس صدی کو وہ مسیح کے آنے کی صدی کہتے ہیں اس میں سب سے پہلا مدعی تو بہاء اللہ ہے۔ اور اس کے بعد جناب مرزا صاحب ہیں۔ ایک بہائی نے لکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک رؤیا میں المسیح الموعود اور المسیح الدجال کو طواف کعبہ کرتے دیکھا ہے جس میں حضور ﷺ نے پہلے المسیح الموعود کا ذکر کیا ہے اور پھر المسیح الدجال کا۔ اس حساب سے جناب ۔۔۔۔ صاحب المسیح الدجال ہیں اور بہاء اللہ جو پہلے ہوئے ہیں وہی سچے مسیح موعود ہیں ،تو اڈیٹر پیغام صلح کو بتانا چاہیے کہ بہائی کی اس دلیل کا ان کے پاس کیا جواب ہے۔

اڈیٹر صاحب پیغام صلح کو تو یہی زیب دیتا ہے کہ وہ مرزا صاحب قادیانی پر میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کو مخاطب کر کے اعتراض کرتے رہیں آج قادیان کا نام رکھ کر جو اہل پیغام اعتراض کر رہے ہیں وہ نہایت صفائی کے ساتھ جناب مرزا صاحب پر پڑتے ہیں اگر چہ بظاہر میاں محمود احمد صاحب کا نام لے دیا جاتا ہے مگر دراصل ان کی زد پوری طرح جناب مرزا صاحب پر پڑتی ہے ہم اس کا ثبوت رکھتے ہیں جس کی مرضی ہو باہر نکل کر ہم سے پوچھ لے باقی مرزا صاحب کو مہدی اور مسیح منوانے کا کام اہل قادیان کے لئے چھوڑ دینا چاہیے کیونکہ انہی کو یہ زیب دیتا ہے اہل پیغام اس کے ہرگز اہل نہیں ہیں وہ محض اشاعت اسلام کریں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ جولائی ۱۹۲۹ء مطابق ۱۱ صفر ۱۳۴۸ھ جلد ۱۶ نمبر ۳۸ ص ۵۔۶)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

حرام زادے کی رسی دراز

مرزائی کہا کرتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ نے ایسا لکھا تھا۔مولوی محمد امین صاحب سے چودھری دین محمد اٹھوال ضلع گورداسپور نے وعدہ کیا تھا کہ میں یہ اشتہار دکھاؤنگا۔نہ دکھاؤں تو احمدیت سے توبہ کرونگا۔توبہ نہ کروں گا تو یک صد چہرہ دار تاوان دونگا۔مولوی صاحب موصوف مقررہ وقت پر اشتہار مذکور دیکھنے کو پہنچے تو چودھری صاحب نے وعدہ پورا نہ کیا۔افسوس۔

راقم چودھری مراد، چودھری اللہ بخش، چودھری کمال دین، چودھری جلال دین وغیرہ ساکنان ورک ضلع گورداسپور

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ جولائی ۱۹۲۹ء مطابق ۱۱ صفر ۱۳۴۸ھ جلد ۱۶ نمبر ۳۸ ص ۱۵)

مولوی نور احمد لودی کو چیلنج

آپ مرزا صاحب قادیانی کی صداقت کی تبلیغ لوگوں میں کرتے ہیں۔ہم آپ کو چیلنج دیتے ہیں کہ صداقت مرزا پر ہم سے بتقرر منصف بحث کرلیں۔عبدالرحمٰن از رانیوال ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ جولائی ۱۹۲۹ء مطابق ۱۱ صفر ۱۳۴۸ھ جلد ۱۶ نمبر ۳۸ ص ۱۵)

....

ایک متلاشیء احمدیت کو جواب

جناب منشی محمد عبداللہ صاحب معمارؒ امرتسری لکھتے ہیں:

جناب مولانا مدیر اہل حدیث۔السلام علیکم

خاکسار کا مراسلہ درج اہل حدیث کر کے مشکور فرمائیں۔

میں نیازمند دفتر اہل حدیث میں حاضر ہو کر مضامین مرزا صاحب دیکھا کرتا ہوں ۔ایک روز میں بیٹھا تھا کہ ایک پوسٹ کارڈ مرقومہ میاں خیر الدین نمبردار سندھی کا دیکھنے میں آیا جس میں ایک سوال کا جواب مانگا تھا۔میں نے مولانا فاتح قادیان کی خدمت میں عرض کی کہ یہ کارڈ بغرض جواب مجھے دیا جائے۔فرمایا اچھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۔ چنانچہ اس سوال کو مع جواب بغرض فائدہ عام، اہل حدیث، میں دیتا ہوں۔ سائل مذکور نے مولانا (ثناءاللہ امرتسری) سے دریافت کیا ہے:

مرزا صاحب قادیانی نے بڑی تحدی سے کتاب اعجاز احمدی میں لکھا ہے کہ مولوی ثناءاللہ میری اس کتاب کا جواب میعاد مقررہ ۲۰ روز کے اندر نہ دیں تو میں سچا ہوں گا۔ کیا آپ نے جواب دیا تھا؟ دیا تھا، تو ہمیں بھیج دیں۔ ورنہ ہم سب احمدی ہونے کو تیار ہیں۔

اس کے جواب میں سے پہلے اصل قصہ میں راقم خط اور ناظرین اہل حدیث کو سناتا ہوں۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ۱۵۔ نومبر ۱۹۰۲ء کو ایک کتاب اعجاز احمدی شائع کی جس کے صفحات ۹۰ ہیں۔ جس میں ۵۳۶، ابیات کا ایک عربی قصیدہ مع ترجمہ درج ہے۔ باقی اردو مضمون ہے جس میں اپنی خودستائی فرمائی ہے۔

اس کتاب کا جواب اردو مع قصیدہ عربی میں لکھنے کے لئے جملہ مخالفوں کو عموماً اور مولانا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری کو خصوصاً مخاطب کیا۔ مگر کمال یہ کیا کہ مضمون اردو اور عربی قصیدہ کے لکھنے اور لکھ کر چھاپ دینے کے لئے یعنی سب کاموں کے لئے کل میعاد ۲۰ روز رکھی (ملاحظہ ہو صفحہ اخیر کتاب مذکور)

اگرچہ عقل مند لوگ اتنے ہی سے اصل حقیقت سمجھ سکتے ہیں کہ بیس روز کی مدت میں تین چار کام کیسے ہوں۔

۱۔ تصنیف کتاب مع قصیدہ طویلہ۔

۲۔ کاتب کی کتابت۔

۳۔ مطبع کا فعل طباعت

سوال صرف یہ ہے کہ مقابلہ کسی مصنف سے تھا، یا کاتب و پریس مین سے بھی تھا۔ ہر عقل مند سمجھ سکتا ہے کہ مصنف سے مقابلہ ہوتا ہے کاتب اور پریس مین کو کسی مقابلہ میں شریک کرنا نہیں۔ اور یہی ایک بات ہے جس کے سمجھنے سے اس مقابلہ اور اعجاز مرزا کی حقیقت کھل سکتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھلا اگر مصنف اپنا کام ایک ہفتہ میں ختم کر دے مگر اسے کاتب نہ مہیا ہو، یا کاتب بھی مہیا ہو، تو وہ ۲۰ ضرب ۲۶ تقطیع کے ۹۰ صفحات کتنے دنوں میں کتابت کرے گا، نمبر دار صاحب کو کسی کاتب سے مل کر پوچھنا چاہیے کہ وہ اس سائز کے عربی اردو صفحات سارے دن میں چھ صفحات سے زیادہ نہیں لکھ سکتا۔ بہت خوب۔ رات دن کی محنت سے ۱۵ روز میں کتابت ختم ہوئی جو مصنف کے ہفتہ ملانے سے ۲۲ روز ہوئے۔ اب باری آئی پریس کی۔ پریس والوں سے پوچھئے کہ ۹۰ صفحات کی کتاب کتنے دنوں میں تیار کر کے دیں گے۔

یاد رہے کہ جن کو طباعت کے کام کا تجربہ ہے وہ یقین کر سکتے ہیں کہ جلدی سے جلدی دیں تو دو ہفتوں میں دیں گے۔ سارے مل کر ہوئے ۳۷ روز۔

اب آئی باری دفتری کی۔ یعنی کتاب کی تہ بندی اور سلائی کی، جسے بہت جلدی کریں تو دو روز میں کریں۔ سارے ۳۹ روز ہوئے جن میں سے ایک روز بھی کم نہیں ہوسکتا۔ بتایئے ۳۹ روز کا کام مرزا جی کا ۲۰ روز کی مدت میں طلب کرنا اعجاز نبوت ہے، یا اپنا عجز ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ مرزا جی نے خود بھی یہ کتاب اتنی مدت میں نہیں لکھی تھی جس کا ثبوت میں پیش کرونگا۔ اسی لئے مولانا (ثناءاللہ) صاحب نے ۲۱ نومبر ۱۹۰۲ء کو بذریعہ اشتہار مرزا جی کو مطلع کیا کہ آپ ایک مجلس میں آمنے سامنے بیٹھ کر مقابلہ کریں۔ یہ کیا بات ہے کہ آپ نے گھر میں چھپ کر خدا جانے کتنی مدت میں کتاب بنائی اور مجھے ایک غیر معقول مدت میں جواب لکھ کر چھاپ دینے پر مجبور کرتے ہیں۔ مگر مرزا جی تو اپنی حقیقت خوب جانتے تھے اس لئے انہوں نے سامنے بیٹھنا گوارا نہ کیا۔

اب سنیئے میں بتاؤں کہ یہ قصیدہ اور کتاب بہت لمبی مدت میں بنائے گئے ہیں۔ غور کیجئے

مرزا جی نے ۵ نومبر ۱۸۹۹ء کو ایک اشتہار دیا تھا جس کا مضمون تھا کہ:

اے خدا! میرے لئے اخیر دسمبر ۱۹۰۲ء تک کوئی نشان دکھا۔

ادھر یہ اشتہار دیا اور دل میں خیال کیا کہ ایک قصیدہ اور کتاب بنائی جائے۔ وقت پر اسی کو یہ نشان بنا دیا جائے گا۔ چنانچہ کتاب مذکور بنائی جس میں حسب موقع موضع مد کے مباحثہ کا ذکر بھی داخل کر کے اعجاز احمدی کے نام سے شائع کر دی۔ حالانکہ اس اشتہار مورخہ ۵ نومبر ۱۸۹۹ء کا ذکر قادیانی مرزا جی نے خود ہی کتاب اعجاز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احمدی کے صفحہ ۳۶، اور ۸۸ پر کرتے ہیں اور بعد میعاد مذکورہ بھی انہوں نے اپنی عربی تحریروں کو اس سہ سالہ پیش گوئی کا مصداق بنایا۔

نمبردار صاحب! آپ لکھتے ہیں کہ جواب بتایئے، ورنہ ہم احمدی ہو جائیں گے۔ اگر آپ واقعی اخلاص اور راستی کے لئے تبدیل مذہب کرنے پر اتر آئے ہیں تو میری پیش کردہ دو وجوہات پر غور کریں کہ اس میں کیا راز تھا کہ

مولانا ثناء اللہ سے مقابلہ، اور کام کاتب اور پریس مین کا۔

مرزا جی اگر ایسے اعجاز نویس تھے تو صاف لکھتے کہ میں نے یہ قصیدہ لکھا ہے اس کے مقابل میں قصیدہ لکھ کر لایئے۔ جس کی کوئی میعاد نہ ہوتی، جس طرح قرآن مجید نے اپنے مقابلے کے لئے کوئی میعاد اور مدت مقرر نہیں کی۔

اس تقرر میعاد کے علاوہ مصنف کے کام میں کاتب اور پریس مین کے کام کو بھی داخل میعاد کرنا بتا رہا ہے کہ: دال میں کالا ہے۔

اب میں ذرہ اس قصیدہ کی عربیت کا نمونہ آپ کو دکھاؤں۔ آپ اگر خود عربی نہیں جانتے تو اپنے ہاں کے علماء سے پوچھئے ۔قصیدہ مذکورہ کا پہلا شعر ہے:

ایـــــا ارض مـــــد قـــــد اتـــــاك مـــدمــــر

و ارداك ضـــــليـــــل و اغـــــراك مـــوغــــر

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اخیر حرف پر پیش ہے۔ اب سنئے اس کے اندر کا نمونہ

ا آ خيـــــت ذئبـــــا عـــــائشـــــا او ابـــــا الـــوفـــــاء

اوافيـــــت مـــــداً او رئيـــــت امـــــرتسـر

بتایئے یا عربی دانوں سے پوچھئے کہ امرتسر ر یئت کا مفعول بہ ہے پھر اس پر رفع (پیش) کیوں ہے۔ اس قسم کی اور اس کے علاوہ عروضی بیسیوں سینکڑوں اغلاط اس قصیدہ کی مولانا ثناء اللہ نے اپنی لاجواب کتاب الہامات مرزا میں بتائی ہیں جن کا جواب جماعت مرزائیہ سے نہیں ہو سکا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اب میں آپ کو ایک آسان طریق سے اس کتاب کا جواب بتاؤں۔ مرزا جی نے اسی کتاب اعجاز احمدی میں مولانا ثناء اللہ کو قادیان پہنچ کر گفتگو کر کے کی دعوت دی تھی (دیکھو اعجاز احمدی۔ص ۲۲،۲۳)

خدا کی شان دیکھئے مرزا جی جواب کتاب کے لئے تو ناجائز قیود لگا کر بچ گئے تھے، مگر خدا نے اپنے دست تصرف سے ان کو اسی میں پھانسا۔ جس کی صورت یہ ہوئی کہ صفحہ ۲۲، ۲۳ پر تو مولانا ثناء اللہ کو قادیان میں گفتگو کرنے کیلئے پہنچنے کی دعوت دی اور صفحہ ۳۷ پر لکھا کہ عنقریب میرا نشان ظاہر ہوگا کہ مولوی ثناء اللہ قادیان میں تحقیق کرنے کے لئے نہیں آئیں گے۔

بس پھر کیا تھا، مولانا ثناء اللہ نے یہ خیال کیا کہ شکار جانے نہ پائے۔ آپ فوراً جنوری ۱۹۰۳ء میں قادیان جا پہنچے (مولانا ثناء اللہ کے قادیان پہنچنے کا ذکر مرزا قادیانی کی کتاب مواہب الرحمٰن کے صفحہ ۱۰۹ پر ملتا ہے)۔ جاتے ہی مرزا قادیانی کو اطلاعی خط لکھا کہ لو میں آپ کی دعوت پر آ گیا ہوں، سامنے آیئے۔

آہ! اسکا جواب وہی ملا جو شیر کو دیکھ کر بکرا، دیا کرتا ہے (خدا کے لئے رحم کرو) مرزا جی کا خط مولانا کے ڈیرے پر ایک وفد لے کر آیا جس میں لکھا تھا:

ہم نے خدا کے ساتھ وعدہ کیا ہوا ہے کہ مولویوں کے ساتھ مناظرہ نہ کرینگے

بس ہو چکی نماز مصلے اٹھایئے

نمبردار صاحب! اپنے ہاں کے مرزائیوں سے ذرہ پوچھئے تو سہی مرزا جی نے ایسا وعدہ کب کیا تھا اور کیا تھا تو مولانا کو قادیان پہنچ کر گفتگو کرنے کی دعوت کیوں دی تھی۔

کیا یہ واقعات مرزا جی کی صداقت پر دلالت کرتے ہیں۔ استغفر اللہ

نمبردار صاحب! میں آپ کو مشورہ دیتا ہوں کہ آپ ان واقعات کی تحقیق حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری کی مصنفہ کتب خصوصاً الہامات مرزا وغیرہ میں دیکھئے۔

اب میں بادل نخواست اسی پر قناعت کرتا ہوں

ورنہ باتو ما جرا ہا داشتیم

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۔ اگست ۱۹۲۹ء مطابق ۲۵ صفر ۱۳۴۸ھ جلد ۱۶ نمبر ۴۰ ص ۵۔۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزائیوں کو احمدی نہ لکھا جائے

جناب خلیل احمد صاحب بستوی لکھتے ہیں:

آج کل عام عادت پڑ گئی ہے کہ بغیر سوچے سمجھے الفاظ کا استعمال کیا جاتا ہے۔ عوام تو درکنار، خواص بھی اسی غلطی میں مبتلا ہیں۔ مثلاً فرقہ ضالہ قادیانی جو مرزا غلام احمد کے تابع ہے اور ان کو نبی مانتا ہے، اپنے کو احمدی لکھتا ہے۔ اب اخباری طبقہ نے محض تقلید کی بنا پر احمدی لکھنا شروع کر دیا۔ یہ نہ دیکھا کہ مرزا کا نام غلام احمد تھا، نہ کہ احمد۔ ان کے تابعین کو غلامی یا قادیانی یا مرزائی لکھنا چاہیے نہ کہ احمدی۔ یہ ایک بھیڑ چال ہے جو چلی جارہی ہے کوئی خیال نہیں کرتا الا ما شاء اللہ

علماء اسلام عموماً اور فاتح قادیان مولانا مدیر اہل حدیث (ثناءاللہ امرتسری) خصوصاً اس امر کا خیال فرمائیں ورنہ عوام تو علماء کے تابع ہیں وہ جو دیکھیں گے کہ ہمارے علماء قادیانیوں کو احمدی لکھتے ہیں تو وہ سند پکڑیں گے۔

احمدی کا لفظ سلسلہ احمدیہ کے سالکین کے لئے صحیح ہے۔ یہ سلسلہ احمدیہ کے سالکین کے لئے صحیح ہے یہ سلسلہ امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی کے اسم گرامی سے موسوم ہے کیونکہ مجدد صاحب سرہندی کا نام صرف احمد تھا۔ چنانچہ شاہ عبدالغنی دہلوی و شاہ احمد سعید و دیگر بزرگوں کی مہریں اب تک موجود ہیں جس میں نام کیساتھ احمدی کا لفظ موجود ہے۔ کیا عجب ہے کہ مرزائیوں نے یہ لفظ یہیں سے سرقہ کیا ہو۔ مسلمانوں کو لازم ہے کہ ہر لفظ کے استعمال میں حزم و احتیاط غور و تدبر اور تحقیق سے کام لیا کریں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۔ اگست ۱۹۲۹ء مطابق ۲۵ صفر ۱۳۴۸ھ جلد ۱۶ نمبر ۴۰ ص ۶۔۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شرابی اور افیونی مسیح

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

معلوم نہیں امت مرزائیہ کو یہ کیونکر گمان ہوا ہے کہ وہ اہل حدیث کو اشد ترین مخالف جانتے ہیں۔ گو یہ ان کا گمان اہل حدیث کے حق میں عنداللہ باعث نجات ہے، مگر واقعہ یہ ہے کہ اہلحدیث اور اڈیٹر اہل حدیث امت مرزائیہ (بہر دو صنف) کا نہ دشمن ہے نہ مخالف، بلکہ حضرت مرزا صاحب قادیانی کے اقوال کا مبلغ۔ مبلغ بھی حافظ روشن علی اور منشی قاسم علی کی طرح تنخواہ دار نہیں، بلکہ آنریری (بے تنخواہ) مبلغ۔ مثال کے لئے آج ہی کا نوٹ ملاحظہ کیجئے۔

میاں محمود احمد خلیفہ قادیان نے جلی حرفوں میں شائع کیا ہے کہ:

حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) فرمایا کرتے تھے کہ بعض اطبا کے نزدیک افیون نصف طب ہے (افیون نصف طب ہے، احمدی دوست ہی اس جملہ کے معنی خوب سمجھیں گے۔ ہم نے یہ پڑھا ہے کہ طب کے دو حصے ہیں علمی اور عملی۔ علمی میں مثلاً کتاب نفیسی ہے اور عملی میں مثلاً طب اکبر۔ افیون نصب طب، کی اصطلاح کوئی جدید ہے۔ شاید یہ مراد ہو کہ ساری دواؤں کے فوائد میں سے نصف فائدہ افیون میں ہے۔ کیوں نہ ہو بڑا فائدہ یہ ہے کہ فعل خاص اچھے طویل وقت تک ہوگا۔ گو انجام کار سخت ضرر پیدا ہو۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر) پس دواؤں کے ساتھ افیون کا استعمال بطور دوا نہ بطور نشہ کسی رنگ میں بھی قابل اعتراض نہیں۔ ہم میں سے ہر ایک شخص نے علم کے ساتھ یا بغیر علم کے ضرور کسی نہ کسی وقت افیون کا استعمال کیا ہوگا۔

(الفضل قادیان ۱۹ جولائی ۱۹۲۹ء)

ہمیں کیا ضرور کہ ہم افیون کے مضرات بتائیں ہمارے بتائے قادیان میں کیا اثر کریں گے جب کہ ان کے حضرت مسیح موعود نے فرما دیا ہے کہ: افیون نصف طب ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور خلیفہ کی شہادت ہے کہ ہر ایک مرزائی نے کسی نہ کسی طرح افیون کھائی ہے۔ جس بزرگ نے اس کو نصف طب کہا ہے، انہوں نے تو ضرور کھائی ہوگی۔ خصوصاً اس لئے کہ ان کو ذیابیطس کا مرض تھا۔ پس اس کے بعد ایک روایت حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی ہم بھی سناتے ہیں۔ ناظرین غور سے سنیں۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو ذیابیطس کی بیماری میں کسی شخص نے افیون کھانے کا مشورہ دیا تو فرمایا:

اگر میں (مرزا قادیانی) ذیابیطس کے لئے افیون کھانے کی عادت کرلوں تو میں ڈرتا ہوں کہ لوگ ٹھٹھا کر کے یہ نہ کہیں کہ: پہلا مسیح (حضرت عیسی) تو شرابی تھا اور دوسرا (مرزا قادیانی) افیونی۔

(ریویو آف ریلی جنز بابت اپریل ۱۹۰۳ء)

چونکہ مسیح موعود مرزا صاحب کا فتوی ہے کہ افیون نصف طب ہے اور خلیفہ کی شہادت ہے کہ ہر ایک مرزائی نے کسی نہ کسی طرح افیون کھائی ہے۔ اور مرزا صاحب کو یہ دوا بتائی گئی تو آپ نے طبی یا شرعی حیثیت سے ناپسندیدگی نہیں کی بلکہ اس وہم سے پسند نہیں کی کہ لوگ افیونی کہیں گے۔ مگر اب تو راز کھل گیا کہ:

قادیانی شریعت میں افیون حرام یا مکروہ نہیں بلکہ نصف طب ہے۔

پس یہ قرین قیاس ہے کہ جناب مسیح موعود (مرزا قادیانی) متوفی نے بھی ضرور استعمال کی ہوگی اس لئے ہمیں جائز ہے کہ ہم آپ کو افیونی مسیح کہیں۔

ناظرین! مرزا صاحب قادیانی کو حضرت عیسی مسیح رسول اللہ نبی اللہ

وجیھاً فی الدنیا والآخرۃ سے کتنی حسن عقیدت تھی کہ آپ کو کوئی شخص بطور دوا کے افیون استعمال کرنے کا مشورہ دیتا آپ اس کو از روئے شرع یا از روئے طب جواب نہیں دیتے بلکہ بغیر ذکر حضرت عیسیؑ بن مریم کے حق میں کہتے ہیں: پہلا مسیح شرابی تھا۔

انّا للہ ۔ آہ: وہ بگڑتے ہیں کہ کوئی انہیں کیوں یاد آیا

نتیجہ: مرزا صاحب قادیانی نے تو بغیر ذکر کے حضرت عیسی کو شرابی کہا مگر ہم ذکر پر مرزا صاحب قادیانی کو مناسب لقب دیں، تو ہمارا حق ہے۔ سنئیے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

حضرت مسیح کے ایسا مشابہ ہوں کہ عالم بالا میں ہم دونوں میں تمیز مشکل ہے (براہین احمدیہ۔ص ۴۹۹)

جب اس درجہ روحانی مدارج میں آپ کو مشابہت ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ (بقول مرزا غلام احمد قادیانی)

حضرت عیسی مسیح شرابی تھے تو ان کا مثیل اور مشابہ کیوں نہ شرابی ہو۔ پس ثابت ہوا کہ:

قادیانی مسیح شرابی اورافیونی بھی تھا۔

غالباً یہ شعرانہی کا ہوگا:

شراب دو سالہ و محبوب چہار دہ سالہ
بس ست ہمیں مرا صحبتِ صغیر و کبیر

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹۔اگست ۱۹۲۹ء مطابق ۳ ربیع الاول ۱۳۴۸ھ جلد ۲۶ نمبر ۴۱ ص ۲۔۳)

قادیانی شکست

موضع وڈالہ بانگر ضلع گورداسپور میں ۲۱ جولائی ۱۹۲۹ء کو مرزائیوں سے مسلمانوں کا مناظرہ حیات عیسی اور صداقت مرزا صاحب قادیانی ہوا۔ اسلامی مناظر مولوی محمد امین صاحب امرتسری نے حیات مسیح اور تکذیب مرزا صاحب اچھی طرح بیان کی اور مرزائی مناظر شیخ عبدالحق سے جواب نہ بن پڑا مباحثہ کا اثر اچھا رہا۔

چودھری احمد بخش سکرٹری انجمن اسلامیہ از وڈالہ بانگر و عبدالغنی خیاط

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹۔اگست ۱۹۲۹ء مطابق ۳ ربیع الاول ۱۳۴۸ھ جلد ۲۶ نمبر ۴۱ ص ۱۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلیفہ قادیان اب بھی مباہلہ نہ کرے گا؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں؛

قادیانی گروہ کے دین کا دارومدار بہت کچھ خوابوں پر ہے۔خود بڑے صاحب کو جو خواب (رؤیا) آتے تھے، وہ تو بجائے خود تھے، امت مرزائیہ کو بھی خواب میں حقیقت بتائی جاتی ہے۔ چنانچہ اخبار الفضل ۲۶ جولائی ۱۹۲۹ء میں ایک سرخی لکھی ہے:

حضرت خلیفۃ المسیح کی صداقت میں دو خواب۔

اس سرخی کے ماتحت ایک شخص اللہ داد نے دو خواب لکھے ہیں۔ایک میں خلیفہ قادیان میاں محمود احمد کی بابت سب علماء اسلام سے برتری لکھی ہے جس سے ہمارا مطلب نہیں۔دوسرے خواب کے الفاظ بتانے سے پہلے ناظرین کو اس کی تمہید بتائیں

قادیان کی جماعت مرزائیہ سے چند افراد خلیفہ قادیان سے ہٹ گئے۔ہٹ کر انہوں نے ایک علیحدہ اخبار مباہلہ نکالا جس کے ہر پرچے میں خلیفہ قادیان پر سخت ترین اخلاقی الزام لگا کر حسب قانون شریعت مرزائیہ خلیفہ کو مباہلہ کی دعوت دیتے ہیں جسے خلیفہ قادیان اور امت قادیانیہ ہمیشہ ٹالتی رہی۔اس مباہلہ کی بابت اللہ داد مذکور اپنا خواب لکھتا ہے :

> دوسرا خواب میں نے یوں دیکھا کہ اخبار مباہلہ میرے چند غیر احمدی ساتھیوں نے خریدا، اور پڑھ کر میری طرف متوجہ ہوئے۔مجھ کو اللہ تعالی نے جس قدر توفیق دی میں جواب دیتا رہا اور گفتگو ختم ہونے کے بعد یہ دعائیں کرتا ہوا سو گیا کہ اے میرے مولا! میرے پیارے پر جو الزام لگائے جا رہے ہیں تو خود فیصلہ کر کے دنیا کو دکھا دے...یہ دعائیں کرتا ہوا میں سو گیا۔
>
> کیا دیکھتا ہوں ایک مجمع ہے جس میں دو پارٹیاں ہیں ایک احمدیوں کی ہے اور دوسری غیر احمدیوں کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۔ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مباہلہ ہونے والا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اپنی جماعت کے آگے آگے چل رہے ہیں اور جماعت تضرع سے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کر رہی ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنا فیصلہ یوں دکھایا کہ مخالفین کے چہرے بالکل سیاہ ہو گئے اس وقت ہماری جماعت کی طرف سے اللہ اکبر کے نعرے بلند ہوئے اور مخالفین اپنا سامنہ لے کر چلے گئے۔ (ص ۷)

ناظرین کرام! اس خواب کو قادیان کے خلافتی گزٹ الفضل نے شائع تو کر دیا۔ نہ صرف شائع کیا بلکہ اس سے صداقت خلیفہ پر استدلال بھی کیا، مگر یہ نہ سمجھا کہ اس خواب میں تو اللہ داد کی معرفت اخبار الفضل کے ذریعہ خلیفہ قادیان کو مباہلہ کرنے پر متوجہ کیا گیا ہے پھر وہ مباہلہ کیوں نہیں کرتا۔ قرآن مجید میں ذکر ہے :

لقد صدق الله رسوله الرّؤيا بالحقّ لتدخلنّ المسجد الحرام ان شاء الله

.. الآیہ (الفتح: ۲۷) اللہ نے اپنے رسول کا خواب سچا کر دیا جس کا مضمون تھا کہ تم لوگ مسجد حرام میں داخل ہو گے)

کیا اس خواب کو صرف بیان کرنے پر رسول اللہ ﷺ نے کفایت کی تھی یا مکہ معظّمہ چلے گئے تھے۔

سب لوگ جانتے ہیں کہ خواب آتے ہی حضور ﷺ مع خدام کے روانہ ہو گئے تھے جس کی صداقت میں آخر کار کامیاب ہوئے۔ پس خلیفہ قادیان کو چاہیے کہ اس سچے خواب پر جس سے الفضل نے صداقت خلیفہ پر استدلال کیا ہے طالبان مباہلہ سے مباہلہ کریں ورنہ کہا جائے گا

نہیں وہ قول کا پورا ہمیشہ قول دے دے کر
جو اس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶۔ اگست ۱۹۲۹ء مطابق ۱۰ ربیع الاول ۱۳۴۸ھ جلد ۲۶ نمبر ۴۲ ص ۳۔۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جلدی مت کرو

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی عادت تھی کہ چند امور وہمی ذہن میں رکھ کر ان سے نتیجہ نکالا کرتے تھے۔ چاہے وہ امور کیسے ہی وہی ہوں مگر نتیجہ قطعی پیدا کر لیتے تھے مثلاً پادری عبداللہ آتھم کے متعلق لکھتے ہیں:

وہ میری پیش گوئی سے ڈرا، ڈر کے مارے وہ امرتسر سے فیروز پور گیا۔ اس ڈر میں اسکو سانپ نظر آئے۔ پس وہ میری پیش گوئی سے ڈر گیا یہی اس کا رجوع تھا۔

اللہ اللہ! سارے واقعات وہمی اور نتیجہ کیسا قطعی۔ اسی طرح امت مرزائیہ کا حال ہے کہ اپنے وہم میں جما لیتے ہیں کہ دجال آ گیا (پادری لوگ) خر دجال نکل آیا (ریل) یاجوج ماجوج پیدا ہو گئے (انگریز اور روس) یہ سب فرضی داستان اور وہمی مقدمات جما کر سوال کرتے ہیں کہ مرزا صاحب مسیح موعود نہیں تو بتاؤ مسیح موعود کیوں نہیں آیا۔

اللہ اللہ! کیسی جرأت ہے، مندرجہ ذیل مضمون نوشتہ صابری صاحب میں اسی بات کا تذکرہ ہے۔ مدیر اہل حدیث امرتسر۔

جناب منشی محمد حسین صابریؒ بریلوی لکھتے ہیں:

لاہور کے مرزائی اخبار پیغام صلح نے ایک مضمون لکھا تھا جس کی سرخی تھی:

آخر یہ انتظار کب تک؟

اس مضمون میں اڈیٹر اخبار مذکور نے بعض ان مسلمانوں کے خیالات کا اظہار کیا تھا جو امام مہدی کی آمد کے اسی (چودھویں) صدی میں منتظر ہیں۔ بلکہ محض کوتاہ اندیشی سے بعض تاریخیں بھی مقرر کر دیتے ہیں۔ اس پر سوال کیا تھا کہ چونکہ یہ صدی نصف کے قریب گذر چکی ہے اور مسلمانوں کے مہدی اور مسیح ابھی ظاہر نہیں ہوئے تو یہ انتظار کب تک رہے گا؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کے جواب میں اہل حدیث امرتسر نے لکھا تھا کہ چودھویں صدی میں انتظار کرنے والے محض اپنے خیال سے منتظر تھے، صاحب الہام کے حکم سے نہ تھے۔

اس کے جواب میں پیغام صلح لاہور کے دیانت دار اڈیٹر نے چودھویں صدی کا ذکر تو بالکل ترک کر دیا اور لکھا کہ :

انتظار کرنے والے تو آپ، اہل حدیث، بھی ہیں۔

حالانکہ بحث صرف چودھویں صدی میں انتظار پر تھی مطلق انتظار زیر بحث نہ تھا۔ تعجب ہے کہ باوجود توجہ دلانے کے پیغام صلح نے اپنی ۷۔ اگست کی اشاعت میں بھی یہی جواب دیا ہے جسے اس کے انصاف اور دیانت کا ثبوت سمجھنا چاہیے۔

اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۹ جولائی ۱۹۲۹ء میں پھر حضرت مولانا اڈیٹر اہل حدیث نے توجہ فرمائی اور مرزا صاحب قادیانی کی کتاب حقیقۃ الوحی کی ایک عبارت کے صحیح معنی خاص مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تشریح کے ساتھ بتائے، جسے غالباً پیغام صلح لاہور فراموش کر چکا تھا، جس کا جواب اس سے کچھ نہ بن پڑا۔ دراصل یہ ایسی باتیں ہیں کہ ان کا جواب اصلی اور ہیڈ کوارٹر والے مرزائیوں کے پاس بھی نہیں ہے، تو یہ بے چارے دور کے رہنے والے (لاہوری) کیا چیز ہیں جو جواب دے سکیں۔

اخبار اہل حدیث امرتسر کے مذکورہ بالا پرچہ میں میرا بھی ایک مضمون درج ہوا تھا جس سارے کا جواب تو پیغام صلح سے نہ ہوسکا، صرف اتنی بات کا جواب دیا ہے جو میں نے لکھا ہے کہ :

مہدی اور مسیح کے زمانہ کا تعین، تاریخی، قرآن وحدیث سے دکھاؤ۔

اس پر پیغام صلح لاہور ۔ ۷۔ اگست لکھتا ہے :

> صابری صاحب کو چاہیے کہ اس سوال سے پیشتر اس بات پر غور کر لیتے کہ احادیث میں مسیح موعود کی کیا کیا علامات لکھی ہیں۔ آیا وہ علامات پوری ہو چکی ہیں یا نہیں۔
>
> دجال کا ظہور، قحط وباؤں اور حیا سوز مناظر کی موجودگی، جن کی مخبر صادق نے پہلے سے خبر دے رکھی تھی، آیا اس زمانہ کو مسیح موعود کا زمانہ ثابت کرتے ہیں یا نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر یہ تمام علامات پوری ہو چکی ہیں تو اس سے بڑھ کر زمانہ کا تعین اور کیا ہوگا ۔اور ایسی حالت میں کیا یہ سوال پیدا نہیں ہوتا کہ آخر یہ انتظار کب تک (پیغام صلح لاہورے۔اگست ۱۹۲۹ء ص ۲)

حالانکہ تمام مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ امام مہدی اور حضرت مسیح کے آنے کی علامات ابھی پوری نہیں ہوئیں۔تو پھر اس سوال (آخر یہ انتظار کب تک؟) کے دہرانے کا کیا فائدہ ہے۔بہتر تو یہی تھا کہ کسی خاص تاریخ کا تعین ثابت کیا جاتا جسکے بعد بحث بالکل صاف ہو جاتی ۔اگر علامات ہی زیر بحث آپ رکھنا چاہتے ہیں تو سنیئے :

آپ کہتے ہیں کہ احادیث میں جو خروج دجال کا ذکر ہے اس سے مراد انگریز کلیں بنانے والے اور عیسائی پادری ہیں۔لیکن ہم کہتے ہیں خواہ وہ کوئی بھی ہو، دجال سے مراد ایک شخص واحد ہے جو ابھی ظاہر نہیں ہوا ۔ اب تو آپ کے بڑے بھائی (قادیانی) بھی ایک شخص واحد (بہاء اللہ ایرانی مدعی مسیحیت) کو دجال ماننے لگے ہیں جو دجال کی وحدت شخصی پر مبنی ہے۔بتائیے اس دجال والی علامت کو مسلمانوں نے کب مانا کہ پوری ہو گئی؟

آپ کہتے ہیں کہ مسیح موعود کے زمانہ میں قحط، وبا، اور حیا سوز مناظر کا ظہور ہوگا۔لیکن ہم کہتے ہیں کہ ایسا نہیں بلکہ اسکے بالکل خلاف۔جب حضرت امام مہدی اور حضرت عیسیٰؑ تشریف لائیں گے تو :

خدا کے فضل و کرم سے کوئی کافر بلاد اسلام میں نہ رہے گا۔تمام زمین حضرت امام مہدی کے عدل و انصاف کے چمکاروں سے منور اور روشن ہو جائے گی ظلم و بے انصافی کی بیخ کنی ہوگی تمام لوگ عبادت و طاعت الٰہی میں سرگرم ہوں گے .ایک سیر اناج اور ایک گائے اور بکری کا دودھ ایک کنبہ کے لئے کافی ہوگا تمام لوگ آرام و آسائش میں ہوں گے۔روئے زمین پر سوائے اہل ایمان کے اور کوئی نہ رہے گا۔کینہ اور حسد لوگوں سے اٹھ جائے گا سب کے سب احسان و طاعت و بندگی میں مصروف ہو جائیں گے ۔ (علامات قیامت شاہ رفیع الدین اردو۔ص ۱۲۔۱۴)۔

(حدیث کے الفاظ بھی مسیح موعود کی علامت میں یہی ہیں ولتذهبن الشحناء و البغضاء۔ مسیح موعود کے وقت کینے اور عداوتیں سب دور ہو جائیں گی۔ثناء اللہ امرتسری)

آپ کے نزدیک امام مہدی کا زمانہ گویا ایک فسق و فجور اور مصائب و آلام کا زمانہ ہے لیکن ہمارے نزدیک وہ طاعت و عبادت الٰہی اور خیر و برکت کا وقت ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ نے جس وجود کو مسیح موعود اور مہدی فرض کر لیا ہے وہ تو ایک زمینی وجود تھا جو دنیا کے مال و دولت کا حریص جاہ و حشم کا خواہاں، بیداری چھوڑ خواب میں بھی منی آرڈروں کا منتظر تھا، اسلئے اس کی آمد کے ساتھ قحط اور وباؤں اور حیا سوز مناظر کا ظہور ہوا، لیکن جن وجودوں کے ہم منتظر ہیں وہ آسمانی ہوں گے۔ وہ اللہ تعالی کے حکم سے آئیں گے۔ ان کے آنے پر مخلوق خدا پر خیر و برکت کا نزول ہوگا۔ اور سب لوگ طاعت و عبادت الٰہی میں مشغول ہو جائینگے۔ وہ زمانہ فسق و فجور کا نہیں بلکہ پرہیزگاری کا زمانہ ہوگا۔

پس آپ کا سوال: آخر یہ انتظار کب تک؟ ہمارے نزدیک بالکل لغو اور فضول ہے اور ہم اللہ اور رسول اللہ کے احکام کی ماتحتی میں اس وقت آپ جیسے سائلوں کو یہی جواب دیں گے کہ:

جلدی مت کرو اور خدا کے حکم کے منتظر رہو۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳۔ اگست ۱۹۲۹ء مطابق ۱۷ ربیع الاول ۱۳۴۸ھ جلد ۲۶ نمبر ۴۳ ص ۵۔۶)

....

ایک جنازہ پر جھگڑا

مرزا غلام احمد قادیانی نے مسلمانوں میں جو تفریق پیدا کر دی ہے جب تک محمدی اور احمدی دو گروہ ہیں ناممکن ہے کہ ان میں اتصال ہو سکے۔

مسلمانوں کے فرقوں میں اختلاف ہے، مگر جڑ میں اختلاف نہیں۔ کیونکہ مسلمانوں کے فرقے نبوت محمدیہ میں سب متفق ہیں اور اسی کو مدار اسلام جانتے ہیں۔ برخلاف قادیانی امت کے یہ لوگ مسئلہ نبوت میں سب مسلمانوں سے الگ ہیں، مگر باوجود الگ ہونے کے پھر بھی مسلمانوں میں گھستے ہیں۔ چنانچہ ۲۱۔ اگست ۱۹۲۹ء کا واقعہ ناظرین تک پہنچاتا ہوں۔

امرتسر میں ایک عورت کا جنازہ تھا جس کی بابت کہا جاتا ہے کہ اس کا باپ مرزائی ہے، مگر خاوند باقاعدہ محمدی سنی مسلمان ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرحومہ کے جنازہ پر کثرت سے مسلمان تھے۔ سب لوگوں نے فرض نماز عشا با جماعت ادا کی۔ مرزائی جماعت الگ رہی۔ جنازہ پڑھا گیا، الگ رہی۔

جب امام صاحب جنازہ پڑھ چکے، تو مرزائی جماعت نے ارادہ کیا کہ مرحومہ کے باپ کی وجہ سے جنازہ پڑھیں۔ جوں ہی آگے بڑھے تھے، امام جی نے کہا تمہارا کیا حق ہے کہ تم اس مرحومہ کا جنازہ پڑھو، تاوقتیکہ ثابت نہ کرو کہ یہ مرزائیہ تھی۔

اس پر کچھ تکرار رہی۔ ایک شریف جنٹل مین نے دور سے کہا کہ میاں پڑھنے دو، کیا ہرج ہے۔ پس مخالف آواز کی طرف متوجہ ہوئے، کون ہے ایسا کہنے والا؟ اس نے کہا یہ بھی مسلمان ہیں پڑھنے دو۔

امام صاحب نے جواب دیا مسلمان ہوتے تو ہمارے ساتھ جماعت میں شریک ہوتے۔ جب یہ مسلمانوں کی جماعت میں شریک نہیں ہوئے تو اب ان کا کیا حق ہے کہ مرحومہ کا جنازہ مکرر پڑھیں۔

آخر کار بہت سی قیل وقال کے بعد مرزائیوں کو جنازہ سے ہٹا دیا گیا قریب تھا کہ فساد تک نوبت پہنچتی مگر مصالحین کی سعی سے خیریت رہی۔ (نامہ نگار)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اصل بات یہ ہے کہ مرزائی تحریک کے مضرات میں تفریق کی مضرت سب سے زیادہ مضر ہے۔ یہ گروہ باوجود اپنی علیحدگی، مسلمانوں کے ہر کام میں دخل دیتا ہے۔ کوئی ان کے دخل کو مانے، یا نہ مانے، یہ دیمک کی طرح یہ کہتا ہوا: کس بشنود یا نشنود من گفتگوئے میکنم

داخل ہو جاتا ہے۔ حالانکہ ان کے خلیفہ (مرزا محمود احمد) کا اعلان ہے کہ منکرین مرزا غلام احمد قادیانی، یہود ونصاری کی طرح کافر ہیں، کیونکہ نبوت مرزا قادیانی کے منکر ہیں۔

ان کا یہ بھی حکم ہے کہ منکرین مرزا کی لڑکیاں نکاح میں لے لو، مگر اپنی لڑکیاں ان کو نہ دو۔

(انوار خلافت)

پھر ان کو کیا حق ہے کہ مسلمانوں کی مجالس یا تقریبات میں دخل دیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۰ اگست ۱۹۲۹ء مطابق ۲۴ ربیع الاول ۱۳۴۸ھ جلد ۲۶ نمبر ۴۴ ص ۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تمام روئے زمین کے مرزائیوں کو چیلنج

جناب مولوی عبدالرحمٰنؒ صاحب سکنہ رانیوال لکھتے ہیں:

مولانا صاحب! عاجز کے چند سوالات اپنے اخبار میں شائع فرما کر مشکور فرمائیں، کیونکہ تمام مخلوق کو مرزائیت کے پول سے آگاہ کرنا مقصود ہے۔

۱۔ کیا مرزا غلام احمد قادیانی نبی تھے؟

۲۔ کیا نبی آئندہ کے لئے جو پیش گوئی کرے اس کا پورا ہونا ضروری ہے یا نہیں؟

۳۔ کیا مرزا غلام احمد قادیانی مجدد تھا؟

۴۔ کیا مرزا غلام احمد قادیانی نے حج بیت اللہ سے اپنے مریدوں کو روکنے کی وصیت کی یا نہیں؟

۵۔ کیا کسی نبی یا مجدد نے اپنے تابعداروں کو حج بیت اللہ سے روکا ہے؟

۶۔ کیا جو حج بیت اللہ سے روکے وہ نبی یا مجدد ہو سکتا ہے؟

۷۔ کیا مرزا غلام احمد قادیانی نے حج بیت اللہ کیا، یا نہیں؟

۸۔ حضرت عیسیٰؑ کے پاس جب کوئی بیمار جاتا تھا تو آپ اس کے حق میں دعا کرتے، اس کی بیماری دور ہو جاتی تھی، اور مرزا غلام احمد اپنی بیماری کا اپنی زبان سے اقراری۔ پھر مثیل مسیح کیسے ہوا؟

۹۔ کیا جو شخص حضرت آدمؑ سے لے کر حضرت محمد ﷺ کو آخری نبی سمجھے وہ مسلمان ہے یا نہیں؟

۱۰۔ نبی جہاں فوت ہو، وہاں دفنانے کا حکم ہے۔ اگر مرزا نبی تھا تو لاہور سے (بقول مرزا) دجال کے گدھے پر سوار کر کے قادیان لا کر کیوں دفنایا گیا؟

۱۱۔ کیا مرزا غلام احمد قادیانی نے محمدی بیگم کے نکاح کی پیش گوئی کی یا نہیں؟

۱۲۔ اگر کی، تو نکاح ہوا یا نہیں؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

۱۳۔ اگر نہیں ہوا، تو مرزا غلام احمد قادیانی کاذب ہوا یا نہیں؟

۱۴۔ مولانا ثناء اللہ اور اپنے حق میں مرزا قادیانی نے پیش گوئی کی تھی کہ سچے کی زندگی میں جھوٹا مرجائے گا۔

اب مرزا قادیانی کون ہوا ؟

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۰۔ اگست ۱۹۲۹ء مطابق ۲۴ ربیع الاول ۱۳۴۸ھ جلد ۲۶ نمبر ۴۴۔ ص ۴)

....

مباہلہ مرزائیہ

جناب مکرم و محترم مولانا صاحب اڈیٹر اہل حدیث۔ السلام علیکم

از راہ مہربانی ایک خاص اسلامی کام خیال فرما کر ذیل کے مباہلہ کو جو کہ میرے اور چودھری رحیم بخش مبلغ و پریذیڈنٹ احمدیہ جماعت ضلع شیخوپورہ ہوا، درج فرما کر ممنون و مشکور فرمائیں۔ مضمون خاص طور سے روشن کیا جاوے۔

یہ مباہلہ ہم دونوں نے علیحدہ علیحدہ قرآن شریف ہاتھ میں لے کر منہ قبلہ شریف کی طرف، مسجد میں باوضو داخل ہو کر، ہاتھ اٹھا کر، نہایت عاجزانہ اللہ کریم کے دربار میں کیا۔

اور دونوں نے علیحدہ علیحدہ اللہ کریم سے نشان موت دردناک ایک سال کے اندر اندر طلب کیا ہے۔

اور باہر آکر ایک دوسرے کو تحریر دی جو موجود ہے مع گواہوں کے ناموں کے، نقل جسکی درج ذیل ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

منکہ قاضی تجمل حسین حکیم ولد خان صاحب قاضی محمد رمضان قوم جنجوعہ سکنہ گوجرانوالہ حال وارد پرانی آبادی شیخوپورہ کا ہوں

www.KitaboSunnat.com

آج ۱۸ جولائی ۱۹۲۹ء مطابق ۳ ساون ۱۸۹۶ بروز جمعرات بوقت قریباً نو بجے دن کے مسجد احناف اندرون شیخوپورہ میں بمع بیس پچیس اصحاب مفصلہ ذیل دعا کی ہے کہ

اے خداوند کریم، سمیع العلیم، غیب دان، مالک یوم الدین!

میں بروئے شریعت محمدی وفتوی متفقہ تمام علماء ہند مرزا غلام احمد قادیانی جنہوں نے مسیح موعود ہونے کا دعوی کیا ہے، ان کے اس دعوی کو بالکل باطل گردان کر ہرگز نبی یعنی مسیح موعود نہیں مانتا۔ لہذا حق وصداقت کو مدنظر رکھتے ہوئے اور کسی قسم کے ذاتی عناد بغض وکینہ وتعصب کو برطرف کرتے ہوئے میں نہایت عاجزی سے تیری درگاہ میں دعا کرتا ہوں کہ

اگر مرزا صاحب دعوی مسیح موعود میں سچے ہوں، تو میرے اوپر ایک سال کے اندر اندر ایسی عذابی موت وارد فرما جو دوسروں کے واسطے عبرت کا باعث ہو خواہ کسی قسم کی موت ہو۔

اور اگر مرزا صاحب مسیح موعود کے دعوی میں جھوٹے ہوں، تو میرے مخالف فریق یعنی چودھری رحیم بخش مبلغ و پریذیڈنٹ احمدیہ کمیٹی قوم جٹ لدھو ولد چودھری میراں بخش جٹ لدھو ساکن شیخوپورہ اور مولوی فضل دین ولد سجاول مبلغ خاص احمدیہ کمیٹی قوم علما موضع مانگٹ تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ حال وارد شیخوپورہ پر اسی طرح سے عبرت ناک عذاب موت نازل فرما جو کہ دوسروں کے واسطے باعث عبرت ہو۔

اے خداوند کریم تو ہم میں سچا فیصلہ کر دے تو بہت بہتر فیصلہ کرنے والا ہے فالله خير حافظا وهو ارحم الراحمين ۔ لعنة الله على الكاذبين

العبد: قاضی تجمل حسین حکیم ولد خان صاحب قاضی محمد رمضان قوم جنجوعہ ساکن گوجرانوالہ حال وارد شیخوپورہ

گواہ شد: شیخ محمد حسین سوداگر بوٹ شیخوپورہ، غلام محمد ٹیلر ماسٹر شیخوپورہ

ایسی ہی تحریر چودھری رحیم بخش مرزائی نے مجھے دی ہے۔

نوٹ: چونکہ یہ مباہلہ خانہ خدا میں نہایت احسن طریق سے کیا گیا ہے، لہذا اسے نہایت واضح طور پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شائع فرمادیں۔

مدیر اخبار اہل حدیث امرتسر لکھتے ہیں کہ:

آئندہ کوئی صاحب اس قسم کا مباہلہ کریں، تو خلیفہ قادیان کی منظوری کے دستخط بھی کرالیا کریں ۔

(ہفت روزہ اہل، حدیث امرتسر ۳۰۔ اگست ۱۹۲۹ء مطابق ۲۴ ربیع الاول ۱۳۴۸ھ جلد ۲۶ نمبر ۴۴۔ ص ۴)

....

انعام نہ لے سکے

مرزائیوں سے اہل حق کا میمیو ملک برہما میں مناظرہ: جون ۱۹۲۹ء

مولانا حضرت اللہ خطیب مسجد اہل سنت والجماعت میمیو، اپر برھما لکھتے ہیں:

میمیو ملک برہما میں عرصہ دراز سے مرزائی قادیانی جماعت اپنے تبلیغی پروپیگنڈہ سے مسلمانان اہل سنت والجماعت کو شکار کرنا چاہتی تھی۔ یہاں کے بھولے بھالے مسلمانوں کے دلوں میں ایسے شکوک اور شبہات پیدا کردیئے تھے جس سے مسلمان بہت پریشان ہورہے تھے۔

الحمدللہ! وقت پر یہاں کے چندا کابر قوم نے اس فتنہ کے انسداد کے لئے تہیہ کرلیا۔ چنانچہ یہاں سے چند منتخب اصحاب نے علماء کرام کو دعوت دی۔ انہوں نے ضروری مشاغل چھوڑ کر دعوت قبول فرمائی۔ تاریخ مناظرہ سے ایک روز پیشتر ہی علماء تشریف لے آئے۔ مبحث قرار پایا کہ قادیانی مناظر قرآن اور صحیح احادیث سے مرزا غلام احمد قادیانی کا نبی ہونا ثابت کریں گے۔

دوسرے روز ۲۳ جون ۱۹۲۹ء کو جامع مسجد میمیو میں بصدارت محمد حیات خان ایس اے ایس سروے ڈیپارٹمنٹ مناظرہ شروع ہوا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانیوں کی طرف سے سید عبداللطیف مبلغ قادیانی جماعت تھے، اوران کی اعانت کے لئے ڈاکٹر رشید احمد پریذیڈنٹ جماعت قادیانی میمیو، سید عبدالرشید جنزل سکرٹری ومولوی حمیداحمد مبلغ تھے۔ اہل سنت کی طرف سے مولوی سید غلام علی شاہ صدر مدرس مدرسہ محمدیہ مانڈلے تھے۔

سید عبداللطیف نے تقریر شروع کی جو دراصل ایک طویل لیکچر تھا کہ لندن میں مسجد بن جانا، مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی صداقت کا معجزہ ہے، اور جرمن، فرانس وغیرہ میں جو اسلام نظر آرہا ہے یہ بھی مرزا قادیانی کی صداقت کی دلیل ہے۔ مرزا قادیانی کو ایسے زمانے میں نبی کیا ہے جب کہ علماء کے علم سلب کر لئے گئے اور عام گمراہی پورے طور پر پھیل گئی تھی۔ آپ (یعنی مرزا قادیانی) پاک اور بے عیب تھے۔ آپ کی پاکیزہ زندگی کے متعلق کوئی عیب نہیں بتایا جاسکتا۔ آپ کے الہام وپیش گوئیاں تمام پوری ہوئیں۔ ۲۳ سال تک جھوٹا دعوی نہیں چل سکتا۔ مرزا صاحب قادیانی ۳۵ سال تک مدعی رسالت رہے۔ آپ ہی نے آریوں کا قلع قمع کیا ۔ آپ نے ایک سو کتابیں تصنیف فرمائیں، کیا یہ سب امور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رسالت ونبوت پر دلالت نہیں کرتے۔

اہل سنت کی طرف سے کہا گیا کہ آپ کا دعوی تھا کہ قرآن شریف اور احادیث صحیحہ سے ثبوت دیں گے۔ کیا یہی آپ کے نزدیک قرآن وحدیث ہے؟

تو (مرزائیوں کی طرف سے) کہا گیا کہ ہم قرآن وحدیث بھی پیش کرتے ہیں اور من بعدی اسمہ احمد ... الخ

یا حسرة علی العباد ۔ الخ ۔

رب فا نظر نی الی یو م یبعثو ن .. الخ۔

قل ان کنتم تحبو ن الله .. الخ ۔

و لو تقول علینا بعض ا لاقا ویل ۔ الخ

وغیرہ آیات پڑھ کر عوام الناس پر اثر ڈالا جاتا تھا کہ ہم قرآن شریف سے ثبوت دے رہے ہیں، حالانکہ بے محل آیات کا پڑھنا کسی قابل شخص کے لئے کس قدر مضحکہ انگیز ہے۔ اس سے زیادہ پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لطف یہ لطیفہ ہوا کہ رسالت ونبوت کے لئے سورہ فاتحہ سے لیکچر شروع کیا گیا۔

بفضلہٖ تعالیٰ سید غلام علی شاہ نے ترکی بترکی تمام باتوں کا جواب دے کر مرزائی جماعت کی پول کھول دی۔اورازروئے قرآن وحدیث مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ نبوت ورسالت کا باطل ہونا ثابت کر دیا۔

مجلس میں آیات وکتب احادیث احادیث صحیحہ سے آنحضرت ﷺ کا خاتم النبیین ہونا اور کسی نبی کا قیامت تک آپ کے بعد دعویٰ نبوت نہ کرسکنا،اس طور پر ثابت کر دکھلایا کہ سلیم الطبع اور منصف مزاج شخص کو مرتے دم تک تزلزل نہ ہوسکے۔مرزا صاحب قادیانی کے الہامات کا جھوٹا ہونا،مولانا ثناءاللہ امرتسری کے ساتھ آخری فیصلہ،حسرت وناکامی سے دنیا سے چلا جانا،نہایت وضاحت سے بیان فرمایا۔

آخر الامر مولوی صاحب موصوف نے ان سے کہا کہ آپ نہ کسی آیت کا پورے طور پر صحیح معنی کر سکتے ہیں اور نہ کسی حدیث کی عربی عبارت کسی کتاب سے صحیح پڑھ سکتے ہیں۔اگر آپ ایک آیت قرآن مجید صحیح پڑھ کر صحیح معنی کر دیں تو آپ کو ایک سو روپیہ انعام دیا جائیگا۔اور ایسا ہی اگر ایک حدیث کی صحیح عبارت پڑھ کر صحیح معنی کر دیں تو ایک سو روپیہ انعام دیا جائے گا۔بلکہ مولوی صاحب نے دوسو روپیہ اسی وقت صدر صاحب کے حوالہ کر دیا۔مگر مرزائی مناظر نہ پڑھ سکے۔یہ ہے ایک ممتاز اور قابل مرزائی مبلغ کی علمی حیثیت۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۰۔اگست ۱۹۲۹ء مطابق ۲۴ ربیع الاول ۱۳۴۸ھ جلد ۲۶ نمبر ۴۴۔ص ۵۔۶)

....

مولانا ابراہیم سیالکوٹی پر افتراء

(انما یفتری الکذب الذین لا یومنون بآیات اللہ)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی تحریک کے مطابق ۲ جون ۱۹۲۹ء کو جو جلسے ملک کے مختلف مقامات میں ہوئے ہیں۔جمہور علماء اسلام نے ان سے اجتناب کیا اور کرایا،مگر مولانا ابراہیم میر سیالکوٹی نے بہ نیت صالحہ سیالکوٹی جلسہ قادیانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں شرکت کی، بلکہ تقریر بھی فرمائی۔ عفی اللہ عنہ ۔

اس کا عوض قادیانی پارٹی نے ان کو یہ دیا کہ قادیانی اخبار الفضل نے ان پر افتراء کیا کہ آپ نے اپنی تصویر اتروائی ہے۔

اس افتراء کے شائع ہونے پر احباب نے دفتر اہل حدیث امرتسر سے استفسار کیے۔ قلمی جواب دیا گیا، مگر اصرار ہوا کہ مطبوعہ کا جواب مطبوع ہونا چاہیے۔ اس لئے آج جواب مطبوع دیا جاتا ہے۔

قادیان کا اخبار الفضل لکھتا ہے:

حضور (مرزا غلام احمد قادیانی) نے بعض مغربی قیافہ شناس لوگوں کی رہنمائی کے لئے اپنی تصویر کھچوائی اور ان ممالک میں بھجوا ئی۔

بس پھر کیا تھا، علماء سوء کی طرف سے طوفان بے تمیزی برپا کر دیا گیا اور عوام الناس میں نفرت انگیز جذبات مشتعل ہوگئے اور یہی ان کو مطلوب تھا۔ لیکن باطل کے پاؤں نہیں ہوتے۔ چنانچہ حدیث العہد کا روشن خیال طبقہ اس اعتراض کو نہ صرف بے وقعت بلکہ غلط قرار دیتا ہے اور مولوی ابراہیم سیالکوٹی ایسے قدامت پسند عالم نے تصویر کھچوا کر عملاً ثابت کر دیا ہے کہ ہم جو کچھ کہہ رہے ہیں اس کے معنی کچھ اور ہیں۔ کھانے اور دکھانے کے دانت الگ الگ ہوتے ہیں۔

ہمارے صداقت شعار راوی تحریر فرماتے ہیں کہ مولانا موصوف کے بعض عقیدت کیش اصحاب نے از راہ گستاخی دریافت کیا کہ

حضرت تصویر کھنچوانی کب سے جائز ہوئی؟ اور اگر ہنوز اس جواز کی کوئی وجہ نہیں تو آپ کی صورت بنوائی کی صحیح تعبیر کیا ہے؟

آپ نے مجلس خاص میں اس گرہ کی عقدہ کشائی یوں فرمائی کہ دراصل تصویر کھچوانا جائز ہے.... گویا مشہور قصہ ....صدائے بازگشت ہے.....کی شریعت نوازی کا یہ .... یا کچھ نہ کریں گے۔ ایسے علماء...کو.....بندگان حرص و آز شریعت غرا کو موم کی ناک بتا رہے ہیں۔ (اخبار اہل حدیث کے زیر نظر شمارے سے بعض الفاظ پڑھے نہیں جاسکے۔ بہاء)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انا للہ و انا الیہ راجعون (الفضل قادیان ۲۔اگست ۱۹۲۹ء ص ۵)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہمارا تو بہت پرانا عقیدہ ہے کہ مرزائی سچ کہے تو تعجب ہے، جھوٹ بولنے میں تعجب نہیں۔ کیونکہ جس جماعت کے بانی، جس کے نبی، جس کے پیرومرشد کا دعوی ہی غلط بنیاد پر مبنی ہو، وہ ہے بحکم

خشت اول چوں نہد معمار کج

تا ثریا مے رود دیوار کج

اصل قصہ صرف اتنا ہے کہ سیالکوٹ کے ڈپٹی کمشنر کی تبدیلی پر میونسپلٹی کی طرف سے ان کی الوداعی دعوت ہوئی۔ مولوی ابراہیم صاحب بھی بحیثیت میونسپل ممبر بلائے گئے۔ بعد صحبت حسب دستور فوٹو گرافر نے ساری مجلس کا فوٹو لیا اور بس۔

اس میں مولوی ابراہیم صاحب نے نہ ان کو ایسا کرنے کا مشورہ دیا، نہ فتوی دیا، نہ کسی کے سوال پر ایسا جواب دیا۔ باقی سب قادیانی افتراء ہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ صورت مرقومہ میں مولوی صاحب کا قصور کتنا ہے۔ ہمارا اپنا مشاہدہ ہے کہ مکہ معظّمہ میں مؤتمر کے خاتمہ پر ایک فوٹو گرافر آیا۔ اس نے چپکے سے مجلس کا فوٹو لے لیا۔ اس میں ہر ملک کے بڑے بڑے علماء کرام بھی تھے۔

فوٹو تو ایسی جلدی میں لیا جاتا ہے کہ بسا اوقات خبر بھی نہیں ہوتی، اتنی بات کو اتنا بتنگڑ بنانا انہی لوگوں کا کام ہے جو اپنے عیوب چھپانے کو دوسروں میں عیب تلاش کیا کرتے ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶ ستمبر ۱۹۲۹ء مطابق ۲ ربیع الثانی ۱۳۴۸ھ جلد ۲۶ نمبر ۴۵ ص ۳)

....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی کی تکذیب، واقعات سے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قرآن مجید میں نبی کریم ﷺ کی صداقت میں ارشاد ہے:

سنریهم آیاتنا فی الآفاق و فی انفسهم حتی یتبن لهم انه الحق

(ہم (خدا) ان مخالفوں کو اطراف عالم میں اور خود ان میں نشانات صداقت دکھائیں گے یہاں تک کہ ان کو معلوم ہو جائے گا کہ یہ دین اسلام حق ہے)

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ صداقت نبوت میں خدائے تعالیٰ آفاقی اور قدرتی نشان بھی دکھایا کرتا ہے۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تکذیب پر ہر قسم کے قدرتی نشان نظر آتے ہیں۔ مثلاً چاروں طرف ایک شور محشر بپا ہے کہ عیسائی مذہب پھیل رہا ہے، دون دونی رات چوگنی ترقی کر رہا ہے۔ کوئی قوم اتنی اشاعت نہیں کرتی جتنی عیسائی کرتے ہیں حالانکہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا قول ہے:

میرا کام جس کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوں یہی ہے کہ عیسی پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید پھیلاؤں۔

(اخبار بدر قادیان ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء ص ۴)

آفاق میں اس کا ثبوت کیا ہوا؟ علاقہ چین سے ایک دوست نے ہمیں وہاں کا اخبار، سونھ چینا مورننگ پوسٹ، بھیجا ہے جس میں لکھا ہے:

چین میں جو برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی کی ایجنسی ہے اس کی رپورٹ ۱۹۲۸ء مظہر ہے کہ یہ ایجنسی ۱۸۱۲ء میں پانچ صد پونڈ سے جاری ہوئی تھی جس کا مقصد چینی زبان میں انجیل کا ترجمہ شائع کرنا تھا۔ ۱۸۱۴ء میں پہلے پہل انجیل کا ترجمہ چینی زبان میں تقسیم ہوا۔ رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۱۴ سال کے عرصہ میں ۷ کروڑ ۵۲ لاکھ ۸۴ ہزار ایک سو نو نسخے بائبل کے شائع ہوئے ہیں۔ عام طور پر یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کتابیں ہر اس شخص کو مفت دی جاتی ہیں جو اس کے مطالعہ کرنے کا وعدہ کرے۔ کتاب کا کاغذ اور جلد کے متعلق لکھا ہے کہ اگر اس کو ہر روز استعمال کیا جائے تو کم از کم ۲۵ سال تک خراب نہیں ہوتا۔

(۴ مئی ۱۹۲۹ء)

کیا اسی کا نام ہے عیسائی مذہب کا مٹنا۔

اسی طرح ہندوستان میں دیکھ لو۔ دس برس کی مردم شماری میں کوئی قوم ۵۔۱۰ فی صد ترقی کرتی ہے، تو عیسائی سو پر سو فی صدی ترقی کرتے ہیں۔

باوجود اس کے جدید مسیحی (امت مرزائیہ) فخر کرتے ہیں کہ مسیح موعود نے عیسائی مذہب کو مغلوب کر دیا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶ ستمبر ۱۹۲۹ء مطابق ۲ ربیع الثانی ۱۳۴۸ھ جلد ۲۶ نمبر ۴۵ ص ۴)

....

قادیانی اور بابی

مولوی عبداللہ احمدی وکیل سری نگر کے قلم سے مطبوعہ اشتہار

قادیانیت، بہاہیت یا بابیت کی نقل ہے

۱۔ قادیانی اساسی اصول یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ آخری نبی نہیں، بلکہ آپ کے بعد بھی رسالت کا سلسلہ جاری ہے۔ اور آیت خاتم النبیین میں خاتم کے معنی مہر کے ہیں۔ ملاحظہ ہو رسالہ نجات مولفہ خلیفہ قادیان صفحہ ۸۔۹۔۱۰۔

یہی اصول بابیوں کا ہے۔ ملاحظہ ہو کتاب مناظرات الدینیہ صفحہ ۸۶ کہ:

جواب از خاتم النبیین اول آنکہ قرأت معروف مسلّم خاتم بفتح تاست کہ کنایہ از زینت است و صریح در ختم و تمام شد نیست

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(ترجمہ۔یعنی جواب آیت خاتم النبیین کا پہلے تو یہ ہے کہ مشہور قرأت خاتم کی تا کی زبر سے ہے کہ مراد زینت ہے اور اس میں نبوت کے ختم اور تمام ہونے کی صراحت نہیں۔)

پس قادیانی اور بابی اس اصول میں متفق ہیں کہ آیت خاتم النبیین کا مطلب نبوت کا بند ہونا نہیں، بلکہ اجرائے نبوت ہے۔

۲۔ بابیوں یا بہائیوں نے اجرائے رسالت پر قرآن کی آیات سے استدلال کیا ہے مثلاً کتاب الفرائد صفحہ ۳۱۴ کی یہ عبارت ملاحظہ ہو:

یلقی الروح من امرہ علی من یشاء ۔ اما یا تینکم رسل منکم بلفظ مستقبل نازل شدہ صریح است بر اینکہ انزال روح الا من منوط بارادہ و مشیت اوست

(ترجمہ: یعنی صیغہ مستقبل موجود ہے اس کا صریح مطلب یہ ہے کہ جبریل کا نازل ہونا خدا کے ارادہ سے وابستہ ہے)

اسی طرح کتاب بحر العرفان ملاحظہ ہو کہ یومنون بما انزل الیك و ما انزل من قبلك و بالآخرۃ ھم یوقنون۔ کہ بالآخرۃ میں آخری مراد ہے جو حضرت باب اور بہاء اللہ پر نازل ہوگی۔

یہی وہ قرآنی دلائل ہیں جن کو قادیانی شاگردوں نے نقل کر کے اپنی ذہانت کا ثبوت دیا ہے۔

۳۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ بابی یا بہائی نیز ان کے شاگرد قادیانی متفق ہیں کہ وحی نبوت و رسالت کا سلسلہ جاری ہے۔ فرق صرف اس قدر ہے کہ قادیانی بظاہر کسی شریعت جدیدہ کے قائل ہیں، اور بابی یا بہائی قرآن کریم کی شریعت کو منسوخ کر کے شریعت جدیدہ کے قائل ہیں۔

لیکن یہ فرق ایک دھوکہ اور فریب ہے جو عوام اور سادہ لوح قادیانیوں کو معلوم نہیں۔ درحقیقت اس بنیادی اصول میں بھی قادیانی اور بہائی متفق ہیں کہ جب کسی شخص کا مامور من اللہ ہونا ثابت ہو تو اس کا اختیار ہے کہ وہ قرآنی شریعت کو بھی منسوخ کر دے۔ چنانچہ سیرۃ المہدی مؤلفہ میاں بشیر احمد صفحہ ۸۱ روایت نمبر ۱۰۶ میں یہ عقیدہ قادیانیہ مرقوم ہے کہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ تو صرف نبوت کی بات ہے اگر حضرت مسیح موعود صاحب شریعت نبی ہونے کا دعوی کریں اور قرآنی شریعت کو منسوخ قرار دیں تو بھی مجھے انکار نہ ہو کیونکہ جب ہم نے آپ کو واقعی صادق اور منجانب اللہ پایا ہے تو اب جو بھی آپ فرمائیں گے وہی حق ہوگا اور ہم سمجھ لیں گے کہ آیت خاتم النبیین کے کوئی اور معنی ہوں گے۔

علاوہ بریں اخبار الفضل قادیان مجریہ ۲۳ مئی ۱۹۲۴ء میں لکھا ہے:

اگر احمد نے یہ (یعنی صاحب الشریعت) ہونے کا دعوی کیا ہوتا یا کوئی نئی شریعت پیش کی ہوتی اور ہم نے آپ کو شارع رسول مانا ہوتا تو ہم خدا کے فضل سے نہایت تحدی اور جرأت سے آپ کو شارع رسول منواتے۔

اس سے ثابت ہے کہ قادیانیوں کے نزدیک بھی شریعت اسلام منسوخ ہوسکتی ہے اور اس مسئلہ میں بھی قادیانی بابیوں سے باہم متفق ہیں بلکہ کمال ہوشیاری تو یہ ہے کہ قادیانی شریعت اسلام کا لباس پہن کر شریعت جدیدہ بھی جاری کر رہے ہیں۔ کیا جزیہ کا قرآنی حکم منسوخ کر دینا، اور مسلمانوں کے پیچھے نماز کو حرام کر دینا، مسلمانوں کے ساتھ رشتہ ناجائز قرار دینا، جناب مرزا غلام احمد قادیانی پر ایمان لانے کو مدار نجات ٹھہرانا اور منکر نبوت مرزا صاحب کو کافر اور خارج از دائرہ اسلام کہہ دینا، اگر شریعت جدیدہ نہیں تو اور کیا ہے؟

بہر حال جواز شریعت جدیدہ میں بھی قادیانیوں کو کسی حیلہ وحوالہ کی گنجائش نہیں ہے جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنے منکر کو کافر نہیں کہا۔ ملاحظہ ہو تریاق القلوب صفحہ ۱۳۰:

ابتداء سے میرا یہی مذہب ہے کہ میرے دعوی کے انکار کی وجہ سے کوئی شخص کافر یا دجال نہیں ہوسکتا

۴۔ قادیانیوں کے پاس مرزا صاحب قادیانی کی نبوت ثابت کرنے کے لئے بنیادی دلیل یہ ہے کہ جو شخص مامور من اللہ ہونے کا دعوی کرتا ہو، اور وحی الٰہی کے دعوی پر تیئیس برس کا عرصہ گذر جائے تو ایسا شخص یقیناً خدا کی طرف سے ہے۔

اور یہ استدلال آیت لو تقوّل پر مبنی ہے۔ اور بہائی بھی جناب بہاء اللہ کا مامور من اللہ ہونا اسی دلیل سے ثابت کرتے ہیں ملاحظہ ہو کتاب الفرائد صفحہ ۶۱ مصنفہ میرزا ابوالفضل بہائی۔ بہائیوں کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اصطلاح میں اس کا نام دلیل تقریر ہے۔

۵۔پس جب کہ قادیانی مذہب دین بہائی کی نقل مطابق اصل ہے،تو اصل کو چھوڑ کر نقالوں کی پیروی کرنا اگر غایت درجہ کی بے وقوفی نہیں تو کیا ہو۔البتہ قادیانیوں کے(پیش کردہ وسوسے)مشہور ہیں جن کا ازالہ ضروری ہے....

قادیانی کہتے ہیں کہ بہاءاللہ نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا، بلکہ اس نے الوہیت کا دعویٰ کیا ہے۔لہذا اس پر آیت لو تقول علینا،صادق نہیں آتی۔

مگر قادیانیوں کا یہ عذر،عذر گناہ بدتر از گناہ ہے۔لو تقول کا فقرہ موجود ہے لو تنبأ نہیں ہے ۔چونکہ بہاءاللہ کا دعویٰ مامور من اللہ ہونے کا ہے الوہیت وربوبیت کا دعویٰ نہیں ،لہذا قادیانی وسوسہ ہی بیہودہ ہے۔ملاحظہ ہو کتاب الشیخ صفحہ ۳۱۔از جناب بہاءاللہ کہ:

آنجناب یا غیر گفتہ کہ سورہ توحید را ترجمہ نمایند تا نزد کل معلوم ومبرہن گردد کہ حق لم یلد ولم یولد است وبابی ہا بربوبیت والوہیت قائل اند۔یا شیخ ایں مقام مقامِ فنائے نفس وبقاء بحت بات است انتہی

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ ایک معترض نے بہاءاللہ پر یہی اعتراض کیا تھا کہ آپ الوہیت اور ربوبیت کے دعویدار ہیں۔اس کا جواب بہاءاللہ نے یہ دیا جس کا ترجمہ حسب ذیل ہے کہ

آپ نے یا کسی نے کہہ دیا ہے کہ سورۃ توحید کا ترجمہ ہوتا کہ سب کو معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ لم یلد و لم یو لد ہے اور بابی الوہیت کے مدعی ہیں۔

سنو شیخ صاحب! یہ مقام فنائے نفس اور بقا باللہ کا ہے ایسا کہنا نیستی اور فنا پر دلالت کرتا ہے ۔

اب مقام تعجب ہے کہ یہ مسئلہ فنا فی اللہ کا قادیانیوں کا مسلّمہ اصول ہو اور پھر ایسا تجاہل عارفانہ۔ بات صاف ہے

روا باشد انا اللہ از درختے

چرا نبود روا از نیک بختے

مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ دیکھنا ہو تو ملاحظہ ہو کتاب الشیخ۔صفحہ ۷،۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیس ھذا من عندی بل من لدن عزیز علیم و امرنی بالنداء بین الارض و السماء ۔یعنی حضرت بہاءاللہ کہتا ہے کہ یہ کلام میری طرف سے نہیں،عزیز علیم خدا کی طرف سے ہے اس نے مجھے زمین وآسمان کے اندر منادی کرنے پر مامور کیا ہے۔

نیز ملاحظہ ہو کتاب مبین صفحہ ۶۷:

ان ھی من تلقاء نفسه بل من لدن من بعثه و ارسله بالحق و جعله سراجاً للعالمین۔ (یعنی یہ آیات بینات جناب بہاءاللہ کی اپنے نفس کی طرف سے نہیں بلکہ اس خدا کی طرف سے ہیں جس نے اس کو مبعوث کیا اور حق کے ساتھ رسول بنایا اور تمام جہانوں کا چراغ بنایا)

ان حوالہ جات سے ثابت ہے کہ جناب بہاءاللہ کا دعوی مبعوث من اللہ اور مامور من اللہ ہونے کا تھا خواہ بہائی اپنی اصطلاح میں اس پر نبی اور رسول کا لفظ استعمال کریں بلکہ مظہر امراللہ، یا بہاءاللہ کا لفظ استعمال کریں اصطلاحات میں تنازع کرنا عقل مندی نہیں و لکل ان یصطلح

ب۔خلاصہ اور نتیجہ یہ ہے کہ جب باب رسالت و ماموریت کھلا ہے اور جدید شریعت کا لانا یا قرآنی شریعت کا منسوخ ہونا حسب اصول مسلّمہ اہل قادیان جائز بھی ہے۔اور دلائل بھی مشترکہ ہیں اور بہاءاللہ کا دعوی پہلے بھی ہے اور دعوی سے تیس برس تک اس نے مہلت بھی پائی ہے (جیسا کہ تاریخ سے ثابت ہے کہ بہاءاللہ نے ۱۸۶۳ء میں اپنی ماموریت کا اعلان کیا۔اور ۱۸۹۲ء تک، جب کہ اس نے وفات پائی متواتر دعوت کرتا رہا (ملاحظہ ہو کتاب تاریخ باب الابواب مطبوعہ مصر) تو کیا بر بنائے اصول مسلّمہ قادیانیت قادیانیوں کا فرض نہیں کہ وہ دین بہائی اختیار کر کے اپنی ایمان داری کا ثبوت دیں (جب کہ وہ دنیا جہان میں اعلان کر چکے ہیں کہ اگر آنحضرت ﷺ کے بعد کسی نبی کا آنا جائز ہو تو دین بابی ہی برحق ہے۔ملاحظہ ہو صفحہ ۱۵ کتاب ہدیہ سعدیہ مصنفہ مولوی غلام نبی قادیانی

لا یاتی بعده نبی لا من العرب و العجم لا جدید و لا قدیم الّا فدین البابیة حق (یعنی آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی عرب وعجم سے نیا یا پرانا نہیں آسکتا۔اگر کوئی آسکتا ہے تو بابیوں کا دین حق ہے)

پس بظاہر مسلمانوں میں شامل رہ کر مزید تشتت وافتراق کا موجب نہ ہوں اور وحدت اسلامیہ میں مزید رخنہ اندازی نہ کریں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانیت اور بابیت کا فرق

مجھے اس بات سے انکار نہیں کہ قادیانیت اور بابیت میں کچھ فرق بھی ضرور ہے۔ اختصاراً مندرجہ ذیل اشارات قابل توجہ ہیں:

۱۔ بابیوں نے صفائی اور جرأت سے علیحدہ ہوا اپنا قلعہ علیحدہ بنالیا ہے، مگر قادیانی بزدل اور ڈرپوک ہیں، وہ مسلمانوں میں شامل رہ کر اور خدمت اسلام کے مدعی ہو کر اسلام کی بیخ کنی کر رہے ہیں۔

۲۔ بابیوں کے اصول اور دلائل بلا تاویل صاف اور واضح ہیں جس میں کوئی دھوکہ نہیں مگر قادیانیوں کا علم کلام قفل وسواسی ہے جو پیچ در پیچ ہو کر انسان کے لئے ایک مصیبت کا سامان پیدا کرتا ہے اور بات بات میں دھوکہ لگ جانے کا خطرہ ہے۔

۳۔ بابیوں کے وجود سے اسلام اور مسلمانوں کو کوئی مذہبی یا سیاسی نقصان یا خطرہ نہیں کیونکہ انہوں نے بلاتاویل بہادری سے اپنا گھر علیحدہ بنالیا ہے۔ ان کو کسی کی پرخاش بھی نہیں۔ مگر قادیانیوں کے وجود سے اسلام اور مسلمانوں کو سیاسی خطرہ اور نقصان ہے یہ فرقہ ہمارے گھر میں رہ کر .. تفرقہ بین المسلمین اور تکفیر اہل قبلہ.. میں مصروف ہے۔ نیز اسلامی سلطنتوں کا بدخواہ اور مغربی سلطنتوں کا بہی خواہ ہے۔

۴۔ بہائیوں نے دین.... امن اور صلح اور محبت کا پھیلانا... ہے مگر قادیانیوں کا فرض یہ کہ وہ... مسلمانوں کو کافر کہیں۔ بغض وعداوت پھیلائیں، بائیکاٹ کی وصیت کریں مسلمانوں کا باہم رشتہ ناطہ بھی نہ ہونے دیں، اور پھر سادہ لوح مسلمانوں ہی سے روپیہ بھی وصول کریں۔ وغیرہ

کیا قادیانیت کے بانی مرزا غلام احمد ہیں؟

اس سوال کا جواب یہی ہے کہ جناب مرزا صاحب قادیانی مذہب کے بانی نہ تھے، بلکہ اس مذہب کے موجد حضرت مرزا محمود خلیفہ قادیان ہیں۔ جناب مرزا غلام احمد صاحب بڑے زور سے دعوی نبوت سے انکار کرتے ہیں اور جن مبہم عبارتوں سے مرزا صاحب کا دعوی نبوت نکالا جاتا ہے ان کو صاف کر کے انہوں نے اعلان کر دیا ہے کہ ان کا دعوی نبوت کا نہ تھا دیکھو مجموعہ اشتہارات حصہ سوم صفحہ ۲۲۳ جناب مرزا غلام احمد صاحب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی فرماتے ہیں کہ :

ہم بھی مدعی نبوت پر لعنت بھیجتے ہیں۔

اور مجموعہ اشتہارات جلد۴ صفحہ ۳۲۳ پر فرماتے ہیں:

جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو، میں اسکو بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔

پس اگر کوئی شخص ان حوالہ جات کو غلط ثابت کرے تو میں بطور تاوان پانچ سو روپیہ ادا کرنے کا ذمہ دار ہوں۔ جب کہ مرزا صاحب قادیانی کی تحریر موجود ہے تو محکم اور متشابہ کے اصول کو مدنظر رکھ کر ثابت ہے کہ وہ نبوت کے مدعی نہ تھے۔

قادیانیت کا خاتمہ اور ملاازم کی بربادی

وحدت اسلامیہ کے دو بدترین دشمن قادیانیت اور ملاازم ہیں۔ یہ دونوں دشمن اس قابل ہیں کہ ان کو برباد کیا جائے، اور ان کا خاتمہ ہو۔ علوم وفنون کی ترقی، تعلیم معارف سے تو یوماً فیوماً ملاازم برباد ہوتا رہے گا۔

اور قادیانیت کے لئے احمدیوں میں ایک معقول جماعت کا پیدا ہونا، اور پھر قادیانی مریدوں کا خلیفہ قادیان کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنا اور بالآخر بابی یا بہائی علم کلام کا قادیانیت پر حملہ آور ہونا، اور افاضل قادیان کا قادیان سے بابی ہو کر نکلنا، اور پھر کوکب ہند کی شکل میں قادیان کے قلعہ پر گولہ باری ہونا، اور قادیان کا خاموشی اختیار کرنا، اہل بہاء کی بحث سے فرار کرنا، میدان مباہلہ میں نہ آنا، یہ سب کی سب باتیں قادیانیت کے لئے موت کا پیغام ہیں۔ اور تمام دنیائے اسلام کے لئے انتباہ ہے کہ وہ تمام اندرونی اختلافات مٹا کر وحدت اسلامیہ کو قائم کریں اور سب مل کر حضرت محمد ﷺ کے جھنڈے کے نیچے جمع ہوں۔

وہ احمدی جو جناب مرزا صاحب قادیانی کو محض مجدد مان کر وحدت اسلامیہ میں رخنہ انداز نہیں، وہ تمام دنیائے اسلام سے اصولاً متفق ہیں۔ جیسا کہ خود جناب مرزا صاحب تمام دنیائے اسلام سے اصولاً متفق تھے۔ پس میری یہ اپیل ہے کہ واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا ۔ و ما علینا الا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

البلاغ

ہمیں کچھ کیں نہیں بھائیو نصیحت ہے غریبانہ
کوئی جو پاک دل ہووے دل و جان اس پر قربان ہے
(خاکسار محمد عبداللہ وکیل ہائی کورٹ سری نگر)

مدیر اخبار اہل حدیث امرتسر ادارتی نوٹ میں لکھتے ہیں:

ہماری تحقیق اس سے بھی بالاتر ہے جو ہم بارہا ظاہر کر چکے ہیں کہ خود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے بھی شیخ بہاء اللہ ایرانی کی نقل کی ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶ ستمبر ۱۹۲۹ء مطابق ۲ ربیع الثانی ۱۳۴۸ھ جلد ۲۶ نمبر ۴۵ ص ۵۔۷)

....

مرزا صاحب کے اخلاق

جناب مولوی عبدالقیومؒ، چک رجاوی ثم اٹاوی لکھتے ہیں:

برادران اسلام ! السلام علیکم۔

کچھ عرصہ سے مرزائی امت کا یہ طریق کار ہو رہا ہے کہ وہ سال کے بعد ایک تاریخ مقرر کر کے تمام جگہ یہ اعلان کراتے ہیں کہ نبی ﷺ کی سیرت پر تقاریر ہوں گی جس میں ہر مذہب کے لوگ شریک ہوں۔ چنانچہ عاشق محمد عربی ﷺ آپ کا نام سن کر شریک ہو جاتے ہیں وہ اس طرح سے جہلاء کو یہ دکھلانا چاہتے ہیں کہ ہمیں نبی ﷺ سے کس قدر محبت ہے اور ہم وہی کہنا چاہتے ہیں جو آپ فرما گئے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میرے معزز دوستو! ان کی ہر بات میں چالاکی ہے۔ بھلا ان بھلے آدمیوں سے کوئی پوچھے کہ جس نبی ﷺ کی آپ سیرت بیان کرتے ہیں اس کی عزت وحرمت آپ کے نبی مرزا صاحب قادیانی کے نزدیک کیا تھی ۔کوئی بات ان کی نبی ﷺ کے مطابق ہے بھی، یا یوں ہی لوگوں کو دھوکہ دے کر قادیانی مدعی کی تبلیغ ہوتی ہے۔

ارے بھئی ذرہ سوچو کہ سب سے بڑا اسوہ نبی ﷺ کا خلق عظیم تھا۔اس کو دیکھئے کہ جس نے ہزار ہا دشمنان دین کو حلقہ بگوش اسلام کر دیا جس کا قرآن مجید شاہد ہے کہ انّك لعلى خلق عظيم اور نبی ﷺ نے ایسے دشمنوں کے مقابلہ میں جنہوں نے آپ کو سخت سے سخت تکالیف دیں، ہجرت کے لئے مجبور ہوئے، پتھروں کی مار کھائی، وطن سے بے وطن ہوئے مگر ان کے لئے بھی بددعا نہ کی، نہ ترش بات کہی ۔ اگر فرمایا تو اس پیارے نبی نے یہ فرمایا کہ نبی کسی پر لعنت نہیں کرتا۔ ہاں فرمایا تو یہ فرمایا جس میں دشمنوں کے لئے دعا تھی

انّى لم ابعث لعّاناً و لكن ابعث داعياً ورحمة اللهم اهد قومى فانّهم لا يعلمون ۔(یعنی میں لعنت کرنے کے لئے نہیں بھیجا گیا۔ مجھے خدا نے داعی اور رحمت بنا کر بھیجا ہے۔اے خدا میری قوم کو ہدایت فرما کیونکہ وہ مجھے نہیں جانتے) (شفاء۔قاضی عیاض۔ص ۴۷)

اللہ اکبر! یہ اس وقت کا فرمانا ہے جب کہ ابن قمیہ کے پتھر سے نبی ﷺ کی پیشانی اور ایک دشمن کے پتھر سے حضور ﷺ کا بازو زخمی ہوا، اور عتبہ کے پتھر سے نبی اللہ ﷺ کے چاروں دانت شہید ہوئے۔اس کے علاوہ ہزار ہا واقعات کتب تواریخ میں پائے جاتے ہیں کہ نبی ﷺ نے کبھی کسی دشمن کو برا نہ کہا، یا نقصان نہیں پہنچایا۔

اس کے بعد اب ذرہ نبی قادیانی کا حال ملاحظہ فرمائیں کہ تمام تصانیف دیکھیں، سب میں سبّ وشتم اور لعنت یا لوگوں کی موت کے سوا اور کچھ نہ ہوگا۔

حقیقۃ الوحی میں کئی جگہ لکھا ہے کہ بابو الٰہی بخش میری بددعا سے مرا۔ چراغ دین جموں والا میری بددعا سے مرا۔فلاں میری بددعا سے ہلاک ہوا۔غرضیکہ نبی کیا ہے، اچھا خاصا عزرائیل یعنی فرشتہ موت ہے۔

مرزا صاحب قادیانی کی خوش خلقی کیا ہے؟ کچلے کے لڈو ہیں۔سبحان اللہ! سنئے اور پڑھئے انجام آتھم صفحہ ۲۱۔۲۲

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اے مردار خور مولویو! گندی روحو! اے ایمان وانصاف سے دور بھاگنے والو۔تم جھوٹ مت بولو اور وہ نجاست مت کھاؤ جو عیسائیوں نے کھائی ہے

ایک دوسری جگہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

ان میری کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی آنکھ سے دیکھتا ہے اور ان کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور مجھے قبول کرتا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے مگر بدکار رنڈیوں کی اولاد جس کے دلوں پر خدا نے مہر کی ہے، وہ مجھے قبول نہیں کرتے۔ (آئینہ کمالات اسلام۔ص ۵۴۷)

سبحان اللہ! سچے نبی کو دشمنوں سے زخم لگیں اور وہ دعا کرتا ہے، مگر اس کی تابعداری کا مدعی جس تابعداری کے ذریعہ نبی کہلاتا ہے اس کو کوئی تکلیف نہیں پہنچی صرف مخالفوں نے اس کے دلائل کو توڑا، یا پیش گوئی غلط ثابت کی، تو وہ عاجز ہو کر بازاری گفتگو اور فحش کلامی پر اتر آتا ہے، یا بد دعائیں دیتا ہے، اور موت کو بلا کر ان پر موت وارد کر دیتا ہے۔

کیا کہنے ہیں اس تابعداری کے۔ استغفر اللہ۔ خدا مسلمانوں کو سمجھ دے کہ وہ صراط مستقیم کو سمجھیں اور اس سچے نبی محمد ﷺ کے تابعدار بنیں اور ایسے جھوٹے نبیوں سے بچیں۔

ناظرین! صرف اسی قدر نمونہ کے طور پر لکھنا کافی ہے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی پیش گوئیاں تو ما شاء اللہ سو نے پر سہاگہ ہیں۔ امید ہے مرزائی امت اس تفریق سے کچھ فائدہ حاصل کرے گی، اگر تعصب کی پٹی اتار کر دیکھیں گے، تو انشاء اللہ سچ اور جھوٹ علیحدہ علیحدہ نظر آ جاوے گا۔

و ما علینا الا البلاغ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳ ستمبر ۱۹۲۹ء مطابق ۹ ربیع الثانی ۱۳۴۸ھ ص ۳، ۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی امت کے اخلاق

(مسلمانوں کے لئے درس عبرت)

جناب ماسٹر محمد اعظمؒ صاحب سیالکوٹ سے لکھتے ہیں:

کل ۲۹۔ اگست ۱۹۲۹ء کو سیالکوٹ میں سید انعام اللہ احمد اڈیٹر دور جدید کے والد بزرگوار سید حسین شاہ صاحب فوت ہوگئے۔ آپ اگرچہ کلمہ گو تھے، مسلمان تھے، نیک تھے، بزرگ تھے، مگر ہاں قادیانی نبی پر ایمان نہ رکھتے تھے۔

آپ کے مرنے پر قادیانی مسیح کی بھیڑیں سر جوڑ کر بیٹھیں، تاکہ سوچ بچار کریں کہ سید انعام اللہ صاحب کا جنازہ پڑھا جائے یا قادیانی مسیح (مرزا غلام احمد) کے ارشاد کی تعمیل کی جائے۔ بہت بحث و تمحیص ہوئی چونکہ تعلقات نہایت گہرے تھے اس لئے بعض احباب کا خیال تھا کہ انہیں احمدی فرض کر کے (جیسا کہ وہ پہلے ایک نوجوان مسلم کے معاملہ میں کر چکے تھے) نماز جنازہ ادا کر لی جائے۔ مگر ان کے جواں بخت و جواں سال اور جواں ہمت احمدی فرزند شریف شاہ (انعام اللہ کے چھوٹے بھائی) نے کھڑے ہوکر پر جلال الفاظ میں کہا:

میرا والد احمدی نہیں تھا، وہ مرتد ہوکر مرا ہے۔ اس کا جنازہ ہرگز ہرگز نہیں پڑھنا چاہیے کیونکہ حضرت مرزا صاحب کا یہی ارشاد ہے۔

بس اب کیا تھا۔ مجمع میں سے بعض اصحاب کہنے لگے کہ جب بیٹا یہ شہادت دے رہا ہے، تو وہ یقیناً مرتد ہوکر مرا ہے۔ ہم کو لازم ہے کہ نماز جنازہ نہ پڑھیں۔ چنانچہ متفقہ طور پر یہ فیصلہ ہوا کہ ہم جنازہ نہیں پڑھیں گے۔

اللہ اللہ! کچھ وقت تک اس غریب سید کی میت (نوجوان بیٹوں کے ہوتے ہوئے) یوں ہی پڑی رہی۔ جب مسلمانوں کو اس واقعہ کی خبر ملی فوراً جمع ہوئے۔ حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی نے نماز جنازہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرائی اور ایک عظیم مجمع نے اس نیک روح کو الوداع کہا۔

ایک مسلم نے سید صاحب کے بیٹوں کو میت کے قریب کھڑے ہو کر کہا کہ جب آپ ان کو مرتد سمجھتے ہیں تو آپ کا کوئی حق نہیں کہ ان کی وراثت کے مالک بنیں۔ آپ کو تو میت کے نزدیک بھی نہیں آنے دینا چاہیے (وراثت تو ایک دنیا مردار ہے اسکا کیا ہے یہاں نہ رہی وہاں رہی۔ اس مقدس گروہ کو اس کی چاہت اشاعت اسلام کی خاطر ہے نفس کی خاطر نہیں۔ اسکے فیصلہ کی سورت یہ ہے کہ مرحوم کے باقی وارث مرزائی کو وراثت سے محروم کریں تو عدالت میں جا کر ہائی کورٹ تک فیصلہ کرائیں تا کہ یہ مسلمانوں کی اندر اندر کی دیمک ہمیشہ کے لئے الگ ہو جائے۔ ثناء اللہ امرتسری)

مسلمانو! یہ ہیں مرزا غلام احمد قادیانی کی امت کے کارنامے اور یہ ہے خلیفہ محمود احمد کے مریدوں کا عمل۔ اب جمہور مسلمان خود اندازہ لگالیں کہ قادیانیوں کا یوم النبی منانا اور مسلمان ہند کو دعوت اتحاد دینا کیا معنی رکھتا ہے؟

اگر یہ ہوس پرستی اور جلب زر کی سکیمیں نہیں تو اور کیا ہے۔ مسلمانوں کو اس انسانیت سوز واقعہ سے درس عبرت حاصل کرنا چاہیے۔

کیا مرزا صاحب قادیانی یا ان کا کوئی حواری از راہ کرم بتلائیں گے کہ وہ کون سے سات کروڑ مسلمان غلام آباد ہندوستان میں بستے ہیں جن کے حقوق کے تحفظ کے لئے آپ نے رپورٹیں بھی لکھیں اور مقالات بھی سپرد قلم فرمائے۔ یہی مسلمان ہیں جن کو آپ اور آپ کی امت مرتد اور کافر غیر مستحق نجات کہتی ہے۔

مرزائی دوستو! خدا کے عذاب سے ڈرو اور مسلمانوں میں تشتت وافتراق پیدا کرنے کا کام چھوڑ دو۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس قسم کے واقعات ہمارے شہر (امرتسر) میں بھی ہوئے ہیں۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ قادیانی امت تمام مسلمانوں کو مثل یہود ونصاری کے جانتی ہے۔ اسی لئے ان کا مذہب ہے کہ مسلمانوں کی لڑکیاں لے لو، مگر اپنی لڑکی ان کو نہ دو۔ باوجود اس کے بعض مسلمانوں کی رواداری یہاں تک بڑھی ہوئی ہے کہ ان کو مسلمانوں کے ہمدرد جانتے ہیں، ہمارا خیال ہے کہ ایسے لوگوں کو ہاتھی کے باہر کے دانت سہانے معلوم ہوتے ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳ ستمبر ۱۹۲۹ء مطابق ۹ ربیع الثانی ۱۳۴۸ھ ص ۴۔۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلیفہ قادیان کی بابیت

مولوی عبداللہ احمدی وکیل سری نگر لکھتے ہیں:

(نوٹ: اخبار فاروق ان کو بابی لکھتا ہے جو در حقیقت خفگی پر مبنی ہیں، ورنہ مولوی عبداللہ لاہوری احمدی ہیں۔ ہم ان کی سوانح اس زمانہ سے جانتے ہیں جب یہ قادیان میں طالبعلم تھے۔ ثناء اللہ امرتسری)

الفضل قادیان مورخہ ۳ ستمبر ۱۹۲۹ء میں خلیفہ قادیان کا طویل خطبہ بہائیت کی تردید میں شائع ہوا۔ یہ سارا خطبہ ابتدا سے انتہاء تک دو باتوں پر مشتمل ہے۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ جناب خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب وسیع معلومات کے مدعی ہو کر ثابت فرمانا چاہتے ہیں کہ بہائیت بے ہودہ مذہب ہے۔ بہائی جھوٹ بولتے ہیں، کتابوں کو چھپاتے ہیں، ناکام ہیں، وغیرہ۔

دوسری بات جو حضرت خلیفہ (مرزا محمود احمد) نے ارشاد فرمائی ہے، یہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب قادیانی کا دعوی نبوت کا تھا، اور جناب بہاء اللہ مدعی الوہیت و منکر نبوت تھا۔ اس نے قرآنی شریعت کو منسوخ کر دیا۔

گویا خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے ان دو باتوں کے کہہ دینے سے امت قادیان کو مطمئن کر دیا کہ تم بابی نہیں بلکہ مسلمان ہو۔

مگر افسوس کہ اس تقریر سے بجائے بریت کے الزام اور بھی زیادہ قوی ہو گیا۔ اگر بہائی کسی معقول وجہ کی بنا پر ہر کس و ناکس کیلئے کتابیں مہیا نہیں کر سکتے (غلط ہے۔ بلکہ بہائی مفت دکھاتے ہیں مولوی فضل الدین وکیل احمدی کئی روز تک بابو غلام محمد امرتسری بہائی کی کتابیں ان کے مکان میں دیکھتے رہے۔ فیض حاصل کر کے بدنام کرنا انہی کا کام ہے۔ ثناء اللہ) اور محض اسی وجہ پر وہ ملزم ہیں کہ وہ اپنی کتابوں کو چھپاتے ہیں، تو کیا قادیانی ان سے بھی زیادہ ملزم نہیں جو سادہ لوح مسلمانوں کو اپنے عقاید واضح الفاظ میں نہیں بتاتے اور ہشیاری سے اپنا مذہب چھپاتے ہیں۔

مثلاً وہ عام طور پر غیر احمدی مسلمانوں کو مسلمان کہتے ہیں مگر لفظ مسلمان کا مطلب ان کی باطنی لغت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں، سیاسی مسلمان، ہے اور سیاسی مسلمان کا مفہوم قائل اسلام ہے نہ حقیقی۔ مجازی نبی بمعنی غیر تشریعی، اور غیر تشریعی بمعنی حقیقی الی آخرہ

علی ہذا القیاس قادیانی عقائد کا قفل وسواسی بہت سے سادہ لوح قادیانیوں کو مشوش الخیال بنا کر پیغمبر بھی بنا دیتا ہے۔ چنانچہ اس وقت قادیانی نبوت کے کارخانہ میں چندحی القائم پیغمبر مثلاً حضرت احمد نور کابلی وحضرت نبی بخش سیالکوٹی وعبد اللطیف گناچوری وعبد اللہ تیماپوری وغیرھم مدعیان نبوت موجود ہیں۔ لہذا ان کے انکار نے قادیانیوں کو بھی دائرہ اسلام سے خارج کر دیا ہے ان فی ذلک لعبرۃ لاولی الابصار

اور اگر جناب خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کے پاس تحریری ثبوت کتاب مقالہ سیاح محفوظ ہے جس سے وہ بابیوں کو ملزم بنا سکتے ہیں، تو ہمارے پاس بھی تحریری ثبوت محمد عثمان کا خط موجود ہے، جس سے خلیفہ صاحب مجرم بن سکتے ہیں۔ اور اس میں جناب خلیفہ صاحب کا اقبال ہے کہ مصلحت وقتی کی بنا پر بطور علاج چند روزہ مرزا غلام احمد صاحب کو نبی بنایا گیا ورنہ لفظ نبی کا استعمال ان کو بھی پسند نہیں۔

پس اگر وہ تمام الزامات جو خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) نے بابیوں پر لگائے ہیں، بفرض محال درست بھی ہوں، تو خود بھی حضرت خلافت مآب وامت قادیان حذو النعل بالنعل بابیت کے حقیقی بروز ہیں نہ مجازی۔ قادیانیوں کو دوسرے کی آنکھ میں تنکا نظر آتا ہے، مگر اپنی آنکھ کا شہتیر دکھائی نہیں دیتا۔

اب رہا یہ امر کہ بہاء اللہ نے رسالت اور نبوت کا دعوی نہیں بلکہ الوہیت کا دعوی کیا ہے، تو اس بات پر اصرار کرنا محض ایک بہانہ ہے جو خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے اپنے مریدوں کو قابو میں رکھنے کیلئے ایجاد فرمایا ہے، ورنہ عمداً اسی بات کو دہرانا ایک مہمل آواز ہے۔

بات صاف ہے اور بتکرار سمجھائی گئی کہ جن الفاظ سے بہاء اللہ کا دعوی الوہیت بیان کیا جاتا ہے مثلاً کتاب اقتدار صفحہ ۳۰ا بحوالہ جناب خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد قادیانی) کہ و نفسی عندی علم ماکان و ما یکون تو ایسے الفاظ بہاء اللہ اپنی نسبت استعمال نہیں کرتا۔ وہ حلول واتحاد کا قائل نہیں۔ اس کے نزدیک ان الفاظ کا متکلم اللہ تعالی ہے۔ اور یہ اس کے نزدیک کلام الہی اور وحی سماوی ہے۔

اب اگر کوئی شخص عقل وانصاف کو چھوڑ کر اسی بات کو رٹتا رہے، کہ نہیں بہاء اللہ نے خدائی کا دعوی کیا،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو اس کو یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ بہاء اللہ نے خدا ہونیکا دعوی صرف اپنے لئے ہی نہیں کیا بلکہ تمام گزشتہ پیغمبروں کے لئے بھی اس نے وہی الفاظ استعمال کئے، جیسا کہ اس نے اپنے لئے مظہر ربوبیت کا دعوی کیا، اسی طرح تمام گزشتہ انبیاء کے لئے مظہر ربوبیت ولسان عظمت کا دعوی کر کے اپنے آپ کو اسی زمرہ میں شامل کیا ہے۔

یہ درست ہے کہ بہاء اللہ نبوت کا دعوی نہیں کرتا (اخبار اہل حدیث امرتسر ۳۱ مئی کے صفحہ ۵ پر ہم نے بہاء اللہ کی کتاب اقدس صفحہ ۵۳ سے اس کا دعوی رسالت بتایا تھا جس کا جواب قادیانیوں سے آج تک نہ ہو سکا۔ اور آپ کے جواب میں اہل حدیث کی سابقہ تحریرات بے فائدہ نقل کر دیں، ثناء اللہ امرتسری) بلکہ ظہور رب العالمین ہونے کا دعوی کرتا ہے مگر ان دونوں اصطلاحوں کا علیحدہ ہونا اصل مدعا کے لئے مضر نہیں کیونکہ دونوں باتیں مامور من اللہ و مبعوث من عند اللہ ہونے میں جمع ہیں۔ اور بہاء اللہ کے دعوی مظہریت پر قادیانیوں کا واویلا کرنا درست نہیں کیونکہ یہ اصطلاح جناب مرزا صاحب قادیانی کی مسلمہ اصطلاح ہے (ملاحظہ ہو حقیقۃ الوحی۔ ص ۱۵۴) کہ آیت یاتی ربك میں خدا کے آنے سے مسیح موعود کا ظہور مراد لیا ہے۔ چنانچہ اسی قرآنی آیت اور تشریح مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو مدنظر رکھ کر بہائی، بہاء اللہ کو نبی نہیں مانتے خدا کا اوتار مانتے ہیں ۔

بہائیوں کی اصطلاح میں نبی اور خدا کا اوتار دونوں مامور من اللہ اور مبعوث من عند اللہ ہیں۔ اسی مفہوم کو مدنظر رکھ کر بہاء اللہ نے ربوبیت کا دعوی کیا۔ پس جو نتیجہ ایسے دعاوی الوہیت و ربوبیت سے نکل سکتا ہے وہ صاف ظاہر ہے۔ جب ایسے الفاظ جن سے خدائی دعوی نکل سکتا ہے سب پیغمبروں کیلئے بہاء اللہ نے استعمال کئے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ بہاء اللہ کی وحی میں پیغمبری کی اصطلاح بدل گئی۔ جناب مرزا غلام احمد صاحب بھی فرماتے ہیں و لکل ان یصطلح چونکہ حسب عقیدہ اہل بہاء ہر آسمانی کتاب کی اصطلاح خاص اور علیحدہ ہوتی ہے۔

لہذا بجائے نبی و رسول الفاظ بہاء اللہ و مظہر اللہ و ظہور رب العالمین دین بہائی میں جاری ہو گئے۔ اگر بہاء اللہ خدائی کا دعوی کرتا تو وہ خدا تعالی کو عروج و نزول دخول و خروج و حدوث و حلول سے بالاتر نہ کہتا۔ حالانکہ یہ صفات تنزیہی کتب بہائیہ میں زور سے بیان کر چکے ہیں۔ خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کتاب الشیخ صفحہ ۱۳۱ کا پھر ملاحظہ فرمائیں کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یا شیخ علماء مصر در تجلیات سدرہ بیان لابن عمران در طور عرفان چہ مے گویند

جب یہ بات واضح ہوگئی تو قادیانیوں کو سمجھانے کیلئے اب یہ بھی دیکھنا ہے کہ بہاء اللہ کا اصل دعوی کیا تھا۔اصطلاحات کو چھوڑ کر بہاء اللہ کا اصل دعوی یہ ہے کہ

ان روح القدس قد ظهر فی قمیص جدید

یعنی روح القدس جو اب تک بذریعہ انبیاء ظاہر ہوتا رہا، اب نئے لباس یعنی بہاء اللہ میں جلوہ گر ہوا۔

پس یہی وہ حقیقت ہے جس کو مختلف اصطلاحات میں نبی، رسول، اوتار، مظہر رب العالمین کہا جاتا ہے۔قادیانیوں نے ایک لفظ نبی کی آڑ لے کر اپنے آپ کو بچانا چاہا ہے۔ان کو یاد رکھنا چاہیے کہ ہم خوب جانتے ہیں کہ بہاء اللہ کی اصطلاح میں نبی یا رسول کے الفاظ نہیں ہیں (ہیں، ۔ دیکھو کتاب اقدس صفحہ ۵۳۔ثناء اللہ امرتسری) ان الفاظ و خطابات کو وہ آنحضرت ﷺ پر شدہ مانتا ہے اور کہتا ہے

الیوم کلمه خاتم النبیین بیوم یقوم الناس قریب العالمین منتهی شد

پس قادیانیوں کا اس بات پر اصرار کرنا کہ مرزا غلام احمد صاحب نے نبوت کا دعوی کیا اور بہاء اللہ نے نبوت کا دعوی نہیں کیا، محض ایک عامیانہ لفظ پرستی ہے۔

مقام تعجب ہے کہ خاکسار نے دنیائے اسلام کو حقیقت سے آگاہ کرنے کے لئے ایک ٹریکٹ قادیانی و بابی مجریہ ۲۹ جولائی ۱۹۲۹ء شائع کیا جس کو از راہ کرم اخبار اہل حدیث امرتسر نے بھی ۶ ستمبر ۱۹۲۹ء کے پرچہ میں نقل فرمایا۔

اس ٹریکٹ میں، میں نے تصریح کے ساتھ لکھا ہے کہ لو تقول کا فقرہ موجود ہے لو تنبا کا نہیں۔

مطلب صاف ہے کہ بہاء اللہ نبوت کا دعوی نہیں کرتا، بلکہ مامور من اللہ و مبعوث من عند اللہ ہونے کا دعوی کرتا ہے۔میں نے صفائی سے نبوت کی اصطلاح کو نظر انداز کر کے یہ الفاظ لکھ دئے ہیں کہ:

بہاء اللہ کا دعوی مبعوث من اللہ اور مامور من اللہ ہونے کا تھا خواہ بہائی اپنی اصطلاح میں اس پر نبی و رسول کا لفظ استعمال نہ کریں بلکہ مظہر امر اللہ یا بہاء اللہ کا لفظ استعمال کریں اصطلاحات میں تنازع کرنا عقلمندی نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس عبارت میں کاتب یا مطبع کی غلطی سے ،نہ کریں، میں، نہ، کا لفظ موجود نہیں (آپ کی مطبوعہ عبارت میں،نہ، رہ گیا ہے جیسے اس قلمی میں،موجود، کی ،د، رہ کر صرف ، موجو، مرقوم ہے ۔ نسی آدم فنسیت ذریته ۔ثناءاللہ امرتسری) تاہم عبارت صاف ہے،کوئی ابہام نہیں۔علاوہ براں اسی اشتہار میں کتاب الشیخ صفحہ ۳۱ کا حوالہ دے کر ثابت کیا گیا ہے کہ بہاء اللہ کو الوہیت کا دعوی نہ تھا۔مگر امت قادیانیہ جو علم و فضل کی مدعی ہے اور جس کو بہائیت نے مرعوب کر دیا ہے ایسی سراسیمہ ہے کہ تسلی کے ساتھ کسی بات کو سمجھ نہیں سکتی۔

الفضل قادیان مورخہ ۶ ستمبر ۱۹۲۹ء صفحہ ۶ پر خلاف واقعات عمداً غلط بیانی سے میرا نام لے کر اس ٹریکٹ کا حوالہ دیا ہے کہ اس میں، میں نے لکھا ہے کہ :

بہاء اللہ کا دعوی نبوت کا تھا۔

اب الفضل کا تحریراً ایسا صریح جھوٹ لکھنا اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ دلائل کے سامنے قادیانیت پگھل رہی ہے۔ٹریکٹ موجود ہے۔اخبار زمین دار و اہل حدیث میں شائع ہو چکا ہے۔تمام دنیا عینک لگا کر پھر اس کو پڑھے۔کسی جگہ یہ نہیں لکھا ہے کہ بہاء اللہ کا دعوی نبوت کا تھا۔بلکہ اس کے خلاف یہ بحث ہے کہ لو تنبأ نہیں۔مطلب صاف ہے کہ اس نے نبوت کا دعوی نہیں کیا اور تنازعہ اصطلاحی ہے۔پس جب اخبار الفضل جیسے مذہبی پرچہ کی یہ حالت ہے تو دنیا خود ہی اندازہ لگا ئے کہ مذہبی دنیا میں اس فرقہ کی کیا وقعت ہونی چاہیے۔

مجھے افسوس ہے کہ ایسی عظیم الشان جماعت جو اسلام کے لئے مفید کام کر سکتی تھی، کس غلطی میں مبتلا ہو گئی ۔اللہ تعالی اپنا رحم فرما کر ہدایت بخشے۔والسلام

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۷ ستمبر ۱۹۲۹ء مطابق ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۴۸ھ ص ۳۔۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہاء اللہ کو مدعی الوہیت کہنا بے عقلی ہے

مرزا صاحب قادیانی کا فیصلہ کن بیان

جناب منشی محمد حسین صابریؒ بریلوی لکھتے ہیں:

یہ ایک ثابت شدہ امر ہے کہ مرزائیت کے بنیادی اصول بہائیت کی نقل ہیں اور جس قسم کے دعاوی اور دلائل کے ساتھ بہائی مذہب دنیا میں نمودار ہوا ہے، اسی قسم کے دلائل مرزائیت کے مایہ ناز ہیں۔ چنانچہ مرزائیت کی پیغامی پارٹی بھی اس کو تسلیم کرتی ہے۔ صرف ان کا یہ خیال ہے کہ بہائیت کی نقل کرنے والے مرزا غلام احمد صاحب نہ تھے بلکہ ان کے فرزند رشید مرزا محمود احمد صاحب ہیں، حالانکہ یہ صحیح نہیں۔ میں بفضلہ تعالی ثابت کرسکتا ہوں کہ خود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہی نے بہائیت کی نقل کی ہے اور ان کے لائق بیٹے (مرزا محمود احمد) نے تو صرف اپنے والد کی نقلی دوکان داری کو چلایا ہے۔

آج کل سری نگر (کشمیر) قادیانی اور پیغامی مرزائیوں کا میدان جنگ بنا ہوا ہے۔ خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) بھی بغرض سیر و تفریح وہاں رونق افروز ہیں۔ اس لئے پیغامیوں نے اس موقع کو غنیمت جان کر تحریر و تقریر کے ذریعہ ثابت کیا کہ خلیفہ قادیان جس مذہب کو لئے لئے پھر رہے ہیں، وہ تو بہائیت کا شرمندہ احسان ہے اور کہ یہ قادیانی بابی (پیغام صلح لاہور ۳ ستمبر میں اس کے ایک نامہ نگار نے قادیانی مرزائیوں کا نام قادیانی بابی رکھا ہے جو بہت موزوں ہے۔ صابری) دراصل اصلی بابیوں سے اسلام کے لئے زیادہ خطرناک ہیں۔

اس بحث و مباحثہ میں خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے بھی ایک جمعہ کے دن خطبہ پڑھا جو الفضل ۳ ستمبر ۱۹۲۹ء میں درج ہوا۔ اور جس میں جی بھر بھر کر بہائیت پر خفگی کا اظہار کیا ہے۔

اگر یہ بیان کسی معمولی مرزائی کی زبان و قلم سے نکلتا تو خیال ہوسکتا تھا کہ بچارا تعصب کے مرض کا مارا ہوا ہے، یا ایک ناواقف شخص ہے، یا تنخواہ دار ملازم ہے جو اپنی ڈیوٹی پوری کرر ہا ہے، مگر چونکہ یہ خود امام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جماعت احمدیہ کا اپنا بیان ہے، اس لئے تعجب ہوتا ہے کہ یہ لوگ کیسے ہیں جو دوسروں پر اعتراض کرتے وقت

آنچہ بخود نہ پسندی بدیگراں مپسند

کا خیال نہیں رکھتے اور اپنی لمبی چوڑی ایمان داری کے دعاوی کو بھی بھول جاتے ہیں۔

خیر خاکسار راقم (محمد حسین صابری) کو خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کے اس بیان سے جو مطلب حاصل کرنا ہے، وہ آگے آتا ہے۔

ناظرین اخبار اہل حدیث امرتسر کو یاد ہوگا کہ میں اس بات کا مدعی ہوں کہ بہاء اللہ ایرانی کا دعوی الوہیت کا نہیں تھا۔ اس موضوع پر میرے بہت سے مضامین اہل حدیث میں نکلے ہیں۔ ان مضامین سے میری غرض یہ تھی کہ مرزائی صاحبان انصاف کو کام میں لا کر اور بہانہ سازی کو چھوڑ کر اپنے مدعی مسیحیت (مرزا غلام احمد) کو میدان میں لائیں اور بہاء اللہ کے مقابلہ پر کھڑا کریں۔

کیونکہ مرزائی جو بہاء اللہ کو مدعی الوہیت کہتے ہیں تو صرف اس لئے کہ انہیں خوب معلوم ہو گیا ہے اور ان کے بڑے مولوی بھی اس کی تحقیق کر چکے ہیں کہ جناب مرزا صاحب قادیانی کی طاقت نہیں کہ وہ بہاء اللہ کے مقابلہ پر نکل سکیں۔ (خلیفہ مرزا محمود احمد صاحب کے مضمون زیر بحث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حافظ روشن علی جن کا قادیان میں ابھی انتقال ہوا ہے اور جو قادیان کے بڑے بڑے لوگوں کے پیشوا اور استاد تھے بعض لوگوں نے ان کو بھی بہائی کہا تھا۔ انا للہ) اس لئے بچنے کے لئے یہ بہتر طریقہ ہے کہ خواہ مخواہ بہاء اللہ کو مدعی الوہیت کہا جائے اور بد دیانتی کے ساتھ اس قدر شور و غوغا مچایا جائے کہ کسی اور کی کان پڑی آواز بھی سنائی نہ دے۔ دراصل ایسی کوششیں ایک قلیل عرصہ کیلئے ہی کامیاب ہوا کرتی ہیں بالآخر دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی الگ ہو جایا کرتا ہے۔

خلیفہ قادیان نے جس طرح کا مدعی الوہیت بہاء اللہ کو بتایا ہے وہ قابل دید و شنید ہے۔ خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب فرماتے ہیں:

> کہا جاتا ہے بہاء اللہ خود تو خدا سے دعائیں مانگتا ہے، پھر وہ خدائی کا دعوی کیونکر کر سکتا تھا۔ مگر یہ دھوکہ ہے۔ عیسائی یسوع مسیح کو خدا مانتے ہیں یا نہیں۔ پھر ان کی کتابوں میں لکھا ہے یا نہیں کہ یسوع مسیح خدا سے دعائیں مانگتے تھے۔ بات یہ ہے کہ وہ (بہائی) اپنے عقیدہ کے لحاظ سے جس قسم کا خدا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سمجھتے ہیں ایسا بہاء اللہ کو جانتے ہیں۔ (الفضل قادیان ۳ ستمبر ۱۹۲۹ء ص ۹ کالم ۳)

اس بیان سے دو باتیں معلوم ہوئیں:

(اول) بہاء اللہ خدا سے دعائیں مانگا کرتا تھا۔

(دوم) اس قسم کی دعائیں حضرت مسیح ابن مریم نے بھی مانگی ہیں تاہم وہ مدعی الوہیت تھے اس لئے بہاء اللہ کو بھی مدعی الوہیت ہی جاننا ٹھیک ہے اس کے خلاف دھوکہ ہے۔

امر اول کے متعلق تو میں یہ کہتا ہوں کہ بہاء اللہ نے اتنی دعائیں مانگی ہیں اور اس قدر مناجاتیں، اللہ تعالی کی جناب میں پڑھی ہیں کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب کی ساری زندگی میں اس کا عشر عشیر بھی کوئی ثابت نہیں کرسکتا۔

امر دوم البتہ ایسا ہے جس کے متعلق سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا مرزائیوں کے نزدیک مسیح ابن مریم نے الوہیت کا دعوی کیا تھا۔ اگر ایسا ہے تو مرزائی ایمان کا حال معلوم۔

ہاں بہاء اللہ کے متعلق مجھے اس جگہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سے مدد لینے کی ضرورت پڑتی ہے اور یہ آنجناب کا مجھ پر احسان ہے کہ مجھے جس دلیل کی ضرورت ہوتی ہے وہ نہایت واضح طور پر ان کی کتابوں سے مل جاتی ہے جو ان کے بے انصاف مریدوں کو خاموش کرنے کے لئے کافی ہوتی ہے۔ چنانچہ اس موقع کے موزوں آنجناب کا ایک فیصلہ کن بیان درج ذیل ہے آپ حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق فرماتے ہیں:

> ان کا وہ کلمہ جو صلیب پر چڑھائے جانے کے وقت ان کے منہ سے نکلا تھا کیسا توحید پر دلالت کرتا ہے کہ انہوں نے نہایت عاجزی سے کہا
>
> ایلی ایلی لما سبقتنی اے میرے خدا، اے میرے خدا، تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا
>
> کیا جو شخص اس عاجزی سے خدا کو پکارتا ہے اور اقرار کرتا ہے کہ خدا میرا رب ہے، اس کی نسبت کوئی عقل مند گمان کرسکتا ہے کہ اس نے درحقیقت خدائی کا دعوی کیا۔
>
> اصل بات یہ ہے کہ جن لوگوں کو خدا تعالی سے محبت ذاتیہ کا تعلق ہوتا ہے بسا اوقات استعارہ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رنگ میں خدا تعالی ان سے ایسے کلمے ان کی نسبت کہلا دیتا ہے کہ نادان لوگ ان کی ان کلموں سے خدائی ثابت کرنا چاہتے ہیں ۔(چشمہ مسیحی۔ص ۳۵)

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا یہ بیان بالکل صاف ہے کہ جو شخص اللہ تعالی کے آگے عاجزی سے دعائیں کرنے والا ہو، وہ توحید کا اقرار کرنے والا ہوتا ہے اس کے کسی لفظ سے دھوکہ کھا کر اسے مدعی الوہیت کہنا بے عقلوں اور نادانوں کا کام ہے۔اب اس بیان کے بعد کسی مرزائی میں طاقت نہیں کہ وہ میرے مقابلہ پر بات کر سکے اور بہاء اللہ کو مدعی الوہیت ثابت کرنے کا کبھی نام بھی لے۔

قادیان کے دانا مرزائیو! آؤ میں تمہیں بہاء اللہ کا ایک بیان سناؤں جو انہوں نے دعوی الوہیت سے انکار کے ضمن میں دیا ہے، لکھا ہے:

یا شیخ اعلم ان مفتر یا ت العبا د و اعرا ضھم و اعتراضھم لاتفر من تمسك بحبل العنا یة و تشبث با ذ یال ر حمة مالك البر یة لعمر الله ان البھا ء ما نطق عن الھوی قد انطقه الذی انطق ا لا شیاء بذکره و ثنا ء ہ لا اله الا ھو الفرد الواحد المقتدر المختار . (کتاب الشیخ۔ص ۷)

یعنی اے شیخ جان تو کہ لوگوں کی مفتریات ان کا پھرنا اور اعتراضات کرنا اس شخص کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتا کہ جس نے مخلوقات کے مالک کے دامن کو تھاما ہوا ہے اور اس کی رسی کو پکڑا ہوا ہے خدا کی زندگی کی قسم کہ بہاء نے خواہش نفسانی سے کلام نہیں کیا اس سے اسی نے کلام کرایا جس نے تمام اشیاء کو اپنے ذکر اور ثنا میں گویا کر رکھا ہے۔نہیں ہے کوئی معبود مگر وہ ایک اکیلا عزت والا اور صاحب اختیار۔

اس بیان کو بار بار پڑھو اور مرزا صاحب قادیانی کے فیصلہ کو بھی دیکھو اور پھر اپنے خلیفۃ المسیح (مرزا محمود احمد) کی راست بازی پر آنسو بہاؤ۔

ناظرین! میرا یہ جواب خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد قادیانی) کے لغو اور ہٹ دھرمی کے اعتراضات کی وجہ سے ہے، ورنہ بہائی اصطلاحوں اور عقاید کو اگر ایمان داری سے مدنظر رکھا جائے تو کسی مرزائی کا حوصلہ نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ وہ بہاء اللہ کو مدعی الوہیت کہہ بھی سکے، ثابت کرنا تو بہت بڑی بات ہے ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۷ستمبر ۱۹۲۹ء مطابق ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۴۸ھ ص ۵-۶)

....

تردید حکیم نورالدین قادیانی

مرزا غلام احمد کی زبانی

جناب منشی حبیب اللہؒ صاحب کلرک امرتسری لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد قادیانی کی وفات ۲۶ مئی ۱۹۰۸ مطابق ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ کو ہوئی ہے، اور آپ کے بعد حکیم نورالدین بھیروی خلیفہ جماعت احمدیہ مقرر ہوئے۔ ایک احمدی لکھتا ہے کہ آپ قرآن کریم کے سچے عاشق اور حدیث رسول کے پورے شیدا تھے۔ اور علاوہ اس کے آپ کو مرزا صاحب قادیانی سے بے حد عشق تھا (عسل مصفی حصہ دوم۔ ص ۷۰۴، ۷۱۰، ۷۲۶)

حکیم خدا بخش احمدی نے تو آپ کی تعریف میں اپنی کتاب عسل مصفی حصہ دوم میں صفحہ ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶ پر بہت مبالغہ کیا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ:

میری رائے میں نورالدین تقوی میں، علم و فضل میں سادگی میں، سخاوت میں، فیض رسانی میں، بلا مبالغہ اپنے متبوع (مرزا غلام احمد) سے بھی بڑھے ہوئے تھے۔ اور اسی سبب سے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے بھی خود اقرار کیا ہے کہ نورالدین کی بعض باتوں پر مجھے رشک آتا ہے۔ لاکلام اگر مرزا غلام احمد مسیح تھے، تو نورالدین مہدی تھے۔ (عسل مصفی۔ ص ۶۶۵)

میں کہتا ہوں کہ حکیم نورالدین صاحب کی کتاب، نورالدین، طبع فروری ۱۹۰۴ء اور تفسیر قرآن کے نوٹ مندرجہ اخبار بدر قادیان کے عمیق مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ حکیم نورالدین صاحب کے عقاید میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احمدیت کے علاوہ نیچریت کا رنگ بہت پایا جاتا ہے۔اور بعض مسائل میں آپ نے اپنے پیشوا جناب مرزا غلام احمد قادیانی کی مخالفت بھی کی ہے۔اور یہ تعجب انگیز امر ہے کہ آپ مرزا غلام احمد کو نبی، رسول، مسیح موعود، مہدی مسعود، ملہم مامور من اللہ، اسمہ احمد کا مصداق مانتے ہیں اور پھر ان سے اختلاف بھی رکھتے ہیں۔

حکیم نور الدین صاحب کا مذہب

۱۔خاتم النبیین ۔نبیوں کی مہر۔آپ کی مہر کے بغیر اب کوئی حکم شرعی نافذ نہیں سمجھنا چاہیے۔

(ضمیمہ اخبار بدر۔ج۹ نمبر۴۸ ص۲۰۵)

۲۔ رسول کریم ﷺ خاتم النبیین ہیں اور ضرور ہیں اور قرآن کریم میں لکھا ہے...اور نبی کا لفظ عربی زبان میں خبر دینے والے کے معنی رکھتا ہے یا بڑے آدمی کے۔اس معنی کی نفی شرعاً جائز نہیں۔اور نیز خاتم تو مہر کو کہتے ہیں جب نبی کریم مہر ہوئے تو اگر ان کی امت میں کسی قسم کا نبی نہیں ہوگا تو وہ مہر کس طرح ہوئے یا مہر کس پر لگے گی۔

(قول نور الدین در اخبار الحکم قادیان ۱۷ فروری ۱۹۰۵ء ص۱۱)

۳۔اور اس امت میں جس نے نبی ہونا تھا اس کو بخاری نے نبی فرمایا ہے۔

(قول نور الدین در اخبار بدر قادیان ۲۸ اپریل و مئی ۱۹۱۰ء ص۵)

۴۔نازل ہونے والے عیسی بن مریم کو حضرت نبی کریم ﷺ نے نبی اللہ فرمایا ہے...ابو بکر کو نبی نہیں کہا گیا اور مسیح موعود کو کہا گیا۔

(قول نور الدین در ،اخبار بدر ۱۸ جولائی ۱۹۰۷ء ص۹)

۵. من بعدی اسمه احمد ،نبی کریم ﷺ میں دو قسم کے صفات تھے ایک جلالی جس کے لحاظ سے نام محمد تھا دوم جمالی جس کے اعتبار سے نام احمد تھا۔اس دوسری شان کا ظہور اخیر زمانہ میں حضرت مسیح موعود کے ذریعہ سے ہوا جس کا نام ہے احمد۔

هو الّذی ارسل رسوله ،مفسرین نے بالاتفاق لکھا ہے کہ اس رسول سے مراد مسیح موعود ہے ۔یہ بھی قرینہ ہے اس بات پر کہ اوپر کی پیش گوئی مسیح موعود کے بارے میں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(قول نورالدین۔ضمیمہ بدر۔ ۱۷۔اگست ۱۹۱۱ء ص ۲۶۲)

۶۔ حضرت خلیفۃ المسیح (نورالدین) نے کھلے کھلے لفظوں میں فرمایا مبشراً برسول یأتی من بعدی اسمه احمد کی پیش گوئی حضرت مسیح موعود کے متعلق مانتا ہوں کہ یہ صرف حضرت مسیح موعود (مرزا) قادیانی ہی کے متعلق ہے اور وہی احمد رسول ہیں۔ (الحکم ۱۴،۲۱ ستمبر ۱۹۱۱ء ص ۱۰)

۷۔حضرت مرزا صاحب اہل سنت والجماعت خاص کر حنفی المذہب تھے اسی طائفہ ظاہرین علی الحق میں سے تھے الحمدللہ رب العالمین۔نورالدین۔

(۲۹۔اگست ۱۹۱۴ء ص ۳۔ پیغام صلح یکم اگست ۱۹۱۶ء ص ۳، پیغام صلح ۸ رجب ۱۳۴۱ھ ص ۳، پیغام صلح لاہور ۲۷ جنوری ۱۹۲۶ء ص ۲)

حکیم نورالدین کی تردید بطرز جدید

بابو حبیب اللہ صاحب کہتے ہیں کہ اب میں ذیل میں چند ایسے مسائل لکھتا ہوں جن میں حکیم نور الدین صاحب کے غلط خیالات کی تردید مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال سے کی جائے گی۔

۱۔حضرت یونسؑ کا واقعہ سے متعلق حکیم نورالدین صاحب کا مذہب ہے:

فالتقمه الحوت حدیثوں سے تو نہیں مگر تفاسیر سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ (مچھلی نے) ان کی ایڑی کو منہ میں لیا۔ (ضمیمہ اخبار بدر قادیان ۳۔۱۰ دسمبر ۱۹۱۰ء)

مرزا غلام احمد قادیانی اس واقعہ کے متعلق اپنی کتاب: مسیح ہندوستان میں، کے صفحہ ۱۴ پر لکھتے ہیں:

خدا کی پاک کتابیں گواہی دیتی ہیں کہ یونسؑ خدا کے فضل سے مچھلی کے پیٹ میں زندہ رہا۔

(نیز دیکھو ریویو آف ریلیجنز۔جنوری ۱۹۰۳ء ص ۹)

۲۔تخت بلقیس کے متعلق حکیم نورالدین صاحب کا کہنا ہے:

یاتینی بعرشها ۔یہ اس لئے کہ جب اس ملکہ نے آنا تھا تو اس کیلئے تخت بھی چاہیے، تاکہ وہ اپنے تخت جیسا تخت وہاں نہ پاکر کچھ دل میں محسوس نہ کرے۔

انا آتیك . میں ایسا بنالاتا ہوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لقوی امین۔اس کے جواہرات کے متعلق امانت کا یقین دلایا۔

قبل ان یرتد الیك طرفك ۔ سرکاری معاملہ جو ہر سہ ماہی یا ششماہی کے بعد آتا ہے اسے طرف کہتے ہیں۔

۲۔بادشاہوں کوکسی بات کا خیال لگا ہو۔اس خیال کے متعلق جواب آوے تو اسے طرف کہتے ہیں

۳۔عربی زبان میں یمن سے جو قاصد آوے اسے طرف کہتے ہیں کیونکہ وہ عرب سے ایک طرف پر ہے۔

پس معنی ہوئے کہ قبل اس کے کہ یمن کے لوگ آئیں یا آپ کو جن کے آنے کا خیال ہے وہ آئیں یا قبل اس کے کہ آپ کا مالیہ وصول وصول ہو ۔(ضمیمہ اخبار بدر ۲۱۔۲۸ جولائی ۱۹۱۰ء ص ۱۹۰)

نکروالها عرشها (النمل: ٤١)

اس تخت کو ایسا بناؤ کہ اسے اپنا تخت ناپسند ہو جائے (حوالہ مذکور)

عرشها کی اضافت مفسرین نے تو حقیقی ہی بتائی ہے اوران کا یہ خیال ہے کہ اس ملکہ کا تخت منگوانا چاہا ہے مگر حضرت خلیفہ اول اضافت بادنی ملابست قرار دیتے تھے اس صورت میں مطلب یہ ہوا کہ حضرت سلیمانؑ نے فرمایا کہ اس کے لئے ایک تخت تیار کیا جائے۔

(الفضل ۲۹ مئی یکم جون ۱۹۲۲ء ص ۱۰)

مرزا غلام احمد قادیانی کا اس بارے میں مذہب یوں ہے:

۱۷ اپریل : انا آتیك به قبل ان یرتد الیك طرفك (النمل:۴۰) کے معنی ایک شخص نے پوچھے تو فرمایا:

ایک پل میں عرش بلقیس کے آجانے میں استبعاد کیا ہے۔اصل میں ایسے اعتراض ان لوگوں کے دل میں اٹھتے ہیں اور وہی ایسی باتوں کی تاویل کرنے پر دوڑتے ہیں جن کا خدا تعالی کی قدرتوں پر پورا پورا یقین نہیں ہوتا۔ہم تو یہی جانتے ہیں الم تعلم انّ الله علی کل شئی قدیر ایک واقعہ کا انکار صرف اپنے جیسوں کے ناقص تجربہ کی بنا پر نہایت بری بات ہے ۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(اخبار بدر قادیان ۱۹۔اپریل ۱۹۰۶ء ص ۳)

۳۔ حضرت ابراہیمؑ پر آگ کے سرد ہونے سے متعلق حکیم نورالدین کا مذہب:

وہاں اگر جناب ابراہیمؑ کے مخالفوں نے آگ جلائی اور حرقوا کا فتوی دیا تو یہاں تمام بلاد عرب نے نارالحرب (جنگ کی آگ) کو جلایا اور صدہا مشعر الحرب (آگ جلانے کا آلہ) اٹھ کھڑے ہوئے اور جس طرح وہاں ابراہیم کے لئے آگ کو برد اور سلام بنایا اسی طرح ہمارے مقتدا (آنحضرت ﷺ) کے لئے خاص اللہ تعالی نے اس آگ کو بجھا دیا اور فرمایا اطفأ ها الله یعنی جب کبھی ہمارے نبی کے دشمنوں نے آتش جنگ جلائی اللہ نے اسے بجھا دیا (کتاب نورالدین۔ص ۱۴۴)

حضرت مولوی (نورالدین) صاحب نے اس (دھرم پال) کی کتاب ترک اسلام کے جواب میں نور الدین کتاب لکھی۔ اس میں آپ نے یہ جواب دیا تھا کہ آگ سے مراد مخالفوں کی دشمنی کی آگ ہے۔ (سیرۃ المہدی، اول۔ص ۱۳۲۔۱۳۳)

اس واقعہ سے متعلق مرزا غلام احمد قادیانی کا مذہب یوں ہے:

مرزا صاحب تک یہ بات پہنچی تو آپ نے اس کو ناپسند فرمایا اور فرمایا کہ اس تاویل کی کیا ضرورت تھی۔ اس زمانہ میں ہم موجود ہیں۔ ہمیں کوئی مخالف دشمنی سے آگ کے اندر ڈال کر دیکھ لے کہ خدا اس کو ٹھنڈا کرتا ہے یا نہیں۔ (سیرۃ المہدی حصہ اول صفحہ ۱۳۳)

حضرت ابراہیمؑ جب آگ میں ڈالے گئے تب بھی یہ عادت اللہ ظہور میں آئی۔ ابراہیم کو آگ سے جدا نہیں کیا گیا اور نہ آسمان پر چڑھایا گیا لیکن حسب منطوق آیت

قلنا یا نار کونی بردا آگ اس کو جلا نہ سکی۔ (تحفہ گولڑویہ۔ص ۲۳۷)۔

ابراہیمؑ چونکہ صادق اور خدا تعالی کا وفادار بندہ تھا اس لئے ہر ابتلاء کے وقت خدا نے اس کی مدد کی جب کہ وہ ظلم سے آگ میں ڈالا گیا خدا نے آگ کو اس کیلئے سرد کر دیا۔ (حقیقۃ الوحی۔ص ۵۰)

حضرت مسیح کی ولادت سے متعلق حکیم نورالدین کا مذہب یوں ہے:

مولوی نورالدین صاحب نے جو کچھ کتاب نورالدین صفحہ ۱۵۸ میں لکھا ہے اسے ڈاکٹر بشارت احمد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صاحب اپنے مدلل مضمون میں پیش کر چکے ہیں جس کا خلاصہ مولانا صاحب نے انڈیکس میں دیا ہے ۔

(اعتراض) مسیح بن باپ

(جواب کا خلاصہ) یہ مسئلہ اسلام کا جزو نہیں۔ (پیغام صلح ۲۲ مارچ ۱۹۲۹ء ص ۲)

اور مرزا غلام احمد کا عقیدہ یوں ہے:

الحکم قادیان ۲۴ جون ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۱، اور ملفوظات احمدیہ صفحہ ۳۶، ۳۷ پر ہے :

ہمارا ایمان اور اعتقاد یہی ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام بن باپ تھے اور اللہ تعالی کو سب طاقتیں ہیں اور نیچری جو یہ دعوی کرتے ہیں کہ ان کا باپ تھا، وہ بڑی غلطی پر ہیں۔

(نیز دیکھو پیغام صلح لاہور ۵ مارچ ۱۹۲۹ء ص ۴)۔

۵۔ معراج نبوی سے متعلق حکیم نورالدین کا مذہب یوں ہے:

معراج نبوی کے متعلق جہاں تک میرا علم تجربہ اور ایمان یقین دلاتا ہے وہ یہ ہے کہ اس وقت روح اور جسم دونوں کا اس میں دخل تھا کیونکہ صرف روح بدون جسم کے کوئی علم حاصل نہیں کرسکتا اور جسم بدون روح کے کوئی عمل نہیں کرسکتا۔ (اخبار الحکم قادیان ۳۱۔ اگست ۱۹۰۷ء ص ۳)

ہمارا ایمان یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے معراج کا نظارہ روح مع جسم تھا ہاں اسی جسم کے ساتھ جو لوگ کہتے ہیں کہ معراج جسمی کے قائل نہیں وہ جھوٹ بولتے ہیں۔ (اخبار الحکم قادیان ۳۱۔ اگست ۱۹۰۰ء ص ۴)

مرزا غلام احمد قادیانی کا عقیدہ یوں ہے:

سیر معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا بلکہ وہ نہایت اعلی درجہ کا کشف تھا جس کو درحقیقت بیداری کہنا چاہیے۔ (ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۴۷ حاشیہ)

۶۔ قتل انبیاء کے بارے میں حکیم نورالدین کا مذہب ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یقتلون النبیین سے مراد رسول اللہ ﷺ کے قتل کے ارادے اور منصوبے ہیں اس لئے اس کو مضارع کے صیغے سے بیان کیا ہے ورنہ یہ قرآن سے ثابت نہیں ہوتا کہ کوئی نبی قتل نہ کیا گیا ہو۔

(تفسیر القرآن ماخوذ از درس حکیم صاحب پارہ اول۔ص ۹۶)

کوئی نبی قتل نہیں کیا گیا۔ (تفسیر القرآن۔ پارہ اول۔ص ۱۱۶)

حضرت خلیفہ اول کا یہ اعتقاد تھا کہ نبی قتل نہیں ہوسکتا مگر ہمارا یہ اعتقاد تھا کہ نبی قتل ہوسکتا ہے اور خود مسیح موعود نے بھی لکھا ہے کہ حضرت یحیٰ قتل کئے گئے۔ (اخبار الفضل قادیان ۵ فروری ۱۹۲۴ء ص ۵)

مرزا غلام احمد قادیانی کا مذہب منقول ذیل ہے:

براہین احمدیہ صفحہ ۲۲۵، ازالہ اوہام صفحہ ۱۶ و ۴۱۲، حمامۃ البشری صفحہ ۳۱، ۳۶، ۵۶ کے حاشیہ پر ہے کہ بعض انبیاء دشمنوں کے ہاتھوں سے قتل کئے گئے خصوصاً حضرت ذکریا اور حضرت یحیٰ شہید کئے گئے۔

نتیجہ:

میں نے نمونہ کے طور پر صرف چھ ایسے مسائل پیش کئے ہیں جن میں حکیم نورالدین صاحب خلیفہ اول نے مرزا غلام احمد قادیانی کی صریح تحریروں اور تقریروں سے اختلاف کیا ہے اس کیلئے خود حکیم نورالدین کا حکم سنئیے۔ ایک دفعہ حکیم نورالدین صاحب نے فرمایا:

میں اگر حضرت (مرزا غلام احمد قادیانی) صاحب کی کسی تقریر یا تحریر کا صریح اختلاف کروں تو حق پہنچتا ہے کہ اسے نہ مانا جاوے۔ ورنہ میں جو کچھ کہتا ہوں وہ ماننا چاہیے (اخبار الحکم قادیان ۱۴، ۲۱ ستمبر ۱۹۱۱ء ص ۱۱)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴۔ اکتوبر ۱۹۲۹ء مطابق ۳۰ ربیع الثانی ۱۳۴۸ھ جلد ۲۶ نمبر ۴۹ ص ۴۔۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

راولپنڈی میں مباحثہ

اوراس پر مرزا قادیانی کا محاکمہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسری ؒ لکھتے ہیں:

گذشتہ ماہ ستمبر میں احباب راولپنڈی نے پے در پے لکھا کہ امت مرزائیہ نے یہاں تبلیغ شروع کر رکھی ہے، آپ ایک روز کے لئے آ ئیے۔ تقاضے پر تقاضے ہونے سے ۲۹ ستمبر کو جگادھری ضلع انبالہ سے سیدھا راولپنڈی پہنچا۔ جلسہ عام تھا۔ علماء اسلام شریک تھے۔ تقریروں کا رخ مرزا صاحب کی طرف زیادہ تھا کیونکہ راولپنڈی میں امت مرزائیہ کی دونوں جماعتیں (لاہوریہ اور قادیانیہ) کام کرتی ہیں۔

اتفاق حسنہ سے لاہوری جماعت نے مجھے خط لکھا کہ خان صاحب شیخ محمد اسماعیل صاحب آنریری مجسٹریٹ کے مکان پر تبادلہ خیالات کریں۔ میں نے جواب دیا مجھے منظور ہے، آپ شیخ صاحب موصوف کا خط مجھے بھجوادیں۔

چنانچہ وہ گئے شیخ صاحب موصوف چونکہ مذہبی امور سے دل چسپی رکھنے والے ہیں اس لئے انہوں نے منظوری دے کر مجھے خط لکھا، بلکہ پہنچنے کیلئے موٹر بھیج دیا۔

۲۹ ستمبر کو ۹ بجے مجلس ہوئی جس میں اندازاً کوئی سو آدمی ہوں گے۔ اس مجلس میں تو باہمی فریقین نے ایک دوسرے کی گلہ گذاریاں کیں جو سب کی سب ان کی مقامی تھیں، جن سے مجھے یا بیرونی اشخاص کو کوئی تعلق نہ تھا، اس لئے تبادلہ خیالات کا وقت ۳ بجے سے ۴ بجے تک رکھا گیا۔ چنانچہ بعد دوپہر فریقین حاضر ہوئے ہمارے فریق میں مندرجہ ذیل علماء شریک تھے:

خاکسار ابوالوفاء ثناءاللہ۔ مولوی حکیم عبدالرحمٰن صاحب، قاری مولوی اعجاز احمد صاحب خطیب جامع صدر راولپنڈی، مولوی مولابخش صاحب وغیرہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور فریق ثانی میں مولوی صدرالدین، مولوی عصمت اللہ، مولوی عبدالحق صاحبان تھے

سامعین قریباً دوسواشخاص ہوں گے جن میں امت مرزائیہ قادیانی پارٹی کے بھی ایک دواشخاص بطور سامع یا بطور مخبر شریک تھے۔

میں نے سوال اٹھایا: مرزاصاحب نے دانیال نبی کی پیش گوئی اپنے حق میں لکھی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ مسیح موعود ۱۳۳۵ھ تک زندہ رہے گا، اور مرزاصاحب قادیانی نے اپنی الہامی عمر بھی اسی کے مطابق بتائی ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ موصوف بجائے ۱۳۳۵ھ کے ۱۳۲۶ھ میں فوت ہوگئے۔ نو سال پیشتر کیوں؟

نوٹ۔ اس پیش گوئی کی ساری عبارت اخبار اہل حدیث امرتسر ۲۱ جون اور ۲۹ جولائی سنہ رواں میں درج ہو کر اس پر مفصل بحث ہو چکی ہے۔

مولوی عصمت اللہ صاحب احمدی مبلغ نے بمشورہ احباب بجائے دفاع کے جارحانہ پہلو اختیار کیا۔ بولے کہ آپ لوگوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے تین دفعہ جھوٹ بولا۔ (ایسا بہتان، ایسا افتراء)۔ کیا یہ حدیث بخاری میں نہیں۔

حضرت یوسفؑ نے بھائی کے بورے میں پیالہ رکھ کر فریب کیا۔ کیا یہ نبیوں کا طریق ہے۔

نیز آپ لوگ لونڈیاں بکثرت رکھنے کے قائل ہیں۔ وغیرہ

میں ان کی اس روش سے سمجھ گیا کہ میرے مخاطب مباحثہ کو پٹڑی سے اتارنا چاہتے ہیں۔ یعنی ان کا مدعا ہے کہ میں ان مثالوں کی تصحیح میں لگ کر اصل مطلب سے دور جا پڑوں۔

میں نے جواب دیا کہ میرے سوال سے جو بات تعلق رکھتی ہو وہ کہیے۔ ان باتوں کا جواب اس طرح ہوسکتا ہے کہ ان میں سے ایک ایک کے لئے مستقل وقت ہو۔ یہ نہیں کہ ایک گھنٹے میں سب کچھ کرسکوں۔ میرا سوال صرف یہ ہے کہ مرزاصاحب قادیانی نے دانیال نبی کی پیش گوئی اپنے حق میں لکھی اور اپنی عمر کی بابت خود پیش گوئی کی۔ دونوں پیش گوئیاں پوری نہ ہوئیں

مولوی صدرالدین نے کہا:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تعلیم پر کھیے، یہ تعلیم نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں نے کہا:

قرآن مجید کی آیت و مبشراً برسول یأتی من بعدی اسمه احمد خدا کی طرف سے تعلیم ہے۔ حالانکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ حضرت مسیح نے کہا تھا کہ میں ایک رسول کی بابت تم کو خوش خبری دیتا ہوں جس کا نام احمد ہوگا۔

اسی طرح مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا کہنا کہ :

دانیال نبی نے میری بابت کہا ہوا ہے کہ میں ۱۳۳۵ھ تک زندہ رہونگا اور میرا الہام بھی میری عمر اتنی ہی بتاتا ہے۔

یہ بھی تعلیم ہے۔ اگر یہ قول مرزا، تعلیم نہیں، تو ارشاد قرآن کو بھی تعلیم نہ کہیے بلکہ کچھ اور نام رکھئے۔

آخر کار مولوی عصمت اللہ صاحب نے کہا کہ :

ملہم کا الہام کوئی حجت نہیں۔ غلط ہوگیا تو ہو جائے۔ آپ بتائیے کہ بخاری میں حدیث ہے یا نہیں کہ حضرت ابرہم ؑ نے تین جھوٹ بولے۔

جب اصل مضمون کی نسبت انہوں نے صاف لفظوں میں غلط ہونے کا اقرار کیا تو میں نے کہا: بہت خوب! اگر ملہم کا الہام حجت نہیں تو قصہ ہی ختم۔ یہ الہام حجت نہیں تو وہ بھی حجت نہیں جس میں ذکر ہے کہ انا جعلنا ك المسيح الموعود یعنی خدا نے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو الہام کیا ہے اے مرزا ہم نے تجھ کو مسیح موعود بنایا۔ یہ بھی حجت نہیں، اس کا غلط ہونا بھی تعجب نہیں تو جانے دیجئے سارے قصے ختم، ہاتھ ملایئے مصافحہ کیجئے۔

اتنے میں ساڑھے چار بج گئے۔ میں نے کہا آیئے اب میں آپکو لونڈیوں وغیرہ کی بابت جواب دوں۔ مگر انہوں نے اپنے جلسہ کا عذر کیا جس کی بابت ۴ بجے کا اشتہار تھا اور مالک مکان نے دیر ہو جانے کا عذر کیا اور جلسہ برخواست ہوا۔

ہاں دوران گفتگو میں، میں نے یہ بھی دریافت کیا کہ آخر آپ کو اس قسم کی مثالیں بتانے سے کیا فائدہ مولوی عصمت اللہ مجیب نے کہا یہ فائدہ کہ اس قسم کی مشکل آیات اور احادیث کی صحیح تشریح مرزا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غلام احمد صاحب قادیانی نے ہم کو سکھائی ہے۔ بس اسی تعلیم کی وجہ سے ہم ان کو مجدد مانتے ہیں۔

میں نے کہا یہ تو سب کچھ سر سید احمد خان نے کیا ہے۔ پھر جو کچھ ماننا ہے ان کو مانئے۔ جواب دیا کہ ہم ان کی بھی بڑی عزت کرتے ہیں۔

مجلس میں تو ہم اصل مبحث نہ چھوڑ سکتے تھے اسلئے کہ اس کا چھڑانا حریف کا عین مطلب تھا، اب اخبار کے ذریعہ بتاتے ہیں کہ جس صاحب کی طرف سے یہ لوگ لڑتے ہیں اور جس کی طرف سے سینہ سپر ہو کر تکلیف اٹھاتے ہیں وہ ان کو کیا کہتے ہیں

حضرت ابراہیمؑ کے تین جھوٹوں کی بابت محدثین کا جواب یہی ہے کہ ان میں نسبت مجازی ہے، اس لئے دراصل جھوٹ نہیں۔ جیسے عربی اردو بلکہ ہر زبان میں ایسے محاورات مجازیہ ملتے ہیں۔ عرب کا شعر ہے:

اصاب الصغیرۃ وافنی الکبیر

کر الغداۃ ومر العشی

صبح شام کی گردش نے چھوٹوں کو بڑا کر دیا اور بڑوں کو مار دیا

حالانکہ مارنا، جلانا وغیرہ خدا کا کام ہے، اسی لئے مرزا غلام احمد صاحب ایسے اعتراض کرنے والوں کو نہایت مکروہ القاب سے یاد کرتے ہیں:

خبیث، ناپاک فطرت، شیطان خصلت، پلید وغیرہ۔

غور سے سنئے۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

یاد رہے کہ اکثر ایسے اسرار دقیقہ بصورت اقوال یا افعال انبیاء سے ظہور میں آتے رہے ہیں کہ جو نادانوں کی نظر میں سخت بیہودہ اور شرم ناک کام ہے جیسا کہ حضرت موسیٰؑ کا مصریوں کے برتن اور پارچات مانگ کر لے جانا اور پھر اپنے صرف میں لانا، حضرت مسیح کا کسی فاحشہ کے گھر میں چلے جانا اور اس کا عطر پیش کردہ جو حلال وجہ سے نہیں تھا استعمال کرنا اور اس کے لگانے سے روک نہ دینا، اور حضرت ابراہیم کا تین مرتبہ ایسے طور پر کلام کرنا جو بظاہر دروغ گوئی میں داخل تھا۔

پھر اگر کوئی تکبر اور خودستائی کی راہ سے اس بنا پر حضرت موسیٰؑ کی نسبت یہ کہے کہ نعوذ باللہ وہ مال حرام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کھانے والا تھا، یا حضرت مسیح کی نسبت یہ زبان پر لاوے کہ وہ طوائف کے گندہ مال کو اپنے کام میں لایا، یا حضرت ابراہیم کی نسبت یہ تحریر شائع کرے کہ مجھے جس قدر اب پر بدگمانی ہے اس کی وجہ ان کی دروغ گوئی ہے، تو ایسے خبیث کی نسبت اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ اس کی فطرت ان پاک لوگوں کی فطرت سے مغائر پڑی ہوئی ہے اور شیطان کی فطرت کے موافق اس پلید کا مادہ اور خمیر ہے۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ص ۵۹۷۔۵۹۸)

احمدی دوستو! عبارت مذکورہ دیکھ کر افسوس ہے تو یہ ہے کہ آپ لوگوں نے جس معشوق پر جان فدا کی تھی اس نے بھی آپ لوگوں کی قدر نہ کی، تو کیا میں آپ کی طرف سے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو مخاطب کر کے یہ شعر نہ پڑھوں

وفا کیسی کہاں کا عشق جب سر پھوڑنا ٹھہرا
تو پھر اے سنگ دل تیرا ہی سنگ آستاں کیوں ہو

نوٹ: ہمارا گمان ہے کہ قادیانی پارٹی مخاطب ہوتی تو اتنی دلیری نہ کرتی جتنی لاہوری نے کی، اس لئے میں اٹھتے ہوئے احمدی مناظر اور انکے شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔ شاباش

ایں کار از تو آید مرداں چنیں کنند

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۱۱۔ اکتوبر ۱۹۲۹ء مطابق ۷ جمادی الاول ۱۴۳۸ھ جلد ۲۶ نمبر ۵۰ ص ۳۔۴)

....

مرزا صاحب پر حج فرض نہ تھا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری ؒ لکھتے ہیں:

عام طور پر سوال ہوتا ہے کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود اور مہدی مسعود نے فریضہ حج کیوں ادا نہ کیا۔ عرصہ سے یہ سوال فضا میں گونج رہا ہے۔ آخر اس مشکل سوال کو اخبار الفضل قادیان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے بزعم خود آسانی سے حل کر دیا کہ :

مرزا صاحب بیمار رہتے تھے، اور امن بھی نہ تھا، اس لئے آپ پر حج فرض نہ تھا۔

(الفضل قادیان ۱۰ ستمبر ۱۹۲۹ء ص ۷)

ہمارے نزدیک یہ جواب شافی نہیں کیونکہ بیماری کا جواب یہ کافی ہے کہ جناب موصوف کے ہاں اولاد پر اولاد پیدا ہوتی تھی، جو نہ صرف صحت بلکہ قوت کی دلیل ہے، اسی طرح عدم امن کا خوف بھی معقول نہیں کیونکہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو الہام ہوا تھا

و اللّٰہ یعصمك من النّاس ۔ خدا تیری (مرزا قادیانی کی) حفاظت کریگا۔

معلوم ہوا کہ عدم امن کا خیال مانع حج نہ تھا، یا نہ ہونا چاہیے تھا، بلکہ ہمارے خیال میں اس کی وجہ اور ہے۔ اور غالباً وہ معقول ہے۔ مگر مشکل یہ ہے کہ وہ وجہ اگرچہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی بتائی ہوئی ہے، تاہم ہمارے قلم سے نکلنے پر قادیانی لوگ شائد نہ مانیں۔ تاہم ہمارا فرض ہے کہ ہم معترضین کا منہ بند کرنے کو معقول وجہ پیش کر دیں وہ وجہ یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنا ایک الہام لکھا ہے:

لوگ تیرا حیض دیکھنا چاہتے ہیں ۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی ۔ ص ۱۴۳)

چونکہ مرزا صاحب قادیانی کا یہ حیض عورتوں کے حیض کی طرح عارضی نہ تھا بلکہ دائمی تھا، اس لئے یہی حیض دائمی، مانع حج بھی رہا۔

احمدی دوستو! تمہارا جواب تو خود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے بیان کے خلاف ہے مگر ہمارا جواب ان کے بیان سے تائید پاتا ہے۔ امید ہے اب معترضین آئندہ کو اعتراض نہ کریں گے ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱۔ اکتوبر ۱۹۲۹ء مطابق ۷ جمادی الاول ۱۴۳۸ھ جلد ۲۶ نمبر ۵۰ ص ۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مباحثہ راولپنڈی: ایک وضاحت

راولپنڈی میں قادیانیوں کے لاہوری گروپ سے مولانا ثناء اللہ امرتسری کا ایک مباحثہ ۲۹ ستمبر ۱۹۲۹ء کو تین سے چار بجے تک ہوا۔ جس کی روئداد اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۱۱۔ اکتوبر ۱۹۲۹ء میں شائع ہوئی۔

مباحثے میں یہ بات پیش ہوئی کہ مرزا صاحب قادیانی نے دانیال نبی کی پیش گوئی اپنے اوپر لگائی ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ مسیح موعود ۱۳۳۵ھ تک زندہ رہے گا، مگر مرزا صاحب قادیانی ۱۳۲۶ھ میں فوت ہو گئے حالانکہ انہوں نے لکھا تھا کہ میری عمر کے متعلق الہام یہی ہے کہ میں ۱۳۳۵ ہجری تک زندہ رہوں گا۔

مرزائیوں کی لاہوری جماعت کا مناظر مولانا ثناء اللہ کی گرفت میں اس طرح جکڑا رہا کہ بالآخر اسے اعتراف کرنا پڑا کہ : ملہم کا الہام کوئی حجت نہیں ۔

اور پھر اس نے کہہ دیا کہ: ایک بات غلط ہوگئی تو کیا ہوا؟

اس پر مولانا ثناء اللہ امرتسری نے فرمایا کہ اگر ملہم کا الہام حجت نہیں تو قصہ ہی ختم ہے۔ اگر یہ الہام حجت نہیں تو وہ الہام بھی حجت نہیں جس میں ذکر ہے کہ انا جعلناك المسيح المو عود یعنی خدا نے مرزا صاحب قادیانی کو الہام کیا ہے کہ :اے مرزا ہم نے تجھ کو مسیح موعود بنایا۔ یہ بھی حجت نہیں۔ اور اس کا غلط ہونا بھی باعث تعجب نہیں، تو جانے دیجئے۔ سارے قصے ختم۔ ہاتھ لائیے مصافحہ کریں۔

اس پر قادیانی مناظر نے اپنے جلسہ کا عذر کیا جس کی بابت ۴ بجے کا اشتہار تھا۔ اور یہ مجلس برخواست ہوگئی۔

مولانا ثناء اللہ نے اہل حدیث ۱۱۔ اکتوبر ۱۹۲۹ء کے شمارے میں اس مباحثے کی روئداد شائع فرمائی تو پیغام صلح لاہور کے ۲۳۔ اکتوبر ۱۹۲۹ء کے شمارے میں اس کے نامہ نگار نے اہل حدیث ۱۱۔ اکتوبر ۱۹۲۹ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے دس جھوٹ بتائے۔جن میں ایک (چھٹا) مرزا صاحب قادیانی کے متعلق ہے۔

مولانا ثناءاللہ نے جواب میں لکھا کہ ہم دس میں سے نو جھوٹوں کے جواب میں مہتمم مناظرہ کی تصدیق پیش کر دینا کافی سمجھتے ہیں۔خانصاحب شیخ محمد اسماعیل آنریری مجسٹریٹ صدر راولپنڈی کے مکان پر ان کے انتظام سے مباحثہ ہوا۔اہل حدیث کا متعلقہ شمارہ ہم نے موصوف کو بھیجا اور لکھا کہ پیغام صلح لاہور کا متعلقہ شمارہ دیکھ کر فرمائیے کہ واقعات صحیحہ کس نے لکھے ہیں۔موصوف کا جواب آیا

الحمدللہ واقعات آپ نے صحیح لکھے ہیں۔خاکسار محمد اسماعیل

ہاں چھٹے کذب کا جواب دینا ہمارا فرض ہے جو اخبار پیغام صلح لاہور نے یوں بیان کیا ہے

چھٹا جھوٹ۔ دانیال نبی نے میری (مرزا قادیانی کی) بابت کہا ہوا ہے کہ میں ۱۳۳۵ھ تک زندہ رہوں گا۔ یہ بھی مرزا صاحب (مولوی ثناءاللہ کا) پر افتراء ہے۔حوالہ زیر بحث میں یہ کہیں نہیں ہے۔ (پیغام صلح لاہور ۲۳۔اکتوبر ۱۹۲۹ء)۔

مولانا ثناءاللہ امرتسری کہتے ہیں کہ ہم نے جو کچھ پیش کیا تھا وہ مالک مکان مناظرہ خان صاحب شیخ محمد اسماعیل صاحب کو دکھا دیا تھا۔آپ بھولے ہوں یا آپ کو وہ مقام نہ ملے تو سنئے۔وہ یہ ہے:

دانیال نبی بتلاتا ہے کہ اس نبی آخر الزمان کے ظہور سے جو محمد ﷺ ہے جب بارہ سو نوے برس گذریں گے تو وہ مسیح موعود ظاہر ہوگا اور تیرہ سو پینتیس تک اپنا کام چلائے گا۔یعنی چودھویں صدی میں سے پینتیس برس برابر کام کرتا رہے گا (تحفہ گولڑویہ۔ص ۱۱۶)۔

بتاؤ اس عبارت کے کیا معنی ہیں۔وہی ہیں یا نہیں جس کو آپ جھوٹ کہہ رہے ہو۔عبارت ھذا دیکھ کر اس عبارت کو جھوٹ کہو تو جانیں۔

حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ مزید فرماتے ہیں کہ

جلسہ منٹگمری (حال ساہیوال پاکستان) ۲۰۔اکتوبر ۱۹۲۹ء کے دوران ہمارا اسی مسئلے ایک اور مباحثہ ہوا جس میں قادیانی پارٹی بالمقابل تھی۔اس مباحثہ کی کیفیت دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے کیونکہ وہاں قادیانی پارٹی ایسی پھنسی کہ: نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بالکل اس کے مشابہ جو شہد میں گری ہوئی مکھی نکلنے کی کوشش کرتی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایک پر کو نکالنا چاہتی ہے، تو دوسرا بھی پھنس جاتا ہے۔

وہاں مولوی اللہ دتہ قادیانی مناظر تھے۔ انہوں نے ہمارے مئواخذہ سے تنگ آ کر کہہ دیا کہ مرزا صاحب غلطی سے سن ہجری سے لکھ گئے ہیں۔ اس کے باوجود ہمیں یقین ہے کہ قادیانی اخبار عنقریب اس مباحثہ کو بھی اپنی کامیابی بتا دینگے جس پر ہماری دعا ہو گی کہ ایسی کامیابی خدا ان کو ہمیشہ نصیب کرے۔ ہمارا دعوی ہے کہ ہمارے اس مئواخذہ کا جواب امت مرزائیہ کی تینوں بلکہ چاروں پارٹیاں پنجابی پوربی بنگالی دکنی یا برمی مل کر بھی نہیں دے سکتیں۔

دے سکتی ہوں تو اپنے امیر (مولوی محمد علی لاہوری) اور خلیفہ (مرزا محمود احمد قادیانی) سے اجازت لے کر ہم سے باقاعدہ مباحثہ کر لیں۔ باقاعدہ سے مراد یہ ہے کہ مباحثہ بالمشافہ تحریری ہو اور کوئی غیر جانبدار ثالث ہو۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱۔اکتوبر ۱۹۲۹ء ص ۵۔۶)

....

بہاء اللہ کو مرزا کے مقابل کیوں پیش کرتے ہیں

جناب منشی محمد حسین صابریؒ، بریلی سے لکھتے ہیں:

مرزائی اخبار الفضل قادیان نے ایک مضمون بعنوان، بہاء اللہ نے نبوت کا دعوی نہیں کیا، اپنی ۶ ستمبر ۱۹۲۹ء کی اشاعت میں شائع کیا ہے جس میں اس نے تقوی اور دیانت کو بالکل ہاتھ سے چھوڑ کر بعض ایسے حوالے بہائی کتاب الفرائد سے دیئے ہیں جن کے سیاق وسباق سے وہ مطلب نہیں نکلتا جو اس نے اپنے ناظرین کو بتایا ہے ایک مرزائی کے لئے بددیانتی تو ضروری چیز ہے لیکن اس مضمون میں ایمان داری خداترسی کو بالکل ہاتھ سے چھوڑ دیا گیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزائی نے جہاں سے چند فقرات الفرائد سے نقل کئے ہیں وہاں دراصل بہائی مصنف اس مسئلہ پر بحث کر رہا ہے کہ اسلام کا موعود صاحب شریعت ہے یا مروج شریعت پر وہ اپنے خیال اور عقیدے کے مطابق ثابت کرتا ہے کہ موعود اسلام حضرت موسی حضرت عیسی اور آنحضرت ﷺ کی طرح صاحب شریعت ہوگا ۔لیکن الفضل نے نہایت بددیانتی سے یہ ظاہر کیا ہے کہ گویا مصنف الفرائد کے نزدیک بہاء اللہ کا دعوی نبوت کا نہ تھا بلکہ الوہیت کا تھا۔

میں اس وقت یہاں نبوت بہاء اللہ پر بحث نہیں کر رہا ہوں جو الفرائد کی عبارت پیش کروں اور دکھاؤں کہ مرزائیت اور بددیانتی لازم وملزوم ہیں۔ کیونکہ اس مسئلہ پر اللہ تعالی نے فضل وکرم سے بہت کچھ لکھ چکا ہوں جس کا جواب مرزائیوں سے قیامت تک نہیں ہوسکتا۔ میں یہاں صرف اس بات کا جواب دینا چاہتا ہوں جو مرزائی نے لکھا ہے کہ:

بہاء اللہ کو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے مقابلہ پر پیش کرنا بھی محض شرارت اور فتنہ سازی ہے۔

(اخبار مذکور۔ص٦)

سو اس کا مختصر جواب یہ ہے کہ یہ فتنہ سازی اور شرارت آپ کے مسیح موعود نبی ورسول ابن اللہ بلکہ خود اللہ نے اپنے سر پر لی ہے اس میں کسی کا بھی کچھ قصور نہیں ہے۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا دعوی یوں تو بہت کمزور سا ہے، جو نہ ہونے کے برابر ہے۔ یعنی آنجہانی فرماتے ہیں کہ میں خود کچھ نہیں ہوں جو کچھ ہے وہ محمد (ﷺ) ہیں۔

یا یوں کہیے کہ آپ کے اس دعوی کا یہ مطلب ہے کہ آپ نبوت محمدیہ کی چادر اوڑھ کر مصنوعی محمد بنے بیٹھے ہیں، ورنہ دراصل وہی مرزا غلام احمد زمین دار قادیان ہیں جن سے کسی کو کچھ کام نہیں ایسے زمین دار نہ معلوم کتنے پھرتے ہیں۔

لیکن دوسری طرف جو دعوی ہے وہ اس قدر بڑا ہے کہ آپ اپنے تئیں انبیاء کے زمرے میں شمار کرتے ہیں اور اپنی صداقت پر ان دلائل کو پیش کرتے ہیں جو صرف صادق اور براہ راست نبوت ورسالت کا درجہ پانے والے نبیوں اور رسولوں کے لئے مخصوص ہیں مثلاً لو تقول علینا ..والی آیت جو صرف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آنحضرت ﷺ یا آپ جیسے نبیوں کے لئے خاص ہے ظاہر ہے کہ یہ دونوں دعوے صریح متضاد ہیں ایسے کہ ایک کو دوسرے سے کچھ بھی تعلق نہیں۔

اگر مرزا صاحب ایک خادم کی حیثیت میں تو پھر اپنے آقاؤں (انبیاء) کے درجے میں ہونے کا دعوی کرنا اگر صریح گستاخی نہیں تو کیا ہے۔ اور اگر خود ہی مخدوم ہیں اور نبوت کے درجے کا دعوی کر کے صاحب شریعت نبیوں کے دلائل استعمال کر کے اپنے آپ کو صادق ثابت کرنے کی کوشش میں ہیں، تو دوسرے مدعی نبوت صاحب شریعت کے مقابلے سے بھاگتے کیوں ہیں۔ اور مریدان خوش اعتقاد ایسا مقابلہ دیکھنے والوں پر ناراض کیوں ہوتے ہیں۔

پس جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے متعلق یا تو ان دلائل کو چھوڑ دیا جائے جو صرف صادق اور براہ راست نبیوں کی نبوت کے معیار ہیں اور صاف صاف کہہ دیا جائے کہ ہم تو صرف خادم شریعت ہیں اور ہماری اپنی کوئی حیثیت نہیں۔ ورنہ دوسرے صاحب شریعت ہونے کا دعوی کرنے والے کے مقابلہ پر نکل کر اپنی صداقت کو پیش کرنا چاہیے۔

بہاء اللہ نے جو کچھ دعوے کیا ہے، اسے اسلامی اصطلاح میں نبوت اور رسالت کے سوا کچھ نہیں کہہ سکتے (بہاء اللہ خود بھی اپنے آپ کو رسول کہتا ہے جس کا ثبوت اہل حدیث امرتسر نے بارہا دیا ہے۔ ثناء اللہ امرتسری) اگرچہ بلاشبہ خود بہاء اللہ نے نبی کا لفظ اپنے لئے مقرر نہیں تاہم ان کی اصطلاحات اور کتب استدلالیہ بہائیہ سے جو کچھ ظاہر ہے وہ یہی ہے کہ انہیں مقام نبوت و رسالت ہی کا دعوی ہے۔

میں اپنے دعوے کے ثبوت میں خود بہاء اللہ کا اپنا بیان اور پھر ان کے فرزند رشید جناب عبدالبہاء عباس آفندی کی تحریر پیش کرتا ہوں اور مرزائی صاحبان اپنے ثبوت کیلئے اڈیٹر کوکب ہند یا ایسے ہی کسی خوش اعتقاد بہائی کو گواہی میں لاتے ہیں۔ ببیں تفاوت رہ از کجا ست تا بکجا

پس آنحضرت ﷺ کے دلائل صداقت کو جناب مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے پر استعمال کر کے بہاء اللہ کی رسی خود گلے میں ڈلوائی ہے۔

اب اگر مرزائی صاحبان اسے توڑنا چاہتے ہیں تو بجائے دوسروں پر ناراض ہونے کے اپنے مسیح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موعود صاحب کے اصولوں اور دلائل صداقت کا جائزہ لےکران سے دست بردار ہونے کی کوشش کریں، ورنہ اسی کے سوا کہ مرزا صاحب قادیانی کو بہاء اللہ کے مقابلے پر کھڑا کیا جائے ان کے لئے اور کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے۔

لطیفہ: مرزائی اڈیٹر نے ایک بہت مزے دار بات لکھی ہے۔ لکھتے ہیں:

ایک مرتبہ کوکب ہند کے بہائی اڈیٹر نے مولوی ثناء اللہ صاحب کو ڈانٹ کر لکھا اہل حدیث نے جناب بہاء اللہ کو نبی کیوں لکھا جب کہ اہل بہا ان کو نبی نہیں مانتے

(بحوالہ اہل حدیث ۱۵ جون ۱۹۲۸ء نمبر ۳۵ جلد ۲۵) (الفضل مذکور)

اتنا لکھ کر مرزائی دیانت دار تو اپنا فرض ادا کر چکا کیونکہ حقیقت کو جو ان کے خلاف ہو اس کا ظاہر کرنا اس بے چارے کے مذہب میں حرام ہے۔ لیکن اس کے بعد جو کچھ ہوا وہ میں بتاتا ہوں کہ کوکب ہند کی مذکورہ بالا ڈانٹ کے بعد جب اہل حدیث امرتسر نے اسے دلائل کی رسی سے گرفتار کرلیا، تو وہ بالکل خاموش ہو گیا۔ اور آج تک اسے ایک حرف لکھنے کی بھی جرأت نہیں ہوئی۔ اور اس کی ڈانٹ، الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے، کی مصداق ثابت ہوئی۔

میں اپنا یہ بیان ان لوگوں کے سامنے رکھتا ہوں جو ایمان دار اور خدا ترس ہیں اور جن کو ہفت روزہ اخبار اہل حدیث امرتسر، اخبار الفضل قادیان اور کوکب ہند پڑھنے کا باقاعدہ موقع ملتا ہے وہ جان لیں گے کہ مرزائی اپنے بیان میں راست باز ہے یا خاکسار راقم الحروف ہذا۔

بہائی اور قادیانی مباحثہ:

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ بتاتے ہیں کہ بہائی رسالہ کوکب ہند قادیانیوں کو مباحثہ کا چیلنج دیتا ہے۔ مضامین بحث یہ تجویز کرتا ہے:

۱۔ ختم نبوت

۲۔ مسئلہ قیامت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۔اجراءشریعت۔

۴۔معیارصداقت۔

۵۔موعودکل ادیان۔وغیرہ

ہمارے نزدیک ضروری مضمون یہ ہے کہ

۶۔دعاوی مرزا قادیانی، بہاءاللہ کی نقل ہیں۔

یہ مضمون کو کب ہند کے اڈیٹر صاحب لے سکیں تو ہمارے نامہ نگار صابری صاحب کے حوالے کریں۔ یہ جلسہ امرت سر یا بٹالہ میں ہوتو ہم بھی اپنی ناچیز خدمات ہر دو فریق کے لئے پیش کرتے ہیں:

خوب گذرے گی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۱۸۔اکتوبر ۱۹۲۹ء مطابق ۱۴جمادی الاول ۱۴۳۸ھ جلد ۲۶ نمبر ۵۱ ص ۴۔۵)

....

راولپنڈی کے مباحثہ کی روداد
سچا کون ہے

اس مباحثہ میں جو سوال پیش ہوا تھا اس کا ذکر اور مباحثہ کی روداد اہل حدیث ۱۱۔اکتوبر میں درج ہو چکی ہے یعنی پیش ہوا تھا کہ مرزا صاحب قادیانی دانیال نبی کی پیش گوئی اپنے اوپر لگائی جس کا مضمون یہ ہے کہ مسیح موعود ۱۳۳۵ھ تک زندہ رہے گا مگر مرزا صاحب ۱۳۲۶ھ میں فوت ہو گئے حالانکہ انہوں نے لکھا تھا کہ میری عمر کے متعلق بھی الہام یہی ہے کہ میں ۱۳۳۵ھ تک زندہ رہوں گا۔

اس سوال کی مخاطب راولپنڈی میں احمدیوں کی لاہوری جماعت تھی جنہوں نے بڑی جرأت سے کہا تھا کہ ایک بات غلط ہوگئی تو کیا ہوا۔یہی سوال منٹگمری میں قادیانی پارٹی کے سامنے میں نے پیش کیا تھا وہ بھلا ایسی ضعیف الاعتقاد کہاں تھی جو غلط کہہ دیتی۔اس نے اس کی اصلاح کرنے میں مقدور بھر کوشش کی لیکن بالکل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کے مشابہ ہوئی جو شہد میں گری ہوئی کی مکھی نکلنے کی کوشش کرتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایک پر کو نکالنا چاہتی ہے تو دوسرا بھی پھنس جاتا ہے۔

ہم نے اہلحدیث ۱۱۔ اکتوبر میں مرزا صاحب کا قول نقل کیا تھا جس میں انہوں نے حضرت ابراہیم والی حدیث کے کذبات پر اعتراض کرنے والوں کو خوب آڑے ہاتھوں لیا تھا۔ ہمارا یقین تھا کہ مرزائی مناظر (بہر دو نوع) آئندہ یہ اعتراض پیش نہ کریں گے مگر مرزائی اور خاموشی۔؟ پیغام صلح ۲۳ اکتوبر میں اسکے نامہ نگار نے (جسکو ہم جانتے ہیں) اہل حدیث ۱۱ اکتوبر کے دس جھوٹ بتائے ہیں جن میں ایک (چھٹا) مرزا غلام احمد صاحب آنجہانی کے متعلق ہے باقی روداد مباحثہ کے متعلق۔ اس لئے ہم نو جھوٹوں کے جواب میں مہتمم مناظرہ کی تصدیق پیش کر دینا کافی جانتے ہیں۔

خان صاحب شیخ محمد اسماعیل صاحب آنریری مجسٹریٹ صدر راولپنڈی کے مکان پر ان کے انتظام سے مباحثہ ہوا۔ اہل حدیث مورخہ ۱۱۔ اکتوبر ہم نے موصوف کو بھیجا اور لکھا کہ پیغام صلح ۳۔ اکتوبر دیکھ کر فرمایئے کہ واقعات صحیحہ کس نے لکھے ہیں موصوف کا جواب آیا۔

الحمدللہ صحیح واقعات آپ نے لکھے ہیں۔

خاکسار محمد اسماعیل۔ ۱۲۔ اکتوبر ۱۹۲۹ء

مگر کیا ان لوگوں پر اس شہادۃ کا کچھ اثر ہوا؟ دیدہ باید۔ جب کہ خود مرزا صاحب کی شہادت کے ماتحت بقول مرزا حدیث ابراہیمی پر اعتراض کر کے خبیث ناپاک فطرت شیطان خصلت پلید بننا بھی گوارا کر رہے ہیں مگر اعتراض نہیں چھوڑتے دیکھئے خان صاحب موصوف کی شہادت کو کس نظر سے دیکھیں گے۔

سچ تو یہ ہے کہ ہمارے پاس تکذیب مرزا پر جتنے دلائل ہیں ان میں سے دانیال والی پیش گوئی سب سے وزن دار ہے اس لئے ہم اپنے ناظرین کو جو مباحثات قادیانیہ سے دلچسپی رکھتے ہوں ان کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ سب سے پہلی اسی دلیل سے کام لیا کریں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیغام صلح کا نامہ نگار لکھتا ہے

چھٹا جھوٹ:

دانیال نبی نے میری (مرزا صاحب کی) کی بابت کہا ہوا ہے کہ میں ۱۳۳۵ھ تک زندہ رہوں گا یہ بھی مرزا صاحب پر افتراء ہے۔ حوالہ زیر بحث میں یہ کہیں نہیں۔ (پیغام صلح ۲۳۔ اکتوبر ۱۹۲۹ء)

لیجئے صاحب! ہم نے جو پیش کیا تھا وہ مالک مکان مناظرہ خان صاحب شیخ محمد اسماعیل صاحب کو دکھا دیا تھا آپ بھولے ہوں یا آپ کو وہ مقام نہ ملے تو حافظ احادیث مرزا سے سنئیے، وہ یہ ہے:

دان ایل نبی بتلاتا ہے کہ اس نبی آخر الزمان کے ظہور سے جو محمد مصطفیٰ ﷺ ہے جب بارہ سو نوے (۱۲۹۰) برس گذریں گے تو وہ مسیح موعود ظاہر ہوگا اور تیرہ سو پینتیس ھ تک اپنا کام چلائے گا یعنی چودھویں صدی میں سے پینتیس برس برابر کام کرتا رہے گا۔ (تحفہ گولڑویہ۔ ص ۱۱۶)

احمدی دوستو! جانتے ہو یہ عبارت کس کی ہے؟ سنو! یہ اس کی ہے جو تمہارا مجدد مہدی مسیح موعود بروزی اور ظلی نبی حکم عدل بالقابہ جس کی وجہ سے آپ لوگ احمدی کہلا کر محمدیت سے ہٹ رہے ہو بتاؤ اس عبارت کے کیا معنی ہیں؟ وہی ہیں یا نہیں جس کو آپ جھوٹ کہہ رہے ہیں عبارت ہذا دیکھ کر اس عبارت کو جھوٹ کہو تو جانیں مگر ایسے کہاں؟ تمہارا تو قول ہے

پھرے زمانہ پھرے آسمان ہوا پھر جائے
بتوں سے ہم نہ پھریں ہم سے گو خدا پھر جائے

ذلت کی بارش: جلسہ تبلیغ منٹگمری میں اکتوبر میں جلسہ مباحثہ ہوا جس میں قادیانی پارٹی بالمقابل تھی اس مباحثہ کی کیفیت دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے قادیانی پارٹی ایسی پھنسی کہ نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن۔ مگر ہمیں یقین ہے کہ قادیانی اخبار عنقریب اس مباحثہ کو بھی کامیاب بتا دیں گے۔ جس پر ہماری طرف سے دعا ہو گی کہ ایسی کامیابی خدا ان کو ہمیشہ نصیب کرے۔ آمین

چیلنج: ہمارا دعوی ہے کہ ہمارے اس مواخذہ کا جواب امت مرزائیہ کی دونوں بلکہ تینوں پارٹیاں پنجابی پوربی بنگالی دکنی یا برمی مل کر بھی نہیں دے سکتیں۔ دے سکتی ہوں تو اپنے امیر اور خلیفہ سے اجازت لے کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہم سے باقاعدہ مباحثہ کرلیں

نوٹ: باقاعدہ سے مراد یہ ہے کہ مباحثہ بالمشافہ تحریری ہو اور کوئی غیر جانبدار ثالث ہو۔

احمدی دوستو! کسی مددگار کی ضرورت ہوتو سری نگر کشمیر سے مولوی عبداللہ وکیل کو یا بریلی سے منشی محمد حسین صابری کو اپنے ساتھ ملالو پھر بھی دیکھ لینا۔اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم نومبر ۱۹۲۹ء مطابق ۲۸ جمادی الاول ۱۴۳۸ھ جلد ۲۷ ص ۵۔۶)

....

قادیانی اور بہائی

جناب عبدالقیوم بردوانی، کٹوچہ سے لکھتے ہیں:

ہمارے قادیانی دوستوں کا خمیر ہی عجب مٹی سے اٹھایا گیا ہے۔ یہ حضرات اپنے مخالف کی آواز کو طرح طرح کے حیلے اور بہانہ سازیوں سے دبا دینا چاہتے ہیں چنانچہ مولوی عبداللہ وکیل سری نگر نے چند دنوں سے اپنے مضامین میں ان کے عقاید کو بہائیوں کا سرقہ بتایا ہے اور اس سے پہلے خواجہ کمال الدین صاحب بھی اپنی کتاب، اسلام میں کوئی فرقہ نہیں، میں قادیانیوں کو بار بار یہی کہہ چکے ہیں کہ لیکن یہ حضرات بجائے اس کے کچھ جواب دیں یا معقولیت اور استقلال سے معاملہ پرغور کریں، ذاتی حملوں اور بازاری حرکتوں پر اتر آتے ہیں۔ زیر بحث امور کی طرف توجہ نہیں دیتے اور غیر متعلق باتوں سے اخبارات کے صفحے کے صفحے سیاہ کرتے چلے جاتے ہیں۔ بات صاف ہے کہ بہائی شرع جدید آپ نے لکھا ہے کہ اس کی شرح میں طویل اختلاف ہے ۔ یہ بھی صحیح نہیں ہے سلف صالحین میں سے کسی نے اختلاف نہیں کیا۔ اگر کیا ہے تو حوالہ ہونا چاہیے علاوہ اسکے حدیث مذکورہ ضعیف ہے ملاحظہ ہو بلوغ المرام۔ استدلال صحیح نہیں ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم نومبر ۱۹۲۹ء جلد ۲۷ نمبر ۱۔ص ۸۔۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی کے اقوال میں اختلاف کوئی نئی بات ہے؟

دوقول مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے احقر کی نظر سے گذرے۔ دونوں قول باہم متضاد ہیں۔ جن میں ایک مقام پر تو خون نکلنا حضرت عیسیٰ کے زندہ صلیب پر سے اترنے کی دلیل بیان کی، اور دوسرے مقام پر خون کا نہ نکلنا حضرت عیسیؑ کے زندہ صلیب پر سے اترنے کی دلیل بیان کی۔ وھو ہذا:

ایسا ہی مسیح کا جمعہ کی آخر گھڑی صلیب پر چڑھائے جانا اور شام سے پہلے اتارے جانا اور رسم قدیم کے موافق تین دن تک صلیب پر نہ رہنا اور ہڈی نہ توڑی جانا اور خون کا نہ نکلنا، کیا یہ تمام وہ امور نہیں ہیں جو باآواز بلند پکار رہے ہیں کہ یہ تمام اسباب مسیح کی جان بچانے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔

(راز حقیقت حاشیہ ص ۱۳ مطبوعہ کریمی پریس لاہور)

چھٹی دلیل یہ ہے کہ جب یسوع کے پہلو میں ایک خفیف سا چھید دیا گیا تو اس میں سے خون نکلا اور بہتا ہوا اور ممکن نہیں کہ مردہ میں خون بہتا ہوا نظر آئے۔ (ایام الصلح ص ۱۱۴۔ مطبع ضیاء الاسلام قادیان)۔

احقر کے خیال میں یہ ہر دو اقوال باہم متضاد ہیں جن میں ایک میں خون کا نہ نکلنا اور دوسرے میں بہتا ہوا نظر آنا لکھا ہے۔

راقم: خریدار اخبار اہل حدیث نمبر ۸۲۱۳

مدیر اخبار اہل حدیث امرتسر لکھتے ہیں:

ایسے اختلافات وہاں سینکڑوں ہزاروں ہضم کئے ہوئے ہیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ نومبر ۱۹۲۹ء مطابق ۵ جمادی الثانی ۱۳۴۸ھ جلد ۲۷ نمبر ۲ ص ۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبوت کا دروازہ کھل گیا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آج تک مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ چلا آیا تھا کہ آنحضرت ﷺ خاتم النبیین (بمعنی آخری نبی) ہیں مگر مجدد قادیانی نے اس عقیدے میں تجدید کی کہ نبوت تشریعی (کاملہ) ختم ہے، بروزی اور ظلی جاری ہے۔ یہ تجدید جاری کر کے مجدد قادیانی نے باب نبوت تو کھول دیا مگر اس میں یہ بخل کیا کہ نبوت ہی نہیں بلکہ ولایت کو بھی اپنی امت کیلئے مخصوص کرلیا۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

لا ولیّ بعد ی ا لا من اتّبعنی .(خطبہ الہامیہ)۔

(یعنی اب میرے بعد میرے تابعدار ہی ولی ہوں گے)

مسلمان اس تخصیص پر ناراض نہ ہوئے بلکہ خوش ہوئے کیونکہ انہوں نے خیال کیا کہ جو نبوت اور ولایت قادیانی اتباع میں ملے گی وہ شیخ سعدی کے اس شعر کی مصداق ہوگی

حقا کہ با عقوبت دوزخ برابر است
رفتن بپائے مردیء ہمسایہ در بہشت

اس مجدد کی تجدید کی تکمیل زمانہ خلافت ثانیہ قادیانیہ میں یوں ہوئی کہ ۱۹۲۸ء میں جو قادیان سے خاتم النبیین نمبر نکلا اس میں ایک فقرہ یہ درج تھا:

انبیاء عظام حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے خادموں میں پیدا ہوں گے اور وہ ہمیشہ اسلام کے محافظ اور شائع کرنے والے ہوں گے ۔ (الفضل قادیان ۱۲ جون ۱۹۲۸ء ص ۱۵)۔

اسی سرکلر کے ماتحت اس وقت قادیانی امت میں ۴ ۔اشخاص کی بابت ہمیں علم ہوا ہے کہ وہ مدعی رسالت ہیں۔ ایک تو مرزا غلام احمد قادیانی کی جماعت قادیانیہ میں بیٹھا دعوی رسالت کر رہا ہے اس کے اتباع بھی ہو گئے ہیں جو بذریعہ اشتہارات اس کی نبوت کو ملک میں پہنچا رہے ہیں اس رسول کا نام نامی واسم گرامی احمد نور کابلی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسرے صاحب عبداللطیف گناچوری ضلع جالندھر پنجاب ہیں ۔

تیسرے صاحب تیماپور ریاست حیدرآباددکن میں ہیں، جن کا نام مولوی عبداللہ ہے۔انہوں نے ایک کتاب بھی لکھی ہے جس کا نام ہے میزان حشر۔اس میں مصنف نے اپنی بابت یوں لکھا ہے:

اللہ پاک نے اس فقیر کو نبی مرسل ومہدی ونور محمد کے خطاب سے سرفراز کیا ہے۔میں اس وقت مکہ مسجد (حیدرآباددکن) میں اس کتاب کولکھ رہا ہوں، اور بیت اللہ میں کھڑے ہوکر قسم کھا تا ہوں میں اللہ کا خلیفہ ہوں، مامور ہوں، مرسل ہوں، امتی نبی ہوں، اور مثیل موسی ہوں۔حضرت مسیح موعود سے افضل ہوں جن کے آنے کی نسبت حضرت (مرزا قادیانی) صاحب کو الہام ہے۔

(میزان حشر۔ص۲۳)۔

ابھی ہمیں ان نبیوں کی بابت علم نہیں ہوا کہ قادیانی امت نے ان کے ساتھ کیا برتاؤ کیا۔یعنی ایمان لائے یا کفر کیا۔اسی حالت بے خبری میں جماعت احمدیہ لاہور کے آرگن پیغام صلح نے ہمیں مسرت سنائی کہ امت قادیانیہ میں ایک اور شخص مدعی نبوت جہلم میں پیدا ہو گیا ہے۔پیغام صلح کے الفاظ یہ ہیں:

جہلم میں ایک درزی کا دعوی نبوت :

دور کیوں جاؤ ابھی حال ہی میں جہلم میں ایک پر جوش محمودی (قادیانی) غلام حیدر ٹیلر ماسٹر نے دعوی نبوت کیا ہے۔اس سے قبل اسی کے کشف ورؤیا (خواب) کی جہلم کے محمودی صاحبان تصدیق و تائید کرتے تھے اب اسی نے دعوی نبوت کا بذریعہ اشتہار اعلان کیا ہے اور قسم کھا کر لکھا ہے کہ:

میری وحی اسی قسم کی وحی ہے جو تمام نبیوں پر نازل ہوتی رہی۔ ،

اور لکھا ہے کہ نبیوں میں مجلس میں میری کرسی حضرت موسی اور حضرت عیسی کے درمیان میں بچھائی گئی ۔، یعنی میں انہی جیسا نبی ہوں کیونکہ اسی صف میں بٹھایا گیا ہوں

اور یہاں تک لکھا گیا ہے کہ میرے اقتداء میں حضرت نبی کریم ﷺ نے نماز پڑھی۔گویا محمد رسول اللہ ﷺ نے بھی اسے اپنا امام (نعوذ باللہ) تسلیم کرلیا ہے۔

جب اس سے پوچھا گیا کہ تم نبی جو بنے تو آخر کیا پیغام لائے ہو، تو کہتا ہے کہ پیغام یہ ہے کہ لوگ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نماز سنوار کر پڑھیں ۔

جب کہا گیا کہ یہ تو قرآن میں پہلے سے نازل شدہ حکم ہے، تو کہتا ہے نبوت ایک درجہ کمال ہے جو مجھے مل گیا، یہ کیا ضرورت ہے کہ کوئی نیا پیغام بھی آوے۔

گویا یہ شخص اس عقیدے کی مار میں مارا گیا جو میاں صاحب کی ایجاد بندہ ہے۔ ایک بے علم آدمی مذہبی جوش میں وارفتہ ہو کر اسی عقیدے کی رو میں بہہ گیا جو بد قسمتی سے میاں (مرزا محمود احمد) صاحب نے ایجاد کیا تھا (بلکہ بڑے میاں نے۔ ثناء اللہ امرتسری) اگر اس کا عقیدہ یہ ہوتا کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا تو وہ نبوت کا دعوی ہرگز نہ کرتا استکبار نفس اگر اسے کوئی ایسا رؤیا دکھاتا بھی جس میں کسی قسم کا اشارہ منصب نبوت کی طرف ہوتا تو وہ اس کی تاویل کرتا یا استغفار کرتا، اور اپنے استکبار نفس کو پہچان جاتا، اور خدا کے حضور روتا اور گڑ گڑاتا .... البتہ جن کا عقیدہ یہ ہو کہ ایک نبی نہیں، بلکہ ہزاروں نبی آئیں گے، ان کا فرض ہے کہ جب ایک شخص دعوی نبوت کرے تو اس کے دعوی کی تحقیق کریں اور استخارہ کریں کیونکہ ان کے اصول کے مطابق ممکن ہے وہ سچا ہو۔ اور اسکے سچا ہونے پر غالب دلیل یہ ہے کہ خود میاں محمود احمد کا مرید ہے جن کے لئے ترقیات اور کمالات کے دروازے کھلے ہوئے ہیں اگر غیر احمدی ہوتا یا لاہوری احمدی ہوتا تو کہتے کہ ان پر کمالات کے دروازے بند ہیں۔ یہ نبی نہیں ہو سکتے لیکن میاں صاحب کے ایک مرید کے متعلق ایسا نہیں کہا جا سکتا۔

پس تمام ساکنان جہلم کی نظر اس وقت میاں محمود احمد کی طرف لگی ہوئی ہے کہ آیا وہ اس وقت اپنے اصول کے مطابق اس مدعی نبوت کے متعلق تحقیق اور استخارہ سے کام لیتے ہیں یا ہاتھی کے دانت کھانے کے اور ہیں اور دکھانے کے اور ہیں۔ محض اسلئے کہ وہ خلیفہ نہیں ہے اس کے دعوی کا ناقابل توجہ سمجھ لیتے ہیں۔ (پیغام صلح لاہور۔ ص ۴۔ ۱۱ نومبر ۱۹۲۹ء)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

بقول پیغام صلح، خلیفہ قادیان کو ان مدعیان نبوت کو تسلیم کرنا چاہیے مگر مشکل یہ ہے کہ مدعی نمبر ۳ کی نبوت ہے تو مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی مریدی میں مگر بیچ میں کچھ کالا ڈال دیا ہے۔ مثلاً تیماپوری نبی کی طرف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رمزاً لکھتے ہیں:

منظور محمد کی بیوی کو ایک لڑکا پیدا ہونے کا نشان (جو مرزا صاحب نے بتایا تھا) پورا نہ ہوا۔ الہام (مرزا) سے اس لڑکے کے کئی نام بتائے گئے تھے وہ میاں بیوی دونوں فوت ہو گئے (ص۱۱)

نکاح آسمانی کی پیش گوئی دہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ کہا جاتا ہے کہ یہ نشان مشروط تھا، یہ تھا، وہ تھا۔ آخر میں اس رائے کا اظہار ہوتا ہے کہ وہ منسوخ ہوا یا دوسرے وقت پر ٹال دیا گیا ہے:

پائے استدلالیاں چوبیں بود (ص۱۱)

آخری فیصلہ کے متعلق ایک لطیف بات کہی ہے جو ہمارے ناظرین مناظرین کے کام کی ہے۔ لکھا ہے:

مولوی ثناء اللہ کے لئے آخری فیصلہ کی دعا کرنا کہ جھوٹا سچے کے سامنے ہلاک ہو، جو اثر ہوا، معلوم ہے۔ جواب دیا جاتا ہے کہ ثناء اللہ نے اس دعا کو منظور نہیں کیا۔ کیا مظلوم کی دعا قبول ہونے کے لئے ظالم کی رضامندی بھی شرط ہوا کرتی ہے۔ (ص ۱۱)

بالکل سچ ہے۔ باوجود اس کے تیماپوری مرسل نبی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تصدیق کرتے ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے:

اللہ پاک نے صحیفہ میں خاکسار (عبداللہ تیماپوری) کے ذریعہ سے فرمایا ہے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام حضرت مرزا غلام مسیح موعود ہیں۔ (ص ۲۵)۔

ناظرین! ایمان ویقین ہو تو ایسا ہو کہ مدعی کے دلائل غلط مگر دعوی صحیح۔ یہی معنی ہیں

پھرے زمانہ پھرے آسمان ہوا پھر جائے
بتوں سے ہم نہ پھریں ہم سے گو خدا پھر جائے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ نومبر ۱۹۲۹ء مطابق ۱۹ جمادی الثانی ۱۳۴۸ھ جلد ۲۷ نمبر ۴ ص ۴-۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دانیال کی پیش گوئی

اور قادیانی نقل باز

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنے کمالات روحانیہ بیان کرتے ہوئے دو باتوں پر زیادہ زور دیا کرتے تھے:

۱۔ سابقہ انبیاء کرام نے میری حق میں پیش گوئی کی ہوئی ہے۔

۲۔ میرے اپنے الہامات بھی میری صداقت کی دلیل ہیں۔

انبیاء کرام کی پیش گوئیوں میں سے ایک پیش گوئی دانیال نبی (اسلامی کتب میں اس نام کا نبی مذکور نہیں) کی اپنے حق میں یوں بتائی ہے

۱۔ آخری زمانہ اس مسیح موعود کا دانیال تیرہ سو پینتیس لکھتا ہے۔

۲۔ جو خدا تعالی کے اس الہام سے مشابہ ہے جو میری عمر کی نسبت فرمایا ہے۔

(حقیقۃ الوحی۔ص ۲۰۰)۔

اس بیان میں دو دعوی ہیں:

اول۔ ایک دانیال نے میری موت کا زمانہ ۱۳۳۵ھ بتایا ہے۔

دوم۔ میرے الہام کی رو سے بھی میری وفات ۱۳۳۵ھ میں ہوگی۔

آپ (مرزا قادیانی) کی عمر کا حساب ان کی پیدائش سے ہوسکتا ہے جو انہوں نے خود بتائی ہوئی ہے کہ چودھویں صدی کے شروع ہونے کے وقت میری عمر پورے چالیس سال تھی۔ اور براہین حصہ پنجم میں لکھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ میری عمر ۷۴، اور ۸۶ سالوں کے درمیان ہوگی۔ اسی لئے آپ نے فرمایا کہ دانیال کی پیش گوئی اور میرے الہام کے مطابق ۱۳۳۵ھ میں میری وفات ہوگی کیونکہ شروع ۱۴ویں صدی میں آپ کی عمر چالیس سال تھی تو پینتیسویں ہجری سال میں پورے ۷۴ سال ہوتی ہے۔ اس لئے ضروری تھا کہ آپ ۱۳۳۵ھ میں فوت ہوتے بحالیکہ آپ ماہ ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ مطابق مئی ۱۹۰۸ء میں انتقال کر گئے۔

ان دونوں دلیلوں پر مدیر اہل حدیث نے زبانی وتحریری احمدیہ جماعت (بہر دونوع) سے استفسار کیا تو دونوں کو اتنا پریشان پایا کہ آسمانی نکاح پر بھی اتنے پریشان نہ پائے گئے آج مندرجہ ذیل مراسلہ مرقومہ صابری صاحب بھی اسی مضمون میں قادیانی جواب کا جواب الجواب ہے۔ (مدیر اہل حدیث امرتسر)

جناب منشی محمد حسین صابریؒ، بریلی سے لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر جلد ۲۷ کے نمبر اول میں حضرت مولانا اڈیٹر صاحب کے قلم سے مباحثہ مرزائیہ پیغامیہ راولپنڈی کا ذکر ہوا ہے جس میں زیر بحث دانیال کی پیش گوئی تھی جس کا مضمون ہے:

اور جس وقت سے دائمی قربانی موقوف کی جائے گی اور وہ مکروہ چیز جو خراب کرتی ہے قائم کی جائے گی ایک ہزار دوسونوے دن ہوں گے۔ مبارک وہ جو انتظار کرتا ہے اور ایک ہزار تین سو پینتیس دن تک آتا ہے۔ (دانیال باب ۱۲۔ آیت ۱۱۔۱۲)

چونکہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے بائیبل کی اس آیت کو اپنے اوپر چسپاں کیا ہے اور نہائت واضح الفاظ میں لکھا ہے کہ:

اس فقرہ میں دانیال نبی بتلاتا ہے کہ اس نبی آخر الزمان (محمد ﷺ) سے جب بارہ سونوے (۱۲۹۰) برس گذریں گے تو وہ مسیح موعود (مرزا) ظاہر ہوگا اور تیرہ سو پینتیس ہجری تک اپنا کام چلائے گا یعنی چودھویں صدی میں سے پینتیس (۳۵) برس برابر کام کرتا رہے گا۔

(تحفہ گولڑویہ۔ طبع دوم۔ ص ۱۹۱۔ طبع اول۔ ص ۱۶۶)

اس لئے اس صریح بیان پر مولانا موصوف کا اعتراض یہ تھا کہ مرزا صاحب چودھویں صدی میں ۳۵ برس زندہ نہ رہے بلکہ بقضائے الٰہی ۹ برس پیشتر ۱۳۲۶ھ میں تشریف لے گئے حالانکہ آپ کا اپنا الہام بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایساہی تھا کہ دانیال نبی کی بتلائی ہوئی آخری مدت تک زندہ رہیں گے۔

اصل مخاطب یعنی پیغامی مرزائی تو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے متعلق ایسی باتوں کی پرواہ ہی نہیں کیا کرتے۔ان کے نزدیک اس طرح اگر ہزار دفعہ مرزا صاحب جھوٹے ثابت ہوجائیں تو جب بھی وہ سچے ہی ہیں۔ بقول شخصے: دوست کی دوستی سے غرض ہے اس کے فعلوں سے کیا مطلب؟ اس لئے انہوں نے اس پیش گوئی اور مرزا صاحب قادیانی کی مذکورہ بالا تحریر کی پرواہ ہی نہیں کی اور دوسری غیر ضروری اور بے تعلق باتوں میں لگ گئے۔

البتہ ہمارے کرم فرما جناب مولوی اللہ دتہ صاحب جالندھری قادیانی نے الفضل ۲۲ نومبر ۱۹۲۹ء میں نمودار ہوئے ہیں (اس سے پہلے جلسہ منٹگمری میں بھی نمودار ہوکر عزت پا چکے تھے۔مدیر اہل حدیث امرتسر) جس میں انہوں نے اس پیش گوئی کے متعلق مرزا صاحب قادیانی کی بات بنانے کو قریباً تین صفحے سیاہ کر دیئے ہیں اور شیر اہل حدیث سے بازو چھڑانے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہوئے سر سے پیر تک زور لگا دیا ہے۔

آپ نے جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو ۱۳۳۵ھ تک جس برے طریق سے گھسیٹا ہے وہ انہیں کے الفاظ میں یوں ہے:

> یہ سلسلہ سنین آنحضرتﷺ کے ظہور سے شروع ہوتا ہے جو کہ مکہ معظّمہ میں ہوا اور سنہ ہجری کے شروع ہونے سے علی اختلاف الروایات تیرہ یا دس سال قبل ہوا تھا۔گویا جب سن ہجری کا پہلا سال تھا اس وقت حضورﷺ کے ظہور کو دس سال تو یقیناً ہو چکے تھے۔اس حساب سے جب ۱۳۲۶ ہجری جب ہوا تو پیغمبر آخر الزمان پر لازماً ۱۳۳۵ برس گذر چکے تھے۔ (کالم ۳ص ۱۲)۔

اس عبارت میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے عقیدے کے خلاف بجائے سن ہجری کے سال بعثت آنحضرتﷺ سے حساب لگایا گیا ہے۔جس کا انہیں حق نہیں تھا کیونکہ مرزا صاحب کا اپنا بیان جس میں سن ہجری کا صاف ذکر ہے غلط ہوتا ہے (جلسہ منٹگمری میں آپ نے صاف کہہ دیا تھا کہ سنہ ہجری غلط لکھا گیا۔ہمیں گمان ہے کہ اس مواخذہ سے تنگ آکر امت مرزائیہ بہر دو نوع کبھی کہہ دے گی کہ مرزا صاحب نے مسیحیت کا دعوی بھی غلطی سے کر دیا،اس لئے قابل عفو ہے۔ثناء اللہ امرتسری)۔چونکہ یہاں مرزا صاحب کے بیان سے پورا نہیں پڑتا تھا اس لئے گرفت سے بچنے کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لئے مولوی اللہ دتہ صاحب کو اہل بہاء کی نقل کرنی پڑی۔ چنانچہ بہائی مصنف ابوالفضائل گلپا یگانی اپنی کتاب شرح آیات میں اسی پیش گوئی کے متعلق لکھتے ہیں

ایں نکتہ روشن وواضح است کہ چوں ازظہوراحمدی کہ بظہورش قربانی دائمی بنی اسرائیل برداشتہ شد وصدمات ومکروہات دراقطار عالم براو منصوب گشت ہزار ودیست نو دسال گذشت وجود حضرت بہاءاللہ دراراضی مقدسہ برامراللہ قیام فرمودند۔(ص ۴۵)۔

یعنی یہ نکتہ روشن اور واضح ہے کہ جب آنحضرت ﷺ کے ظہور سے کہ آپ کے ظہور سے بنی اسرائیل کی دائمی قربانی موقوف ہوگئی اور تکلیفیں اور بلائیں اس (قوم بنی اسرائیل) پر آن پڑیں بارہ سو نوے سال گذرے تو حضرت بہاءاللہ کے وجود نے زمین مقدس میں اللہ تعالیٰ کے امر پر قیام فرمایا۔

اس عبارت میں بہائی مصنف نے آنحضرت ﷺ کی بعثت سے حساب لگایا ہے۔ مولوی اللہ دتہ صاحب نے جب دیکھا کہ اہل حدیث سے بچنے کی اور کوئی راہ نہیں تو ناچار ہوکر بہائیت کی راہ اختیار کرلی۔

خیراب دیکھئے کہ یہی پیش گوئی جسے مرزا غلام احمد قادیانی پر چسپاں کرنے کی ناکام کوشش کی گئی ہے انہی مرزائیوں کے اصول کے مطابق جناب بہاءاللہ پر کیسی حرف بحرف پوری ہوتی ہے۔ جناب مولوی فضل دین قادیانی وکیل تسلیم کرتے ہیں کہ

۱۲۸۰ھ میں بہاءاللہ بغداد سے استنبول کی طرف روانگی کے وقت بارہ دن باغ رضوان میں جو شہر بغداد کی پرانی آبادی سے باہر ہے آکر ٹھہرے تھے اور وہاں انہوں نے اپنے خاص دوستوں کے روبرو اپنے ظہور کا اعلانیہ دعویٰ کیا تھا۔ (بہائی مذہب کی حقیقت۔ ص ۳۵)۔

اب معاملہ بالکل صاف ہے کیونکہ ۱۲۸۰ ہجری میں دس برس مولوی اللہ دتا صاحب کے سرقہ کئے ہوئے ملا دیئے جائیں تو ٹھیک بارہ سو نوے سال بن جاتے ہیں جو پیش گوئی زیر بحث کے عین مطابق ہے۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب بہاءاللہ ٹھیک وقت پر موجود تھے تو جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا یہ فرمانا

وقت تھا وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا حقیقت رکھتا ہے؟ خود مولوی اللہ دتہ صاحب کے قلم ہی نے اس کے بخیئے ادھیڑ دیئے اور ٹھیک وقت پر ظاہر ہونے والا بہاء اللہ کو ثابت کر دیا۔ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی تو اس حساب سے ۲۸ برس لیٹ ہو گئے کیونکہ آپ کا دعوی مسیحیت ۱۳۰۸ء سے شروع ہوتا ہے۔

مرزائی دوستو! مولوی اللہ دتا صاحب سے دریافت کرو کہ الفضل کے مذکورہ مضمون میں انہوں نے اپنے پیرو مرشد جناب مرزا صاحب قادیانی سے دوستی کی ہے یا دشمنی؟ میں اگر پوچھوں گا تو وہ ناراض ہو جائیں گے۔

نوٹ: پیش گوئی کے دوسرے حصہ کی بحث دلچسپ ہے وہ پھر کسی وقت معروض ہوگی۔ انشاء اللہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳۔ دسمبر ۱۹۲۹ء مطابق ۱۱ رجب ۱۳۴۸ھ ج ۲۷ نمبر ۷ ص ۴۔۵)

....

لالہ موسی میں احمدیوں اور اہل حدیثوں کا مناظرہ

جناب حافظ فضل الرحمٰن کلرک ناظم انجمن اہل حدیث لالہ موسی لکھتے ہیں:

۳ نومبر ۱۹۲۹ء کو احمدیوں اور اہل حدیث کے درمیان حیات و وفات مسیح اور صداقت مرزا قادیانی پر مناظرہ ہوا۔ اخبار الفضل قادیان ۲۲ نومبر ۱۹۲۹ء میں اسے مرزائیوں نے کامیاب مناظرہ قرار دیا اور کہا کہ وفات مسیح کے مضمون پر متعدد آیات و احادیث سے دلائل پیش کئے گئے فریق مخالف (اہل حدیث) ان کو آخر تک نہ توڑ سکا۔

حقیقت یہ ہے کہ احمدی مناظر نے و اذ قال اللہ یا عیسی ابن مریم پیش کی۔ اس پر میں (فضل الرحمٰن) نے پوچھا بقول مرزا صاحب قادیانی، حضرت عیسی ۸۷ سال زندہ رہ کر کشمیر میں دفن ہوئے۔ اس لئے عیسی کو خدا کو یہ جواب دینا چاہیے تھا کہ جب میں نے شام سے ہجرت کی۔ نہ یہ کہ جب تو نے مجھے مارا۔

نیز پوچھا کہ اگر مسیح کشمیر آئے تھے تو چونکہ پیغمبر کا کام تبلیغ کرنا ہے تو ذرہ بتلایا جائے کہ کیا کشمیر میں آ کر مسیح نے تبلیغ کی تھی اور اس کا کیا نتیجہ ہوا تھا؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ساتھ ہی یہ بھی پوچھا کہ اس زمانہ میں آمد ورفت کے وسائل آسان نہ تھے اسلئے بتلایا جائے کہ حضرت عیسی بن مریم خفیہ طور سے کیسے کشمیر پہنچ گئے تھے اور مخالفین کو اطلاع کیوں نہ ہوئی۔

بار بار پوچھا گیا مگر احمدی جواب نہ دے سکے۔

آیت مامحمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل پیش کرنے پر احمدی مناظر سے پوچھا گیا کہ ال کیسا ہے اور من قبله کس کی تعریف کرتا ہے۔ چار دفعہ یہ بات پوچھی گئی احمدی مناظر ایسا گھبرایا کہ نہ جواب دیا، نہ پھر دوبارہ اس آیت کو پیش کیا۔

آیت انّی متو فّیك و را فعك الیّ، احمدی مناظر نے پیش کی۔ اس پر اس سے پوچھا گیا کہ حر ف واؤ کیسا ہے؟ بالکل خاموش ہو گئے۔

پھر لفظ رافعك الیّ کے معنی پوچھے گئے تو بہت گھبرائے۔ بار بار اصرار کرنے پر فرمایا واؤ ترتیب کی ہے جس پر میں نے تین آئتیں

اقیموا الصلوة و لا تکو نوا من المشرکین،

اقیموا الصلوة و آ تو الز کوة

و ار کعوا مع الرا کعین

وغیرہ پیش کیں۔ مگر احمدی مناظر نے بالکل ان کی طرف رجوع نہیں کیا۔

میں نے ان آیتوں کو خوب واضح کر کے اپنی تین تقریروں میں پڑھا مگر احمدی مناظر بالکل خاموش ہو گئے۔

نیز لفظ رفع پر علانیہ سوال کیا گیا کہ اگر یہ ثابت کردو کہ جب لفظ رفع کے ساتھ الی ہو تو اس کے معنی عزت ہوتے ہیں تو ابھی فیصلہ ہو جاتا ہے۔ مرزائی کو اس کا جواب دینے کی ہمت نہ ہوئی۔

احمدی مناظر نے آیت و او صانی بالصلوة و الزکوة ما دمت حیا پیش کی۔ جس پر سوال کیا گیا کہ ذرا یہ تو ثابت کر دیجئے کہ عیسی نے اپنی حیاتی میں کبھی زکوۃ دی تھی۔ اور ساتھ ہی پوچھا کہ آپ کے دعوی کے مطابق عیسیؑ کو پیدا ہوتے ہی نماز پڑھنی چاہیے تھی تو کیا آپ نے گھوارہ میں نماز پڑھی تھی؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مگر اخیر تک جواب کی جرأت نہ ہوئی۔

اس مناظرے کا اس قدر اثر ہوا کہ دوران مناظرہ سامعین یہ خیال کرتے ہوئے کہ میں ایک کلرک ہو کر ایک احمدی سے عقلیہ اور نقلیہ دلائل اور برہان سے حق ثابت کرتا ہوں تو بہت خوش ہوتے۔ اور میں کہتا ہوں کہ ملک عبدالرحمٰن گجراتی اب اپنی ساری زندگی ہرگز میرے ساتھ مناظرے کے لئے سامنے نہیں آئیں۔ میں انجمن احمدیہ لالہ موسیٰ کو چیلنج دیتا ہوں کہ ہمت ہے تو ملک گجراتی کو میرے سامنے لاویں اگر پہلے تسلی نہیں ہوئی تو اب کرلیں۔ مگر ذرہ دیکھ لیویں کہ مقابل میں کون ہے۔

نوٹ: جس اخبار میں نامہ نگار صاحب میرا جواب دیں وہ پرچہ میرے پاس بھیج دیں

خلیفہ صاحب قادیان کو ہم متوجہ کرتے ہیں کہ واؤ کا ترتیب کیلئے ہونا ثابت کردیں تو میں ان کا دعویٰ مان لوں گا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳ دسمبر ۱۹۲۹ء ۱۱ رجب ۱۳۴۸ھ ج ۲۷ نمبر ۷ ص ۵۔۶)

....

حضرت عیسیٰ آسمان سے اتریں گے

حضرات ہم اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ آسمان سے نازل ہوں گے اور حکومت و دبدبہ کے ساتھ آئیں گے۔ اب ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا اس کے متعلق کیا خیال تھا۔ آپ براہین احمدیہ صفحہ ۴۹۸۔۴۹۹ میں حاشیہ پر لکھتے ہیں:

هو الّذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله .

یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ظہور میں آوے گا۔ اور جب حضرت مسیح دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرات! اس عبارت سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ ظاہری حکومت اور سیاست کے ساتھ آئیں گے ۔ اور مرزا صاحب نہیں، کیونکہ مرزا صاحب اس سے بے نصیب جہان فانی سے چل بسے اور آرزوئے دل، دل ہی میں لے گئے۔

اور بعض اشخاص امت مرزائیہ کے یہ سوال بھی کرتے ہیں کہ عیسیٰ کے متعلق نزول من السماء کا لفظ کسی صحیح حدیث میں دکھلاؤ۔ لو اب ہم ان کا یہ وہم بھی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تحریر سے ہی دور کرتے ہیں دیکھو ازالہ اوہام صفحہ ۸۱ میں مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں

مثلاً صحیح مسلم کی حدیث میں یہ لفظ موجود ہے کہ حضرت مسیح جب آسمان سے اتریں گے تو ان کا لباس زرد رنگ کا ہوگا۔

حضرات دیکھئے کیسے جناب مرزا صاحب بتصریح فرماتے ہیں کہ صحیح مسلم میں نزول من السماء کا لفظ موجود ہے۔ کیا اب ان کو اس کے متعلق سوال کرنیکی گنجائش ہے؟ نہیں۔ بلکہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی دوسری جگہ راز حقیقت کے صفحہ ۱۲ میں یوں لکھتے ہیں:

مسیح کا آسمان سے نازل ہونا بھی انہی معنوں سے ہے۔

لو اب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے لفظ آسمان کے متعلق کیسا صاف فیصلہ کر دیا ہے۔ اگر اب آسمان سے متعلق سوال کرنا جہالت اور حماقت نہیں تو اور کیا ہے۔ لیکن شیخ سعدی فرماتے ہیں:

اگر صد باب حکمت پیش ناداں

بخوانی آیدش بازیچہ در گوش

راقم: محمد اسماعیل برادر حقیقی مولوی محمد اسحاق صاحب

خریدار اخبار اہل حدیث نمبر ۸۰۶۲

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳ دسمبر ۱۹۲۹ء ۱۱ رجب ۱۳۴۸ھ ج ۲۷ نمبر ۷ ص ۸)

....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تاریخ مرزا

پہلے مجھے دیکھئے

بسم الله الر حمن الر حیم نحمده و نصلی علی رسو له الکر یم

مرزا غلام احمد قادیانی کے مذہبی خیالات اور علمائے کرام کی طرف سے ان پر تنقیدات تو عرصہ سے شائع ہو رہی ہیں جس کا کافی بلکہ کافی سے زیادہ ذخیرہ جمع ہو چکا ہے خاکسار کے بعض دور اندیش احباب (جناب مولوی ابراہیم سیالکوٹی) نے ایک روز بر سبیل تذکرہ فرمایا کہ یہ جتنا کچھ لکھا گیا ہے مسائل مرزا پر لکھا گیا جو کافی ہے اس وقت تو بہت سے لوگ مرزا قادیانی کی شخصیت کو جاننے والے خاص کر پنجاب میں موجود ہیں ممکن ہے کچھ مدت بعد ان کی شخصیت کی تلاش ہو، نہ ملنے پر ان کی تصنیفات عمل کر جائیں اس لئے کوئی کتاب بطور سوانح کے لکھی جائے تو موجودہ اور آئندہ نسلوں کو بہت مفید ہو۔

عرصہ ہوا خاکسار کے زیر اہتمام ایک کتاب چودھویں صدی کا مسیح مرزا غلام احمد قادیانی کے حالات میں چھپی تھی جو ناول کے طرز پر تھی اس کو ان صاحب نے اس مطلب کے لئے کافی نہ جانا تو بوجہ حسن ظن اور بوجہ اس تعلق کے جو خاکسار کو قادیان سے ہے فرمائش کی میں اس کام کو انجام دوں۔ کچھ دنوں کے بعد میرے دل میں بھی اس کی اہمیت آئی تو میں نے اس کے لکھنے کے لئے قلم اٹھایا بحمد اللہ یہ رسالہ پورا ہو کر ناظرین کے ملاحظہ سے گزر رہا ہے۔

نوٹ: اس رسالہ میں بطور تاریخ کے مضامین لکھے گئے ہیں بطور مناظرہ نہیں مناظرانہ رنگ دیکھنا ہو تو خاکسار کی دوسری تصانیف رسالہ الہامات مرزا مرقع قادیانی وغیرہ اور دیگر اصحاب کی تصنیفات ملاحظہ کریں

ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسر رمضان المبارک ۱۳۴۱ھ مئی ۱۹۲۳ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تمہید :

مرزا غلام احمد قادیانی کی زندگی دو حصوں پر منقسم ہے۔ایک قبل دعوی میسیحیت دوسرا بعد دعوی میسیحیت ۔ان دونوں میں بہت بڑا اختلاف ہے۔

پہلے حصے میں مرزا غلام احمد قادیانی صرف ایک با کمال مصنف کی صورت میں پیش ہوتے ہیں دوسرے حصے میں اس کمال کو کمال تک پہنچا کر مسیح موعود، مہدی مسعود، کرشن گوپال، نبی اور رسول ہونے کا بھی ادعا کرتے ہیں۔

پہلے حصے میں جمہور علماء اسلام ان کی تائید پر ہیں۔دوسرے حصے میں جمہور بلکہ کل علمائے اسلام ان کے مخالف نظر آتے ہیں۔چنانچہ یہ سب واقعات سے ثابت ہوگا۔مرزا غلام احمد قادیانی کے مریدوں نے بھی ان کی سوانح لکھی ہیں مگر وہ محض اعتقادی اصول پر ہیں، ہماری یہ کتاب واقعات صحیحہ سے لبریز ہے چنانچہ ناظرین ملاحظہ فرماویں گے۔

باب اول

قبل دعوی میسیحیت

امرتسر سے شمال مشرق کو ریلوے لائن پر ایک پرانا قصبہ بٹالہ ہے جو ضلع گورداسپور کی تحصیل ہے بٹالہ سے گیارہ میل کے فاصلہ پر ایک چھوٹا سا قصبہ قادیان ہے جو مرزا غلام احمد قادیانی کی جائے ولادت ہے مرزا قادیانی کی تاریخ ولادت صاف تو نہیں البتہ ان کی اپنی کتاب (تریاق القلوب۔ص ۶۸۔قادیانی خزائن ج ۱۵ص ۲۸۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ۱۲۶۰ھ مطابق ۱۸۴۰ء میں پیدا ہوئے تھے آپ کے والد کا نام حکیم غلام مرتضی تھا۔قوم زمین دار، پیشہ طبابت کرتے تھے۔

ابتداء میں مشرقی علوم مولوی گل شاہ (شیعہ) سے بٹالہ میں پڑھے۔اردو، فارسی، عربی کے سوا انگریزی سے واقف نہ تھے۔ثابت نہیں کہ کسی مشہور درس گاہ میں آپ نے تحصیل علم کی ہو۔

جوان ہو کر تلاش معاش میں نکلے۔سیالکوٹ کی کچہری میں پندرہ روپیہ ماہوار کے محرر ہوئے۔ وہاں سے بغرض ترقی آپ نے قانونی مختار کاری کا امتحان دیا، فیل ہو گئے۔ازاں بعد تصنیف کی طرف طبیعت کا رخ ہوا۔طبیعت میں ایجاد تھی اس لئے بڑی کتاب شائع کرنے سے پہلے اشتہاری طریق کا اختیار کیا۔کبھی آریوں سے مخاطب ہوئے، کبھی عیسائیوں سے، کبھی برہموؤں سے۔چنانچہ ایک دو اشتہار اس مضمون کے بطور نمونہ درج ہیں۔

اشتہار انعامی پانسو روپیہ

اشتہار ہذا اس غرض سے دیا جاتا ہے کہ ۷ دسمبر ۱۸۷۷ء کو وکیل ہندوستان وغیرہ اخبار میں بعض لائق فائق آریہ سماج والوں نے بابت روحوں کے اصول اپنا یہ شائع کیا کہ ارواح موجود بے انت ہیں اور اس کثرت سے ہیں کہ پرمیشر کو بھی ان کی تعداد معلوم نہیں اسی واسطے ہمیشہ مکتی پاتے رہتے ہیں اور پاتے رہیں گے مگر کبھی ختم نہیں ہوویں گے تردید اس کی ہم نے ۹ فروری سے ۹ مارچ تک سفیر ہند کے پرچوں میں بخوبی ثابت کر دیا ہے کہ اصول مذکور سراسر غلط ہے۔

اب بطور اتمام حجت کے یہ اشتہار تعداد پانچ سو روپیہ مع جواب الجواب باوا نرائن سنگھ صاحب سکرٹری آریہ سماج امرتسر کے تحریر کر کے اقرار صحیح قانونی اور عہد جائز شرعی کرتا ہوں کہ اگر کوئی صاحب آریہ سماج والوں میں سے بپابندی اصول مسلمہ اپنے کے کل دلائل مندرجہ سفیر ہندو دلائل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرقومہ جواب الجواب مشمولہ اشتہار ہذا کے توڑ کر یہ ثابت کر دے کہ

ارواح موجودہ جو سوا چار ارب کی مدت میں کل دورہ اپنا پورا کرتے ہیں بے انت ہیں اور ایشور کو تعداد ان کا نا معلوم رہا ہوا ہے

تو میں اس کو مبلغ پانسو روپیہ بطور انعام دوں گا۔ اور درصورت توقف کے شخص مثبت کو اختیار ہو گا کہ بمدد عدالت وصول کرے۔

لیکن واضح رہے کہ اگر کوئی صاحب سماج مذکور میں سے اس اصول سے منکر ہو تو صرف انکار طبع کرانا کافی نہ ہو گا بلکہ اس صورت میں بتصریح لکھنا چاہیے کہ پھر اصول کیا ہوا؟

آیا یہ بات ہے کہ ارواح ضرور کسی دن ختم ہو جاویں گے اور تناسخ اور دنیا کا ہمیشہ کے واسطے خاتمہ ہو گا۔

یا یہ اصول ہے کہ خدا اور روحوں کو پیدا کر سکتا ہے۔

یا یہ کہ بعد مکتی پانے سب روحوں کے پھر ایشور انہیں مکتی یافتہ روحوں کو کیڑے مکوڑے وغیرہ مخلوقات بنا کر دنیا میں بھیج دے گا

یا یہ کہ اگرچہ ارواح بے انت نہیں اور تعداد ان کا کسی حدود معین میں ضرور محصور ہیں مگر پھر بھی بعد نکالے جانے کے باقی ماندہ روح اتنے کے اتنے نہیں رہتے ہیں نہ مکتی والوں کی جماعت جن میں یہ تازہ مکتی یافتہ جا ملے ہیں اس بالائی آمدن سے پہلے سے کچھ زیادہ ہو جاتے ہیں اور نہ یہ جماعت جس سے کسی قدر ارواح نکل گئے بعد اس خرچ کے کچھ کم ہوتے

غرض جو اصول ہو بہ تفصیل مذکورہ لکھنا چاہیے۔

المشتہر: غلام احمد رئیس قادیان عفی عنہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسرا اشتہار بجواب سوامی دیانند بانی آریہ سماج ملاحظہ ہو

اعلان

سوامی دیانند سرسوتی صاحب نے بجواب ہماری اس بحث کے جو ہم نے روحوں کا بے انت ہونا باطل کر کے غلط ہونا مسئلہ تناسخ اور قدامت سلسلہ دنیا کا ثابت کیا تھا معرفت تین کس آریہ سماج والوں کے یہ پیغام بھیجا ہے کہ اگر چہ ارواح حقیقت میں بے انت نہیں لیکن تناسخ اس طرح پر ہمیشہ بنا رہتا ہے کہ جب سب ارواح مکتی پا جا جاتی ہیں تو پھر بوقت ضرورت مکتی سے باہر نکالی جاتی ہیں۔ اب سوامی صاحب فرماتے ہیں کہ اگر ہمارے اس جواب میں کچھ شک وشبہ ہو تو بالمواجہ بحث کرنی چاہیے۔ چنانچہ اسی بارے میں سوامی صاحب کا ایک خط بھی آیا اس خط میں بھی بحث کا شوق ظاہر کرتے ہیں۔

اس واسطے بذریعہ اس اعلان کے عرض کیا جاتا ہے کہ بحث بالمواجہ بسر وچشم ہم کو منظور ہے۔ کاش سوامی صاحب کسی طرح ہمارے سوالوں کا جواب دیں۔ مناسب ہے کہ سوامی صاحب کوئی مقام ثالث بالخیر کا واسطے انعقاد اس جلسہ کے تجویز کر کے بذریعہ کسی مشہور اخبار کے تاریخ ومقام کو مشتہر کر دیں۔ لیکن اس جلسہ میں شرط یہ ہے کہ یہ جلسہ بحاضری چند منصفان صاحب لیاقت اعلیٰ کہ تین صاحب ان میں سے ممبران برہمو سماج اور تین صاحب مسیحی مذہب ہوں گے قرار پائے گا۔

اول تقریر کرنے کا حق ہمارا ہوگا کیونکہ ہم معترض ہیں۔

پھر پنڈت صاحب برعایت شرائط تہذیب جو چاہیں گے جواب دیں گے۔ پھر اس کا جواب الجواب ہماری طرف سے گذارش ہوگا۔

اور بحث ختم ہو جائے گی۔

ہم سوامی صاحب کی اس درخواست سے بہت خوش ہوئے۔ ہم تو پہلے ہی کہتے تھے کہ کیوں سوامی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صاحب اور دھندوں میں لگے ہوئے ہیں اور ایسے سخت اعتراض کا جواب نہیں دیتے جس نے سب آریہ سماج والوں کا دم بند کر رکھا ہے۔

اب اگر سوامی صاحب نے اس اعلان کا کوئی جواب مشتہر نہ کیا تو بس یہ سمجھو کہ سوامی صاحب صرف باتیں کر کے اپنے توابعین کے آنسو پونچھتے تھے اور مکت یابوں کی واپسی میں جو مفاسد ہیں مضمون مشمولہ متعلقہ اس اعلان میں درج ہیں ناظرین پڑھیں اور انصاف فرمائیں۔

المعلن : مرزا غلام احمد رئیس قادیان ۱۰ جون ۱۸۷۸ء

(مجموعہ قادیانی اشتہارات جلد ا ص ۶۔۷)

اس قسم کی اشتہار بازی کچھ مدت تک کرنے سے ملک میں کافی شہرت ہوگئی مسلمانوں نے آپ کو حامی اسلام سمجھا تو آپ نے ایک اشتہار بغرض امداد کتاب براہین احمدیہ شائع کیا جو درج ذیل ہے:

اشتہار بغرض استعانت واستظہار
از انصار دین محمد مختار صلی اللہ علیہ وعلی آلہ الابرار

اخوان دیندار، ومومنین غیرت شعار، وحامیان دین اسلام، ومتبعین سنت خیر الانام پر روشن ہو کہ اس خاکسار نے ایک کتاب متضمن اثبات حقانیت قرآن وصداقت دین اسلام ایسی تالیف کی ہے جسکے مطالعہ کے بعد طالب حق سے بجز قبولیت اسلام کچھ بن نہ پڑے، اور اس کے جواب میں قلم اٹھانے کی کسی کو جرأت نہ ہو سکے۔

اس کتاب کے ساتھ اس مضمون کا ایک اشتہار دیا جاوے گا کہ جو شخص اس کتاب کے دلائل کو توڑ دے، ومع ذالک اس کے مقابلہ میں اسی قدر دلائل یا ان کے نصف یا ثلث یا ربع یا خمس سے اپنی کتاب کا (جس کو وہ الہامی سمجھتا ہو) حق ہونا، یا اپنے دین کا بہتر ہونا، ثابت کر دکھائے اور اس کے کلام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یا جواب کو میری شرائط مذکورہ کے موافق تین منصف (جن کو مذہب فرف یقین سے تعلق نہ ہو) مان لیں، تو میں اپنی جائداد تعدادی دس ہزار روپیہ سے (جو میرے قبض و تصرف میں ہے) دست بردار ہو جاؤں گا۔ اور سب کچھ اس کی حوالے کر دوں گا۔ اس باب میں جس طرح کوئی چاہے مجھ سے اپنا اطمینان کر لے مجھ سے تمسک لکھالے یا رجسٹری کرالے اور میری جائداد منقولہ وغیر منقولہ کو آ کر بچشم خود دیکھ لے۔

باعث تصنیف:

اس کتاب کے پنڈت یانند صاحب اوران کے اتباع ہیں جو اپنی امت کو آریہ سماج کے نام سے مشہور کر رہے ہیں اور بجز اپنے وید کے حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ مسیح اور حضرت محمد ﷺ کی تکذیب کرتے ہیں اور نعوذ باللہ توریت، انجیل، زبور، فرقان مجید کو محض افتراء سمجھتے ہیں اور ان مقدس نبیوں کے حق میں ایسے توہین آمیز کلمات بولتے ہیں کہ ہم سن نہیں سکتے۔ ایک صاحب نے ان میں سے اخبار سفیر ہند میں طلب ثبوت حقانیت فرقان مجید کئی دفعہ ہمارے نام اشتہار جاری کیا ہے۔ اب ہم نے اس کتاب میں ان کا اور ان کے اشتہاروں کا کام تمام کر دیا ہے، اور صداقت قرآن و نبوت کو بخوبی ثابت کیا ہے۔

پہلے ہم نے اس کتاب کا ایک حصہ پندرہ جزو میں تصنیف کیا۔ بغرض تکمیل تمام ضروری امروں کے نو حصے اور زیادہ کر دیئے جس کے سبب سے کتاب ڈیڑھ سو جزو ہو گئی۔ ہر ایک حصہ اس کا ایک ایک ہزار صفحہ چھپے، تو چورانوے روپیہ صرف ہوتے ہیں۔ پس کل حصص کتاب نو سو چالیس روپئے سے کم میں نہیں چھپ سکتے۔ ازانجا کہ ایسی بڑی کتاب کا چھپ کر شائع ہونا بجز معاونت مسلمان بھائیوں کے بڑا مشکل امر ہے اور ایسے اہم کام میں اعانت کرنے میں جس قدر ثواب ہے وہ ادنی اہل اسلام پر بھی مخفی نہیں۔ لہذا اخوان مومنین سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں شریک ہوں اور اس کے مصارف طبع میں معاونت کریں۔ اغنیاء لوگ اگر اپنے مطبخ کے ایک دن کا خرچ بھی عنایت فرمائیں گے، تو یہ کتاب بسہولت چھپ جائے گی ورنہ یہ مہر درخشاں چھپا رہے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یایوں کریں کہ ہر ایک اہل وسعت بہ نیت خریداری کتاب پانچ پانچ روپیہ مع اپنی درخواستوں کے راقم کے پاس بھیج دیں۔ جیسی جیسی کتاب چھپتی جائے گی ان کی خدمت میں ارسال ہوتی رہے گی۔ غرض انصار اللہ بن کر اس نہایت ضروری کام کو جلد تر بسر انجام پہنا دیں اور نام اس کتاب کا البراهین الاحمديه على حقية كتاب الله القرآن والنبوة المحمديه رکھا گیا ہے ۔خدا اس کو مبارک کرے اور گمراہوں کو اس کے ذریعہ سے اپنے سیدھے راہ پر چلاوے۔ آمین

المشتہر: خاکسار غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

(مجموعہ قادیانی اشتہارات۔ جلد اص ۱۰۔۱۲)

جس زور شور سے اس کتاب کا اشتہار تھا آخر کار نکلی تو صورت اس کی یہ تھی کہ ایک جلد موٹے حرفوں میں صرف اس کے اشتہار کی تھی۔ باقی جلدوں میں مضامین شروع ہوئے، مگر مضامین کی بناء زیادہ تر اپنے الہامات اور مکاشفات پر تھی۔ لیکن وہ الہامات ایسے کچھ صاف اور صریح اسلام کے مخالف نہ تھے بلکہ محض معاون بعض گول، اس لئے حسن ظن علماء اس پر بھی مرزا قادیانی سے مانوس ہی رہے۔ اس زمانہ میں سب سے بڑے مانوس مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی ایڈیٹر اشاعۃ السنہ تھے جنہوں نے اس کتاب پر بڑا بسیط ریویو لکھا اور مخالفین کے جوابات دیئے۔ باوجود اس کے دوراندیش علمائے اسلام مرزا قادیانی سے خوف زدہ تھے۔ مولانا حافظ عبدالمنان مرحوم محدث وزیر آبادیؒ سے میں نے خود سنا (فرماتے تھے) کہ

مجھے شبہ ہوتا ہے کسی دن یہ شخص (مرزا) نبوت کا دعوی کرے گا ۔

ایسا ہی حضرت مولوی ابوعبداللہ غلام العلی صاحب مرحوم امرتسری سے سننے والوں کا بیان ہے کہ مرحوم بھی مرزا قادیانی سے خوف زدہ تھے کہ کسی دن نبوت کا دعوی کریں گے۔ مرزا قادیانی نے براہین احمدیہ میں مولوی صاحب مرحوم کا نام لے کر رد بھی کیا ہے۔ ایسا ہی مولوی غلام دستگیر مرحوم قصوری اور مولوی محمد وغیرہ خاندان علمائے لدھیانہ بھی مرزا قادیانی سے بدظن تھے۔ ہم حیران ہیں ان علماء کی فراست کس درجہ کی تھی کہ آخر کار وہی ہوا جو ان حضرات نے گمان کیا تھا جس کا بیان دوسرے باب میں آئے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی ملک میں بحیثیت ایک نامور مصنف، مناظر، بلکہ باکمال عارف باللہ، صوفی، ملہم کی صورت میں پیش ہوئے تھے، اس لئے آپ کی کوئی تجویز کراماتی رنگ سے خالی نہیں ہوتی تھی۔ چنانچہ آپ نے ایک اشتہار بطور اظہار کرامت دیا جو درج ذیل ہے

پیش گوئی

بالہام اللہ تعالی واعلامہ عزوجل ۔

خدائے رحیم وکریم بزرگ وبرتر نے جو ہر چیز پر قادر ہے (جل شانہ وعزاسمہ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ

میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں، اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا، اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بہ پایہ قبولیت جگہ دی۔ اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔

سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے۔ اور فتح وظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں، موت کے پنجے سے نجات پاویں۔ اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں، باہر آویں۔ اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آ جائے۔ اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔ اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں سو کرتا ہوں۔ اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جاوے۔

سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک ذکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔اس کو مقدس روح دی گئی ہے۔اور وہ رجس سے پاک ہے۔اور وہ نوراللہ ہے۔مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔اس کے ساتھ فضل ہے۔جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔وہ صاحب شوکت اور عظمت اور دولت ہوگا۔وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت اور غیوری نے اسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔وہ سخت ذہین اور فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری سے پر کیا جائے گا۔اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنی سمجھ میں نہیں آئے)۔

دوشنبہ ہے، مبارک دوشنبہ۔فرزند دل بند گرامی ارجمند

مظهر الاول و الآخر مظهر الحق و العلاء كان الله نزل من السماء

جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی سے عطر سے ممسوح کیا۔ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا و کان امرا مقضیا ۔

خاکسار مرزا غلام احمد مولف براہین احمدیہ ہوشیارپور طویلہ شیخ مہر علی صاحب رئیس ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء (مجموعہ قادیانی اشتہارات۔جلد ا ص ۱۰۰۔۱۰۲)

اس اشتہار پر مخالفوں کی طرف سے اعتراض ہوا کہ چند روز سے مرزا غلام احمد قادیانی کے گھر میں لڑکا پیدا ہوا ہے جس کو مخفی رکھا گیا ہے۔اس کے جواب میں مرزا قادیانی نے ایک اشتہار دیا جو درج ذیل ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اشتہار واجب الاظہار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

چونکہ اس عاجز کے اشتہار مورخہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء پر جس میں ایک پیش گوئی دربارہ تولد ایک فرزند صالح ہے، جو بصفات مندرجہ اشتہار پیدا ہوگا، دہ شخص سکنہ قادیان یعنی حافظ سلطانی کشمیری وصابر علی نے روبروئے مرزا نواب بیگ ومیاں شمس الدین ومرزا غلام علی ساکنان قادیان یہ دروغ بے فروغ برپا کیا ہے کہ ہماری دانست میں عرصہ ڈیڑھ ماہ سے صاحب مشتہر کے گھر میں لڑکا پیدا ہو گیا ہے۔

حالانکہ یہ قول نامردگان کا سراسر دروغ و بمقتضائے کینہ وحسد وعناد جعلی ہے جس سے نہ صرف مجھ پر بلکہ تمام مسلمانوں پر حملہ کرنا چاہتے ہیں، اس لئے ہم ان کے قول دروغ کا ردّ واجب سمجھ کر عام اشتہار دیتے ہیں:

کہ ابھی تک جو ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء ہے ہمارے گھر میں کوئی لڑکا بجز دولڑکوں کے جن کی عمر ۲۰۔۲۲ سال سے زیادہ ہے پیدا نہیں ہوا۔

لیکن ہم جانتے ہیں کہ ایسا لڑکا بموجب وعدہ الٰہی ۹ برس کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا۔ خواہ جلد ہو خواہ دیر سے بہرحال اس عرصہ کے اندر پیدا ہو جائیگا۔

اور یہ اتہام کہ گویا ڈیڑھ ماہ سے پیدا ہو گیا ہے سراسر دروغ ہے۔ ہم اس دروغ کے ظاہر کرنے کے لئے لکھتے ہیں کہ آج کل ہمارے گھر کے لوگ بمقام چھاؤنی انبالہ صدر بازار اپنے والدین کے پاس یعنی والد میر ناصر نواب صاحب نقشہ نویس دفتر نہر کے پاس بود و باش رکھتے ہیں اور انکے گھر کے متصل منشی مولا بخش صاحب ملازم ڈاک ریلوے اور بابو محمد شریف صاحب کلرک دفتر نہر رہتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ معترضین یا جس شخص کو شبہ ہو اس پر واجب ہے کہ اپنا شبہ رفع کرنے کے لئے وہاں چلا جاوے اور اس جگہ ارد گرد سے خوب دریافت کر لے۔ اگر کرایہ آمدورفت نہ ہو تو ہم اس کو دے دیں گے ۔لیکن اگر اب بھی جا کر دریافت نہ کرے اور نہ دروغ گوئی سے باز آئے تو بجز اس کے ہمارے اور حق پسندوں کی نظر میں لعنۃ اللہ علی الکاذبین کا لقب پاوے۔ اور نیز زیر عتاب حضرت احکم الحاکمین کے آوے۔ اور کیا ثمرہ اس یاوہ گوئی کا ہوگا۔ خدا تعالیٰ ایسے شخصوں کو ہدایت دیوے کہ جو جوش حسد میں آکر اسلام کی کچھ پرواہ نہیں رکھتے اور اس دروغ گوئی کے مآل کو بھی نہیں سوچتے۔

اس جگہ اس وہم کا دور کرنا بھی قرین مصلحت ہے کہ جو بمقام ہوشیار پور ایک آریہ صاحب نے اس پیش گوئی پر بصورت اعتراض کیا تھا کہ لڑکا لڑکی کے پیدا ہونے کی شناخت دائیوں کو بھی ہوتی ہے۔ دائیاں بھی معلوم کر سکتی ہیں کہ لڑکا پیدا ہوگا یا لڑکی۔

واضح رہے کہ ایسا اعتراض کرنا معترض صاحب کی سراسر حیلہ سازی و حق پوشی ہے۔ کیونکہ اول تو کوئی دائی ایسا دعوی نہیں کر سکتی۔ بلکہ ایک حاذق طبیب بھی ایسا دعوی ہرگز نہیں سکتا کہ اس امر میں میری رائے قطعی اور یقینی ہے اور جس میں تخلف کا امکان نہیں۔ صرف ایک اٹکل ہوتی ہے کہ جو بارہا خطا ہو جاتی ہے۔

علاوہ اس کے یہ پیش گوئی آج کی تاریخ سے دو برس پہلے کئی آریوں اور مسلمانوں و بعض مولویوں و حافظوں کو بھی بتلائی گئی تھی۔ چنانچہ آریوں میں سے ایک شخص ملاوامل نام جو سخت مخالف اور نیز شرم پت ساکنان قصبہ قادیان ہیں۔

ماسوا اس کے ایک نادان بھی سمجھ سکتا ہے کہ مفہوم پیش گوئی کا اگر بنظر یکجائی دیکھا جائے، تو ایسا بشری طاقتوں سے بالاتر ہے جسکے نشان الٰہی ہونے میں کسی کو شک نہیں رہ سکتا۔ اگر شک ہو تو ایسی قسم کی پیش گوئی جو ایسے ہی نشان پر مشتمل ہو پیش کرے۔

اس جگہ آنکھیں کھول کر دیکھ لینا چاہیے کہ یہ صرف پیش گوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشان آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جل شانہ نے ہمارے نبی کریم روف رحیم محمد مصطفیٰ ﷺ کی صداقت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وعظمت ظاہر کرنے کے لئے فرمایا ہے۔اور درحقیقت یہ نشان ایک مردہ کے زندہ کرنے سے صدہا اعلیٰ درجہ اعلیٰ واولیٰ واکمل واتم ہے۔کیونکہ مردہ کو زندہ کرنے کی حقیقت یہی ہے کہ جناب الٰہی میں دعا کر کے ایک روح واپس منگوایا جائے۔اور ایسا مردہ زندہ کرنا حضرت مسیح اور بعض دیگر انبیاء کی نسبت بائیبل میں لکھا ہے جسکے ثبوت میں معترضین کو بہت سی کلام ہے۔اور پھر باوصف ان سب عقلی ونقلی جرح وقدح کے یہ بھی منقول ہے کہ ایسا مردہ صرف چند منٹ کے لئے زندہ رہتا تھا،اور پھر دوبارہ اپنے عزیزوں کو دوہرے ماتم میں ڈال کر اس جہان سے رخصت ہو جاتا۔جس کے دنیا میں آنے سے نہ دنیا کو کچھ فائدہ پہنچتا تھا نہ خود اس کو آرام ملتا تھا،اور نہ اس کے عزیزوں کو کوئی سچی خوشی حاصل ہوتی تھی۔سو اگر مسیح کی دعا سے بھی کوئی روح دنیا میں آئی تو درحقیقت اس کا آنا نہ آنا برابر تھا۔اور بفرض محال اگر ایسی روح کئی سال جسم میں باقی رہتی،تب بھی ایک ناقص روح کسی رذیل یا دنیا پرست کی جو احد من الناس ہے دنیا کو کیا فائدہ پہنچا سکتی تھی۔

مگر اس جگہ بفضلہٖ تعالیٰ واحسانہ وببرکت حضرت خاتم الانبیاءﷺ خداوند کریم نے اس عاجز کی دعا قبول کر کے ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا جس کی ظاہری وباطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔سو اگرچہ بظاہر یہ نشان احیاء موتی کے برابر معلوم ہوتا ہے،مگر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ یہ نشان مردوں کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ بہتر ہے۔مردہ کی بھی روح ہی دعا سے واپس آتی ہے،اور اس جگہ بھی دعا سے ہی ایک روح منگوائی گئی ہے۔مگر ان روحوں اور اس روح میں لاکھوں کوسوں کا فرق ہے۔جو لوگ مسلمانوں میں چھپے ہوئے مرتد ہیں،وہ آنحضرتﷺ کے معجزات کا ظہور دیکھ کر خوش نہیں ہوتے،بلکہ ان کو بڑا رنج پہنچتا ہے کہ ایسا کیوں ہوا۔

اے لوگو! میں کیا چیز ہوں اور کیا حقیقت۔جو کوئی مجھ پر حملہ کرتا ہے وہ درحقیقت میرے پاک متبوع پر جو نبی کریمﷺ ہے حملہ کرنا چاہتا ہے۔مگر اس کو یاد رکھنا چاہیے کہ وہ آفتاب پر خاک نہیں ڈال سکتا،بلکہ وہی خاک اس کے سر پر،اس کی آنکھوں پر،اس کے منہ پر گر کر اس کو ذلیل اور رسوا کرے گی،اور ہمارے نبی کریم کی شان وشوکت اس کی عداوت اور اس کے بخل سے کم نہیں ہوگی،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بلکہ زیادہ سے زیادہ خدا تعالی ظاہر کرے گا۔ کیا تم فجر کے قریب آفتاب نکلنے سے روک سکتے ہو۔ ایسے ہی تم آنحضرت ﷺ کے آفتاب نبوت کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ خدا تعالی تمہارے کینوں اور بخلوں کو دور کرے والسلام علی من اتبع الھدی۔

راقم: خاکسار غلام احمد مولف براہین احمدیہ از قادیان ضلع گورداسپور

۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء روز دوشنبہ (مجموعہ قادیانی اشتہارات جلد ا ص ۱۱۳۔۱۱۶)

اس اشتہار پر بھی اعتراضات ہوئے تو مرزا غلام احمد قادیانی نے ان کے جواب میں ایک اور اشتہار دیا جو درج ذیل ہے:

اشتہار صداقت آثار

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

واضح ہو کہ اس خاکسار کے اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء پر بعض صاحبوں نے جیسے منشی اندرمن صاحب مرادآبادی نے یہ نکتہ چینی کی ہے کہ نو برس کی حد جو پسر موعود کے لیے رکھی گئی ہے یہ بڑی گنجائش کی جگہ ہے۔ ایسی لمبی میعاد تک تو کوئی نہ کوئی لڑکا پیدا ہو سکتا ہے۔ سو اول تو اس کے جواب میں یہ واضح ہو کہ جن صفات خاصہ کے ساتھ لڑکے کی بشارت دی گئی ہے کسی لمبی میعاد سے گو نو برس سے بھی دو چند ہوتی اس کی عظمت اور شان میں کچھ فرق نہیں آسکتا بلکہ صریح دلی انصاف ہر ایک انسان کا شہادت دیتا ہے کہ ایسے عالی درجہ کی خبر جو ایسے نامی اور اخص آدمی کے تولد پر مشتمل ہے انسانی طاقتوں سے بالاتر ہے۔ اور دعا کی قبولیت ہو کر ایسی خبر کا ملنا بے شک یہ بڑا بھاری آسمانی نشان ہے۔ نہ یہ کہ صرف پیش گوئی ہے۔ ماسوا اس کے اب بعد اشاعت اشتہار مندجہ بالا دوبارہ اس امر کے انکشاف کے لیے جناب الٰہی میں توجہ کی گئی تو آج آٹھ اپریل ۱۸۸۶ء میں اللہ تعالیٰ جل شانہ کی طرف سے اس عاجز پر اس قدر کھل گیا کہ ایک لڑکا بہت ہی قریب ہونے والا ہے جو مدت حمل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے تجاوز نہیں کر سکتا۔ اس سے ظاہر ہے کہ غالباً ایک لڑکا ابھی ہونے والا ہے یا بالضرور اس کے قریب کے حمل میں۔ لیکن یہ ظاہر نہیں کیا گیا کہ جواب پیدا ہوگا یہ وہی لڑکا ہے یا وہ کسی اور وقت میں نو برس کے عرصہ میں پیدا ہوگا اور پھر بعد اس کے یہ بھی الہام ہوا کہ انہوں نے کہا کہ آنے والا یہی ہے یا ہم دوسرے کی راہ دیکھتے رہیں۔ چونکہ یہ عاجز ایک بندہ ضعیف مولی کریم جل شانہ کا ہے اس لیے اسی قدر ظاہر کرتا ہے جو منجانب اللہ ظاہر کیا گیا۔ آئندہ جو اس سے زیادہ منکشف ہوگا وہ بھی شائع کیا جائے گا۔

و السلام علی من اتبع الھدی۔

المشتھر خاکسار غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور ۸۔ اپریل ۱۸۸۶ء۔ مطابق دوم رجب ۱۳۰۳ھ۔

(مجموعہ قادیانی اشتہارات۔ ج ا ص ۱۱۶ تا ۱۱۷)

....

خوش خبری

اے ناظرین میں آپ کو بشارت دیتا ہوں کہ وہ لڑکا جس کے تولد کے لئے میں نے اشتہار ۸۔ اپریل ۱۸۸۶ء میں پیش گوئی کی تھی اور خدا تعالی سے اطلاع پا کر اپنے کھلے کھلے بیان میں لکھا تھا کہ اگر وہ حمل موجودہ میں پیدا نہ ہوا تو دوسرے حمل میں جو اس کے قریب ہے ضرور پیدا ہو جائے گا آج ۱۶ ذی قعدہ ۱۳۰۴ھ مطابق ۷۔ اگست ۱۸۸۷ء میں بارہ بجے رات کے بعد ڈیڑھ بجے کے قریب وہ مولود مسعود پیدا ہوگیا. فا لحمد لله علی ذ لك

اب دیکھنا چاہیے کہ یہ کس قدر بزرگ پیشگوئی ہے جو ظہور میں آئی۔ آریہ لوگ بات بات میں یہ سوال کرتے ہیں کہ ہم وہ پیش گوئی منظور کریں گے جس کا وقت بتلایا جائے سو اب یہ پیش گوئی انہیں منظور کرنی پڑی کیونکہ اس پیش گوئی کا مطلب یہ ہے کہ حمل دوم بالکل خالی نہیں جائے گا ضرور لڑکا پیدا ہوگا اور وہ حمل بھی کچھ دور نہیں بلکہ قریب ہے یہ مطلب اگر چہ اصل الہام میں مجمل تھا لیکن میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے اسی اشتہار میں لڑکا پیدا ہونے سے ایک برس چار مہینہ پہلے روح القدس سے قوت پا کر مفصل طور پر مضمون مذکور بالا لکھ دیا یعنی یہ کہ اگر لڑکا اس حمل میں پیدا نہ ہوا تو دوسرے حمل میں ضرور ہوگا آریوں نے حجت کی تھی کہ یہ فقرہ الہامی کہ جو ایک مدت حمل سے تجاوز نہیں کرے گا حمل موجودہ سے خاص تھا جس سے لڑکی ہوئی۔ میں نے ہر ایک مجلس اور ہر ایک تحریر و تقریر میں انہیں جواب دیا کہ یہ حجت تمہاری فضول ہے کیونکہ کسی الہام کے وہ معنی ٹھیک ہوتے ہیں کہ ملہم آپ بیان کرے اور ملہم کے بیان کردہ معنوں پر کسی اور کی تشریح و تفسیر ہرگز فوقیت نہیں رکھتی کیونکہ ملہم اپنے الہام سے اندرونی واقفیت رکھتا ہے اور خدا تعالیٰ سے خاص طاقت پا کر اس کے معنی کرتا ہے

پس جس حالت میں لڑکی کے پیدا ہونے سے کئی دن پہلے عام طور پر کئی سو اشتہار چھپوا کر میں نے شائع کر دیئے اور بڑے بڑے آریوں کی خدمت میں بھی بھیج دیئے تو الہامی عبارت کے وہ معنی قبول نہ کرنا جو خود ایک خفی الہام نے میرے پر ظاہر کئے اور پیش از ظہور مخالفین تک پہنچا دیئے گئے کیا ہٹ دھرمی ہے یا نہیں۔ کیا ملہم اپنے الہام کے معانی بیان کرنا یا مصنف کا اپنی تصنیف کے کسی عقیدہ کو ظاہر کرنا تمام دوسرے لوگوں کے بیانات سے عندالعقل زیادہ معتبر نہیں ہے بلکہ خود سوچ لینا چاہیے کہ مصنف جو کچھ پیش از وقوع کوئی امر غیب بیان کرتا ہے اور صاف طور پر ایک بات کی نسبت دعویٰ کر لیتا ہے تو وہ اپنے الہام اور اس تشریح کا آپ ذمہ دار ہوتا ہے اور اس کی باتوں میں دخل بے جا دینا ایسا ہے جیسا کوئی مصنف کو کہے کہ تیری تصنیف کے یہ معنی نہیں بلکہ یہ ہیں جو میں نے سوچے ہیں اب ہم اصل اشتہار ۸۔ اپریل ۱۸۸۶ء ناظرین کے ملاحظہ کے لئے ذیل میں لکھتے ہیں تا کہ ان کو اطلاع ہو کہ ہم نے پیش از وقوع اپنی پیش گوئی کی نسبت کیا دعویٰ کیا تھا اور پھر وہ کیسا اپنے وقت پر پورا ہوا۔

المشتہر : خاکسار غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور ۷۔ اگست ۱۸۸۷ء۔

(مجموعہ قادیانی اشتہارات۔ جلد ۱ ص ۱۴۱۔۱۴۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس اشتہار نے تمام نزاعوں کا فیصلہ کر دیا اور مرزا غلام احمد قادیانی کے لئے آئندہ کی مشکلات کا دروازہ کھول دیا۔ جس کا لازمی نتیجہ مخالفوں کی شورش ہوا۔ چنانچہ چاروں طرف سے مخالف ٹوٹ پڑے مگر مرزا غلام احمد قادیانی کچھ ایسے کمزور دل گردے کے نہیں تھے جو مخالفوں کی شورش سے دب جاتے آپ نے بڑے حوصلہ اور بڑی متانت سے اشتہار دیا جو درج ذیل ہے

حقانی تقریر بر واقعہ وفات بشیر

واضح ہو کہ اس عاجز کے لڑکے بشیر احمد کی وفات سے جو ۷۔ اگست ۱۸۸۷ء روز یک شنبہ میں پیدا ہوا تھا اور ۴ نومبر ۱۸۸۸ء کو اسی روز یک شنبہ میں ہی اپنی عمر کے سولھویں مہینے میں بوقت نماز صبح اپنے معبود حقیقی کی طرف واپس بلایا گیا عجیب طور کا شور و غوغا خیال خیال لوگوں میں اٹھا اور رنگارنگ کی باتیں کیں اور طرح طرح کی نافہمی اور کج دلی کی رائیں ظاہر کی گئیں مخالفین مذہب جن کا شیوہ بات بات میں خیانت وافتراء ہے انہوں نے اس بچے کی وفات پر انواع واقسام کی افتراء گھڑنی شروع کی سو ہر چند ابتدا میں ہمارا ارادہ نہ تھا کہ آن پسر معصوم کی وفات پر کوئی اشتہار یا تقریر شائع کریں اور نہ شائع کرنے کی ضرورت تھی کیونکہ کوئی ایسا امر درمیان نہ تھا کہ کسی فہیم آدمی کی ٹھوکر کھانے کا موجب ہو سکے لیکن جب یہ شور و غوغا انتہاء کو پہنچ گیا اور کچے اور ابلہ مزاج مسلمانوں کے دلوں پر بھی اس کا مضر اثر پڑتا ہوا نظر آیا تو ہم نے محض للہ یہ تقریر شائع کرنا مناسب سمجھا

اب ناظرین پر منکشف ہو کہ بعض مخالفین پسر متوفی کی وفات کا ذکر کر کے اپنے اشتہارات واخبارات میں طنز سے لکھتے ہیں کہ یہ وہی بچہ ہے جس کی نسبت اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء اور ۸۔ اپریل ۱۸۸۶ء اور ۷۔ اگست ۱۸۸۷ میں یہ ظاہر کیا گیا تھا کہ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہو گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی بعضوں نے اپنی طرف سے افتراء کر کے یہ بھی اپنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اشتہار میں لکھا کہ اس بچہ کی نسبت یہ الہام بھی ظاہر کیا گیا تھا کہ یہ بادشاہوں کی بیٹیاں بیاہنے والا ہوگا لیکن ناظرین پر منکشف ہو کہ جن لوگوں نے یہ نکتہ چینی کی ہے انہوں نے بڑا دھوکا کھایا ہے یا دھوکا دینا چاہا ہے اصل حقیقت یہ ہے کہ ماہ اگست ۱۸۸۷ء تک جو پسر متوفی کی پیدائش کا مہینہ ہے جس قدر اس عاجز کی طرف سے اشتہار چھپے ہیں جن کا لیکھ رام پشاوری نے وجہ ثبوت کے طور پر اپنے اشتہار میں حوالہ دیا ہے ان میں سے کوئی شخص ایک ایسا حرف بھی پیش نہیں کر سکتا جس میں یہ دعوی کیا گیا ہو کہ مصلح موعود اور عمر پانے والا یہی لڑکا تھا جو فوت ہو گیا بلکہ ۸۔اپریل ۱۸۸۶ء کا اشتہار اور نیز ۷ اگست ۱۸۸۷ء کا اشتہار کہ جو ۱۸ اپریل ۱۸۸۶ء کی بنا پر اور اس کے حوالہ سے بروز تولد بشیر شائع کیا گیا تھا صاف بتلا رہا ہے کہ ہنوز الہامی طور پر یہ تصفیہ نہیں ہوا کہ آیا یہ لڑکا مصلح موعود اور عمر پانے والا ہے یا کوئی اور ہے تعجب کہ لیکھ رام پشاوری نے جوش تعصب میں آکر اپنے اشتہار میں جو اس کی جبلی خصلت بدگوئی وبدزبانی سے بھرا ہوا ہے اشتہارات مذکورہ کے حوالہ سے اعتراض تو کر دیا مگر ذرا آنکھیں کھول کر ان تینوں اشتہاروں کو پڑھ نہ لیا تاکہ جلد بازی کی ندامت سے بچ جاتا نہایت افسوس ہے کہ ایسے دروغ باف لوگوں کو آریوں کے وہ پنڈت کیوں دروغ گوئی سے منع نہیں کرتے جو بازاروں میں کھڑے ہو کر اپنا اصول یہ بتلاتے ہیں کہ جھوٹ کو چھوڑنا اور تیاگنا اور سچ کو ماننا اور قبول کرنا آریوں کا دھرم ہے۔ پس عجیب بات یہ ہے کہ یہ دھرم قول کے ذریعہ سے تو ہمیشہ ظاہر کیا جاتا ہے مگر فعل کے وقت ایک مرتبہ بھی کام نہیں آتا۔ افسوس ہزار افسوس۔

اب خلاصہ کلام یہ کہ ہر دو اشتہار ۱۸۔اپریل ۱۸۸۶ء اور ۷۔اگست ۱۸۸۷ء مذکورہ بالا اس ذکر وحکایت سے بالکل خاموش ہیں کہ لڑکا پیدا ہونے والا کیسا اور کن صفات کا ہے۔ بلکہ یہ دونوں اشتہارات صاف شہادت دیتے ہیں کہ ہنوز یہ امر الہام کی رو سے غیر منفصل اور غیر مصرح ہے ہاں یہ تعریفیں جو اوپر گذر چکی ہیں ایک آنے والے لڑکے کی نسبت عام طور پر بغیر کسی تخصیص وتعیین کے اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں ضرور بیان کی گئی ہیں لیکن اس اشتہار میں تو کسی جگہ نہیں لکھا کہ جو ے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگست ۱۸۸۷ء کولڑکا پیدا ہوگا وہی مصداق ان تعریفوں کا ہے۔ بلکہ اس اشتہار میں اس لڑکے کے پیدا ہونے کی کوئی تاریخ مندرج نہیں کہ کب اور کس وقت ہوگا۔ پس ایسا خیال کرنا کہ ان اشتہارات میں مصداق ان تعریفوں کا اسی پسر متوفی کوٹھہرایا گیا تھا سراسراہٹ دھرمی اور بے ایمانی ہے۔ یہ سب اشتہارات ہمارے پاس موجود ہیں اوراکثر ناظرین کے پاس موجود ہوں گے۔مناسب ہے کہ ان کوغور سے پڑھیں اور پھر آپ ہی انصاف کریں جب یہ لڑکا جوفوت ہو گیاہے پیدا ہوا تھا تو اس کی پیدائش کے بعد صدہا خطوط اطراف مختلفہ سے بدیں استفسار پہنچے تھے کہ کیا یہ وہی مصلح موعود ہے جس کے ذریعہ سے لوگ ہدایت پائیں گے تو سب کی طرف یہی جواب لکھا گیا تھا کہ اس بارے میں صفائی سے اب تک کوئی الہام نہیں ہوا (مکاتیب احمد میں ایسے کتنے خط موجود ہیں؟ بہا) ہاں اجتہادی طور پر گمان کیا جاتا تھا کہ کیا تعجب کہ مصلح موعود یہی لڑکا ہواوراس کی وجہ یہ تھی کہ اس پسر متوفی کی بہت سی ذاتی بزرگیاں الہامات میں بیان کی گئی تھیں جواس کی پاکیزگی روح اور بلندی فطرت اور علو استعداد اور روشن جوہری اور سعادت جبلی کے متعلق تھیں اوراس کی کاملیت استعدادی سے علاقہ رکھتی تھیں۔

سو چونکہ وہ استعدادی بزرگیاں ایسی نہیں تھیں جس کے لئے بڑی عمر پانا ضروری ہوتا، اسی باعث سے یقینی طور پرکسی الہام کی بنا پر اس رائے کو ظاہر نہیں کیا گیا تھا کہ ضرور یہ لڑکا پختہ عمر تک پہنچے گا۔ اوراسی خیال اورانتظار میں سراج منیر کے چھاپنے میں توقف کی گئی تھی تاجب اچھی طرح الہامی طور پرلڑکے کی حقیقت کھل جائے،تب اس کا مفصل ومبسوط حال لکھا جائے۔

سوتعجب اورنہایت تعجب کہ جس حالت میں ہم اب تک پسر متوفی کی نسبت الہامی طور پر کوئی رائے قطعی ظاہر کرنے سے بکلی خاموش اورساکت رہے اورایک ذراسا الہام بھی اس بارے میں شائع نہ کیا،تو پھر ہمارے مخالفوں کے کانوں میں کس نے پھونک ماردی کہ ایسا اشتہار ہم نے شائع کردیا ہے۔ المبلغ :غلام احمد عفی عنہ یکم دسمبر ۱۸۸۸ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ اشتہار معمولی اشتہار نہیں بلکہ ایک کتاب ہے جو ۲۰ ضرب ۳۰ کے ۲۴ صفحوں پر ختم ہے۔ مضمون سارا اسی قدر ہے جو اوپر نقل ہوا۔

ہاں اس اشتہار کے اخیر کے چند فقرے قابل دید و شنید ہیں۔ جو مرزا غلام احمد قادیانی کی طرز زندگی کا اظہار کرتے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

> بالآخر یہ بھی اس جگہ واضح رہے کہ ہمارا اپنے کام کے لئے تمام و کمال بھروسہ اپنے مولا کریم پر ہے۔ اس بات سے کچھ غرض نہیں کہ لوگ ہم سے اتفاق رکھتے ہیں یا نفاق۔ اور ہمارے دعوی کو قبول کرتے ہیں یا ردّ۔ اور ہمیں تحسین کرتے ہیں یا نفرین۔ بلکہ ہم سب سے اعراض کر کے اور غیر اللہ کو مردہ سمجھ کر اپنے کام میں لگے ہوئے ہیں۔ گو بعض ہم سے اور ہماری ہی قوم میں سے ایسے بھی ہیں کہ وہ ہمارے اس طریق کو نظر تحقیر سے دیکھتے ہیں، مگر ہم ان کو معذور کہتے ہیں اور جانتے ہیں کہ ہم پر ظاہر کیا گیا ہے وہ ان پر نہیں اور جو ہمیں پیاس لگادی گئی ہے وہ انہیں نہیں کل یعمل علی شاکلتہ

(مجموعہ قادیانی اشتہارات۔ ج ا ص ۱۸۰)

ان فقرات سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنی کاروائی ہمیشہ متوکلانہ اور عارفانہ دکھلایا کرتے تھے۔ چنانچہ جب بعض علماء نے آپ کو دوستانہ نصیحت کی کہ اس قسم کے مکاشفات ظاہر نہ کیا کریں جن سے مخالفین کو ہنسی کا موقع ملے تو آپ نے اسی اشتہار میں ان کو آڑے ہاتھوں لیا۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

> اس محل میں یہ بھی لکھنا مناسب سمجھتا ہوں کہ مجھے بعض اہل علم احباب کی ناصحانہ تحریروں سے معلوم ہوا ہے کہ وہ بھی اس عاجز کی یہ کاروائی پسند نہیں کرتے کہ برکات روحانیہ و آیات سماویہ کے سلسلہ کو جو بذریعہ قبولیت ادعیہ والہامات و مکاشفات تکمیل پذیر ہوتا ہے لوگوں پر ظاہر کیا جائے۔
>
> بعض کی ان میں سے اس بارہ میں یہ بحث ہے کہ یہ باتیں ظنی وشکی ہیں اور ان کے ضرر کی امید ان کے فائدہ سے زیادہ تر ہے۔
>
> وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ حقیقت میں یہ تمام بنی آدم میں مشترک و متساوی ہیں، شائد کسی قدر ادنی کمی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیشی ہو۔ بلکہ بعض حضرات کا خیال ہے کہ قریباً یکساں ہی ہیں۔

ان کا یہ بھی بیان ہے کہ ان امور میں مذہب اور اتقاء اوور تعلق باللہ کو کچھ دخل نہیں، بلکہ یہ فطرتی خواص ہیں جو انسان کی فطرت کو لگے ہوئے ہیں۔ اور ہر ایک بشر مومن ہو یا کافر صالح ہو یا فاسق کچھ تھوڑی سی کمی بیشی کے ساتھ صادر ہوتے رہتے ہیں۔

یہ تو ان کی قیل وقال ہے جس سے ان کی موٹی سمجھ اور سطحی خیالات اور مبلغ علم کا اندازہ ہوسکتا ہے۔ مگر فراست صحیحہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ غفلت اور حب دنیا کا کیڑا ان کی ایمانی فراست کو بالکل کھا گیا ہے۔

ان میں سے بعض ایسے ہیں کہ جیسے مجذوم کا جذام انتہاء کے درجہ تک پہنچ کر سکوت اعضاء تک نوبت پہنچاتا ہے اور ہاتھوں پیروں کا گلنا شروع ہوجاتا ہے ایسا ہی ان کے روحانی اعضاء جو روحانی قوتوں سے مراد ہیں بباعث غلو محبت دنیا کے گلنے سڑنے شروع ہوگئے ہیں اور ان کا شیوہ فقط ہنسی اور ٹھٹھہ بدظنی اور بدگمانی ہے دینی معارف اور حقائق پر غور کرنے سے بکلی آزادی ہے بلکہ یہ لوگ حقیقت اور معرفت سے کچھ سروکار نہیں رکھتے اور کبھی آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتے کہ ہم دنیا میں کیوں آئے اور ہمارا اصلی کمال کیا ہے بلکہ جیفہ دنیا میں دن رات غرق ہو رہے ہیں۔ ان میں یہ حس ہی باقی نہیں رہی کہ اپنی حالت کو ٹٹولیں کہ وہ کیسی سچائی کے طریق پر گری ہوئی ہے۔ اور بڑی بدقسمتی ان کی یہ ہے کہ یہ لوگ اپنی اس نہایت خطرناک بیماری کو پوری پوری صحت خیال کرتے ہیں، اور جو حقیقی صحت وتندرستی ہے اس کو بنظر توہین واستخفاف دیکھتے ہیں اور کمالات ولایت اور قرب الٰہی کی عظمت بالکل ان کے دلوں پر سے اٹھ گئی ہے اور نومیدی اور حرمان کی سی صورت پیدا ہوگئی ہے بلکہ اگر یہی حالت رہی تو ان کا نبوت پر ایمان قائم رہنا بھی کچھ معرض خطر میں ہی نظر آتا ہے

(مجموعہ قادیانی اشتہارات جلد اص ۱۸۱۔۱۸۲)

علمائے اسلام کی مشفقانہ نصیحت اور مرزا غلام احمد قادیانی کا تلخ جواب سن کر ایک عاشق کے تلخ جواب کی قدر معلوم ہوگئی جو اپنے ناصحوں کو کہتا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ناصحا! اتنا تو دل میں تو سمجھ اپنے کہ ہم
لاکھ نادان ہوں کیا تجھ سے بھی ناداں ہوں گے

ہم اقرار کرآئے ہیں کہ تاریخ مرزا بحیثیت مورخانہ لکھیں گے، مناظرانہ نہیں اسلئے ہم نے سب واقعات ناظرین کے سامنے رکھ دیئے ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے کئی ایک اشتہاروں میں تولد فرزندار جمند کا الہام شائع کیا یہاں تک کہ ۷۔اگست ۱۸۸۷ء کو بچہ پیدا ہوا جسکا نام بشیر رکھا (مجموعہ قادیانی اشتہارات جلد ا ص ۱۶۳) اور اس کو فرزند موعود قرار دے کر اشتہار دیا اور اسی اشتہار میں لکھا کہ

الہام کے وہ معنی ٹھیک ہوتے ہیں کہ ملہم آپ بیان کرے۔

(مجموعہ قادیانی اشتہارات۔ج ا ص ۱۴۲)

اس کے بعد وہ بشیر موعود فوت ہوگیا تو مولوی سعد اللہ مرحوم لدھیانوی کو یہ کہنے کا موقع ملا

بشیر آیا تھا کیا کم کر گیا تھا
ترا اعزاز اور اکرام مرزا
کیا تھا اس نے تجھ کو زندہ در گور
دیا تھا تجھ کو سخت الزام مرزا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب دوم

براہین احمدیہ کے بعد

ہم پہلے بتا آئے ہیں کہ مرزا قادیانی کی مشہور کتاب براہین احمدیہ کی تصنیف تک گو بعض علماء بدگمان تھے مگر جمہور علمائے اسلام آپ کی نسبت حسن ظن اور محبت رکھتے تھے لیکن براہین کے زمانہ کے بعد آپ نے جو رنگت اختیار کی تو سب علیحدہ ہو گئے اس لئے اس کی تہ کو معلوم کرنا ضروری ہے کہ وہ کون سا مرکزی مسئلہ ہے جس کی وجہ سے علمائے اسلام مرزا قادیانی سے بالکل متنفر ہو گئے

یوں تو بعد میں بہت سے مسائل پیدا ہو گئے جن کی تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں لیکن مرکزی مسئلہ جس کو اصل الاصول کہا جائے ایک ہی تھا اور اب بھی وہی ایک ہی ہے اس مسئلہ کی حقیقت اور اصلیت خود مرزا غلام احمد قادیانی کی کتاب براہین احمدیہ سے دکھاتے ہیں تا کہ ہمارے ناظرین کو علماء کی مخالفت کی نسبت بھی صحیح رائے قائم کرنے کا موقع مل سکے

براہین احمدیہ میں وہ مرکزی مسئلہ یوں مرقوم ہے

هوالذی ارسل رسول بالهدی لیظهره علی الدین کله

یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ ظہور میں آئے گا اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لاویں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔(براہین احمدیہ چہارم ۔خزائن ج ۱ص ۵۹۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس عبارت سے تین امر مفہوم ہیں:

ایک حضرت عیسی علیہ السلام کی زندگی،

دوم انہی کا دوبارہ تشریف لانا ،

سوم، تمام دنیا میں اسلام کا پھیل جانا۔

یہ ہیں براہین احمدیہ تک مرزا غلام احمد قادیانی کے خیالات۔ اس کے بعد مرزا قادیانی نے ۱۳۰۸ھ میں رسالہ فتح اسلام، توضیح مرام شائع کیے۔ جن میں اس خیال کی تبدیلی یوں کی کہ مسیح موعود جن کی بابت براہین احمدیہ کی مذکورہ عبارت میں لکھا تھا کہ اطراف واقطاع دنیا میں اسلام پھیلا دیں گے، ان کے منصب کا دعوی خود اختیار کر لیا۔ یعنی فرمایا کہ حضرت مسیح علیہ السلام فوت ہو گئے وہ تو نہیں آویں گے بلکہ ان جیسا کوئی آوے گا اور وہ میں ہوں۔ اس کا ذکر اور ثبوت ان رسالوں میں دینے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ ازالہ اوہام میں بہت لمبی تقریر کے بعد آپ نے لکھا:

سو یقیناً سمجھو کہ نازل ہونے والا ابن مریم یہی ہے جس نے یسی ابن مریم کی طرح اپنے زمانہ میں کسی ایسے شیخ والد روحانی کو نہ پایا جو اس کی روحانی پیدائش کا موجب ٹھہرا تا تب خدا تعالی خود اس کا متولی ہوا اور تربیت کی کنار میں لیا اور اس اپنے بندہ کا نام ابن مریم رکھا کیونکہ اس نے مخلوق میں اپنی روحانی والدہ کا تو منہ نہ دیکھا جس کے ذریعہ سے اس نے قالب اسلام کا پایا لیکن حقیقت اسلام کی اس کو بغیر انسانوں کے ذریعہ حاصل ہوئی تب وہ وجود روحانی پا کر خدا تعالی کی طرف اٹھایا گیا کیونکہ خدا تعالی نے اپنے ماسوا سے اس کو موت دے کر اپنی طرف اٹھالیا اور پھر ایمان اور عرفان کے ذخیرہ کے ساتھ خلق اللہ کی طرف نازل کیا سو وہ ایمان اور عرفان کا ثریا سے دنیا میں تحفہ لایا اور زمین کو سنسان پڑی تھی اور تاریک تھی اس کے روشن اور آباد کرنے کے فکر میں لگ گیا پس مثالی صورت کے طور پر یہی عیسی بن مریم ہے جو بغیر باپ کے پیدا ہوا کیا تم ثابت کر سکتے ہو کہ اس کا کوئی والد روحانی ہے کیا تم ثبوت دے سکتے ہو کہ تمہارے سلاسل اربعہ میں سے کسی سلسلہ میں یہ داخل ہے؟ پھر اگر یہ ابن مریم نہیں تو کون ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(ازالہ اوہام۔ص ۶۵۹۔قادیانی خزائن جلد ۳ص ۴۵۶)

مطلب اس عبارت کا یہ ہے کہ مسیح ابن مریم کیلئے جو حدیثوں میں پیش گوئی آئی ہے اس سے مراد میں ہوں۔کیونکہ ابن مریم کے یہ معنی ہیں کہ جس طرح حضرت مسیح علیہ السلام بغیر وسیلہ باپ کے پیدا ہوئے تھے، وہ مسیح موعود بغیر کسی شیخ طریقت کی راہنمائی کے کمال کو پہنچے گا۔چنانچہ میں ایسا ہی (بے پیر کے) کمال کو پہنچا ہوں۔اس دعوی پر علمائے اسلام کے ساتھ لفظی مباحثات ہوتے رہے۔لیکن مرزا غلام احمد قادیانی چونکہ روحانیت کے مدعی تھے اسلئے انہوں نے اپنی روحانیت کا ثبوت یوں دینا چاہا کہ واقعات آئندہ کی بابت پیش گوئیاں کیں جن کی بابت لکھا گیا کہ اگر یہ پیش گوئیاں صحیح نہ ہوں تو میں جھوٹا۔چنانچہ اسی کتاب ازالہ اوہام میں ایک پیش گوئی یوں فرمائی:

خدا تعالی نے پیش گوئی کے طور پر اس عاجز پر ظاہر فرمایا کہ مرزا احمد بیگ ولد مرزا گاماں بیگ ہوشیار پوری کی دختر کلاں انجام کار تمہارے نکاح میں آئے گی۔اور وہ لوگ بہت عداوت کریں گے اور بہت مانع آئیں گے اور کوشش کریں گے کہ ایسا نہ ہو۔لیکن آخر کار ایسا ہی ہوگا۔اور فرمایا کہ خدا تعالی ہر طرح سے اس کو تمہاری طرف لائے گا۔باکرہ ہونے کی حالت میں یا بیوہ کر کے۔اور ہر ایک روک کو درمیان سے اٹھاوے گا اور اس کام کو ضرورت پورا کرے گا کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔

(ازالہ اوہام۔ص ۳۹۶؟۔قادیانی خزائن ج ۳ص ۳۰۵)

اس پیش گوئی کے متعلق مزید معلومات آگے آویں گی۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوی مسیحیت پر سب سے اول مخالف مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اٹھے جنہوں نے مرزا قادیانی کے اقوال یک جا کر کے علماء کرام سے ان کے برخلاف ایک فتوی لیا، جو اپنے رسالہ اشاعۃ السنہ میں چھاپا۔مگر حق یہ ہے کہ بعد اس فتوی کے مرزا غلام احمد قادیانی نے بجائے دبنے کے اپنے خیالات اور مقالات میں جو ترقی کی اس کو دیکھتے ہوئے یہ فتوی جن خیالات پر علماء نے دیا تھا وہ کچھ بھی حقیقت نہ رکھتے تھے (مرزا نے آگے چل کر اس سے کہیں زیادہ کفریات کا ارتکاب کیا)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماہ مئی جون ۱۸۹۳ء میں مرزا غلام احمد قادیانی کا ایک مناظرہ عیسائیوں کے ساتھ امرتسر میں ہوا جس میں مرزا قادیانی کے مقابل ڈپٹی عبداللہ آتھم (پادری) تھے پندرہ روز تک مباحثہ ہوتا رہا جس میں پچاس پچاس آدمی فریقین کے بذریعہ ٹکٹ داخل ہوتے تھے۔مباحثہ الوہیت مسیح پر تھا۔مرزا غلام احمد قادیانی نے ابطال الوہیت مسیح پر بہت سی دلیلیں پیش کیں۔یہ مباحثہ جنگ مقدس کے نام سے چھپ چکا ہے۔مگر چونکہ لفظی بحثیں علمائے ظاہری کا حصہ ہیں اور مرزا غلام احمد قادیانی ایک روحانی درجہ لے کر آئے تھے اس لئے اپنے ان لفظی دلائل کوخود ہی ناکافی جان کر آخر میں ایک روحانی حربہ سے کام لینا چاہا۔چنانچہ آخری روز خاتمہ مباحثہ پر آپ کے الفاظ یہ تھے:

آج رات جو مجھ پر کھلا وہ یہ ہے کہ جب کہ میں نے بہت تضرع اور ابتہال سے جناب الٰہی میں دعا کی کہ تو اس امر کا فیصلہ کر اور ہم عاجز بندے ہیں تیرے فیصلہ کے سوا کچھ نہیں کر سکتے،تو اس نے مجھے یہ نشان بشارت کے طور پر دیا ہے کہ

اس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بناتا ہے وہ انہی دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لے کر یعنی پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جاوے گا اور اس کو سخت ذلت پہنچے گی بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے۔

اور جو شخص سچ پر ہے اور سچے کو خدا مانتا ہے اس کی اس سے عزت ظاہر ہوگی اور اس وقت جب یہ پیش گوئی ظہور میں آوے گی بعض اندھے سوجاکھے کئے جائیں گے اور بعض لنگڑے چلنے لگیں گے اور بعض بہرے سننے لگیں گے ..میں حیران تھا کہ اس بحث میں کیوں مجھے آنے کا اتفاق پڑا۔معمولی بحثیں تو اور لوگ بھی کیا کرتے ہیں۔اب یہ حقیقت کھلی کہ اس نشان کے لئے تھا۔میں اس وقت اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیش گوئی جھوٹی نکلی یعنی وہ فریق جو خدا تعالی کے نزدیک جھوٹ پر ہے وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے،تو میں ہر ایک سزا کے اٹھانے کے لئے تیار ہوں۔مجھ کو ذلیل کیا جائے۔روسیاہ کیا جائے۔میرے گلے میں رسہ ڈال دیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جائے۔مجھ کو پھانسی دیا جاوے۔ ہر ایک بات کے لئے تیار ہوں۔اور میں اللہ جلشانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسا ہی کرے گا ضرور کرے گا۔ضرور کرے گا۔زمین آسمان ٹل جائیں پر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی۔ (جنگ مقدس صفحہ ۱۸۸۔ قادیانی خزائن۔ج۶ص ۲۹۱۔۲۹۲)

اس روحانی حربہ کا مطلب صاف ہے کہ عیسائی مناظر (جو الوہیت مسیح کا قائل ہے) پندرہ ماہ کے عرصہ میں مرکر واصل جہنم ہوگا۔

اس پیش گوئی کے علاوہ ایک پیش گوئی مرزا غلام احمد صاحب کی اور تھی جو پنڈت لیکھ رام آریہ کے حق میں روحانی حربہ تھا۔جسکے متعلق اصل الفاظ یہ ہیں:

لیکھ رام پشاوری کی نسبت ایک پیشین گوئی

واضح ہو کہ اس عاجز نے اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں جو اس کتاب کے ساتھ شامل کیا گیا تھا، اندر من مرادآبادی اور لیکھ رام پشاوری کو اس بات کی دعوت کی تھی کہ اگر وہ خواہش مند ہوں تو ان کی قضاوقدر کی نسبت بعض پیش گوئیاں شائع کی جائیں۔

سو اس اشتہار کے بعد اندرمن نے تو اعراض (اصل میں اعتراض ہے) کیا اور کچھ عرصہ کے بعد فوت ہو گیا۔لیکن لیکھ رام نے بڑی دلیری سے ایک کارڈ اس عاجز کی طرف روانہ کیا کہ میری نسبت جو پیش گوئی چاہو،شائع کردو میری طرف سے اجازت ہے۔

سو اس کی نسبت جب توجہ کی گئی تو اللہ جل شانہ کی طرف سے یہ الہام ہوا

عجل جسد له خوار ۔ له نصب و عذاب ،

یعنی صرف ایک بے جان گوسالہ ہے جس کے اندر سے مکروہ آواز نکل رہی ہے۔

اور اس کے لئے ان گستاخیوں اور بدزبانیوں کے عوض میں سزا اور رنج اور عذاب مقدر ہے جو ضرور اس کو مل کر رہے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اوراس کے بعد آج جو ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء روز دوشنبہ ہے، اس عذاب کا وقت معلوم کرنے کیلئے توجہ کی گئی تو خداوند کریم نے مجھ پر ظاہر کیا کہ آج کی تاریخ سے جو ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء ہے، چھ برس کے عرصہ تک یہ شخص اپنی بدزبانیوں کی سزا میں، یعنی ان بے ادبیوں کی سزا میں جو اس شخص نے رسول اللہ ﷺ کے حق میں کی ہیں، عذاب شدید میں مبتلا ہو جائے گا۔

سو اب میں اس پیش گوئی کو شائع کر کے تمام مسلمانوں اور آریوں اور عیسائیوں اور دیگر فرقوں پر ظاہر کرتا ہوں کہ اگر اس شخص پر چھ برس کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے کوئی ایسا عذاب نازل نہ ہوا، جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت اور اپنے اندر الٰہی ہیبت رکھتا ہو، تو سمجھو کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں، اور نہ اس کی روح سے میرا یہ نطق ہے۔

اور اگر میں اس پیش گوئی میں کاذب نکلا تو ہر ایک سزا بھگتنے کیلئے طیار ہوں اور اس بات پر راضی ہوں کہ مجھے گلے میں رسہ ڈال کر کسی سولی پر کھینچا جاوے۔

اور باوجود میرے اس اقرار کے یہ بات بھی ظاہر ہے کہ کسی انسان کا اپنی پیش گوئی میں جھوٹا نکلنا خود تمام رسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی ہے۔ زیادہ اس سے کیا لکھوں۔

(سراج منیر۔ ص ۱۲ ۔ ۱۳؛ قادیانی خزائن ج ۱۲ ص ۱۴۔ ۱۵)

اس حربہ کا مطلب ملاحظہ ہو کہ لیکھ رام پر خلاف عادت عذاب نازل ہوگا

اس وقت تین پیش گوئیاں (مرزا احمد بیگ کی لڑکی سے نکاح، اور ڈپٹی آتھم کی موت، اور پنڈت لیکھرام پر خارق عادت عذاب کے متعلق) ملک میں بہت مشہور تھیں بہت سے لوگ ان کے انجام کے منتظر تھے چنانچہ مرزا قادیانی نے خود انہیں کی طرف پبلک کو متوجہ کرنے کو اعلان شائع کیا جس کے الفاظ یہ ہیں:

بعض عظیم الشان نشان اس عاجز کی طرف سے معرض امتحان میں ہیں جیسا کہ منشی عبداللہ آتھم صاحب امرتسری کی نسبت پیش گوئی جس کی میعاد ۵ جون ۱۸۹۳ء سے ۱۵ مہینہ دن تک اور پنڈت لیکھرام پشاوری کی نسبت پیش گوئی جس کی میعاد ۱۸۹۳ء سے چھ سال تک ہے اور پھر مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کے داماد کی موت کی نسبت پیش گوئی جو پٹی ضلع لاہور کا باشندہ ہے جس کی میعاد آج کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تاریخ سے جو اکیس ستمبر ۱۸۹۳ء ہے قریباً گیارہ مہینے باقی رہ گئے ہیں۔ یہ تمام امور جو انسانی طاقتوں سے بالکل بالاتر ہیں ایک صادق یا کاذب کی شناخت کے لئے کافی ہیں کیونکہ احیاء اور اماتت دونوں خدا تعالی کے اختیار میں ہیں اور جب تک کوئی شخص نہایت درجہ کا مقبول نہ ہو خدا تعالی اس کی خاطر کسی اس کے دشمن کو اس کی دعا سے ہلاک نہیں کرسکتا خصوصاً ایسے موقع پر کہ وہ شخص اپنے تئیں منجانب اللہ قرار دیوے اور اپنی اس کرامت کو اپنے صادق ہونے کی دلیل ٹھہراوے۔

سو پیشین گوئیاں کوئی معمولی بات نہیں۔ کوئی ایسی بات نہیں جو انسان کے اختیار میں ہوں۔ سو اگر کوئی طالب حق ہے تو ان پیشین گوئیوں کے وقتوں کا انتظار کرے۔ یہ تینوں پیشین گوئیاں ہندوستان اور پنجاب کی تینوں بڑی قوموں پر حاوی ہیں یعنی ایک مسلمانوں سے تعلق رکھتی ہے اور ایک ہندووں سے اور ایک عیسائیوں سے۔ اور ان میں سے وہ پیش گوئی جو مسلمانوں کی قوم سے تعلق رکھتی ہے بہت ہی عظیم الشان ہے کیونکہ اس کے اجزاء یہ ہیں۔

۱۔ کہ مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری تین سال کی میعاد کے اندر فوت ہو۔

۲۔ اور پھر داماد اس کا جو اس کی دختر کلاں کا شوہر ہے اڑھائی سال کے اندر فوت ہو۔

۳۔ اور پھر یہ کہ احمد بیگ تا روز شادی دختر کلاں فوت نہ ہو۔

۴۔ اور پھر یہ کہ وہ دختر بھی تا نکاح اور تا ایام بیوہ ہونے کے اور نکاح ثانی کے فوت نہ ہو۔

۵۔ اور پھر یہ کہ یہ عاجز بھی ان تمام واقعات کے پورے ہونے تک فوت نہ ہو۔

۶۔ اور پھر یہ کہ اس عاجز سے نکاح ہو جاوے۔

اور ظاہر ہے کہ تمام واقعات انسان کے اختیار میں نہیں۔،

(شہادۃ القرآن۔ص ۷۹۔۸۰۔ قادیانی خزائن ج ۶ ص ۳۷۵۔۳۷۶)

ان تینوں پیش گوئیوں (یا روحانی حربوں) پر مرزا غلام احمد قادیانی کو ایسا یقین تھا کہ اردو تصنیفات کے علاوہ عربی کتاب میں بھی آپ نے ان کا بڑی چستی اور دلیری سے ذکر کیا

(ملاحظہ ہو رسالہ کرامات الصادقین سر ورق۔ص ۲۔۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اب تو پبلک بالکل ان تینوں روحانی حربوں کی زد پر چشم براہ ہوگئی۔ ناظرین کے استحضار کے لئے ہم ان تینوں کی انتہائی تاریخ لکھتے ہیں

مرزا سلطان محمد داماد مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کی موت ۲۱۔ اگست ۱۸۹۴ء۔ (اور اس کی موت کے بعد محمدی بیگم سے مرزا صاحب قادیانی کا نکاح)۔

ڈپٹی عبداللہ آتھم عیسائی کی موت۔ ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء

پنڈت لیکھ رام آریہ مصنف پر خارق عادت عذاب۔ ۲۰ فروری ۱۸۹۹ء

مرزا سلطان محمد تو آج (۱۹۲۳ء) تک بھی زندہ ہے اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو فوت ہو گئے۔

ڈپٹی عبداللہ آتھم بجائے ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء کے ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء کو فوت ہوئے۔ چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی نے ان کے مرنے پر اپنا رسالہ انجام آتھم لکھا جسکے شروع میں لکھا ہے:

مسٹر عبداللہ آتھم صاحب ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء کو بمقام فیروز پور فوت ہو گئے (انجام آتھم۔ ص ا)

اس حساب سے ڈپٹی عبداللہ آتھم اپنی مقررہ میعاد سے پندرہ ماہ سے متجاوز ہو کر ایک سال پونے گیارہ ماہ تک زیادہ زندہ رہے، تو مرزا غلام احمد قادیانی نے اس کے جواب میں فرمایا کہ گو آتھم پندرہ ماہ میں نہیں مرا لیکن مرا تو سہی۔ اس میں کیا حرج ہے میعاد کو مت دیکھو، یہ دیکھو کہ مر تو گیا۔ چنانچہ آپ کے اصلی الفاظ یہ ہیں:

اگر کسی کی نسبت یہ پیشین گوئی... کہ وہ پندرہ مہینے تک مجذوم ہو جائے گا.... اور ناک اور تمام اعضا گر جاویں گے تو کیا وہ مجاز ہوگا کہ یہ کہے کہ پیش گوئی پوری نہیں ہوئی۔ نفس واقعہ پر نظر چاہیے۔

(حقیقۃ الوحی۔ ص ۱۸۵ حاشیہ۔ قادیانی خزائن ج ۲۲ ص ۱۹۳ حاشیہ)

اسی کی تائید میں دوسرے مقام پر مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

ہمارے مخالفوں کو اس میں تو شک نہیں کہ آتھم مر گیا جیسا کہ لیکھ رام مر گیا اور جیسا کہ احمد بیگ مر گیا، لیکن اپنی بینائی سے کہتے ہیں کہ آتھم میعاد کے اندر نہیں مرا۔ اے نالائق قوم! جو شخص خدا کی وعید کے موافق مر چکا، اب اسکی میعاد غیر میعاد کی بحث کرنا کیا حاجت۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھلا دکھاؤ کہ اب وہ کہاں اور کس شہر میں بیٹھا ہے ۔

(سراج منیر۔ص ۷۰۔قادیانی خزائن ج ۱۲ص ۷۲)

غرض اسپر فریقین سے کافی تحریرات شائع ہوتی رہیں مفصل بحث بطریق مناظرہ ہمارے رسالہ الہامات مرزامیں مذکور ہے۔

پہلی پیش گوئی متعلقہ موت مرزا سلطان محمد دراصل تمہید تھی، اصل پیش گوئی نکاح منکوحہ (محمدی بیگم) کے متعلق تھی، اسلئے مسمات مذکور کا نکاح ہو گیا تو بھی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو مایوسی نہ تھی، بلکہ بڑی مضبوطی اور استقلال سے امید کیا، یقین کا اظہار کرتے تھے کہ مسمات مذکورہ میرے نکاح میں آوے گی۔ چنانچہ گورداسپور کی ججی میں ایک دیوانی مقدمہ میں مرزا صاحب قادیانی پر اس کے متعلق سوال ہوا تو آپ نے جو جواب دیا وہ قادیان کے اخبار الحکم نے شائع کیا تھا۔ ہم بھی اسے نقل کرتے ہیں؛

احمد بیگ کی دختر کی نسبت جو پیش گوئی ہے وہ اشتہار میں درج ہے اور ایک مشہور امر ہے۔ مرزا امام الدین کی ہمشیرہ زادی ہے۔ جو خط بنام مرزا احمد بیگ کلمہ فضل رحمانی میں ہے وہ میرا ہے اور سچ ہے وہ عورت میرے ساتھ بیاہی نہیں گئی مگر میرے ساتھ اس کا بیاہ ضرور ہوگا جیسا کہ پیش گوئی میں درج ہے وہ سلطان محمد سے بیاہی گئی جیسا کہ پیش گوئی میں تھا میں سچ کہتا ہوں کہ اسی عدالت میں جہاں ان باتوں پر جو میری طرف سے نہیں ہیں بلکہ خدا کی طرف سے ہیں ہنسی کی گئی ہے ایک وقت آتا ہے کہ عجیب اثر پڑے گا اور سب کے ندامت سے سر نیچے ہوں گے۔ پیش گوئی کے الفاظ سے صاف معلوم ہوتا ہے اور یہی پیش گوئی تھی کہ وہ دوسرے کے ساتھ بیاہی جاوے گی اس لڑکی کے باپ کے مرنے اور خاوند کے مرنے کی پیش گوئی شرطی تھی اور شرط توبہ اور رجوع الی اللہ کی تھی۔ لڑکی کے باپ نے توبہ نہ کی اس لئے وہ بیاہ کے چند مہینوں کے اندر مر گیا اور پیش گوئی کی دوسری جزء پوری ہوگئی۔ اس کا خوف اس کے خاندان پر پڑا اور خصوصا شوہر پر پڑا جو پیش گوئی کا ایک جزء تھا۔ انہوں نے توبہ کی۔ چنانچہ اس کے رشتہ داروں اور عزیزوں کے خط بھی آئے۔ اس لئے خدا تعالی نے اس کو مہلت دی۔ عورت اب تک زندہ ہے۔ میرے نکاح میں وہ عورت ضرور آئے گی۔ امید

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیسی، یقین کامل ہے۔ یہ خدا کی باتیں ہیں ٹلتی نہیں ہو کر رہیں گی۔

(اخبار الحکم قادیان مورخہ ۱۰۔ اگست ۱۹۰۱ء کتاب منظور الٰہی۔ ص ۲۴۵)

(رسالہ انجام آتھم حاشیہ صفحہ ۳۱) پر اس نکاح کو تقدیر مبرم (قطعی قضاء الٰہی) لکھا ہے لیکن کتاب حقیقۃ الوحی میں لکھا ہے:

یہ امر کہ الہام میں یہ بھی تھا کہ اس عورت کا نکاح آسمان پر میرے ساتھ پڑھا گیا ہے، یہ درست ہے۔ مگر جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اس نکاح کے ظہور کے لئے جو آسمان پر پڑھا گیا خدا کی طرف سے ایک شرط بھی تھی جو اسی وقت شائع کی گئی تھی اور وہ یہ کہ

ایتها المرأة توبی توبی فان البلاء علی عقبك

پس جب ان لوگوں نے اس شرط کو پورا کر دیا تو نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر میں پڑ گیا۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی۔ ص ۱۳۲، ۱۳۳۔ قادیانی خزائن ج ۲۲ ص ۵۷۰)

اس بیان میں نکاح کی بھی امید تھی مگر ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو جب مرزا غلام احمد صاحب انتقال کر گئے تو ساری امیدیں منقطع ہو گئیں۔

نوٹ: اس پیش گوئی کے متعلق ہمارا ایک مستقل رسالہ ہے اس کا نام ہے: نکاح مرزا جس میں مناظرانہ رنگ میں اس نکاح کی مفصل بحث ہے۔

تیسری پیش گوئی پنڈت لیکھ رام کے متعلق تھی جو بہت ہی مختصر ہے۔ اس کے الفاظ یہ تھے

اگر اس شخص (لیکھ رام) پر چھ برس کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے کوئی ایسا عتاب نازل نہ ہوا جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت اور اپنے اندر الٰہی ہیبت رکھتا ہو تو سمجھو کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں۔

(سراج منیر ص ۳۔ قادیانی خزائن ج ۱۲ ص ۱۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پنڈت لیکھ رام کا واقعہ یوں ہے کہ ایک نوجوان اس کے پاس آ کر یوں گویا ہوا کہ میں ہندو سے مسلمان ہو گیا ہوں، اب مجھ کو آریہ بنا لیجئے۔ پنڈت مذکور نے اس سے مانوس ہو کر چند روز تک اس کو اپنے پاس رکھا۔ آخر ۶ مارچ ۱۸۹۷ء کو قریب شام جب پنڈت لیکھ رام اور وہ مکان میں لیٹے باتیں کر رہے تھے، داؤ بچا کر اس نے پنڈت مذکور کے پیٹ میں چھری چبھا دی، جس سے پنڈت لیکھ رام فوراً مر گیا اور وہ چپکا سا چلتا بنا، اور آج تک نہ پکڑا گیا۔

اب اس واقعہ پر یہ بحث باقی ہے کہ آیا یہ واقعہ کوئی خارق عادت تھا یا روزمرہ کا معمولی۔ یہ ایک مناظرانہ گفتگو ہے جس کے لئے یہ رسالہ موزوں نہیں بلکہ وہی رسالہ الہامات مرزا اس کے لائق ہے۔

مولوی عبدالحق غزنوی سے مباہلہ

جن دنوں مرزا غلام احمد قادیانی نے ڈپٹی عبداللہ آتھم عیسائی پادری سے مباحثہ کیا تھا، انہی دنوں میں مولوی عبدالحق غزنوی مقیم امرتسر سے مباہلہ بھی کیا تھا جس کی تفصیل یہ ہے۔

مولوی صوفی عبدالحق غزنوی، مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مقابلہ میں اشتہارات وغیرہ نکالا کرتے تھے۔ بات بڑھتے بڑھتے مباہلہ تک پہنچی۔ جس کو آخر کار فریقین نے منظور کیا۔ اس سارے واقعہ کے بتلانے کیلئے یہاں ایک اشتہار نقل کیا جاتا ہے جو ایام مباحثہ عیسائیاں امرتسر میں مولوی عبدالحق مرحوم غزنوی نے شائع کیا تھا وہ درج ذیل ہے

اطلاع عام برائے اہل اسلام

(از مولوی صوفی عبدالحق غزنوی مباہل مرزا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس میں کچھ شک نہیں کہ میں مرزا (غلام احمد قادیانی) کے مباہلہ کا مدت سے پیاسا ہوں اور تین برس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے اس سے یہی درخواست ہے کہ اپنے کفریات پر جو تو نے اپنی کتابوں میں شائع کئے ہیں مجھ سے مباہلہ کر۔ مگر چونکہ خاص کران دنوں میں وہ پادریوں کے مقابلہ میں اسلام کی طرف سے لڑتا ہے، تو اس موقع پر میں نے اور ہمارے اور بھائی مسلمانوں نے یہ مناسب نہ سمجھا کہ مرزا سے اس موقع پر مباہلہ یا مباحثہ یا اور کسی قسم کی چھیڑ چھاڑ کی جاوے تا کہ وہ پادریوں کے مقابلہ میں کمزور نہ ہو جاوے۔ لہذا میں نے یہ خط مسطور الذیل بتاریخ ۷ ذی قعدہ ۱۳۱۰ھ ارسال کیا کہ ہم کو آپ سے مباہلہ بدل و جان منظور ہے مگر تاریخ تبدیل کردو۔ وہ خط یہ ہے:

بسم الله الر حما ن الر حيم

مرزا غلام ا حمدقا د یا نی ! السلا م على من اتبع الهدی

چونکہ آپ آج کل اسلام کی طرف سے مخالفین اسلام کے ساتھ مقابلہ کرتے ہو، اور اہل اسلام کی مدد میں ہو، لہذا اس موقع پر کسی مسلمان کا آپ پر حملہ کرنا، یا آپ کے ساتھ مقابلہ یا مباہلہ میں پیش آنا نہایت نامناسب اور بہت ہی خلاف مصلحت معلوم ہوتا ہے ...

اور اس امر کی عقل اور عرف اجازت نہیں دیتی کیونکہ اس میں اسلام اور اہل اسلام کی ذلت اور بدنامی ہے۔ لہذا یہ تاریخ مقررہ آپکی بے موقع ہے اس تاریخ کا بدلنا ضروری ہے۔ ہم کو مباہلہ کرنا آپ سے بدل و جان منظور ہے

رسالہ موسومہ سچائی کا اظہار میں آپ لکھتے ہیں

کہ عنقریب ایک جلسہ مباحثہ علمائے لاہور سے ۱۵ جون ۱۸۹۳ء تک ہونے والا ہے

اس لئے ضرور ہے کہ مباہلہ اس مباحثہ کے بعد ہو جب کہ آپ اسلام کے مقابلہ پر ہوں۔ نیز آپ کا لیکچر اس موقعہ پر ہمیں بالکل منظور نہیں کیونکہ جب آپ اپنی صفائی ظاہر کریں گے تو ہم بھی آپ کی تردید کریں گے۔ پھر تو مباحثہ ہوا نہ مباہلہ۔ یہ بحثوں کے جھگڑے تو ختم ہونے والے نہیں۔ مقام مباہلہ میں فقط فریقین یہی دعا کریں گے کہ اللہ تعالی جھوٹے پر لعنت کرے۔ فقط اس کا جواب بدست حاملان رقعہ ہذا بھیج دیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

راقم: عبدالحق بقلم خود ۷۔ذی قعد ۱۳۱۰ھ

میرے خط کا جواب جو مرزا صاحب نے بھیجا وہ بھی بعینہ نقل کیا جاتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔نحمدہ و نصلی

ازطرف عاجز عبداللہ الصمد غلام احمد عافاہ اللہ واید

میاں عبدالحق غزنوی کو واضح ہو کہ اب حسب درخواست آپ کے جس میں آپ نے قطعی طور پر مجھ کو کافر اور دجال لکھا ہے مباہلہ کی تاریخ مقرر ہو چکی ہے اور میرے امرتسر میں آنے کے لئے دو ہی غرضیں تھیں، ایک عیسائیوں سے مباحثہ اور دوسرے آپ سے مباہلہ۔ میں بعد استخارہ مسنونہ انہیں دو غرضوں کے لئے مع اپنے قبائل کے آیا ہوں اور جماعت کثیرہ دوستوں کی جو میرے ساتھ کافر ٹھہرائی گئی ہے ساتھ لایا ہوں، اور اشتہارات شائع کر چکا ہوں اور متخلف پر لعنت بھیج چکا ہوں۔

اب جس کا جی چاہے لعنت سے حصہ لے۔ میں تو حسب وعدہ میدان مباہلہ یعنی عیدگاہ میں حاضر ہو جاؤں گا۔ خدا تعالی کاذب اور کافر کو ہلاک کرے و لا تقف ما لیس لك به علم ان السمع و البصر و الفواد كل اولئك كان عنه مسؤلا

یہ بھی واضح رہے کہ میں ۱۵ جون ۱۸۹۳ء کے مباحثہ میں نہیں جاؤں گا بلکہ میری طرف سے اخویم حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب یا حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب بحث کے لئے جاویں گے۔

ہاں یہ مجھے منظور ہے کہ مقام مباہلہ میں کوئی وعظ نہ کروں۔ صرف یہ دعا ہو گی کہ میں مسلمان اور اللہ رسول کا متبع ہوں اگر میں اس قول میں جھوٹا ہوں تو اللہ تعالی میرے پر لعنت کرے۔ اور آپ کی طرف سے یہ دعا ہو گی کہ یہ شخص درحقیقت کافر اور کذاب اور دجال اور مفتری ہے اور اگر میں اس بات میں جھوٹا ہوں تو خدا تعالی میرے پر لعنت کرے۔

اور اگر یہ الفاظ میری دعا کے آپ کی نظر میں ناکافی ہوں تو جو آپ تقوی کی راہ سے لکھیں کہ دعا کے وقت یہ کہا جاوے وہی لکھ دوں گا۔ مگر اب ہرگز تاریخ مباہلہ تبدیل نہیں ہو گی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لعنة الله علی من تخلف منا وما حضر فی ذلك التاریخ و الیوم و الوقت۔ و السلام علی عبادہ الذین اصطفی

خاکسار غلام احمد از امرتسر ہفتم ذی قعد ۱۳۱۰ھ

غرض یہ ہے کہ اب میں بری الذمہ ہوگیا ہوں اور مجھ پر کسی قسم کی ملامت نہیں کیونکہ میں نے تاریخ کا بدلنا اس سبب سے چاہا تھا کہ اگر چہ میں اور دیگر مسلمان مرزا کو کیسا ہی گمراہ سمجھیں مگر جب وہ اسلام کی طرف سے لڑتا ہے تو ہم سب کو بجائے بد دعا کے دعا اور مدد دینی چاہیے۔ مگر مرزا نے وہ تاریخ یعنی دہم ذی قعد نہیں بدلی، اب میں بھی اس وقت معینہ پر کہ دہم ذی قعد ۱۳۱۰ھ بوقت دو بجے دن کے اپنا حاضر ہونا مباہلہ کے واسطے مقام مباہلہ میں فرض سمجھتا ہوں۔ اور وہاں جا کر لیکچر یا وعظ یا اظہار صفائی طرفین سے مطلق نہ ہوگا جیسا کہ اس نے اپنے خط میں وعدہ کرلیا ہے کہ مقام مباہلہ میں کوئی وعظ نہ کروں گا۔

مقام عیدگاہ میں مباہلہ اس طریق پر بدیں الفاظ ہوگا

میں (یعنی عبدالحق) ۳ بار بآواز بلند کہوں گا کہ

یا اللہ میں مرزا کو ضال، مضل، ملحد، دجال، مفتری، محرف کلام اللہ و احادیث رسول اللہ سمجھتا ہوں۔ اگر میں اس بات میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر وہ لعنت کر جو کسی کافر پر تو نے آج تک نہ کی ہو۔

مرزا تین دفعہ بآواز بلند کہے یا اللہ اگر میں دجال و مضل و ملحد و کذاب و مفتری و محرف کتاب اللہ و احادیث رسول اللہ ہوں تو مجھ پر وہ لعنت کر جو کسی کافر پر تو نے آج تک نہ کی ہو۔

بعدہ روبقبلہ ہوکر دیر تک ابتہال و عاجزی کریں گے کہ یا اللہ جھوٹے کو رسوا کر اور سب حاضرین مجلس آمین کہیں گے۔

المشتہر عبدالحق غزنوی از امرتسر پنجاب۔

مورخہ ۸ ذی قعد ۱۳۱۰ھ مطابق ۱۸۹۳ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس اشتہار کے مطابق عیدگاہ امرتسر میں دونوں صاحبوں کا مباہلہ ہوا اور دونوں فریق امن وامان سے واپس آ گئے

نتیجہ اس مباہلہ کا یہ ہوا کہ اس سے ایک سال تین ماہ بعد جب ڈپٹی آتھم والی پیش گوئی کی میعاد پوری ہوگئی اور ڈپٹی عبداللہ آتھم کی وفات نہ ہوئی اور چاروں طرف سے مرزا صاحب پر پھر مار ہوئی، تو مولوی عبدالحق صاحب غزنوی نے ایک اشتہار دیا جس کا عنوان تھا:

اثر مباہلہ عبدالحق غزنوی بر غلام احمد قادیانی،

اس اشتہار میں غزنوی مباہل نے مرزا صاحب قادیانی کی ناکامی اور بدنامی اور رسوائی کو اپنے مباہلہ کا نتیجہ قرار دیا، اور سند میں مرزا صاحب قادیانی کے رسالہ حجت الاسلام کا حوالہ دیا جس میں مرزا صاحب نے عیسائیوں کے جواب میں لکھا تھا:

میری سچائی کے لئے یہ ضروری ہے کہ میری طرف سے بعد مباہلہ اسیک سال کے اندر ضرور نشان ظاہر ہو اور اگر نشان ظاہر نہ ہو تو پھر میں خدا تعالی طرف سے نہیں ہوں۔ (حجۃ الاسلام صفحہ ۹۔ قادیانی خزائن ج ۶ ص ۴۹)

مرزا غلام احمد صاحب نے اس کے جواب میں کہا کہ یہ غلط ہے کہ میرا نشان ظاہر نہیں ہوا، بلکہ میرے کئی ایک نشان ظاہر ہوئے۔ مباہلہ کے بعد میری ترقی ہوئی، مریدین زیادہ ہوئے، امداد نقدی زیادہ آئی۔ وغیرہ

آخری نتیجہ یہ ہوا کہ مرزا غلام احمد صاحب اپنے مباہل کی موجودگی میں ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء مطابق ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ کو فوت ہو گئے اور مولوی عبدالحق غزنوی مرزا صاحب قادیانی سے کئی سال بعد ۲۳ رجب ۱۳۳۵ھ مطابق ۱۶ مئی ۱۹۱۷ء کو یعنی پورے ۹ سال بعد فوت ہوئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شمس العلماء سید محمد نذیر حسین دہلویؒ کے مدمقابل

پہلے لکھا گیا ہے کہ سب سے اول مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے مرزا غلام احمد صاحب کی مخالفت پر کمر باندھ لی۔ مگر مرزا صاحب نے جب دیکھا کہ مولوی محمد حسین صاحب گو بڑے نامور علماء میں سے ہیں، لیکن ان سے بھی اوپر جو ہے اس سے ٹاکرہ کرنا چاہیے۔ چنانچہ آپ دہلی تشریف لے گئے اور وہاں جا کر مولانا سید محمد نذیر حسین (المعروف حضرت میاں صاحب) کو جو تمام ہندوستان میں کیا بحیثیت علمی وجاہت اور کیا بلحاظ عمر سب سے بڑے تھے مخاطب کر کے چند اشتہار دیئے۔ جن میں ایک درج ذیل ہے

اشتہار بمقابلہ مولوی سید نذیر حسین صاحب سرگروہ اہل حدیث

چونکہ مولوی سید نذیر حسین صاحب نے جو کہ موحدین کے سرگروہ ہیں اس عاجز کو بوجہ اعتقاد وفات مسیح ابن مریم ملحد قرار دیا ہے اور عوام کو سخت شکوک وشبہات میں ڈالنا چاہا ہے، اور حق یہ ہے کہ وہ آپ ہی اعتقاد حیات مسیح میں قرآن کریم اور احادیث نبویہ کو چھوڑ بیٹھے ہیں۔ اول اہل حدیث کا دعوی کر کے اپنے بھائیوں حنفیوں کو بدعتی قرار دیا، اور امام بزرگ حضرت ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ پر یہ الزام لگایا کہ ان کو حدیثیں نہیں ملی تھیں، اور وہ اکثر احادیث نبویہ سے بے خبر ہی رہے تھے۔ اور اب باوجود دعوی اتباع قرآن اور حدیث کے حضرت مسیح ابن مریم کی حیات کے قائل ہیں

وہذا اعجب العجائب۔

اگر کوئی عوام میں سے ایسا کچا اور خلاف قال اللہ قال الرسول دعوی کرتا تو کچھ افسوس کی جگہ نہیں تھی۔ لیکن یہی لوگ جو دن رات درس قرآن وحدیث جاری رکھتے ہیں، اگر ایسا بے اصل دعوی کریں تو ان کی علمیت اور قرآن دانی پر سخت افسوس آتا ہے۔ یہ بات کسی متنفس پر پوشیدہ نہیں رہ سکتی کہ قرآن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کریم اور احادیث نبویہ باآواز بلند پکار رہی ہیں کہ فی الواقع حضرت مسیح علیہ السلام وفات پا چکے ہیں مگر جن لوگوں کو عاقبت کا اندیشہ نہیں خدا تعالی کا خوف نہیں، وہ تعصب کو مضبوط پکڑ کر قرآن اور حدیث کو پس پشت ڈالتے ہیں۔ خدا تعالی اس امت پر رحم کرے۔ لوگوں نے کیسے قرآن اور حدیث کو چھوڑ دیا ہے۔

اس عاجز نے اشتہار ۲۔ اکتوبر ۱۸۹۱ء میں حضرت مولوی ابو محمد عبدالحق صاحب کا نام بھی درج کیا تھا۔ مگر عندالملاقات اور باہم گفتگو کرنے سے معلوم ہوا کہ مولوی صاحب موصوف ایک گوشہ گزین آدمی ہیں اور ایسے جلسوں سے جن میں عوام کے نفاق وشقاق کا اندیشہ ہو طبعاً کارہ ہیں اور اپنے کام تفسیر قرآن کریم میں مشغول ہیں۔ اور شرائط اشتہار کے پورے کرنے سے مجبور ہیں، کیونکہ گوشہ گزین ہیں حکام سے میل ملاقات نہیں رکھتے اور بباعث درویشانہ صفت کے ایسی ملاقاتوں سے کراہیت بھی رکھتے ہیں۔ لیکن مولوی نذیر حسین صاحب اور ان کے شاگرد بٹالوی صاحب جواب دہلی میں موجود ہیں ان کاموں میں اول درجہ کا جوش رکھتے ہیں۔ لہذا اشتہار دیا جاتا ہے کہ اگر ہر دو مولوی صاحب موصوف حضرت مسیح ابن مریم کو زندہ سمجھنے میں حق پر ہیں اور قرآن کریم اور احادیث صحیحہ سے اس کی زندگی ثابت کر سکتے ہیں تو میرے ساتھ بپابندی شرائط مندرجہ اشتہار ۲۔ اکتوبر ۱۸۹۱ء بالاتفاق بحث کر لیں۔ اور اگر انہوں نے بقبول شرائط اشتہار ۲۔ اکتوبر ۱۸۹۱ء بحث کے لئے مستعدی ظاہر نہ کی اور پوچ اور بے اصل بہانوں سے ٹال دیا، تو سمجھا جائے گا کہ انہوں نے مسیح ابن مریم کی وفات کو قبول کر لیا۔

بحث میں امر تنقیح طلب یہ ہوگا کہ آیا قرآن کریم اور احادیث صحیحہ نبویہ سے ثابت ہوتا ہے کہ وہی مسیح ابن مریم جس کو انجیل ملی تھی اب تک آسمان پر زندہ ہے اور آخری زمانے میں آئے گا، یا یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ درحقیقت فوت ہو چکا ہے اور اس کے نام پر کوئی دوسرا اسی امت میں سے آئے گا۔ اگر یہ ثابت ہو جائے گا کہ وہ مسیح ابن مریم زندہ بجسدہ العنصری آسمان پر موجود ہے تو یہ عاجز دوسرے دعوی سے خود دست بردار ہو جائے گا ورنہ بحالت ثانی بعد اس اقرار کے لکھانے کے کہ درحقیقت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی امت میں سے مسیح ابن مریم کے نام پر کوئی اور آنے والا ہے، یہ عاجز اپنے مسیح موعود ہونے کا ثبوت دے گا۔

اور اگر اس اشتہار کا جواب ایک ہفتہ تک مولوی صاحب کی طرف سے شائع نہ ہوا تو سمجھا جائے گا کہ انہوں نے گریز کی۔

اور حق کے طالب علموں کو محض نصیحتاً کہا جاتا ہے کہ میری کتاب ازالہ اوہام کو خود غور سے دیکھیں اور ان مولوی صاحبوں کی باتوں پر نہ جاویں۔ ساٹھ جزو کی کتاب ہے اور یقیناً سمجھو کہ معارف اور دلائل یقینیہ کا ایک دریا بہتا ہے۔ صرف ۳ روپے قیمت ہے۔

اور واضح ہو کہ درخواست مولوی سید محمد نذیر صاحب کی کہ مسیح موعود ہونے کا ثبوت دینا چاہیے اور اس میں بحث ہونی چاہیے بالکل تحکم اور خلاف طریق انصاف اور حق جوئی ہے کیونکہ ظاہر ہے کہ مسیح موعود ہونے کا ثبوت آسمانی نشانوں کے ذریعہ سے ہوگا اور آسمانی نشانوں کو بجز اس کے کون مان سکتا ہے کہ اول اس شخص کی نسبت جو کوئی آسمانی نشان دکھاوے یہ اطمینان ہو جاوے کہ وہ خلاف قال اللہ و قال الرسول کوئی اعتقاد نہیں رکھتا ورنہ ایسے شخص کی نسبت جو مخالف قرآن اور حدیث کوئی اعتقاد رکھتا ہے ولایت کا گمان ہرگز نہیں کرسکتے بلکہ وہ دائرہ اسلام سے خارج سمجھا جاتا ہے۔ اور اگر وہ کوئی نشان بھی دکھاوے تو وہ نشان کرامت متصور نہیں ہوتا بلکہ اس کو استدراج کہا جاتا ہے۔ چنانچہ مولوی محمد حسین صاحب بھی اپنے لمبے اشتہار میں جو لدھیانہ میں چھپوایا تھا اس بات کو تسلیم کر چکے ہیں۔

اس صورت میں صاف ظاہر ہے کہ سب سے پہلے بحث کے لائق وہی امر ہے جس سے یہ ثابت ہو جاوے کہ قرآن اور حدیث اس دعوی کے مخالف ہیں اور وہ امر مسیح ابن مریم کی وفات کا مسئلہ ہے کیونکہ ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے کہ اگر درحقیقت قرآن حکیم اور احادیث صحیحہ کی رو سے حضرت مسیح علیہ السلام کی حیات ہی ثابت ہوتی تو اس صورت میں پھر اگر یہ عاجز مسیح موعود ہونے کے دعوی پر ایک نشان کیا، بلکہ لاکھ نشان بھی دکھاوے تب بھی وہ نشان قبول کرنے کے لائق نہیں ہوں گے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ قرآن ان کے مخالف شہادت دیتا ہے۔ غایت کار وہ استدراج سمجھے جاویں گے۔ لہذا سب سے اول بحث جو ضروری ہے مسیح ابن مریم کی وفات یا حیات کی بحث ہے جس کا طے ہو جانا ضروری ہے کیونکہ مخالف قرآن وحدیث کے نشانوں کا ماننا مومن کا کام نہیں۔ ہاں ان نادانوں کا کام ہے جو قرآن اور حدیث سے کچھ غرض نہیں رکھتے۔ فا تقوا الله ایها العلماء و السلا م علی من اتبع الهدی .

المشتہر: مرزا غلام احمد از دہلی بلی ماراں کوٹھی نواب لوہارو ۶۔ اکتوبر ۱۸۹۱ء

(مجموعہ قادیانی اشتہارات۔ ج ا ص ۲۳۷۔۲۴۰)

اس چھیڑ چھاڑ کا نتیجہ یہ ہوا کہ حضرت میاں صاحب مرحوم (مولانا نذیر حسین) کے شاگرد جو بڑے بڑے نامور علماء تھے، دہلی میں جمع ہو گئے۔ پنجاب سے مولوی محمد حسین صاحب وغیرہ پہنچ چکے تھے۔ بھوپال سے مولوی محمد بشیر صاحب مرحوم بھی پہنچ گئے۔ اور اچھا خاصہ ایک مجمع علماء بن گیا۔ جامع مسجد میں مقابلہ کی ٹھہری۔ مگر مرزا غلام احمد صاحب نے اس میں خیریت اور مصلحت نہ دیکھی، اسلئے علیحدہ مکان پر گفتگو ہونی قرار پائی۔ چونکہ مرزا صاحب قادیانی اپنا اختلافی مسئلہ صرف حیات و وفاۃ مسیح کو کہتے تھے، اس لئے یہی مسئلہ زیر بحث آیا۔ مولوی محمد بشیر صاحب حیات مسیح کے مدعی بنے اور آپ نے آیت ان من اهل الكتا ب الا ليو منن به قبل موته سے استدلال کیا۔ یہ مباحثہ رسالہ کی صورت میں انہی دنوں چھپا تھا جس کا نام ہے الحق الصریح فی اثبات حیاۃ المسیح۔ اس مباحثہ کی مجمل کیفیت اسی رسالہ میں یوں مرقوم ہے۔ جناب مولوی محمد بشیر صاحب مناظر خود فرماتے ہیں:

یہ کیفیت ہے اس مناظرہ کی جو میرے اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مدعی مسیحیت کے درمیان بمقام دہلی واقع ہوا۔ مرزا صاحب نے دہلی میں آ کر دو اشتہار، ایک مطبوعہ ۲۔ اکتوبر ۱۸۹۱ء، دوسرا مطبوعہ ۶۔ اکتوبر ۱۸۹۱ء بمقابلہ جناب مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلی مدظلہم العالی کے شائع کئے اور طالب مناظرہ ہوئے، اور وہ دونوں اشتہار خاکسار کے بھی دیکھنے میں آئے۔ خاکسار نے محض بنظر نصرت دین وسنت وازالہ الحاد و بدعت قصد مناظرہ مصمم کر کے جواب اشتہار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب کے پاس بوساطت جناب حاجی محمد احمد صاحب دہلوی کے بھیجا اور اس جواب میں مرزا صاحب کے سب شروط کو تسلیم کر کے صرف شرط ثالث میں قدرے ترمیم چاہی ۔ مرزا صاحب نے بھی اس ترمیم کو قبول کیا۔ بعد ترمیم کے یہ تین شرطیں قرار پائیں:۔

اول: یہ کہ امن قائم رکھنے کے لئے سرکاری انتظام ہو۔

دوسری: یہ کہ فریقین کی بحث تحریری ہو۔ ہر ایک فریق مجلس بحث میں سوال لکھ کر اور اس پر اپنے دستخط کر کے پیش کرے اور ایسا ہی فریق ثانی لکھ کر جواب دے۔

تیسری: یہ کہ اول بحث ، حیات مسیح علیہ السلام میں ہو۔ اگر حیات ثابت ہو جائے تو مرزا صاحب مسیح موعود کا دعوی چھوڑ دیں گے ۔ اور اگر وفات ثابت ہو، تو مرزا صاحب کا اصل دعوی عدم نزول حضرت عیسیؑ اور مرزا صاحب کا مسیح موعود ہونا ثابت نہ ہوگا، پھر حضرت مسیح کے نزول اور مرزا صاحب کے مسیح موعود ہونے میں بحث کی جائے گی ۔ اور جو شخص ترک بحث کرے گا اس کا گریز سمجھا جاوے گا۔

جب تصفیہ شرائط کا ہو گیا تو جناب حاجی محمد احمد صاحب نے حسب ایماء مرزا صاحب کے خاکسار کو طلب کیا۔ چنانچہ شب شانزدہم ربیع الاول ۱۳۰۹ھ کو میں بھوپال سے روانہ ہو کر روز سہ شنبہ تاریخ شانزدہم ماہ مذکور.. دہلی میں داخل ہوا ۔ اور مرزا صاحب کو اطلاع اپنے آنے کی دی تو مرزا صاحب نے مختلف رقعوں کے ذریعہ سے شروط میں تبدیلی ذیل فرمائی:

حیات مسیح کا ثبوت آپ کو دینا ہوگا ۔

بحث اس عاجز (مرزا) کے مکان پر ہو۔

جلسہ عام نہیں ہوگا اور صرف دس آدمی جو معزز خاص ہوں، آپ ساتھ لا سکتے ہیں مگر شیخ (محمد حسین) بٹالوی اور مولوی عبدالمجید (دہلوی) ساتھ نہ ہوں۔

پرچوں کی تعداد پانچ سے زیادہ نہ ہو اور پہلا پرچہ آپ کا ہو۔

ان سب شروط کا قبول کرنا، نہ تو خاکسار پر لازم تھا اور نہ میرے احباب کی رائے ان کے تسلیم کرنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی تھی، مگر محض اس خیال سے کہ مرزا صاحب کو کوئی حیلہ مناظرہ سے گریز کا نہ ملے، یہ سب باتیں منظور کی گئیں۔ بعد اس کے تاریخ نوز دہم ربیع الاول (۱۳۰۹ھ) بروز جمعہ بعد نماز جمعہ مناظرہ شروع ہوا۔

خاکسار نے ان کے مکان پر جا کر مجلس بحث میں پانچ ادلّہ حیات مسیح کے لکھ کر حاضرین کو سنا دیئے اور دستخط اپنے کر کے مرزا صاحب کو دیدیئے۔ مرزا صاحب نے مجلس بحث میں جواب لکھنے سے عذر کیا۔ ہر چند حاجی محمد احمد صاحب وغیرہ نے ان کو الزام نقض عہد و مخالفت شروط کا دیا مگر مرزا صاحب نے نہ مانا اور یہ کہا کہ میں جواب لکھ رکھوں گا۔ آپ لوگ کل دس بجے آیئے۔

ہم لوگ دوسرے روز دس بجے گئے، تو مرزا صاحب مکان کے اندر تھے۔ اطلاع دی گئی تو مرزا صاحب باہر نہ آئے اور کہلا بھیجا کہ ابھی جواب تیار نہیں ہوا۔ جس وقت تیار ہوگا اس وقت آپ کو بلا لیا جائے گا۔

پھر غالباً دو بجے کے بعد ہم لوگوں کو بلا کر جواب سنایا اور یہ کہا کہ اب مجلس بحث میں جواب لکھنے کی ضرورت نہیں ہے، آپ مکان پر لے جائیں۔ چنانچہ میں اس تحریر کو مکان پر لے آیا۔ اسی طرح چھ روز تک سلسلہ بحث جاری رہا۔

چھٹے روز کہ تین پرچے میرے ہو چکے تھے اور تین پرچے مرزا صاحب کے، مرزا صاحب نے پہلی ہی بحث کو نا تمام چھوڑ کر مباحثہ قطع کیا، اور یہ ظاہر کیا کہ اب مجھے زیادہ قیام کی گنجائش نہیں ہے، اور زبانی فرمایا کہ میرے خسر بیمار ہیں۔ اس وقت ایک مضمون جو پہلے سے بنظر احتیاط لکھ رکھا تھا اور وہ متضمن تھا اس امر پر کہ مرزا صاحب کی جانب سے نقض عہد و مخالفت شروط ہوئی، مرزا صاحب کی موجودگی میں سب حاضرین کو سنا دیا گیا۔ حاضرین جلسہ مرزا صاحب کو الزام دیتے تھے مگر مرزا صاحب نے ایک نہ سنی اسی روز تہیہ سفر کر کے شب کو دہلی سے تشریف لے گئے۔

مرزا صاحب کے یہ افعال اول دلیل ہیں کہ ان کے پاس اصل مسئلہ یعنی ان کے مسیح موعود ہونے کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ اصل بحث کے لئے دو سدّیں انہوں نے بنا رکھی ہیں۔ ایک بحث

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حیات ووفات مسیح ، دوسرے نزول عیسی ۔ جب دیکھا کہ ایک سدّ جو ان کے زعم میں بڑی راسخ تھی،ٹوٹنے کے قریب ہے،اس کے بعد دوسری سدّ کی جو ضعیف ہے،نوبت پہنچے گی، پھر اصل قلعہ پر حملہ ہوگا،وہاں کچھ ہے ہی نہیں تو قلعی کھل جائے گی،اس لئے فرار مناسب سمجھا۔

بعد انقطاع مباحثہ اور چلے جانے مرزا کے احقر دوروز دہلی میں متوقف رہ کر روز شنبہ کو ڈاک گاڑی میں روانہ بھوپال ہوا۔(منقول از حق الصریح)

پیر مہر علی شاہ گولڑوی کے مدمقابل

ایک وقت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی توجہ پیر مہر علی شاہ صاحب سجادہ نشین گولڑہ شریف ضلع راولپنڈی کی طرف ہوگئی۔فریقین نے اس مضمون پر کتابیں لکھیں۔آخر مرزا صاحب قادیانی نے بذریعہ اشتہار ان کو للکارا کہ:

میرے مقابل سات گھنٹہ زانو بزانو بیٹھ کر چالیس آیات قرآنی کی عربی تفسیر لکھیں جو تقطیع کلاں بیس ورق سے کم نہ ہو۔ پھر جس کی تفسیر عمدہ ہوگی وہ موید من اللہ سمجھا جاوے گا۔لیکن اس مقابلہ کے لئے پیر (مہر علی شاہ صاحب) موصوف کی شمولیت یا ان کی طرف سے چالیس علماء کا پیش کردہ مجمع ضروری ہے اس سے کم ہوں گے تو مقابلہ نہ ہوگا (۲۰ جولائی ۱۹۰۰ء)۔

(مجموعہ قادیانی اشتہارات۔ج۳ص ۳۲۸،۳۲۹،۳۳۴)

اس دعوت کے مطابق پیر گولڑہ صاحب بغرض مقابلہ اگست ۱۹۰۰ء بمقام لاہور پہنچ گئے۔لیکن پیر صاحب نے چالیس علماء کی شرط کو فضول سمجھا اور مقابلہ تفسیر نویسی کے لئے بذات خود پیش ہوئے۔مگر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی تشریف نہ لائے بلکہ قادیان سے ایک اشتہار بھیج دیا کہ پیر مہر علی صاحب گولڑہ مقابلہ سے بھاگ گئے۔

جس روز پیر صاحب گولڑہ لاہور آئے، بغرض امداد حق اردگرد سے علماء اور غیر علماء بھی وارد لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوئے۔مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی اور خاکسار وغیرہ بھی شریک تھے۔قرار پایا تھا کہ جامع مسجد لاہور میں صبح کے وقت جلسہ ہوگا۔پیر صاحب مع شائقین مسجد موصوف کو جارہے تھے، راستے میں بڑے بڑے موٹے حرفوں میں لکھے ہوئے اشتہار دیواروں پر چسپاں تھے جن کی سرخی یوں تھی : پیر مہر علی کا فرار

جو لوگ پیر صاحب کو لاہور میں دیکھ کر یہ اشتہار پڑھتے وہ بزبان حال کہتے

ایں چہ مے بینم بہ بیداری ست یارب یا بخواب

سہ سالہ میعادی پیشین گوئی

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنے مخالفوں کا رخ پھیرنے کو ایک اشتہار دیا جس میں لکھا تھا کہ ۱۹۰۰ء سے ۱۹۰۲ء کی سہ سالہ میعاد میں میرے لئے فیصلہ کن نشان ظاہر نہ ہوا تو میں جھوٹا سمجھا جاؤں۔اس اشتہار کا عنوان یہ ہے

اس عاجز غلام احمد قادیانی کی آسمانی گواہی طلب کرنے کیلئے ایک دعا اور حضرت عزت سے اپنی نسبت آسمانی فیصلہ کی درخواست

اے میرے حضرت اعلی ذوالجلال قادر وقدوس حی وقیوم جو ہمیشہ راست بازوں کی مدد کرتا ہے تیرا نام ابدالآباد مبارک ہے۔تیرے قدرت کے کام کبھی رک نہیں سکتے۔تیرا قوی ہاتھ ہمیشہ عجیب کام دکھلاتا ہے۔تو نے ہی اس چودھویں صدی کے سر پر مجھے مبعوث کیا اور فرمایا کہ:

اٹھ میں نے تجھے اس زمانہ میں اسلام کی حجت پوری کرنے کے لئے اور اسلامی سچائیوں کو دنیا میں پھیلانے کیلئے اور ایمان کو زندہ اور قوی کرنے کے لئے چنا۔

اور تو نے ہی مجھے کہا کہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو میری نظر میں منظور ہے میں اپنے عرش پر تیری تعریف کرتا ہوں۔

اور تو نے ہی مجھے فرمایا کہ:

تو وہ مسیح موعود ہے جس کے وقت کو ضائع نہیں کیا جائے گا۔

اور تو نے ہی مجھے مخاطب کر کے کہا کہ:

تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید۔

اور تو نے ہی مجھ کو فرمایا کہ:

میں نے لوگوں کی دعوت کے لئے تجھے منتخب کیا۔ ان کو کہہ دے کہ میں تم سب کی طرف بھیجا گیا ہوں،...

مگر اے میرے قادر خدا تو جانتا ہے کہ اکثر لوگوں نے مجھے منظور نہیں کیا اور مجھے مفتری سمجھا۔ اور میرا نام کافر اور کذاب اور دجال رکھا گیا۔ مجھے گالیاں دی گئیں۔ اور طرح طرح کی دلآزار باتوں سے ستایا گیا۔ اور میری نسبت یہ بھی کہا گیا کہ، حرام خور، لوگوں کا مال کھانے والا، اور وعدوں کا تخلف کرنے والا، حقوق کو تلف کرنے والا، لوگوں کو گالیاں دینے والا، عہدوں کو توڑنے والا، اپنے نفس کے لئے مال جمع کرنے والا، اور شریر اور خونی ہے۔ یہ وہ باتیں ہیں جو خود ان لوگوں نے میری نسبت کہیں جو مسلمان کہلاتے ہیں اور اپنے تئیں اچھے اور اہل عقل اور پرہیزگار جانتے ہیں۔ اور ان کا نفس اس بات کی طرف مائل ہے کہ درحقیقت جو کچھ وہ میری نسبت کہتے ہیں، سچ کہتے ہیں۔ اور انہوں نے صدہا آسمانی نشان تیری طرف سے دیکھے مگر پھر بھی قبول نہ کیا۔ وہ میری جماعت کو نہایت تحقیر کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ ہر ایک ان میں جو بدزبانی کرتا ہے وہ خیال کرتا ہے کہ بڑے ثواب کا کام کر رہا ہے۔

سواے میرے مولا قادر خدا! اب مجھے راہ بتلا اور کوئی ایسا نشان ظاہر فرما جس سے تیرے سلیم الفطرت بندے نہایت قوی طور پر یقین کریں کہ میں تیرا مقبول بندہ ہوں۔ اور جس سے ان کا ایمان قوی ہو، اور تجھے پہچانیں اور تجھ سے ڈریں اور تیرے اس بندے کی ہدایتوں کے موافق ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پاک تبدیلی ان کے اندر پیدا ہو، اور زمین پر پاکی اور پرہیز گاری کا اعلیٰ نمونہ دکھلا ویں...

لیکن اگر اے میرے پیارے مولیٰ میری رفتار تیری نظر میں اچھی نہیں ہے تو مجھ کو اس صفحہ دنیا سے مٹا دے تا میں بدعت اور گمراہی کا موجب نہ ٹھہروں۔ میں اس درخواست کے لئے جلدی نہیں کرتا تا میں خدا کے امتحان کرنے والوں میں شمار نہ کیا جاؤں لیکن میں عاجزی سے اور حضرت ربوبیت کے ادب سے یہ التماس کرتا ہوں کہ اگر میں اس عالی جناب کا منظور نظر ہوں تو تین سال کے اندر کسی وقت میری اس دعا کے موافق میری تائید میں کوئی ایسا آسمانی نشان ظاہر ہو جس کو انسانی ہاتھوں اور انسانی تدبیروں سے کچھ بھی تعلق نہیں... مجھے تیری عزت اور جلال کی قسم ہے کہ مجھے تیرا فیصلہ منظور ہے۔ پس اگر تو تو تین برس کے اندر جو جنوری ۱۹۰۰ء سے شروع ہو کر دسمبر ۱۹۰۲ء تک پورے ہو جائیں گے میری تائید میں اور میری تصدیق میں کوئی آسمانی نشان نہ دکھلا وے اور اپنے اس بندہ کو ان لوگوں کی طرح ردّ کر دے جو تیری نظر میں شریر اور پلید اور بے دین اور کذاب اور دجال اور خائن اور مفسد ہیں تو میں تجھے گواہ کرتا ہوں کہ میں اپنے تئیں صادق نہیں سمجھونگا اور ان تمام تہمتوں اور الزاموں اور بہتانوں کا اپنے تئیں مصداق سمجھ لونگا جو میرے پر لگائے جاتے ہیں۔ اگر میں تیرا مقبول ہوں تو میرے لئے آسمان سے ان تین برسوں کے اندر گواہی دے تا کہ ملک میں امن اور صلح کاری پھیلے اور تا لوگ یقین کریں کہ تو موجود ہے اور دعاؤں کو سنتا اور ان کی طرف جو تیری طرف جھکتے ہیں جھکتا ہے۔ اب تیری طرف اور تیرے فیصلہ کی طرف ہر روز میری آنکھ رہے گی جب تک آسمان سے تیری نصرت نازل ہو اور میں کسی مخالف کو اس اشتہار میں مخاطب نہیں کرتا اور نہ ان کو کسی مقابلہ کے لئے بلاتا ہوں۔ یہ میری دعا تیری ہی جناب میں ہے کیونکہ تیری نظر سے کوئی صادق یا کاذب غائب نہیں ہے۔ میری روح گواہی دیتی ہے کہ تو صادق کو ضائع نہیں کرتا اور کاذب تیری جناب میں کبھی عزت نہیں پا سکتا۔ اور وہ جو کہتے ہیں کہ کاذب بھی نبیوں کی طرح تحدی کرتے ہیں اور ان کی تائید اور نصرت بھی ایسی ہی ہوتی ہے جیسا کہ راست باز نبیوں کی وہ جھوٹے ہیں اور چاہتے ہیں کہ نبوت کے سلسلہ کو مشتبہ کر دیں۔ بلکہ تیرا قہر تلوار کی طرح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مفتری پر پڑتا ہے اور تیرے غضب کی بجلی کذاب کو بھسم کر دیتی ہے مگر صادق تیرے حضور میں زندگی اور عزت پاتے ہیں۔ تیری نصرت اور تائید اور تیرا فضل اور رحمت ہمیشہ ہمارے شامل حال رہے۔ آمین ثم آمین.

المشتہر : مرزا غلام احمد از قادیان ۵ نومبر ۱۸۹۹ء

(مجموعہ اشتہارات قادیانی جلد سوم ص ۱۷۴۔۱۷۹) (شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری نے اس اشتہار سے مختصر اقتباس نقل کیا تھا میں نے مجموعہ اشتہارات قادیانی سے نسبتاً تفصیل سے نقل کر دیا ہے۔ بہاء)

اس اعلان کے مطابق سارا ملک منتظر تھا مگر نتیجہ وہی برآمد ہوا جو اس شعر میں ہے

جو آرزو ہے اس کا نتیجہ ہے انفعال
اب ہے یہ آرزو کہ کبھی آرزو نہ ہو

قادیانی کا دعوی نبوت

ہم پہلے لکھ آئے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مخالف ابتداء ہی سے بدگمان تھے کہ آپ نبوت کے مدعی ہوں گے۔ چنانچہ وہی ہوا کہ مرزا صاحب نے دبی زبان سے دعوی نبوت کیا۔ آپ کے مردوں پر مخالفین نے اعتراضات شروع کیئے اور وہ اپنی پہلی اسلامی تعلیم کے اثر سے انکار کرنے لگے، تو مرزا صاحب نے ایک اشتہار دیا جس کا نام ہے ایک غلطی کا ازالہ جو درج ذیل ہے

ایک غلطی کا ازالہ

ہماری جماعت میں سے بعض صاحب جو ہمارے دعوی اور دلائل سے کم واقفیت رکھتے ہیں جن کو نہ بغور کتابیں دیکھنے کا اتفاق ہوا اور نہ وہ ایک معقول مدت تک صحبت میں رہ کر اپنے معلومات کی تکمیل کر سکے وہ بعض حالات میں مخالفین کے کسی اعتراض پر ایسا جواب دیتے ہیں کہ جو سراسر واقعہ کے خلاف ہوتا ہے اس لئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باوجود اہل حق ہونے کے ان کو ندامت اٹھانی پڑتی ہے چنانچہ چند روز ہوئے کہ ایک صاحب پر ایک مخالف کی طرف سے یہ اعتراض پیش ہوا کہ جس سے تم نے بیعت کی ہے وہ نبی اور رسول ہونے کا دعوی کرتا ہے۔اور اسکا جواب محض انکار سے دیا گیا حالانکہ ایسا جواب صحیح نہیں ہے۔حق یہ ہے کہ خدا تعالی کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے اس میں ایسے لفظ رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں، نہ ایک دفعہ بلکہ صدہا دفعہ۔ پھر کیونکر یہ جواب صحیح ہوسکتا ہے کہ ایسے الفاظ موجود نہیں ہیں بلکہ اس وقت تو پہلے زمانہ کی نسبت بھی بہت تصریح اور توضیح سے یہ الفاظ موجود ہیں اور براہین احمدیہ میں بھی جس کو طبع ہوئے بائیس برس ہوئے یہ الفاظ کچھ تھوڑے نہیں ہیں چنانچہ وہ مکالمات الٰہیہ جو براہین احمدیہ میں شائع ہو چکے ہیں ان میں سے ایک یہ وحی اللہ ہے ھو الذی ارسل رسول بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ (دیکھو صفحہ ۴۹۸ براہین احمدیہ) اس میں صاف طور پر اس عاجز کو رسول کر کے پکارا گیا ہے پھر اس کے بعد اسی کتاب میں میری نسبت یہ وحی اللہ ہے جری اللہ فی حلل الانبیاء یعنی خدا کا رسول نبیوں کے حلوں میں۔(دیکھو براہین صفحہ ۵۰۴)۔پھر اسی کتاب میں اس مکالمہ کے قریب ہی یہ وحی اللہ ہے محمد رسول اللہ و الذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم۔اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی،

پھر یہ وحی اللہ ہے جو صفحہ ۵۵۵ براہین میں درج ہے: دنیا میں ایک نذیر آیا۔

اس کی دوسری قرأت یہ ہے کہ: دنیا میں ایک نبی آیا۔

اسی طرح براہین احمدیہ میں اور کئی جگہ رسول کے لفظ سے اس عاجز کو یاد کیا گیا۔سو اگر یہ کہا جائے کہ آنحضرت ﷺ تو خاتم النبیین ہیں پھر آپ کے بعد اور نبی کس طرح آسکتا ہے اس کا جواب یہی ہے کہ بے شک اس طرح سے تو کوئی نبی نیا یا پرانا نہیں آسکتا جس طرح سے آپ لوگ حضرت عیسی علیہ السلام کو آخری زمانے میں اتارتے ہیں، اور پھر اس حالت میں ان کو نبی بھی مانتے ہیں بلکہ چالیس برس تک سلسلہ وحی و نبوت کا جاری رہنا اور زمانہ آنحضرت ﷺ سے بھی بڑھ جانا آپ لوگوں کا عقیدہ ہے بے شک ایسا عقیدہ تو معصیت ہے اور آیت

و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین

اور حدیث لا نبی بعدی اس عقیدہ کے کذب صریح ہونے پر کامل شہادت ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیکن ہم اس قسم کے عقاید کے سخت مخالف ہیں اور ہم اس آیت پر سچا اور کامل ایمان رکھتے ہیں جو فرمایا و لکن رسول اللہ و خا تم النبیین اور اس آیت میں ایک پیش گوئی ہے جس کی ہمارے مخالفوں کو خبر نہیں اور وہ یہ ہے کہ اس آیت میں اللہ تعالی فرماتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد پیش گوئیوں کے دروازے قیامت تک بند کر دیئے گئے اور ممکن نہیں کہ اب کوئی ہندو یا یہودی یا عیسائی یا کوئی رسمی مسلمان نبی کے لفظ کو اپنی نسبت ثابت کر سکے نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئیں مگر ایک کھڑکی سیرت صدیقی کی کھلی ہے یعنی فنا فی الرسول کی۔ پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے اس پر ظلی طور پر وہی نبوت کی چادر پہنائی جاتی ہے جو نبوت محمدی کی چادر ہے اس لئے اس کا نبی ہونا غیرت کی جگہ نہیں کیونکہ وہ اپنی ذات سے نہیں بلکہ اپنے نبی کے چشمہ سے لیتا ہے اور نہ اپنے لئے بلکہ اس کے اجلال کے لئے اس لئے اس کا نام آسمان پر محمد اور احمد ہے اور اس کے یہ معنی ہیں کہ محمد کی نبوت آخر محمد کو ہی ملی گو بروزی طور پر مگر نہ کسی اور کو۔ پس یہ آیت کہ ما کا ن محمد ابا احد من ر جا لکم و لکن رسو ل اللہ و خا تم النبیین اس کے معنی یہ ہیں کہ لیس محمد ابا احد من ر جال الد نیا و لکن ھو اب الر جال الآخر ۃ لا نہ خا تم النبیین و لا سبیل الی فیو ض اللہ من غیر تو سطہ ۔غرض میری نبوت اور رسالت باعتبار محمد اور احمد ہونے کے ہے نہ میرے نفس کے روح سے۔اور یہ نام بہ حیثیت فنا فی الرسول مجھے ملا لہذا خاتم النبیین کے مفہوم میں فرق نہ آیا لیکن عیسی کے اترنے سے ضرور فرق آئیگا....اور جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت کا انکار کیا ہے صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتدی سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اس کا نام پا کر اس کے واسطہ سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے رسول اور نبی ہوں۔مگر بغیر کسی جدید شریعت کے اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا ابلکہ انہی معنوں سے خدا نے مجھے اور رسول کر کے پکارا ہے سو اب بھی میں ان معنوں سے نبی اور رسول ہونے سے انکار نہیں کرتا....

اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت ﷺ کا ہی وجود قرار دیا ہے پس اس طور سے آنحضرت ﷺ کا خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا اور چونکہ میں ظلی طور پر محمد ہوں پس اس طور سے خاتم النبیین کی مہر نہیں ٹوٹی کیونکہ محمد کی نبوت محمد تک ہی محدود رہی۔یعنی بہر حال محمد ہی نبی رہے نہ کوئی اور۔یعنی جب کہ میں بروزی طور پر آنحضرت ﷺ ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی معہ نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں تو پھر کون سا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعوی کیا...غرض خاتم النبیین کا لفظ ایک الٰہی مہر ہے جو آنحضرتﷺ کی نبوت پر لگ گئی ہے اب ممکن نہیں کہ کبھی مہر ٹوٹ جائے ۔

ہاں یہ ممکن ہے کہ آنحضرتﷺ نہ ایک دفعہ بلکہ ہزار دفعہ دنیا میں بروزی رنگ میں آجاویں اور بروزی رنگ میں اور کمالات کے ساتھ اپنی نبوت کا بھی اظہار کریں اور یہ بروز خدا تعالی کی طرف سے ایک قرار یافتہ عہد تھا جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے و آخرین منهم لما یلحقوا بهم ۔اور انبیاء کو اپنے بروز پر غیرت نہیں ہوتی کیونکہ وہ انہی کی صورت اور انہی کا نقش ہے لیکن دوسرے پر ضرور غیرت ہوتی ہے...

پس جو شخص میرے پر شرارت سے یہ الزام لگاتا ہے جو دعوی نبوت اور رسالت کا کرتے ہیں وہ جھوٹا اور ناپاک خیال ہے مجھے بروزی صورت نے نبی اور رسول بنایا ہے اور اسی بنا پر خدا نے بار بار میرا نام نبی اللہ اور رسول اللہ رکھا۔مگر بروزی صورت میں میرا نفس درمیان نہیں ہے بلکہ محمد مصطفیٰ ﷺ ہے۔اسی لحاظ سے میرا نام محمد اور احمد ہوا۔پس نبوت اور رسالت کسی دوسرے کے پاس نہیں گئی محمد کی چیز محمد کے پاس ہی رہی۔علیہ الصلوۃ والسلام۔

(ایک غلطی کا ازالہ ص ۲۔۱۲ خزائن ج ۱۸ ص ۲۰۶۔۲۱۲ مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۴۳۱۔۴۴۲)

اس اشتہار میں مرزا صاحب قادیانی نے نبوت کی دو قسمیں کی ہیں۔ایک بلا واسطہ دوم بالواسطہ۔ اور اپنے لئے فرمایا کہ میں بواسطہ نبوت محمدیہ نبی ہوں۔مطلب یہ کہ میری نبوت کا ذریعہ پہلے نبیوں کے ذریعہ سے الگ ہے مگر مقصود میں سب برابر ہیں۔چنانچہ اسی مضمون کو دوسری جگہ یوں فرماتے ہیں؛

ایک اور نادانی یہ ہے کہ (میرے مخالف) جاہل لوگوں کو بھڑکانے کے لئے کہتے ہیں کہ اس نے نبوت کا دعوی کیا ہے حالانکہ یہ ان کا سراسر افتراء ہے بلکہ جس نبوت کا دعوی کرنا قرآن شریف کی رو سے منع معلوم ہوتا ہے ایسا کوئی دعوی نہیں کیا صرف یہ دعوی ہے کہ ایک پہلو سے میں امتی ہوں اور ایک پہلو سے میں آنحضرتﷺ کے فیض نبوت کی وجہ سے نبی ہوں اور نبی سے مراد صرف اس قدر ہے کہ خدا تعالی سے بکثرت شرف مکالمہ ومخا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طبہ پاتا ہوں ۔(حقیقۃ الوحی۔ص ۳۹۰۔قادیانی خزائن ج ۲۲ص ۴۰۶)

اس قسم کے بہت سے حوالجات ہیں جن میں مرزا نے نبوت کا صاف صاف دعوی کیا ہے مگر بواسطہ نبوت محمد یہ لیکن بعد حصول نبوت دوسرے نبیوں سے کسی طرح کم نہیں ۔

ڈاکٹر عبدالحکیم خان پٹیالوی سے مقابلہ

ڈاکٹر صاحب موصوف عرصہ بیس سال تک مرزا صاحب قادیانی کے مرید رہے، آخران سے علیحدہ ہوئے اور مرزا صاحب قادیانی کے برخلاف قدم اٹھایا، بلکہ دعوی الہام سے بھی مقابلہ کی ٹھہری۔ چنانچہ ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب نے اپنا آخری الہام مرزا صاحب کی موت کے متعلق شائع کیا جس کا ذکر مرزا صاحب نے مع جواب خود ان لفظوں میں کیا ہے جو درج ذیل ہیں:

ایسا ہی کئی اور دشمن مسلمانوں میں سے میرے مقابل پر کھڑے ہو کر ہلاک ہوئے اور ان کا نام ونشان نہ رہا۔ ہاں آخری دشمن اب ایک اور پیدا ہوا ہے جس کا نام عبدالحکیم خان ہے۔ اور وہ ڈاکٹر ہے اور ریاست پٹیالہ کا رہنے والا ہے۔ جس کا دعوی ہے کہ میں اس کی زندگی میں ہی ۱۴۔ اگست ۱۹۰۸ء تک ہلاک ہو جاؤں گا۔ اور یہ اس کی سچائی کے لئے ایک نشان ہوگا۔ یہ شخص الہام کا دعوی کرتا ہے اور مجھے دجال اور کافر اور کذاب قرار دیتا ہے۔ پہلے اس نے بیعت کی اور برابر بیس برس تک مریدوں اور میری جماعت میں داخل رہا۔، پھر ایک نصیحت کی وجہ سے جو میں نے محض اللہ اس کو کی تھی مرتد ہو گیا۔ نصیحت یہ تھی کہ اس نے یہ مذہب اختیار کیا تھا کہ بغیر قبول اسلام اور پیروی آنخضرت ﷺ کے نجات ہو سکتی ہے گو کوئی شخص آنخضرت ﷺ کے وجود کی خبر بھی رکھتا ہو۔ چونکہ یہ دعوی باطل تھا اور عقیدہ جمہور کے بھی برخلاف، اسلئے میں نے منع کیا مگر وہ باز نہ آیا آخر میں اس کو اپنی جماعت سے خارج کر دیا (حالانکہ یہی مذہب خان صاحب محمد علی خان رئیس مالیر کوٹلہ داماد مرزا قادیانی کا ہے پھر نہیں معلوم کہ ڈاکٹر صاحب تو خارج اور مرتد ہوں اور خان صاحب داماد تلك اذاقسمة ضیزی) تب اس نے یہ پیش گوئی کی کہ میں اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی زندگی میں ہی ۱۴۔ اگست ۱۹۰۸ء تک اس کے سامنے ہلاک ہو جاؤں گا۔ مگر خدا نے اس کی پیش گوئی کے مقابل پر مجھے خبر دی کہ وہ خود عذاب میں مبتلا کیا جاوے گا۔ اور خدا اس کو ہلاک کرے گا۔ اور میں اس کے شر سے محفوظ رہوں گا۔ سو یہ وہ مقدمہ ہے جس کا فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ بلاشبہ یہ سچ بات ہے کہ جو شخص خدا تعالی کی نظر میں صادق ہے خدا اس کی مدد کرے گا۔

(چشمہ معرفت ص ۳۲۱۔۳۲۲۔ قادیانی خزائن ج ۲۳ ص ۳۳۶۔۳۳۷)

اس مقابلہ کا نتیجہ یہ ہوا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی، ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب پٹیالوی کی بتائی ہوئی مدت کے اندر اندر ہی (۲۶ مئی ۱۹۰۸ء) کو فوت ہو گئے

(اور ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب پٹیالوی اس کے بعد بھی مدت تک زندہ رہے۔ بہاء)۔

قادیانی کا دعوی الوہیت

دعوی نبوت کے متعلق مرزا غلام احمد صاحب کے الفاظ پہلے سنائے گئے ہیں یہاں دعوی الوہیت کا بیان ہے۔ مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

رأیتنی فی المنام عین الله و تیقنت اننی هو فخلقت السماوات و الارض و قلت انا زینا السماء الدنیا بمصابیح (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۶۴۔۵۶۵۔ خزائن ج ۵ ص ایضا)

(میں نے نیند میں اپنے آپ کو ہو بہو اللہ دیکھا اور میں نے یقین کر لیا کہ میں وہی اللہ ہوں پھر میں نے آسمان اور زمین بنائے اور میں نے کہا کہ ہم نے آسمان کو ستاروں سے سجایا ہے)۔

ہم واقعات مرزا لکھ رہے ہیں اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ہم مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے اصل الفاظ نقل کر دیں ان کے متعلق ان کے معتقدین کی تاویلات یا تحریفات کے ہم ذمہ دار نہیں:

محتسب را درون خانہ چہ کار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی کی نظر عنایت خاکسار ثناء اللہ پر

آسماں بار امانت نتوانست کشید
قرعہ فال بنام من دیوانہ زند

جس طرح مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی زندگی کے دو حصے ہیں (براہین احمدیہ تک اور اس سے بعد) اسی طرح مرزا صاحب قادیانی سے میرے تعلق کے بھی دو حصے ہیں۔ براہین احمدیہ تک اور براہین سے بعد۔ براہین تک میں مرزا صاحب قادیانی سے حسن ظن رکھتا تھا۔ چنانچہ ایک دفعہ جب میری عمر کوئی ۱۷۔۱۸ سال کی تھی میں بشوق زیارت بٹالہ سے پا پیادہ تنہا قادیان گیا۔ ان دنوں مرزا صاحب قادیانی ایک معمولی مصنف کی حیثیت میں تھے۔ مگر باوجود شوق ومحبت کے میں نے وہاں دیکھا مجھے خوب یاد ہے کہ میرے دل میں جوان کی بابت خیالات تھے وہ پہلی ملاقات میں مبدّل ہو گئے جس کی صورت یہ ہوئی کہ میں ان کے مکان پر دھوپ میں بیٹھا تھا۔ وہ آئے اور آتے ہی بغیر اس کے کہ السلام علیکم کہیں یہ کہا تم کہاں سے آئے ہو کیا کام کرتے ہو۔

میں ایک طالب علم علماء کا صحبت یافتہ اتنا جانتا تھا کہ آتے ہوئے السلام علیکم کہنا سنت ہے۔ فوراً میرے دل میں آیا کہ انہوں نے مسنون طریق کی پرواہ نہیں کی کیا وجہ ہے مگر حسن ظن غالب تھا اس لئے یہ وسوسہ دب کر رہ گیا۔

جن دنوں آپ نے مسیحیت موعودہ کا دعوی کیا میں ابھی تحصیل علم سے فارغ نہیں ہوا تھا۔ آخر بعد فراغت میں آیا تو مرزا صاحب کی کتابوں کا مطالعہ شروع کیا۔ دل میں تڑپ تھی۔ استخارے کئے دعائیں مانگیں۔ خواب دیکھے۔۔ (یہاں کچھ عبارت حذف شدہ معلوم ہوتی ہے۔ بہاء)... جن کا نتیجہ یہ ہوا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے مجھے اپنے مخالفوں میں سمجھ کر مجھ کو قادیان میں پہنچ کر گفتگو کرنے کی دعوت دی جس دعوت کے الفاظ یہ ہیں: اگر یہ (مولوی ثناء اللہ) سچے ہیں تو قادیان میں آکر کسی پیش گوئی کو جھوٹی تو ثابت کریں اور ہر ایک پیشگوئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے لئے ایک ایک سو روپیہ انعام دیا جاوے گا اور آمد و رفت کا کرایہ علیحدہ۔ لیکن اس تفتیش کے لئے منہاج نبوت کو معیار صدق وکذب ٹھہراویں۔ میں یقیناً کہتا ہوں کہ اگر میرے معجزات اور پیش گوئیاں ان کے نزدیک صحیح نہیں تو ان کو تمام انبیاء سے انکار کرنا پڑے گا اور آخر ان کی موت کفر پر ہوگی۔

(اعجاز احمدی ص ۱۱؛ قادیانی خزائن ج ۱۹ ص ۱۱۷۔۱۱۸)

مولوی ثناء اللہ نے موضع مد میں بحث کے وقت یہی کہا تھا کہ سب پیش گوئیاں جھوٹی نکلیں۔ اس لئے ہم ان کو مدعو کرتے ہیں اور خدا کی قسم دیتے ہیں کہ وہ تحقیق کیلئے قادیان میں آئیں۔ اور تمام پیش گوئیوں کی پڑتال کریں۔ اور ہم قسم کھاتے ہیں کہ ہر ایک پیش گوئی کی نسبت جو منہاج نبوت کی رو سے جھوٹی ثابت ہو ایک ایک سو روپیہ ان کی نذر کرینگے ورنہ ایک خاص تمغہ لعنت کا انکے گلے میں رہیگا۔ اور ہم آمد و رفت کا خرچ بھی دیں گے۔ اور کل پیش گوئیوں کی پڑتال کرنی ہوگی، تا آئندہ کوئی جھگڑا باقی نہ رہ جائے۔ اور اسی شرط سے روپیہ ملے گا اور ثبوت ہمارے ذمہ ہوگا۔

یاد رہے کہ رسالہ نزول المسیح میں ڈیڑھ سو پیش گوئی میں نے لکھی ہے تو گویا جھوٹ ہونے کی حالت میں پندرہ ہزار روپیہ مولوی ثناء اللہ صاحب لے جائیں گے اور در بدر کی گدائی سے نجات ہوگی۔ بلکہ ہم اور پیشگوئیاں بھی معہ ثبوت ان کے سامنے پیش کر دیں گے اور اسی وعدہ کے موافق فی پیشگوئی سو روپیہ دیتے جائیں گے۔ اس وقت ایک لاکھ سے زیادہ میری جماعت ہے پس اگر میں مولوی صاحب موصوف کے لئے ایک ایک روپیہ بھی اپنے مریدوں سے لونگا تب بھی ایک لاکھ روپیہ ہو جائے گا۔ وہ سب ان کی نذر ہوگا۔ جس حالت میں کہ وہ دو دو آنہ کے لئے وہ در بدر خراب ہوتے پھرتے ہیں اور خدا کا قہر نازل ہے اور مردوں کے کفن یا وعظ کے پیسوں پر گذارہ ہے، ایک لاکھ روپیہ حاصل ہو جانا ان کے لئے ایک بہشت ہے۔ لیکن اگر میرے اس بیان کی طرف توجہ نہ کریں اور اس تحقیق کے لئے بپابندی شرائط مذکورہ جس میں بشرط ثبوت تصدیق ورنہ تکذیب دونوں شرط ہیں، قادیان میں نہ آئیں تو پھر لعنت ہے اس لاف وگذاف پر جو انہوں نے موضع مدّ میں مباحثہ کے وقت کی اور سخت بے حیائی سے جھوٹ بولا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لا تقف ما ليس لك به علم گمراہوں نے بغیر علم اور پوری تحقیق کے عام لوگوں کے سامنے تکذیب کی کیا یہی ایمان داری ہے وہ انسان کتوں سے بدتر ہوتا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو بے وجہ بھونکتا ہے اور وہ زندگی لعنتی ہے جو بے شرمی سے گذرتی ہے

(اعجاز احمدی۔ص ۲۳؛ قادیانی خزائن ج ۱۹ ص ۱۳۱۔۱۳۲)

واضح رہے کہ مولوی ثناء اللہ کے ذریعہ سے عنقریب تین نشان میرے ظاہر ہوں گے۔

۱۔وہ قادیان میں تمام پیش گوئیوں کی پڑتال کے لئے میرے پاس ہرگز نہیں آئیں گے اور سچی پیش گوئیوں کی اپنے قلم سے تصدیق کرنا ان کے لئے موت ہوگی۔

۲۔اگر اس چیلنج پر وہ مستعد ہوئے کہ کاذب صادق کے پہلے مرجائے تو ضرور وہ پہلے مریں گے۔

۳۔اور سب سے پہلے اس اردو مضمون اور عربی قصیدہ کے مقابلہ سے عاجز رہ کر جلد تر ان کی روسیاہی ثابت ہو گی۔(اعجاز احمدی۔ص ۳۷؛ خزائن ج ۱۹ ص ۱۴۸)

انجام اس کا یہ ہوا کہ میں نے ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء مطابق ۱۰ اشوال ۱۳۲۰ھ کو قادیان پہنچ کر مرزا صاحب کو اطلاعی خط لکھا جو درج ذیل ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔بخدمت جناب مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان

خاکسار آپ کی حسب دعوت مندرجہ اعجاز احمدی صفحہ ۱۱،صفحہ ۲۳ قادیان میں اس وقت حاضر ہے۔جناب کی دعوت کے قبول کرنے میں آج تک رمضان شریف مانع رہا۔ورنہ اتنا توقف نہ ہوتا میں اللہ جل شانہ کی قسم کھاتا ہوں کہ مجھے جناب سے کوئی ذاتی خصومت اور عناد نہیں چونکہ آپ (بقول خود) ایک ایسے عہدہ جلیلہ پر ممتاز و مامور ہیں جو تمام بنی نوع کی ہدایت کے لئے عموماً اور مجھ جیسے مخلصوں کے لئے خصوصاً ہے اس لئے مجھے قوی امید ہے کہ آپ میری تفہیم میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں گے اور حسب وعدہ خود مجھے اجازت بخشیں گے کہ میں مجمع عام میں آپ کی پیش گوئیوں کی نسبت اپنے خیالات ظاہر کروں۔میں مکرر آپ کو اپنے اخلاص اور صعوبت سفر کی طرف توجہ دلا کر اسی عہدہ جلیلہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ آپ مجھے ضرور ہی موقع دیں۔

راقم۔ابوالوفاء ثناء اللہ۔۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء۔وقت سوا تین بجے دن

مرزا جی نے اس کا جواب دیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ازطرف عائذ باللہ غلام احمد عافاہ اللہ و ایّد ۔بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب! آپ کا رقعہ پہنچا۔اگر آپ لوگوں کی صدق دل سے یہ نیت ہو کہ اپنے شکوک وشبہات پیش گوئیوں کی نسبت یا ان کے ساتھ اور امور کی نسبت بھی جو دعوی سے تعلق رکھتے ہوں رفع کراویں تو یہ آپ لوگوں کی خوش قسمتی ہوگی اور اگرچہ میں کئی سال ہوگئے کہ اپنی کتاب انجام آتھم میں شائع کر چکا ہوں کہ میں اس گروہ مخالف سے ہرگز مباحثات نہیں کروں گا کیونکہ اس کا نتیجہ بجز گندی گالیوں اور اوباشانی کلمات سننے کے اور کچھ ظاہر نہیں ہوگا مگر میں ہمیشہ طالب حق کے شبہات دور کرنے کے لئے تیار ہوں۔

اگرچہ آپ نے اس رقعہ میں دعوی کر دیا ہے کہ میں طالب حق ہوں مگر مجھے تامل ہے کہ اس دعوی پر آپ قائم رہ سکیں۔کیونکہ آپ لوگوں کی عادت ہے کہ ہر بات کو کشاں کشاں بے ہودہ اور لغو مباحثات کی طرف لے آتے ہیں اور میں خدا تعالی کے سامنے وعدہ کر چکا ہوں کہ ان لوگوں سے مباحثات ہرگز نہیں کرونگا۔ سو وہ طریق جو مباحثات سے بہت دور ہے، وہ یہ ہے کہ آپ اس مرحلہ کو صاف کرنیکے لئے اول یہ اقرار کردیں کہ آپ منہاج نبوت سے باہر نہیں جائیں گے اور وہی اعتراض کریں گے جو آنحضرت ﷺ پر یا حضرت عیسیٰؑ پر یا حضرت موسیٰؑ پر یا حضرت یونسؑ پر عاید نہ ہوتا ہو اور حدیث اور قرآن کی پیشین گوئیوں پر زد نہ ہو۔دوسری یہ شرط ہوگی کہ آپ زبانی بولنے کے ہرگز مجاز نہ ہوں گے،صرف آپ مختصر ایک سطر یا دو سطر تحریر دے دیں کہ میرا یہ اعتراض ہے، پھر آپ کو عین مجلس میں مفصل جواب سنایا جائے گا۔اعتراض کے لئے لمبا لکھنے کی ضرورت نہیں ایک سطر یا دو سطر کافی ہیں۔تیسری یہ شرط ہوگی کہ ایک دن میں صرف ایک ہی اعتراض آپ کرینگے کیونکہ آپ اطلاع دے کر نہیں آئے، چوروں کی طرح آگئے اور ہم ان دنوں بہ باعث کم فرصتی اور کام طبع کتاب کے تین گھنٹے سے زیادہ وقت نہیں خرچ کر سکتے۔یاد رہے کہ یہ ہرگز نہیں ہوگا کہ عوام کالانعام کے روبرو آپ وعظ کی طرح لمبی گفتگو شروع کر دیں بلکہ آپ نے بالکل منہ بند رکھنا ہوگا جیسے صم بکم۔یہ اسلئے کہ تا گفتگو مباحثہ کے رنگ میں نہ ہو جائے۔

اول صرف ایک پیش گوئی کی نسبت سوال کریں تین گھنٹہ تک میں اس کا جواب دے سکتا ہوں اور ایک ایک گھنٹہ کے بعد آپ کو متنبہ کیا جائے گا کہ اگر ابھی تسلی نہیں ہوئی تو اور لکھ کر پیش کرو۔آپ کا کام نہیں ہوگا کہ اس کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سناویں، ہم خود پڑھ لیں گے۔ مگر چاہیے کہ دو تین سطر سے زیادہ نہ ہو۔ اس طرز میں آپ کا کچھ حرج نہیں ہے، کیونکہ آپ تو شبہات دور کرانے آئے ہیں (ہم تو آپ کی دعوت کے مطابق تکذیب کو آئے ہیں۔ آپ کا یہ کہنا کہ شبہات دور کرانے آئے ہیں آپ کی معمولی بات ہے۔ ثناء اللہ) یہ طریق شبہات دور کرانے کا بہت عمدہ ہے۔ میں بآواز بلند لوگوں کو سنادوں گا کہ اس پیش گوئی کی نسبت مولوی ثناء اللہ صاحب کے دل میں یہ وسوسہ پیدا ہوا ہے اور اس کا یہ جواب ہے۔ اسی طرح تمام وساوس دور کر دیئے جائینگے۔ لیکن اگر یہ چاہو کہ بحث کے رنگ میں آپ کو بات کا موقع دیا جاوے تو یہ ہرگز نہیں ہوگا۔

چودھویں جنوری ۱۹۰۳ء تک میں اس جگہ ہوں۔ بعد میں ۱۵ جنوری ۱۹۰۳ء کو ایک مقدمہ پر جہلم جاؤنگا۔ سو اگرچہ بہت کم فرصتی ہے لیکن چودھویں جنوری ۱۹۰۳ء تک تین گھنٹہ تک آپ کیلئے خرچ کرسکتا ہوں۔ اگر آپ لوگ کچھ نیک نیتی سے کام لیں تو یہ ایک ایسا طریق ہے کہ اس سے آپ کو فائدہ ہوگا، ورنہ ہمارا اور آپ لوگوں کا آسمان پر مقدمہ ہے، خود خدا تعالی فیصلہ کر دے گا۔

سوچ کر دیکھ لو کہ یہ بہتر ہوگا کہ آپ بذریعہ تحریر جو دو سطر سے زیادہ نہ ہو ایک ایک گھنٹہ کے بعد اپنا شبہ پیش کرتے جائیں گے اور میں وہ وسوسہ دور کرتا جاؤنگا۔ ایسا صدہا آدمی آتے ہیں اور وسوسے دور کرا لیتے ہیں۔ ایک بھلا مانس شریف آدمی ضرور اس بات کو پسند کرے گا، اس کو اپنے وساوس دور کرانے ہیں اور کچھ غرض نہیں۔ لیکن وہ لوگ جو خدا سے نہیں ڈرتے ان کی تو نیتیں ہی اور ہوتی ہیں۔

بالآخر اس غرض کیلئے کہ اب آپ اگر شرافت اور ایمان رکھتے ہیں قادیان سے بغیر تصفیہ کے خالی ہاتھ نہ جاویں، دو قسموں کا ذکر کرتا ہوں۔ اول چونکہ میں انجام آتھم میں خدا تعالی سے قطعی عہد کر چکا ہوں کہ ان لوگوں سے کوئی بحث نہیں کرونگا اس وقت پھر اسی عہد کے مطابق قسم کھاتا ہوں کہ میں زبانی آپ کی کوئی بات نہیں سنونگا۔ صرف آپ کو یہ موقع دیا جائے گا کہ اول آپ ایک اعتراض جو آپ کے نزدیک سب سے بڑا اعتراض کسی پیش گوئی پر ہو، ایک سطر یا دو سطر حد تین سطر تک لکھ کر پیش کریں جس کا یہ مطلب ہو کہ یہ پیش گوئی پوری نہیں ہوئی اور منہاج نبوت کی رو سے قابل اعتراض ہے اور پھر چپ رہیں۔ اور میں مجمع عام میں اس کا جواب دونگا جیسا کہ مفصل لکھ چکا ہوں۔ پھر دوسرے دن اسی طرح دوسری لکھ کر پیش کریں۔ یہ تو میری طرف سے خدا تعالی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی قسم ہے کہ میں اس سے باہر نہیں جاؤنگا اور کوئی زبانی بات نہیں سنوں گا، اور آپ کی مجال نہیں ہوگی کہ ایک کلمہ بھی زبانی بول سکیں اور آپ کو بھی خدا تعالی قسم دیتا ہوں کہ آپ اگر سچے دل سے آئے ہیں تو اس کے پابند ہو جائیں اور ناحق فتنہ وفساد میں عمر بسر نہ کریں۔ اب ہم دونوں میں سے ان دونوں قسموں سے جو شخص انحراف کرے گا اسپر خدا کی لعنت ہے اور خدا کرے کہ وہ اس لعنت کا پھل بھی اپنی زندگی میں دیکھ لے سو اب میں دیکھوں گا کہ آپ سنت نبویہ کے موافق اس قسم کو پورا کرتے ہیں یا قادیان سے نکلتے ہوئے اس لعنت کو ساتھ لے جاتے ہیں اور چاہیے کہ اول آپ مطابق اس عہد مؤکد بقسم کے آج ہی ایک اعتراض دو تین سطر کا لکھ کر بھیج دیں اور پھر وقت مقرر کر کے مسجد میں مجمع کیا جائے گا اور آپ کو بلایا جاویگا اور عام مجمع میں آپ کے شیطانی وساوس دور کر دیئے جائینگے۔ مرزا غلام احمد بقلم خود۔

اس خط کو دیکھ کر چاہیے تھا کہ میں مایوس ہو جاتا مگر ارادہ کے مستقل آدمی سے یہ امید غلط ہے کہ وہ ایک آدھ مانع پیش آنے سے مایوس ہو جائے۔ اس لئے میں نے پھر ایک خط لکھا، جو درج ذیل ہے:

الحمد للّٰہ و سلام علی عبادہ الّذین اصطفی ۔ امّا بعد ۔

از خاکسار ثناء اللہ بخدمت مرزا غلام احمد صاحب! آپ کا طولانی رقعہ مجھے پہنچا مگر افسوس کہ جو کچھ تمام ملک کو گمان تھا وہی ظاہر ہوا۔ جناب والا! جب کہ میں آپ کی حسب دعوت مندرجہ اعجاز احمدی صفحہ ۱۱ و ۲۳ حاضر ہوا ہوں اور صاف لفظوں میں رقعہ اولی میں انہیں صفحوں کا حوالہ دے چکا ہوں تو پھر اتنی طول کلامی جو آپ نے کی ہے بجز العادۃ طبیعۃ ثانیۃ کے اور کیا معنی رکھتی ہے؟ جناب من! کس قدر افسوس کی بات ہے کہ آپ اعجاز احمدی کے صفحات مذکورہ پر تو اس نیاز مند کو تحقیق کیلئے بلاتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ میں (ثناء اللہ) آپ کی پیش گوئیوں کو جھوٹی ثابت کروں تو فی پیش گوئی مبلغ سو روپیہ انعام لوں اور اس رقعہ میں آپ مجھ کو ایک دو سطریں لکھنے کے پابند کرتے ہیں اور اپنے لئے تین گھنٹہ تجویز کرتے ہیں تلک اذاً قسمۃ ضیزی ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھلا یہ کیا تحقیق کا طریقہ ہے میں تو ایک دو سطریں لکھوں اور آپ تین گھنٹے تک فرماتے جائیں۔اس سے صاف سمجھ آتا ہے کہ آپ مجھے دعوت دے کر پچھتا رہے ہیں اور اپنی دعوت سے انکاری ہیں اور تحقیق سے اعراض کرتے ہیں جس کی بابت آپ نے مجھے در دولت پر حاضر ہونے کی دعوت دی تھی، جس سے عمدہ میں امرتسر ہی میں بیٹھا کر سکتا تھا اور کر چکا ہوں۔مگر چونکہ میں اپنے سفر کی صعوبت کو یاد کر کے بلا نیل ومرام واپس جانا کسی طرح مناسب نہیں جانتا، اس لئے میں آپ کی بے انصافی کو بھی قبول کرتا ہوں کہ میں دو تین ہی سطریں لکھوں گا اور آپ بلاشک تین گھنٹے تک تقریر کریں مگر اتنی اصلاح ہو گی کہ میں اپنی دو تین سطریں مجمع میں کھڑا ہو کر سناؤنگا اور ہر ایک گھنٹے کے بعد پانچ منٹ نہایت دس منٹ تک آپ کے جواب کی نسبت رائے ظاہر کرونگا اور چونکہ آپ مجمع پسند نہیں کرتے اس لئے فریقین کے آدمی محدود ہوں گے جو پچیس پچیس سے زائد نہ ہوں گے۔

آپ میرا بلا اطلاع آنا چوروں کی طرح فرماتے ہیں، کیا مہمانوں کی خاطر اسی کو کہتے ہیں؟ اطلاع دینا آپ نے شرط نہیں کیا تھا۔علاوہ اس کے آپ کو آسمانی اطلاع ہو گئی ہوگی۔آپ جو مضمون سنائیں گے وہ اسی وقت مجھ کو دے دیجئے گا۔کاروائی آج ہی شروع ہو جائے۔آپ کے جواب آنے پر میں اپنا مختصر سا سوال بھیج دونگا۔باقی لعنتوں کی بابت وہی عرض ہے جو حدیث میں موجود ہے (وہ یہ ہے کہ لعنت کا مخاطب اگر لعنت کا حق دار نہیں تو کرنے والے پر پڑتی ہے۔ثناء اللہ)۔۱۱ جنوری ۱۹۰۳ء

اس کا جواب جناب مرزا صاحب نے خود نہیں لکھا بلکہ آپ کی طرف سے مولوی محمد احسن صاحب امروہی نے لکھا جو درج ذیل ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔حامدا و مصلیا۔

مولوی ثناء اللہ صاحب! آپ کا رقعہ حضرت اقدس امام الزمان مسیح موعود مہدی معہود کی خدمت مبارک میں سنا دیا گیا۔چونکہ اس کے مضامین محض عناد اور تعصب آمیز تھے جو طلب حق سے بعد المشرقین کی دوری اس سے صاف ظاہر ہوتی تھی لہذا حضرت اقدس کی طرف سے آپ کو یہی جواب کافی ہے کہ آپ کو تحقیق حق منظور نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے اور حضرت، انجام آتھم میں اور نیز اپنے خط مرقومہ جواب سامی میں قسم کھا چکے اور اللہ تعالیٰ سے عہد کر چکے ہیں کہ مباحثہ کی شان سے مخالفین کوئی تقریر نہ کریں گے (غلط ہے۔ثناء اللہ)۔خلاف معاہدہ الٰہی کے کوئی مامور من اللہ کیوں کر کسی فعل کا ارتکاب کرسکتا ہے؟ طالب حق کے لئے جو طریق حضرت اقدس نے تحریر فرمایا ہے کیا وہ کافی نہیں۔لہذا آپ کی اصلاح جو بطرز شان مناظرہ آپ نے لکھی ہے وہ ہرگز منظور نہیں اور یہ بھی منظور نہیں فرماتے کہ جلسہ محدود ہو بلکہ فرماتے ہیں کل قادیان وغیرہ کیا اہل الرائے اپنے مجتمع ہوں تا کہ حق و باطل سب پر واضح ہو جائے۔ والسلام علی من اتبع الہدی۔

خاکسار محمد احسن بحکم حضرت امام الزمان۔گواہ شد۔محمد سردار ابوسعید

بس اب ناامیدی ہوگئی تو میں مع اپنے مصاحبوں کے یہ کہتا ہوا چلا آیا

ہمہ شوق آمدہ بودم ہمہ حرماں رفتم

خاکسار ثناء اللہ پر آخری نظرِ عنایت

بلائیں زلف جاناں کی اگر لیتے تو ہم لیتے
بلا یہ کون لیتا جان پر لیتے تو ہم لیتے

میرا روئے سخن مرزا غلام احمد صاحب کے ساتھ اور بزرگان علمائے کرام سے بعد شروع ہوا مگر کیفیت میں ان سے بڑھ گیا تھا اس لئے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے آخری نظر عنایت جو مجھ پر کی خود انہی کے لفظوں میں درج ذیل ہے۔فرماتے ہیں:

اس لئے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور جو تیری نگاہ میں درحقیقت کذاب مفسد ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے یا کسی اور نہایت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر اے میرے پیارے مالک تو ایسا ہی کر آمین ثم آمین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق و انت خیر الفاتحین ۔آمین بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔

الراقم: عبداللہ الصمد میرزا غلام احمد مسیح موعود عافاہ اللہ وایدہ۔

مرقومہ یکم ربیع الاول ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء

(مجموعہ قادیانی اشتہارات۔ جلد ۳ ص ۵۷۸۔۵۷۹)

اس اشتہار کی اشاعت کے بعد ۲۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کے اخبار بدر میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی روزانہ ڈائری یوں چھپی:

ثناء اللہ کے متعلق جو لکھا گیا ہے یہ دراصل ہماری طرف سے نہیں بلکہ خدا ہی کی طرف سے اس کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ ایک دفعہ ہماری توجہ اس کی طرف ہوئی اور رات کو توجہ اس کی طرف تھی اور رات کو الہام ہوا کہ اجیب دعوۃ الداع صوفیاء کے نزدیک بڑی کرامت استجابت دعا ہی ہے۔ باقی سب اس کی شاخیں ہیں۔ (قادیانی ملفوظات۔ ج ۹ ص ۲۶۸۔ بدر قادیان ۲۵ اپریل ۱۹۰۷ء ص ۷)

نتیجہ یہ ہوا کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء مطابق ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ کو انتقال کر گئے آپ کے انتقال کی خبر اخبار الحکم کے خاص پرچہ میں جن لفظوں میں سنائی گئی وہ درج ذیل ہیں

وفات مسیح

برادران! جیسا کہ آپ سب صاحبان کو معلوم ہے کہ حضرت امامنا و مولانا حضرت مسیح موعود مہدی معہود (مرزا قادیانی) کو اسہال کی بیماری بہت دیر سے تھی اور جب آپ کوئی دماغی کام زور سے کرتے تھے حضور کو یہ بیماری بسبب کھانا نہ ہضم ہونے کے اور چونکہ دل سخت کمزور تھا اور نبض ساقط ہو جایا کرتی تھی عموماً مشک و غیرہ کے استعمال سے واپس آ جایا کرتی تھی اس دفعہ لاہور کے قیام میں حضور کو دو تین دفعہ پہلے یہ حالت ہوئی لیکن ۲۵ تاریخ مئی کی شام کو جب کہ آپ سارا دن پیغام صلح کا مضمون لکھنے کے بعد سیر کو تشریف لے گئے تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

واپسی پر حضور کو پھر اس بیماری کا دورہ شروع ہو گیا اور وہی دوا دی گئی جو کہ پہلے مقوی معدہ استعمال فرماتے تھے۔ مجھے حکم بھیجا تو بنوا کر بھیج دی گئی۔ مگر اس سے کوئی فائدہ نہ ہوا اور قریبا ۱۱ بجے اور ایک دست آنے پر طبیعت از حد کمزور ہو گئی اور مجھے اور حضرت خلیفہ نور الدین صاحب کو طلب فرمایا مقوی ادویہ دی گئیں اور اس خیال سے کہ دماغی کام کی وجہ سے یہ مرض شروع ہوئی نیند آنے سے آرام آ جائے گا ہم واپس اپنی جگہ پر چلے گئے مگر تقریبا دو اور تین بجے کے درمیان ایک اور بڑا دست آ گیا جس سے نبض بالکل بند ہو گئی اور مجھے اور مولانا خلیفۃ المسیح مولوی نور الدین صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب کو بلوایا اور برادرم ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کو بھی گھر سے طلب کیا اور جب وہ تشریف لائے تو مرزا یعقوب بیگ صاحب کو اپنے پاس بلا کر کہا کہ مجھے سخت اسہال کا دورہ ہو گیا ہے آپ کوئی دوا تجویز کریں۔ علاج شروع کیا گیا چونکہ حالت نازک ہو گئی تھی اس لئے ہم پاس ہی ٹھہرے رہے اور علاج باقاعدہ ہوتا رہا مگر نبض واپس نہ آئی یہاں تک کہ سوا دس بجے صبح ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو حضرت اقدس کی روح اپنے محبوب حقیقی سے جا ملی انا للہ وانا الیہ راجعون۔

(ضمیمہ الحکم غیر معمولی پرچہ الحکم مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۰۸ء)

اور خاکسار مصنف (ثناء اللہ مورد عتاب مرزا) تا حال (جون ۱۹۲۳ء تک) بفضلہٖ تعالیٰ زندہ ہے اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی آج سے ۱۵ سال پہلے فوت ہو چکے۔

آہ!

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدم بہار آخر شد

☆☆☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ڈاکٹر بہاء الدین

تحریک ختم نبوت کا پروانہ

ڈاکٹر بہاء الدین اور تحریک ختم نبوت انسائیکلو پیڈیا

(تحریر: پروفیسر عبدالعظیم جانباز سیالکوٹ)

عقیدہ ختم نبوت ایک بدیہی عقیدہ ہے جس پر کسی بھی دلیل کی ضرورت نہیں ہر سلیم الفطرت انسان اس بات کو بخوبی جانتا ہے کہ حضور خاتم النبیین ﷺ اللہ کے آخری رسول اور نبی ہیں۔ آپ کے بعد کسی نبی نے نہیں آنا، اگر کوئی نبوت کا دعوی کرے تو وہ دجال اور کذاب تو ہوسکتا ہے، لیکن نبی نہیں ہوسکتا۔ ایک سو سے زائد آیات قرآنیہ اور سینکڑوں احادیث مبارکہ عقیدہ ختم نبوت کے لئے دلیل ہیں۔ اس کے باوجود ہر دور میں کچھ خبیث الفطرت عقل وشعور سے عاری لوگوں نے اس عقیدہ پر نقب لگانے کی کوشش کی، تو شمع نبوت کے پروانوں نے اس فتنہ کا بھرپور مقابلہ کرتے ہوئے انجام بد سے دوچار کیا۔

انیسویں صدی کے اختتام اور بیسویں صدی کے آغاز میں برصغیر پاک وہند میں انگریز نے اسلام کے بنیادی عقیدہ ختم نبوت پر نقب لگانے کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی کو کھڑا کیا، تو اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے اس دور کے مقتدر علماء وطلبہ، اور ہر طبقہ سے تعلق رکھنے والے شمع نبوت کے پروانے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اپنا سب کچھ لٹانے کا عزم لے کر میدان میں برسرپیکار ہوئے۔ قید وبند کی صعوبتیں، بیڑیاں، اور ہتھکڑیاں بھی ان کو اپنے مشن سے پیچھے نہ ہٹا سکیں۔ تقسیم ہند سے قبل اور بعد میں بھی تحریک تحفظ ختم نبوت میں کسی قسم کی لچک پیدا نہیں ہوئی بلکہ پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے بعد اس تحریک میں اور تیزی پیدا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوئی۔خصوصاً ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں مرزا قادیانی اوراس کے پیروکاروں کوآئینی طور پر دائرہ اسلام سے خارج قرار دینے کے مطالبہ پر بے شمار پروانوں نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کیے۔اس وقت بظاہر تحریک کی ناکامی کے باوجود تحریک کامیابی کی طرف رواں دواں رہی۔

یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ شہدائے ختم نبوت کے خون کی برکت،علماء کی مسلسل محنت اورقربانیوں کے نتیجے میں بالآخر ۱۹۷۴ء میں قادیانی لوگ پاکستان کی قومی اسمبلی میں طویل بحث ومباحثے کے بعد بالاتفاق اقلیت قرار پائے اور یوں الحمدللہ عقیدہ ختم نبوت کوآئینی ودستوری تحفظ نصیب ہوا۔

اس کے بعد ۱۹۸۴ء میں جنرل ضیاء الحق مرحوم کے دور میں ایک صدارتی آرڈیننس کے ذریعہ قادیانیوں کو اسلامی شعائر کے استعمال سے روک دیا گیا۔یہ ایک بہت بڑا معرکہ تھا جس میں اللہ تعالی نے اہل اسلام کوکامیابی عطا فرمائی۔تاہم قادیانیوں نے آج تک اپنے آپ کوغیر مسلم تسلیم نہیں کیا۔انہوں نے ہمیشہ اپنی جماعت کومستحکم اورمضبوط کرنے کی کوشش کی اورمختلف ناپاک تدبیروں سے عام سادہ لوح مسلمانوں کو مرتد بنانے کے لئے اپنے دجل وفریب کے جال پھیلائے۔آج بھی کئی مسلمان جوان کی اصل حقیقت سے آگاہ نہیں ان کے ڈالے ہوئے ارتدادی جالوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔خصوصاً موجودہ دور میں جب سے سوشل میڈیا کا استعمال عام ہوتا جارہا ہے یہ صورت حال مزید گھمبیر ہوتی جارہی ہے۔روز افزوں مقدس شخصیات کی اہانت کا سلسلہ بڑھتا جارہاہے اوردشمنان اسلام کی سرگرمیاں تیز ہورہی ہیں یقیناً یہ صورت حال اکابر علماء کے لئے بالخصوص اورختم نبوت کے پروانوں کے لئے بالعموم انتہائی خوف ناک اورتشویشناک ہے۔ عام مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت اورقادیانیوں کے اصل اورمکروہ چہرے سے پردہ اٹھانا اہل اسلام کی ذمہ داری ہے۔

انسان کی زندگی،اس کی تہذیب،اس کے تمدن، اس کی ثقافت،اس کی شرافت،اس کی معاشرت، یعنی اس کی تمام تر زندگی اس کے عقائد کا منہ بولتا ہوا ثبوت ہے۔جوخداوندمتعال پر یقین رکھتا ہے وہ بھی،اور جونہیں رکھتا وہ بھی،یعنی جس نے گنگا کے جل میں دیکھا،یا کچلی کے تھل میں دیکھا،جس نے اسے چمکتے سورج میں پایا،جس نے اسے دمکتے چاند میں دیکھا،جس نے اسے کھلتی ہوئی کلی میں تلاش کیا،جس نے اسے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مقید ہوتی ہوئی خوشبو میں ڈھونڈا، ڈھونڈتا ہر کوئی اسی مالک الملک، احد، واحد، یکتا بے مثل و بے نظیر کو ہے۔ لیکن یہ عقیدہ ہے کہ اگر ہم اس کی معرفت حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں لا سے سفر شروع کر کے الــہ سے ہوتے ہوئے الــلــہ تک پہنچنا ہے۔ جو شخص یہ عقیدہ رکھتا ہے وہ اپنے آپ کو خداوند بزرگ و برتر کا، اللہ رب العزت کا بندہ سمجھتے ہوئے اپنے اوپر واجب قرار دیتا ہے کہ وہ اللہ کی، فقط ذات ہی کو نہیں مانے، بلکہ اس کی بات کو بھی مانے۔ دنیائے آدم و عالم میں یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے اور اس سے انکار ممکن نہیں کہ جن لوگوں نے اللہ کی ذات اور بات کو ماننے کی کچھ بھی سعی کی، ان کے درجات دنیا میں ظاہراً اور یقیناً آخرت میں باطناً بہت بلند کر دیئے گئے ہیں۔ ہمارے سامنے بیسیوں ایسی مثالیں ہیں جن پر غور کر کے ہم دیکھ سکتے ہیں۔ علماء فقہاء محدثین ایسے گزرے ہیں جنہوں نے اللہ رب العزت کی توحید پر قلم فرسائی کی ہے۔ جہاں اللہ رب العزت کی توحید کا اقرار ہے، اسی سے متصل اللہ کے فرمان ذی شان کے مطابق یعنی اللہ کی ذات کو ماننا لا اله ا لا الله ہے اور اس کی بات ماننا محمد رسو ل الله کا اقرار ہے۔

انسان کی ہدایت کا سلسلہ جو اس نے سیدنا آدم سے شروع کیا اور حضرت ختم مرتبت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ پر ختم کر دیا، اب عقیدہ توحید کا قائل اگر عقیدہ ختم نبوت عقیدہ رسالت پر ایمان نہیں رکھتا تو اس کا عقیدہ کامل نہیں ناقص ہے۔ اگر انسان حضرات انبیاء کی ذوات باصفات کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہوا حضرت رسالت مآب پر آئے اور وہاں رکے نہیں، یعنی عقیدہ ختم نبوت کا قائل نہ ہو، تو اس کے عقیدہ توحید کا کوئی فائدہ نہیں۔ اس کا دوسرے انبیاء اور ان پر نازل ہونے والے صحف پر یقین اور ایمان کا قطعاً ذرہ برابر بھی فائدہ نہیں۔ نہ یہاں، نہ وہاں۔ ہاں یہاں وہ اس طرح کی گھٹیا حرکت کر کے عقیدہ ختم نبوت سے انکار کر کے یا اس کو کسی طرح سے بھی اس سے دوری اختیار کر کے اپنا نام تو شائد بنا لے، لیکن یہ دو دن کی روشنی ہے اور پھر اندھیری رات والا کام ہو جائے گا۔

خداوند ذوالجلال نے اپنے انبیاء کو مبعوث فرمایا۔ ان تمام انبیاء کا جو سید و سردار ہے، وہ اللہ کا محبوب ہے۔ یعنی حضور پاک ﷺ کے فرمان مبارک کے مطابق لا نبی بعدی کے بعد اس سلسلہ کا قطعاً بالکل نہ سوچ میں، نہ سمجھ میں، نہ عقل میں، نہ شعور میں، نہ فہم میں، نہ قلم میں، نہ کتاب میں، کسی صورت میں ایک لفظ تو کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوچا بھی نہیں جا سکتا کہ اس عقیدے سے انحراف کیا جائے۔عقیدہ ختم نبوت دراصل عقیدہ توحید کی بقاء و بنیاد ہے۔دراصل اسلام کی بنیاد، اسلام کی بقا، اسلام کا احیا، اسلام کے استحکام، اسلام کی تبلیغ، اسلام کو منزلت تک پہنچانا، اسلام کو سر بلند کرنا، اور اسلام کو سر بلند کرتے ہوئے اپنے آپ کی سر بلندی، اگر ہم چاہتے ہیں تو بحثیت مسلمانوں کے عالم بحثیت وارثان جانشین رسالت یعنی انبیاء کی تعلیم کو پھیلانے والے ہم جو جانشین ہیں ،یعنی ہمارے جو علماء وفقہاء مفسرین محدثین ہیں۔ یہ ضروری ہے کہ ہم باعلان اور ہر طرح سے یعنی قلم سے بھی، قدم سے، زبان سے بھی، بیان سے بھی، جہاں موقع ملے اس بات کا پرچار کریں گے کہ عقیدہ ختم نبوت ہمارے ایمان کی جڑ ہے۔عقیدہ ختم نبوت ہمارے ایمان کا ضامن ہے۔اس عقیدے سے انحراف کرتے ہوئے اگر ہم چلیں گے تو پھر نہ ہم عقیدہ توحید تک پہنچیں گے، اور نہ عقیدہ رسالت ہمیں کوئی فائدہ دے گا۔ ہماری نمازیں، ہمارے عقائد اور ہماری عبادات ہمیں کچھ بھی فائدہ دینے والے نہیں ہیں۔

آیئے ذرا غور کرتے ہیں کہ یہ عقیدہ ختم نبوت دراصل ہے کیا؟ اللہ نے انسان کے لئے جو اسباب مہیا کئے ہیں، انبیاء کی شکل میں اور خصوصاً احمد مصطفیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی صورت میں، یہ ہم سے تقاضا کیا کرتے ہیں۔عقیدہ ہم سے تقاضا کیا کرتا ہے۔

اب یہاں تک تو ہم پہنچ چکے کہ یہ ایک بدیہی عقیدہ ہے۔ایک نظریہ حیات ہے۔عقیدہ ختم نبوت اسلام کی بنیاد ہے۔آج تک بہت سارے لوگوں نے اس پر قلم فرسائی کی۔جن لوگوں نے انحراف کیا ان کے جواب میں بھی بہت سارے دلائل اور براہین سے کام لیا گیا۔اور جن لوگوں نے ختم نبوت کا پرچار کیا انہوں نے بھی اپنی طرف سے کمال کرنے کی کوشش کی۔انہی شخصیات میں سے ایک ایسی شخصیت کہ جس نے اپنی زندگی کا لمحہ لمحہ اس کام کے لئے وقف کر دیا۔جس نے اپنی جوانی اس کام میں لگادی۔جس نے اپنے تمام تر وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے اس مشن کا بیڑہ اٹھایا، جس نے اپنی مالی، بدنی، ذہنی اور روحانی کیفیات کو یکجا کیا اور کتاب کی شکل میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ عقیدہ ختم نبوت اگر انسان رکھتا ہو، تو دین و دنیا میں ممتاز اور سرفراز ہو جاتا ہے۔ایسا ہی ایک نام ڈاکٹر بہاء الدین کا ہے کہ جنہوں نے دین کے بہاؤ میں، دین کی تبلیغ میں، دین کی معرفت کے بہاؤ میں بہتے ہوئے اس قدر خوبصورتی اختیار کر لی ہے کہ کتنی ہی کتابیں ہیں جو آپ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے نام سے ہیں، کتنی ہی قلم فرسائیاں ہیں، کتنے ہی الفاظ ہیں، جو آپ کے قلم کے ایک ایک نقطے سے نکلے ہیں۔ آپ ایک عالی قدر، ایک زیرک، ایک انتہائی شریف النفس انسان ہیں جنہوں نے حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ پر متعدد کتابیں لکھتے ہوئے آج ہمارے سامنے اتنا بڑا ذخیرہ جمع کر دیا ہے کہ آنے والی نسلیں بھی اگر اس عقیدے پر مزید قلم فرسائی کرنا چاہیں، رہنمائی حاصل کرنا چاہیں تو بغیر کسی حیل و حجت کسی مسئلہ کے وہ کر سکتے ہیں۔

بڑے خوش نصیب اور لائق مبارک باد ہیں وہ لوگ جو اس اہم ترین میدان میں کام کر رہے ہیں، اور علمائے کرام کی کاوشوں کو منصۂ شہود پر لا رہے ہیں۔ خصوصاً عصر حاضر میں اس سلسلے کی سب سے بڑی قد آور علمی شخصیت ڈاکٹر بہاء الدین کی ہے جنہوں نے دیار غیر میں بیٹھ کر ۷۵ جلدوں پر مشتمل تحریک ختم نبوت کے حوالے سے ایک انسائیکلو پیڈیا مرتب کر کے ایک ایسا تاریخی کارنامہ انجام دیا ہے جو تاریخ میں یقیناً سنہرے حروف میں لکھا جائے گا۔

تحریک ختم نبوت ایک مقدس تحریک ہے جو عالم اسلام کے درمیان امن و محبت اور اتحاد و یکجہتی کا باعث بن سکتی ہے۔ ڈاکٹر بہاء الدین کا کہنا ہے کہ سنی شیعہ سمیت جس جس نے بھی تحفظ ختم نبوت کے لئے کام کیا ہے وہ اس کتاب کی زینت بنا دیا گیا ہے اور ان میں سے ایک ایک فرد ہماری آنکھوں کا تارا ہے۔ ڈاکٹر صاحب ختم نبوت کی تاریخ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

مرزا قادیانی نے مسیح ہونے کا دعوی اپنے رسالہ میں ۳۱ جنوری ۱۸۹۱ء کو کیا تھا جسے امرتسر میں اشاعت کے دوران اہل حدیث کے ایک فرزند مولانا محمد حسین بٹالوی مرحوم نے دیکھ لیا اور بذریعہ خط مرزا سے پوچھا کہ کیا وہ مسیح موعود ہونے کا دعوی کر رہا ہے؟ جس کے اعتراف میں مرزا قادیانی نے صرف ہاں میں جواب دیا۔ اور یوں علمائے حق کی طرف سے تحریک تحفظ ختم نبوت کا آغاز ہوا۔

تحریک ختم نبوت اور تاریخ اہل حدیث ڈاکٹر بہاء الدین صاحب کی عظیم علمی کاوش ہے۔ اس پر وہ بجا طور پر مبارک باد کے مستحق ہیں۔ دعا ہے کہ ڈاکٹر صاحب کا سایہ صحت و سلامتی سے تادیر قائم رہے اور ان کی اس علمی کاوش کو اللہ رب العزت اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرماتے ہوئے ان کے لئے صدقہ جاریہ بنا دیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان کی کتابوں قارئین کرام استفادہ کرسکیں اور یہ نسل در نسل عقیدہ ہمارا چلتا رہے۔اور ہم میں کم از کم اتنی معرفت اللہ رب العزت پیدا کردے کہ ہم اس عقیدے پر اپنی تمام مساعی جمیلہ کو بروئے کار لاتے ہوئے اپنے اپنے حصے کا دیا ضرور روشن کرجائیں

(ہفت روزہ اہل حدیث لاہور ۱۱ جنوری ۲۰۱۹ء)

....

سلیمان اور ابو سلیمان

اگر چہ کہ میری ملاقات بابائے تبلیغ سے کبھی نہیں ہوئی ہے لیکن مجھے پہلے اور قریب سے بھی بابائے تبلیغ مولانا عبداللہ گورداسپوری رحمۃ اللہ کے کئی ایک اہم وہ خطوط پڑھنے کا موقع ملا ہے جو انہوں نے اپنے صاحبزادے ڈاکٹر بہاء الدین محمد سلیمان اظہر صاحب کو وقفہ وقفہ سے لکھا تھا۔ان مختصر اور طویل خطوط سے بہت ساری باتیں معلوم ہوتی ہیں۔سب سے اہم بات جو میں نے محسوس کی وہ یہ ہے کہ مولانا گورداسپوری اپنے صاحبزادے ڈاکٹر صاحب سے بے حد محبت کرتے تھے۔ان سے خطاب کا انداز بتاتا ہے کہ باپ اپنے اس بیٹے سے کس قدر محبت کرتا ہے اور عزت بھی۔ان خطوط میں ایک بات یہ بھی نظر آئی کہ انہوں نے اپنے مختلف اعزاء واقرباء کے علاوہ محلے اور گاؤں کے پریشان حال لوگوں کی مالی مدد کے لئے اس قدر نرالہ اور شریفانہ انداز اختیار کیا ہے کہ قربان جایئے۔ایک جگہ لکھا ہے کہ اگر فلاں کی ماہانہ امداد جو کرتے ہو اس میں اگر کچھ اضافہ ہو جائے تو بہتر ہوگا۔باپ تھے، بڑے آدمی تھے، حکم کر سکتے تھے لیکن بزرگوں کا انداز تخاطب ہی شریفانہ ہوتا ہے۔ان خطوط سے اندازہ ہوتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب اپنے تقریباً تمام رشتہ داروں کے علاوہ کئی علماء کی بھی مسلسل مالی مدد کرتے ہیں۔ان خطوط میں مولانا (عبداللہ گوردسپوری) نے جگہ جگہ اپنے اس بیٹے کو بہترین دعاؤں سے مالا مال کیا ہے ان دعائیہ جملوں سے ان کی فرط محبت کا خوب اندازہ ہوتا ہے..۱۹۸۸ء میں آپ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

برطانیہ تشریف لائے تھے اگرچہ کہ مرکزی جمیعت اہل حدیث برطانیہ کی دعوت پر برطانیہ آئے تھے لیکن ان کا قیام اپنے بیٹے ڈاکٹر سلیمان اظہر ہی کے گھر تھا۔ پھر کبھی تفصیلی روشنی ڈالوں گا۔

شیخ شیر خان جمیل احمد عمری۔ نائب ناظم اعلی مرکزی جمیعت اہل حدیث برطانیہ۔

....

ایک قاری القرآن کا مبشر خواب

السلام علیکم و رحمة الله و بركاته

آج بروز منگل (۲۷ نومبر ۲۰۱۸ء) نماز فجر کی ادائیگی کے بعد گھر آ کر مختصر ناشتہ کیا اور آرام کی غرض سے نیند کی آغوش میں چلا گیا۔ پھر عجیب خواب دیکھا کہ:

کلیہ دار القرآن والحدیث فیصل آباد کی پرانی عمارت میں کبار علماء کا بڑا اجتماع ہے۔

مورخ اسلام ڈاکٹر بہاء الدین حفظه الله تعالى و رعاه دار القرآن مسجد کی چھت سے علماء کرام اور خصوصاً مولانا عتیق اللہ سلفی ستیانہ والے کے ہمراہ ہاتھ میں اعزازی شیلڈز اور پھول تھامے نیچے اتر رہے ہیں۔ علماء کرام آپس میں بڑی گرم جوشی سے مل رہے ہیں جن کی آنکھوں سے خوشی کے آنسو بھی بہہ رہے ہیں۔،

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ آپ کی خدمات قبول فرمائے۔ خصوصاً ختم نبوت کے حوالہ سے مزید خدمت کا موقع دے۔ اور تمام تر کاوشوں کو شرف قبولیت بخشے۔ (قاری نوید الحسن لکھوی)

....

و الصلوة و السلام على خير خلقه محمد و على آله و صحبه اجمعين۔

و الحمد لله رب العالمين

فقير بارگاه صمدى۔ محمد بهاء الدين

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "